NOIS BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226140
UNIVERSAL
LIBRARY

کتب خانہ
مجامعہ حسانیہ

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

شریک ٹھہرا تو اللہ کا بیشک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے

تازیانہ

بر

تقویۃ الایمان

و

تنویر الاخوان

مؤلفہ

اسمٰعیل دہلوی

مؤلف مولانا محمد اسمٰعیل صاحب

حسبِ فرمایش محمد نذیر حسین صاحب تاجر کتب دہلی بازار درسیۂ کلان

بمطبع فاروقی دہلی طبع پذیر شود

لاتشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم

الحمد للہ کہ در ین ایام ہدایت انضمام نسخہ جلالبخش نور عرفان الموسوم بہ

بصحت کامل و سعی اکمل من بہمیدان حضرت الامم سید محمد معظم

در مطبع ناولکشور طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کو کہ ہمکو تونے ہزارون نعمتین دین اور اپنا سچا دین بتایا اور سیدہی راہ چلایا اور اصل توحید سکھائی اور اپنی حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین بنایا اور اونکی راہ سیکھنے کا شوق دیا اور اون کے نائبون کی کہ جو اونکی راہ بتاتے ہین اور اونکی طریقہ پر چلاتے ہین اون کی محبت دی سو آئی پروردگار ہمارے تو اپنے حبیب پر اور اوس کے آل و اصحاب پر اور اوسکے سب نائبون پر ہزار ہزار درود اور سلام بھیج اور اوس کی پیروی کرنیوالون کو رحمت کر اور ہمکو اون مین شریک کر اور ہمکو اوسی کی راہ پر جمتی اور موئی قائم رکھ اور اوسکے تابعون مین کر رکھ آمین رب العالمین **اما بعد** سنا چاہئے کہ آدمی سارے اللہ کے بندے ہین اور بندے کا کام بندگی ہے جو بندہ کہ بندگی نکرے وہ بندہ نہین اور اصل بندگی ایمان کا درست کرنا ہے کہ جسکے ایمان مین کچھہ خلل ہے اوسکی کوئی بندگی قبول نہین اور جسکا ایمان سیدہا ہے اوسکی تھوڑی بندگی بھی بہت ہے سو ہر آدمی کو چاہیئے کہ ایمان کے درست کرنے مین بڑی کوشش کرے اور اوسکے حاصل کرنے کو سب چیز و سے قدم رکھے اور اس زمانہ مین دین کی بات مین لوگ کتی راہین چلتے ہین کوئی پہلون کی رسمون کو پکڑتے ہین کوئی قصے بزرگون کے دیکھتے ہین اور کوئی مولویون کی باتون کو

جو انہون نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالین ہین سند پکڑتے ہین اور کوئی اپنی عقل کو دخل دیتے
ہین اور ان سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ و رسول کے کلام کو اصل سمجھے اور اوسیکی سند
پکڑے اور اپنی عقل کو کچھہ دخل نہ دیجئے اور جو قصہ بزرگون کا یا کلام مولویون کا اوسکے موافق ہو
سو قبول کیجئے اور جو موافق نہو اوسکی سند نہ پکڑئے اور جو رسم اوسکے موافق نہو اوسکو چھوڑ دیجئے
اور یہ جو عوام الناس مین مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اوسکو بڑا علم چاہئے
ہمکو وہ طاقت کہان کہ اون کا کلام سمجھین اور اوس راہ پر چلینا بڑے بزرگون کا کام ہی سو ہمارے
کیا طاقت کہ اوسکے موافق چلین بلکہ ہمکو یہی باتین کفایت کرتی ہین سو یہ بات بہت غلط ہے
اسواسطے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید مین باتین بہت صاف صریح ہین اونکا سمجھنا
مشکل نہین چنانچہ سورہ بقر مین فرمایا ہے وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا
يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ترجمہ اور بیشک اوتارین ہمنے تیری طرف باتین کھلی اور سنکر اونکو
وہی ہوتے ہین جو لوگ بیحکم ہین ف یعنے ان باتون کا سمجھنا کچھہ مشکل نہین بلکہ اون پر چلینا نفس پر
مشکل ہے اسواسطے کہ نفس کو حکم برداری کسیکی بری لگتی ہے سو اسلیے جو لوگ بیحکم ہین وہ ان
کا انکار رکھتے ہین اور اللہ و رسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہین چاہیئے کہ پیغمبر تو ناداونکی راہ
بتانیکو اور جاہلون کے سمجھانیکو اور بے علمون کے علم سکھانیکو آئی تھے چنانچہ اللہ تعالی نے
سورہ جمعہ مین فرمایا ہے هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ۙ ترجمہ وہ اللہ ایسا ہے کہ جسنے کہڑا کیا ناداونمین ایک رسول اونمین سے کہ پڑہتا ہے
اونپر آیتین اوسکی اور پاک کرتا ہے اونکو اور سکھاتا ہے اون کو کتاب اور عقل کی باتین اور بیشک
تھے وہ پہلے سے گمراہی صریح مین ف یعنی یہ اللہ کی بڑی نعمت ہے کہ اوسنے ایسا رسول بھیجا
کہ اونی بے خبرونکو خبردار کیا اور ناپاکون کو پاک اور جاہلون کو عالم اور احمقون کو عقلمند اور راہ
بھٹکے ہوؤن کو سیدہی راہ پر سو جو کوئی یہ آیت سنکر پھر یہ کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے
عالمونکے کوئی سمجھہ نہین سکتا اور اون کی راہ پر سوائے بزرگون کے کوئی چل نہین سکتا سو
اوسنے اس آیت کا انکار کیا اور اس نعمت کی قدر نہ سمجھے بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ جاہل لوگ اونکا کلام سمجھکر

عالم ہوجاتے ہین اور گمراہ لوگ اونکی راہ پر چل کر بزرگ بنجاتے ہین اسبات کی مثال یہ کہ جیسے
ایک بڑا حکیم ہو اور ایک بہت بیمار پھر کوئی شخص اوس بیمار سے کہی کہ فلانے حکیم کے پاس جا
اور اوسکا علاج کرا اور وہ بیمار یہ جواب دیوے کہ اوسکے پاس جانا اور اوسکا علاج کروانا
بڑی بڑی تندرستون کا کام ہے مجھسے کیونکر ہوسکے کہ مین سخت بیمار ہون سو وہ بیمار بڑا احمق ہے
اور اوس حکیم کی حکمت کا انکار کرتا ہے اسواسطے کہ حکیم تو بیمارون ہی کے علاج کیواسطے ہے
جو تندرستون ہی کا علاج کرے اور اونہین کو اوسکی دوا سے فائدہ ہو اور بیمارون کو کچھہ فائدہ
نہو تو وہ حکیم کاہیکا غرض جو کوئی بہت جاہل ہے اوسکو اللہ و رسول کے کلام سمجھنے مین نہ
رغبت چاہیئے اور جو بہت گنہگار رہو اوسکو اللہ و رسول کی راہ چلنے مین زیادہ
کوشش چاہیئے سو ہر خاص و عام کو چاہیئے کہ اللہ و رسول ہی کے کلام کو تحقیق کرین اور
اوسیکو سمجھین اور اوسی پر چلین اور اوسیکے موافق اپنے ایمان کو ٹھیک کرین سو سُنا چاہیئے
کہ ایمان کے دو جزو ہین خدا کو خدا جاننا اور رسول کو رسول سمجھنا اور خدا کو خدا سمجھنا اسطرح
ہوتا ہے کہ اوسکا شریک کسیکو نہ سمجھے اور رسول کو رسول سمجھنا اسطرح ہوتا ہے کہ
اوسکے سوائے کسیکی راہ نہ پکڑے اوس پہلی بات کو توحید کہتے ہین اور اوسکے خلاف کو
شرک اور دوسری بات کو اتباع سنت کہتے ہین اور اوسکے خلاف کو بدعت سو ہر کسیکو چاہیئے
کہ توحید اور اتباع سنت کو خوب پکڑے اور شرک و بدعت سے بہت بچے کہ یہ دو نو چیزین
اصل ایمان مین خلل ڈالتے ہین اور باقی گناہ ان سے پیچھے ہین کہ وہ اعمال مین خلل ڈالتے
ہین اور چاہیئے کہ جو کوئی توحید اور اتباع سنت مین بڑا کامل ہو اور شرک و بدعت سے
بہت دور اور لوگون کو اوسکی صحبت سے یہی بات حاصل ہوتی ہو اوسیکو اپنا پیر
و استاد سمجھے سو اسلئے کئی آیتین اور حدیثین کہ جنمین بیان توحید کا اور اتباع سنت
کا ہے اور برائی شرک و بدعت کے اس رسالہ مین جمع کین اور اون آیتون اور حدیثون کا
ترجمہ اوسکے حاصل معنی کا بیان زبان ہندی سلیس مین کردیا تا عوام اور خاص اوس سے
فائدہ برابر لیوین جنکو اللہ توفیق دیوے وہ سیدہی راہ پر ہوجاوین اور بتانیوالے کو
وسیلہ نجات کا ہووے آمین یا ارحم الراحمین اور اس رسالہ کا نام تقویۃ الایمان رکھا اور اوسمین دو باب

ٹھہرائے پہلے باب مین بیان توحید کا اور برائی شرک کی دوسرے باب مین اتباع سنت کا
اور برائی بدعت کی **باب پہلا توحید و شرک کے بیان مین** اول سنا چاہیئے
کہ شرک لوگون مین بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب لیکن اکثر لوگ شرک و توحید
کے معنے نہین سمجھتے اور ایمان کا دعوی رکھتے ہین حالانکہ شرک مین گرفتار ہین سو اول معنے
شرک و توحید کی سمجھنا چاہیئے تا برائی اور بھلائی اون کی قرآن و حدیث سے معلوم ہو
سو سنا چاہیئے کہ اکثر لوگ پیرون کو اور پیغمبرون کو اور اماموں کو اور شہیدون کو اور
فرشتون کو اور پریون کو مشکل کیوقت پکارتے ہین اور اون سے مرادین مانگتے ہین اور
اونکی منتین مانتے ہین اور حاجت برائی کے لیئے اونکے نذر و نیاز کرتے ہین اور بلا کی ٹلنے
کے لیئے اپنی بیٹیون کو اونکی طرف نسبت کرتے ہین کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھتا ہے
کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی
غلام معین الدین اور اونکے جینے لیئے کوئی کسیکے نام کی چوٹی رکھتا ہے کوئی کسیکے نام کی بندی
پہناتا ہے کوئی کسیکے نام کے کپڑے پہناتا ہے کوئی کسے کے نام کی بیڑی ڈالتا ہے
کوئی کسیکے نام کے جانور کرتا ہے کوئی مشکل کیوقت کسیکی دوہائی دیتا ہے کوئی اپنی باتون مین
کسیکے نام کی قسم کہاتا ہے غرضکہ جو کچھ ہندو اپنے بتون سے کرتے ہین سو وہ سب کچھ یہہ
جھوٹے مسلمان اولیا اور انبیا سے اور اماموں اور شہیدون سے اور فرشتون اور
پریون سے کر گزرتے ہین اور دعوی مسلمانی کے کئے جاتے ہین سبحان اللہ یہہ منہ
اور یہہ دعوے سچ فرمایا اللہ صاحب نے سورہ یوسف مین وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ
بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ترجمہ اور نہین مسلمان ہین اکثر لوگ مگر کہ شرک کرتے
ہین یعنی اکثر لوگ جو دعوی ایمان کا رکھتے ہین سو وہ شرک مین گرفتار ہین پھر اگر کوئی
سمجھانے والا ان لوگون سے کہے کہ تم دعوی ایمان کا رکھتے ہو اور افعال شرک کے کرتے ہو
سو یہ دونون راہین کیون ملائے دیتے ہو اوسکو جواب دیتے ہین کہ ہم تو شرک نہین کرتے بلکہ اپنا
عقیدہ انبیا و اولیا کی جناب مین ظاہر کرتے ہین شرک جب ہوتا کہ ہم اون انبیا و اولیا کو پیرون شہیدونکو
اللہ کے برابر سمجھتے سو یون تو ہم نہین سمجھتے بلکہ اون کو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہین اور اوسکا

مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی اوسی نے اونکو بخشی ہے اوسکی مرضی سے عالم مین تصرف
کرتے ہین اور اونکا پکارنا عین اللہ ہی کا پکارنا ہے اور اونسے مدد مانگنی عین اوسی سے مدد مانگنی
ہے اور وہ لوگ اللہ کے پیارے ہین جو چاہین سو کرین اور اوسکے جناب مین ہماری سفارشی
ہین اور وسیلہ اور اونکے ملنے سے خدا ملتا ہے اور اونکے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے
اور جتنا ہم اونکو مانتے ہین اتنا اللہ سے نزدیک ہوتے ہین اور اسیطرح کی خرافاتین بکتے
ہین اور ان باتون کا سبب یہ ہے کہ خدا اور رسول کے کلام کو چھوڑ کر اپنی عقل کو دخل دیا اور جھوٹی
کہانیون کے پیچھے پڑے اور غلط غلط رسمون کی سند پکڑے اور اگر اللہ اور رسول کا کلام
تحقیق کرتے تو سمجھ لیتے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی کافر لوگ ایسے ہی باتین
کرتے تھے اللہ صاحب نے اونکی ایک نہ مانی اور اوپر غصہ کیا اور اونکو جھوٹا بتایا چنانچہ سورۂ
یونس مین اللہ صاحب نے فرمایا ہے وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا
يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي
السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ ترجمہ اور پوجتے
ہین وہ اللہ کے ایسے چیز کو کہ نہ کچھ فائدہ دیوے اونکو نہ کچھ نقصان اور کہتے ہین یہ لوگ ہماری
سفارشی ہین اللہ کے پاس کہہ کیا بتاتے ہو تم اللہ کو جو نہین جانتا وہ آسمانون مین اور نہ زمین
مین سو وہ نرالا ہے اونسے جنکو یہ شریک بتاتے ہین ف یعنے جنکو لوگ پکارتے ہین اونکو اللہ
نے کچھ قدرت نہین دی نہ فائدہ پہنچانیکے نہ نقصان کر دینے کی اور یہ جو کہتے ہین کہ یہ ہماری
سفارشی ہین اللہ کے پاس سو یہ بات اللہ نے تو نہین بتائی پھر کیا تم اللہ سے زیادہ خبردار
ہو سو اوسکو بتانے ہو جو وہ نہین جانتا اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام آسمان و زمین مین
کوئی کسیکا ایسا سفارشی نہین ہے کہ اوسکو مانیے اور اوسکو پکاریے تو کچھ فائدہ یا نقصان پہنچے
بلکہ انبیا و اولیا کی سفارش جو ہے سو اللہ کے اختیار مین ہے اونکے پکارنے سے کچھ
نہین ہوتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسیکو سفارشی بھی سمجھکر پوجے وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے
اور اللہ صاحب نے سورہ زمر مین فرمایا ہے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا
نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ

ف حاصل یہ ہے کہ کوئی ایسا شخص نہین کہ اوسکو پکارے اور اوسکو پکارنے سے وہ نفع و نقصان پہنچا سکے اور اوسکو پکارنا عبادت ہو اور اوسکی عبادت کرنے سے وہ خوش ہو اور اوسکو پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہو تو صفت خاص ہوئی انبیا اور اولیا کی شفاعت کے مستحق وہین جو صرف اللہ کو مانین اور اولیا کی عبادت نہ کرین جیسے اولیا اللہ وہ ہین

ع ۶ اور اطاعت رسول مین مسلمان کو اپنی جان و مال سے بھی زیادہ عزیز رکھنا چاہیے کیونکہ رسول کی نافرمانی کرنا اللہ کی نافرمانی ہے اور رسول کی فرمانبرداری اللہ کی فرمانبرداری ہے اور اللہ کی فرمانبرداری سے جنت ملتی ہے اور اللہ کی نافرمانی سے دوزخ ملتی ہے اور اللہ کی فرمانبرداری کرنے والے اللہ کے دوست ہوتے ہین اور اللہ کی نافرمانی کرنے والے اللہ کے دشمن ہوتے ہین اور اللہ کے دوست اللہ کے دشمن کبھی برابر نہین ہو سکتے اور اللہ کے دوست اللہ کے دشمن کبھی ایک جگہ جمع نہین ہو سکتے اور اللہ کے دوست اللہ کے دشمن کبھی ایک جگہ جمع نہین ہو سکتے

اللہ لا یھدی من ھو کاذب کفار ۔ ترجمہ اور جو لوگ کہ ٹہراتے ہین ورسی اللہ سے اور حمایتی کہتے ہین پوجتے ہین ہم اونکو سواسی لئے کہ نزدیک کردین ہمکو اللہ کیطرف مرتبہ مین بیشک اللہ حکم کریگا اوسمین اوس چیز مین کہ اوسمین اختلاف ڈالتے ہین بیشک اللہ راہ نہین دیتا جھوٹے ناشکر کو ف یعنی جو بات سچی تہی کہ اللہ بندی کیطرف سب سے زیادہ نزدیک ہے سواوسکو چھوڑکر جھوٹی بات بنائی کہ اورون کو حمایتی ٹہرایا اور یہ جو اللہ کی نعمت تہی کہ وہ محض اپنے فضل سے بغیر واسطے کسی کے سب مرادین پوری کرتا ہے اور سب بلا مین ٹال دیتا ہے سواوسکا حق نہ پہچانا اور اوسکا شکر نہ ادا کیا بلکہ یہ بات اورون سے چاہنے لگے پہر اس اولٹی راہ مین اللہ کی نزدیکی ڈہونڈہتے ہین سو اللہ ہرگز اونکو راہ نہین دیگا اور اس راہ سے ہرگز اونکی نزدیکی نہاویگے بلکہ جون جون اس راہ مین چلین گے سو اوس سے دور ہوتے جاوینگے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسیکو اپنا حمایتی سمجھے گو کہ یہی جانکر کہ اوس کے پوجنے کے سبب سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے سو وہ بہی مشرک ہے اور جھوٹا اور اللہ کا ناشکر اور اللہ صاحب نے سورہ مومنون مین فرمایا ہے قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ ترجمہ کہہ کون ہے وہ شخص کہ اوسی کے ہاتہہ مین ہے تصرف ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہے اور اوسکے مقابل کوئی حمایت نہین کرسکتا جو تم جانتے ہو سو وہ ہین کہینگے کہ اللہ ہے کہہ پہر کہان سے خبطی ہوجاتے ہو ف یعنی جب کافرون سے بہی پوچہیے کہ سارے عالم مین تصرف کرسکتا ہے اور اوسکے مقابل کوئی حمایتی کہڑا نہو سکے تو وہ بہی یہی کہینگے کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے پہر اور دنکو ماننا محض خبط ہے ف اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسیکو عالم مین تصرف کرنیکی قدرت نہین دی اور کوئی کسی کی حمایت نہین کرسکتا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ بیشمار خدا کے وقت مین کافر بہی اپنے بتونکو اللہ کے برابر نہین جانتے تہے بلکہ اوسیکے مخلوق اور اوسیکا بندہ سمجہتے تہے اور اونکو اوسکے مقابل کی طاقت ثابت نہین کرتے تہے مگر یہی پکارنا اور منتین ماننین اور نذر و نیاز کرنی اور اونکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجہنا یہی اونکا کفر و شرک تہا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجہے سو ایسا جہل اور یہ

شرک مین برابر ہے سو سمجھنا چاہیے کہ شرک اسی پر موقوف نہین کہ کسیکو اللہ کے برابر سمجھے
اور اوسکے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ کہ جو چیزین اللہ نے اپنے واسطے خاص کین ہین
اور اپنے بندون کے ذمہ پر نشان بندگی کے ٹہرائے ہین وہ چیزین اور کسیکے واسطے
کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اوسکے نام کا جانور کرنا اور اوسکی منت ماننی اور مشکل کیوقت
پکارنا اور ہر جگہہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتون سے شرک
ثابت ہوجاتا ہے گو کہ پہر اوسکو اللہ سے چہوٹا ہی سمجھے اور اوسیکا مخلوق اور اوسیکا
بندہ اور اسبات مین اولیا و انبیا مین اور جن و شیطان مین اور بہوت اور پری مین کچہہ
فرق نہین یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کریگا وہ مشرک ہوجاویگا خواہ انبیا و اولیا سے کرے
خواہ پیرون و شہیدون سے خواہ بہوت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے جسباب
پوجنے والون پر غصہ کیا ہے ویسا ہی یہود و نصاری پر حالانکہ وہ لوگ اولیا و انبیا سے
یہ معاملہ کرتے تہے چنانچہ سورۂ برات مین فرمایا ہے اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ترجمہ ٹہرایا انہون نے
مولویونکو اور درویشون کو مالک اپنا ورے اللہ سے اور مسیح بیٹے مریم کو اور حالانکہ اونکو تو
حکم یہی ہوا ہے کہ بندگی کرین مالک ایک کی نہین کوئی مالک سوائے اوسکے سو وہ
نرالا ہے اونکے شریک بتانے سے ف یعنے اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہین اور اوس سے
چہوٹے اور مالک ٹہراتے ہین مولویون اور درویشون کو سو اسبات کا اونکو حکم
نہین ہوا اور اس سے اون پر شرک ثابت ہوتا ہے اور وہ نرالا ہے اوسکا شریک کوئی
نہین ہوسکتا نچہوٹا نہ برابر کا بلکہ چہوٹے بڑے سب اوسکے بندہ عاجز ہین عجز مین برابر چنانچہ
سورۂ مریم مین فرمایا ہے۔ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝
لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝ ترجمہ جتنے لوگ ہین آسمان و
زمین مین سو آنے والے ہین رحمان کے سامنے بندے ہوکر اور بیشک قابو مین کر رکہا
ہے اونکو اور گن رکہا ہے اونکو ایک ایک اور ہر کوئی اونمین سے آنیوالا ہے اوسکے سامنے

قیامت کے دن اکیلا اکیلا ف یعنے کوئی فرشتہ اور آدمی غلامی سے زیادہ رتبہ نہین
رکھتا اور اوسکے قبضہ مین عاجز ہے کچھہ قدرت نہین رکھتا اور وہ ایک ایک مین آپ ہی تصرف
کرتا ہے کسیکو کسی کے قابو مین نہین دینا اور ہر کوئی معاملہ مین اُسکے روبرو اکیلا اکیلا حاضر
ہونے والا ہے کوئی کسیکا وکیل وحمائتی نہین بنتے والا ان مضمونون کی آیتین قرآن مین اور
بھی بیشمار ون ہین جنکے ان دو چار آیتون سے بھی معنی سمجھہ لیے وہ بھی شرک وتوحید کے مضمون
سے خبردار ہوگیا اب یہہ بات تحقیق کیا چاہیئے کہ اللہ صاحب نے کون کونسی چیزین اپنے واسطے
خاص کر رکھے ہین کہ اُسمین کسیکو شریک نکیا چاہیئے سو وہ باتین بہت ساری ہین مگر کئی باتونکا
ذکر کر دینا اور اُنکو قرآن وحدیث سے ثابت کر دینا ضرور ہے اور باقی باتین اُنسے لوگ
سمجھہ لین سو اول یہہ بات کہ ہر جگہہ حاضر وناظر رہنا اور ہر چیز کی خبر ہر وقت برابر رکھنی دور ہو یا نزدیک ہو
چھپی ہو یا کھلی اندھیرے مین ہو یا اُجالے مین آسمانونمین ہو یا زمینون مین پہاڑون کی چوٹی پر ہو
یا سمندر کی تہ مین یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسیکی یہہ شان نہین سو جو کوئی کسیکا نام مُعتقدی سے
بیٹھے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلہ مین اُسکی دہائی دیوے اور
دشمن پر اُسکا نام لیکر حملہ کرے اور اوسکے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے یا اُسکی صورت کا خیال
باندھے اور یون سمجھے کہ جب مین اُسکا نام لیتا ہون زبان سے یا دل سے یا اُسکی صورت کا یا
اُسکی قبر کا خیال باندھتا ہون تو وہین اُسکو خبر ہو جاتی ہے اور اُس سے میری کوئی بات چھپی
نہین رہ سکتی اور جو کچھہ احوال گذرتے ہین جیسے بیماری وتندرستی وکشایش وتنگی مرنا وجینا
غم وخوشی سب کے ہر وقت اُسے خبر ہے اور جو بات میرے مونہہ سے نکلتی ہے وہ سب سُنلیتا
ہے اور خوخیال وہم میرے دل مین گذرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتونسے شرک
ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتین سب شرک ہین اسکو اشراک فی العلم کہتے ہین یعنی اللہ کا سا علم
اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہہ عقیدہ انبیا ولیا سے رکھے
خواہ پیر وشہید سے خواہ امام وامامزادہ سے خواہ بھوت وپری سے پھر خواہ یون سمجھے کہ یہہ بات
انکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے
دوسری بات یہہ ہے کہ عالم مین ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی حکومت رکھنا

مارنا اور علانا روزی کی کشایش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کردینا فتح و شکست دینی اقبال
و ادبار دینا مرادین پوری کرنی حاجتین برلانی لائین ٹالنی مشکل مین دستگیری کرنی برے
وقت مین پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیا و اولیا کی پیر و شہید کی بہوت و
پری کی یہ شان نہین جو کوئی کسیکو ایسا تصرف ثابت کرے اور اُس سے مرادین مانگے اور
اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اُسکی منتین مانے اور مصیبت کے وقت اُسکو پکارے سو
مشرک ہوجاتا ہے اور اسکو اشراک بالتصرف کہتے ہین یعنے اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک
ہے پھر خواہ یون سمجھے کہ اِن کامون کی طاقت اُنکو خود بخود ہے خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے اُنکو
ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے اور تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ
نے اپنے لیے خاص کیے ہین کہ اُنکو عبادت کہتے ہین جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھہ باندھکر کھڑے
ہونا اور اُسکے نام پر مال خرچ کرنا اور اُسکے نام کا روزہ رکھنا اور اُسکے گھر کی طرف دور دور سے
قصد کرکے سفر کرنا اور ایسی صورت بناکر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اُس گھر کی زیارت
کو جاتے ہین اور رستے مین اُس مالک کا نام پکارنا اور نامعقول باتین کرنے سے اور شکار سے
بچنا اور اہی قید سے جاکر طواف کرنا اور اُس گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اُسکی طرف جانور لے جانی
اور وہان منتین ماننی اُسپر غلاف ڈالنا اور اُسکے چوکھٹ کے آگے کھڑے ہوکر دعا مانگنی اور النجا
کرنے اور دین و دنیا کی مرادین مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اُسکی دیوار سے اپنا منہ
اور جہانی ملنا اور اُسکا غلاف پکڑکر دعا کرنی اور اُسکے گرد روشنی کرنی اور اُسکا مجاور بنکر
اُسکی خدمت مین مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا
پانی پلانا وضو غسل کا لوگون کے لیے سامان درست کرنا اور اُسکے کنوئین کے پانی کو تبرک
سمجھکر پینا بدن پر ڈالنا آپسمین بانٹنا غائبون کے واسطے لیجانا رخصت ہوتے وقت
اولٹے پاؤن چلنا اور اُسکے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنے وہان شکار نہ کرنا درخت
نہ کاٹنا گھاس نہ اُکھاڑنا مویشی نہ چگانا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے اپنے بندون
کو بتائے ہین پھر جو کوئی کسی پیر پیغمبر کو یا بہوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جہوٹی قبر کو
یا کسی کے تہان کو یا کسی کے چلے کو یا کسی کے مکان کو یا کسیکی تبرک کو یا نشان کو یا تابوت کو

ع تعظیم مین لکھے
کسی معتقد کرکے کوئی فرد
تصرف کرنا ہے وہ کافر ہوتا ہے
ع بیت صرف بادشاہون اور
ہیرون کو جو کہ بادشاہون کو
کی طرح ہیں مین بھی ہی

ملاقات کی علامت ہے اور
مرضیون مین جہوٹ بولنا
اور خلاف خاطر ہو جہان نباہ
اور خلاف شرع ہو اور بیہودہ
اور غیبت ہو اور بیہودہ لغو ہین ۱۲

سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اُسکے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھہ باندھکر کھڑا ہووے یا جانور
چڑہاوے یا ایسے مکانون مین دورہ درسے قصد کرکے جاوے یا وہان روشنی کرے خلاف
ڈالے چادر چڑہاوے اُنکے نام کی چہڑی کہڑی کرے رخصت ہونے وقت اُلٹے پاون چلے
اُنکی قبر کو بوسہ دیوے سو رچہل جہنے اُسپر شمسیانہ کہڑا کرکے چوکہٹ کو بوسہ دیوے ہاتھہ باندھکر
التجا کرے مراد مانگے مجاور بنکے بیٹہہ رہے وہان کے گرد پیش کے جنگل کا ادب کرے
اور ایسے قسم کی باتین کرے سو اُسپر شرک ثابت ہوتا ہے اسکو اشراک فی العبادت کہتے
ہین یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی پہر خواہ یون سمجہے کہ یہ آپہی اس تعظیم کے لایق ہین یا
یون سمجہے کہ اُنکی اسطرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ
مشکلین کہولدیتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے اچہی بات یہ کہ اللہ صاحب نے اپنے بندونکو
سکہایا ہے کہ اپنے دنیا کے کامون مین اللہ کو یاد رکہین اور اُسکی کچہہ تعظیم کرتے رہین تاکہ ایمان
بہی درست رہے اور اُن کامون مین بہی برکت ہووے جیسے اڑے کام پر اللہ کی نذنیاز
اور مشکل کے وقت اُسکو پکارنا اور ہر کام کا شروع اُسکے نام سے کرنا اور جب اولاد ہو تو
اُسکے شکر مین اُسکے نام کا جانور ذبح کرنا اور اولاد کا نام عبد اللہ عبد الرحمن خدا بخش اللہ دیا
امۃ اللہ اللہ دی رکہنا اور کہیت اور باغ مین سے تہوڑا بہت اُسکے نام کا کر رکہنا اور زمین
اور روپڑ مین سے کچہہ اُسکے نیاز کر رکہنا اور جو جانور اسکے نام کے اُسکے گہر کی طرف بہجائے
اُنکا ادب کرنا یعنے نہ اُنپر سوار ہونا نہ لادنا اور کہانے پینے پہننے مین اُسکے حکم پر چلنا یعنے
جس چیز کے برتنے کو اُسنے فرمایا اُسکو برتنا اور جو منع کیا اُس سے دور رہنا اور
برائی سبہلائی جو دنیا مین پیش آتی ہے جیسے قحط اور ارزانی صحت و بیماری فتح و شکست اقبال
وادبار غمی و خوشی یہ سب اُسکے اختیار مین سمجہنا اور اپنا ارادہ جس کام کا بیان کرنا تو پہلے اُسکے
ارادہ کا ذکر کر دینا جیسے یون کہنا کہ اگر اللہ چاہیگا تو ہم فلانا کام کرین گے اور اُسکے نام کی ایسی
تعظیم سے لینا کہ جس مین اُسکی مالکیت نکلے اور اپنی بندگی جیسے یون کہنا ہمارا رب ہمارا
مالک ہمارا خالق اور کلام مین جب قسم کہانی کی حاجت ہو تو اُسی کے نام کی قسم کہانی
سو اس قسم کی چیزین اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے بتائے ہین پہر جو کوئی کسی انبیا و ولی کے

امامون شہیدون کی بہوت و پری کی اس قسم کی تعظیم کرے جیسے اڑے کام پر اُن کی
نذر مانے مشکل کیوقت اُنکو پکارے بسم اللہ کی جگہ اُنکا نام لیوے جب اولاد ہو اُنکی نذر نیاز
کرے اپنی اولاد کا نام عبد النبی امام بخش پیر بخش رکھے کھیت و باغ مین اُنکا حصہ لگاوے
جو کھینی و باڑی مین سے آوے پہلے اُنکی نیاز کرین جب اپنے کام مین لاوین اور دہن اور
ریور مین سے اُنکی نام کے جانور ٹہیراوے اور پہر اُن جانورونکا ادب کرے پانے دانہ پر سے
نہ ہانکے لکڑی پتہر سے نہ مارے اور کہانے پینے پہننے مین رسمونکی سند پکڑے کہ فلانے لوگونکو
چاہیئے کہ فلانہ کہانا نہ کہاوین فلانا کپڑا نہ پہنین حضرت بی بی کی صحنک مردنہ کہاوین لونڈی
نہ کہاوے جس عورت نے دوسرا خصم کیا ہو وہ نکہاوے شاہ عبد الحق کا توشہ حقہ پینے والا
نکہاوے اور برائی اور بھلائی جو دنیا مین پیش آتی ہے اُسکو اُنکی طرف نسبت کرے کہ فلانا
اُنکی پشکار مین آکر دیوانہ ہوگیا اور فلانے کو اُنہون نے راندا تو محتاج ہوگیا اور فلانے کو
نواز دیا تو اُسکو فتح و اقبال ملگیا اور فحط فلانے ستارے کے سبب سے پڑا فلانا کام جو فلانے
دن شروع کیا تہا یا فلانی ساعت مین سو پورا نہوا یا یون کہین کہ اللہ و رسول چاہیگا تو مین
آؤنگا یا پیر چاہیگا تو یہ بات ہوجاویگی یا اُسکے تئین بولنے مین یا معبود داتا بے پرواہ خداوند
خدائیگان مالک الملک شہنشاہ بولے یا جب حاجت قسم کہانے کی پڑے تو پیغمبر کی یا
ولی کی یا امام کی یا پیر کی یا اُنکے قبرون کی قسم کہاوے سو ان سب باتونسے شرک بہت
ہوتا ہے اور اسکو شراک فی العادت کہتے ہین یعنے اپنی عادت کے کامون مین جو اللہ کی
تعظیم کرنی چاہیئے سو غیر کی کرے سو ان چارون طرح کے شرک صریح قرآن و حدیث
مین ذکر ہے سو اسلیئے اس باب مین پانچ فصلین کین ہین **فصل پہلی** مین ذکر ہے
شرک کی برائی کا اور توحید کی خوبی کا **فصل دوسری** مین ذکر ہے اشراک فی العلم کی برائی
کا **فصل تیسری** مین ذکر ہے اشراک فی التصرف کی برائی کا **فصل چوتہی** مین ذکر ہے
اشراک فی العبادت کی برائی کا **فصل پانچوین** مین ذکر ہے اشراک فی العادت کی برائی کا
الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک **ترجمہ** فصل پہلی بچنے مین شرک سے یعنی اس
فصل مین مجمل شرک کی برائی کا ذکر ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ

یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا

ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنے سورہ نسا مین بیشک اللہ نہین بخشتا یہ شریک ٹہیراوے اُسکا اور بخشتا ہے رسے اُس سے جسکو چاہے اور جسنے شریک ٹہیرایا اللہ کا سو بیشک راہ بہولا دور بہٹک گرف یعنی اللہ کی راہ بہولنا یون بہی ہوتا ہے کہ حرام و حلال مین امتیاز نکرے چوری بدکاری مین گرفتار ہوجاوے نماز روزہ چہوڑ دیوے جورو بچونکا حق تلف کرے ماں باپ کی بے ادبی کرے لیکن جو شرک مین پڑا وہ سب سے زیادہ بہولا اسلیے کہ وہ ایسے گناہ مین گرفتار ہوا کہ اللہ اُسکو ہرگز نہ بخشیگا اور سارے گناہ ہونگے اللہ شاید بخش بہی دیوے اِس سے معلوم ہوا کہ شرک نہ بخشا جاویگا جو اُسکی سزا ہی مقرر ہوگی پہر اگر پرلے درجہ کا شرک ہی کہ آدمی جس سے کافر ہوجاتا ہے تو اُسکی سزا ہی ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا نہ اُس سے کبہی باہر نکلیگا نہ اُس مین کبہی آرام پاویگا اور جو اِس سے ورلے درجے کے شرک مین اُنکی سزا جو اللہ کے ہان مقرر ہے سو پاویگا اور باقی جو گناہ ہین اُنکی جو جو کچہہ سزائین اللہ کے ہان مقرر ہین سو اللہ کی مرضی پر ہین چاہے دیوے چاہے معاف کرے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ شرک سے کوئی بڑا گناہ نہین اُسکی مثال یہ کہ بادشاہ تقصیر مین اُسکی رعیت کے لوگ جنسے کرین جیسے چوری قزاقی چوکی پہرے کے وقت سو جانا دربار کے وقت کو ٹال جانا لڑائی کے میدان سے ٹل جانا سرکار کے پیسا پہو جانے مین قصور کرنا علی ہذا القیاس اُن سب کی سزائین بادشاہ کے ہان مقرر ہین مگر چاہے تو پکڑے اور چاہے تو معاف کردیوے اور ایک تقصیر ہین اِس ڈہب کی ہین کہ جنمین بغاوت نکلتی ہے جیسے کسی امیر یا وزیر یا چودہری قانون گو کو یا چوہڑے چمار کو بادشاہ بنادے یا اُسکے واسطے تاج و تخت تیار کرے یا اُسکے تئین ظل سبحانی بولے یا اُسکے تئین بادشاہ کا سا مجرا کرے یا اُسکے لیے ایک دن جشن کا ٹہیراوے اور بادشاہ کی طرح نذر دیوے یہ تقصیر سب تقصیرون سے بڑی ہے اسکی سزا مقرر اُسکو نہیں پہنچتی ہے اور جو بادشاہ اُس سے غفلت کرے اور ایسون کو سزا ندیوے اُسکی بادشاہت مین قصور ہے چنانچہ عقلمند لوگ ایسے بادشاہ کو بے غیرت کہتے ہین سو اُس مالک الملک شاہنشاہ غیور سے ڈرا چاہیئے کہ پرلے سرے کا دور رکہتا ہے اور ویسی غیرت سو وہ مشرکون سے کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اُنکو اُنکی سزا نہ دیگا اللہ سب مسلمانون پر رحمت کرے اور اُن کو شرک کی آفت سے

بجاوے آمین ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ
بِاللّٰہِ ط اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے یعنی سورۂ لقمان مین جب
کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اور وہ نصیحت کرتا تھا اُسکو اے بیٹے میرے مت شریک
بتا اللہ کا بیشک شریک بتانا اُسکا بڑی بے انصافی ہے ف یعنے اللہ صاحب نے
لقمان کو عقلمندی دی تھی سو اُنہون نے اُس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسیکا
حق اور کسیکو پکڑ اوپنا اور جسنے اللہ کا حق اُسکے مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق
لیکر ذلیل سے ذلیل کو دے دیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھدیجیے اِس سے
بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ
کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی
راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے ایسی ہی عقل کی راہ سے بھی یہی
معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب عیبون سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اسواسطے کہ آدمی
مین بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بڑون کی بے ادبی کرے سو اللہ سے بڑا کوئی
نہین اور شرک اُسی کی بے ادبی ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ
مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ترجمہ اور فرمایا اللہ
تعالےٰ نے یعنے سورۂ انبیا مین اور نہین بھیجا ہمنے تجھسے پہلے کوئی رسول مگر کہ اسکو یہی
حکم بھیجا کہ بیشک بات یون ہے کہ کوئی ماننے کے لایق نہین سوائے میرے سو
بندگی کرو میری ف یعنے جتنے پیغمبر آئے ہین سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے
ہین کہ اللہ کو مانے اور اُسکے سوائے کسیکو نہ مانے اِس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک سے
منع اور توحید کا حکم سب شرعون مین ہے سو یہی راہ نجات کی ہے اسکے سوائے اور
سب راہین غلط ہین وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَآءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ
عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْہِ مَعِیْ غَیْرِیْ تَرَکْتُہٗ وَشِرْکَہٗ وَاَنَا مِنْہُ بَرِیْءٌ ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب الریا مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابوہریرہ نے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ مین بڑا بے پرواہ ہون ساجھیون مین ساجھی سے
جو کوئی کرے کچھہ کام کہ ساجھی کردے اُسمین میرے ساتھہ اور کسیکو سو مین چھوڑ دیتا ہون
اُسکو اور اُسکے ساجھی کو اور مین اُس سے بیزار ہون **ف** یعنے جس طرح اور لوگ اپنی
مشترک چیز آپسمین تقسیم کر لیتے ہین سو مین یون نہین کرتا کیونکہ مین بے پرواہ ہون بلکہ جو کوئی
کچھہ کام میرے واسطے کرے اور غیر کو بھی اُسمین شریک کردے سو مین اپنا حصہ بھی نہین لیتا بلکہ
سارے ہی کو چھوڑ دیتا ہون اور اُس سے بیزار ہو جاتا ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص ایک
کام کرے اللہ کے واسطے پھر وہی کام کرے اور کسیکے واسطے اُسمیں شرک ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ مشرک جو عبادت اللہ کی کرے وہ بھی اللہ کے ہان مقبول نہین بلکہ اللہ اُس سے بیزار ہی
اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ وَ
اِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ قَالَ جَمَعَھُمْ فَجَعَلَھُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ
صَوَّرَھُمْ فَاسْتَنْطَقَھُمْ فَتَکَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَیْھِمُ الْعَھْدَ وَالْمِیْثَاقَ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ
اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاِنِّیْ اُشْھِدُ عَلَیْکُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِیْنَ
السَّبْعَ وَاُشْھِدُ عَلَیْکُمْ اَبَاکُمْ اٰدَمَ شَھِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنْ ھٰذَا
غٰفِلِیْنَ لَمْ تَعْلَمُوْا ھٰذَا اِعْلَمُوْا اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ غَیْرِیْ وَلَا رَبَّ غَیْرِیْ وَلَا تُشْرِکُوْا بِیْ
شَیْئًا اِنِّیْ سَاُرْسِلُ اِلَیْکُمْ رُسُلِیْ یُذَکِّرُوْنَکُمْ عَھْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ وَاُنْزِلُ عَلَیْکُمْ
کُتُبِیْ قَالُوْا شَھِدْنَا بِاَنَّکَ رَبُّنَا وَاِلٰھُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ لَنَا غَیْرُکَ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی بن کعب نے اس آیت کی
تفسیر مین کہ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ الخ فرمایا کہ اللہ نے اولاد آدم کی پیٹھ کی طرف سے پھر اُنکی نسلین
نکالین پھر اُنکی صورت بنائی پھر اُنکو بولنے کی طاقت دی سو بولنے لگے پھر اُن سے قول و عہد
لیا اور اُنکی جان پر اُنسے اقرار کروایا کہ کیا مین نہین ہون رب تمہارا بولے کیون نہین فرمایا سو
مین گواہ کرتا ہون تمپر ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون کو اور تمہارے باپ آدم کو
اسواسطے کہ کہین کہنے لگو قیامت کے دن کہ ہم نہ جانتے تھے یہ سو جان رکھو کہ بیشک بات یون
ہے کہ نہین کوئی حاکم سوای میرے اور نہین کوئی مالک سوائے میرے اور مت شریک ٹھہراؤ

میرا کوئی شریک ہین اب بھیجونگا طرف تمہارے رسول اپنے کہ یاد دلاوینگے تمکو قول و قرار
میرا اور اتارونگا تمپر کتابین اپنی بولے اقرار کیا ہمنے کہ بیشک تو مالک ہمارا ہے اور حاکم ہمارا
نہین کوئی مالک ہمارا تیرے سوائے اور نہین کوئی حاکم ہمارا تیرے سوا **اف** یعنی اللہ صاحب
نے سورۂ اعراف مین فرمایا ہے اور جب نکالی تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے اُنکی اولاد
اور اقرار کرایا اُنسے اُنکی جانون پر کہ کیا مین نہین ہون رب تمہارا بولے کیون نہین قبول کیا
ہمنے اپنے ذمہ پر یہہ ہمنے مس لیے کیا کہ کہین کہنے لگو قیامت کے دن کہ بیشک ہم اسبات
سے غافل تھے یا کہنے لگو کہ شرک تو کیا تہا ہمارے باپ دادون نے پہلے سے اور ہم تھے
پیچھے اُنکے سو کیا برباد کرتا ہے تو ہمکو اُن جھوٹون کے کام کے بدلے یہ ترجمہ کلام اللہ کی آیت
کا ہے سو اسکی تفسیر مین ابی بن کعب نے فرمایا کہ اللہ صاحب نے ساری اولاد آدم کی نکالی
کی ایک جگہ اور اُنکی جدی جدی مثلین لگائین جیسے پیغمبرون کی جدی مثل اور اولیا کی جدی
مثل اور شہیدون کی جدی مثل اور بختون کی جدی مثل اور حکمبردارلوگون کی جدی مثل اور
بدکارونکی جدی مثل اور اسیطرح کافرون کی مثلین لگائین جیسے یہود و نصارا اور مجوس و ہندو
وعلی ہذا القیاس پہر اُن سبکی صورتین بنائین یعنی ہر کسیکی صورت جیسے دُنیا مین بنانی منظور
تہی ویسی ہی وہان ظاہر کی کسیکو خوبصورت کسیکو بدصورت کسیکو سمانکا کسیکو گونگا کسیکو کانا
کسیکو اندہا علی ہذا القیاس پہر اُنکو بولنے کی طاقت دی پہر اُن سب سے اللہ صاحب نے
یون فرمایا کہ کیا مین تمہارا رب نہین سو سب نے اقرار کیا کہ تو ہمارا رب ہے پہر اُن سے
قول و قرار لیا کہ میرے سوا کسیکو حاکم و مالک نجانیو اور کسیکو میرے سوا نمانیو سو اُن سب نے اس سب کا
قول و قرار کیا اور اللہ صاحب نے اِس بات پر آسمان و زمین و آدم کو گواہ کیا اور یہ فرمایا کہ اِس
قول و قرار کے یاد دلانے کو پیغمبر آوینگے اور کتابین لاوینگے سو ہر کسی نے جدی جدی
سند کی توحید کا اقرار کیا اور شرک کا انکار سو شرک کی بات مین ایک کو دوسرے کی سند نہ پکڑنی
چاہیے نہ پیر کی نہ اُستاد کی نہ باپ دادونکی نہ کسی بادشاہ کی نہ کسی مولوی کی نہ کسی بزرگ کی اور
اور یہہ کوئی خیال کرے کہ ہم تو دنیا مین آکر اُس بات کو بھول گئے پہر بھولی بات کی کیا سند ہے
سو یہہ خیال غلط ہے اسواسطے کہ بہت باتین آدمی کو آپ یاد نہین ہوتین پہر معتبر لوگون کے

کہنے سے یقین کرتا ہے جیسے کسی کو اپنے ماں کے پیٹ سے اپنا پیدا ہونا یاد نہین ہوتا پھر لوگون ہی سے سنکر یقین کرتا ہے اور اپنی ماں ہی کو ماں سمجھتا ہے اور کسیکو ماں نہین بتا سکتا پھر اگر کوئی اپنی ماں کا حق ادا نکرے اور کسیکو ماں بتاوے تو اُسکو سب لوگ بُرا کہین گے اور جو وہ جواب دیوے کہ مجھے تو اپنا پیدا ہونا کچھہ یاد نہین کہ مین اُسکو اپنی ماں جانون تو سب لوگ اُسکو احمق کہین گے اور بڑا بے ادب تو جب عوام الناس کے کہنے سے آدمی کو بہت باتون کا یقین آجاتا ہے پھر پیغمبرون کی تو بڑی شان ہے اُنکے خبر دینے سے کیونکر نہ یقین آوے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل توحید کا حکم اور شرک کا منع اللہ صاحب نے ہر کسی سے عالمِ ارواح مین کہدیا ہے اور سارے پیغمبر اُسی کی تاکید کو آئے ہین اور ساری کتابین اُسی کے بیان مین اُترین سوا ایک لاکھہ چوبیس ہزار پیغمبرونکا فرمانا اور ایک سو چار کتاب آسمانی کا علم اسی ایک نکتہ مین ہے کہ توحید خوب درست کیجیے اور شرک سے بہت دور رہا جائے نہ اللہ کے سوا کسیکو حاکم سمجھیے کہ کسی چیز مین کچھہ تصرف کرسکتا ہے نہ کسیکو اپنا مالک ٹھہرا لے کہ اُس سے اپنا کوئی مراد مانگے اور اپنی حاجت اُس پاس لے جائے وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِّلْتَ وَحُرِّقْتَ + ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الکبائر مین کہا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ معاذ بن جبل نے نقل کیا کہ فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ شریک ٹھہرا اللہ کا کسیکو گو کہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے **ف** یعنے اللہ کے سوا کسیکو نہ مان اور اس سے نہ ڈر کہ شاید کوئی جن یا بہوت کچھہ ایذا پہنچاوے سو جیسا مسلمان کو ظاہر کی بلاؤن پر صبر کرنا چاہیے اور اُنکے ڈر سے اپنا دین نہ بگاڑنا چاہیئے اسیطرح جن اور بہوتون کی کلی ایذا پر صبر کرنا چاہیے اور اُنسے ڈر کر اُنکو نہ ماننا چاہیے اور یہ سمجھا چاہیے کہ فی الحقیقت تو ہر کام اللہ ہی کے اختیار مین ہے مگر وہی کبھی کبھی اپنے بندونکو جانچتا ہے اور جنون کے ہاتھہ سے بھلون کو ایذا پہنچاتا ہے تاکہ کچون اور پکون مین فرق ہوجاوے اور مومن اور منافق جدا جدا معلوم ہوجاوین سو جیسے ظاہر مین کبھی متقیون کو فاسقون کے ہاتھہ سے اور مسلمانون کو کافرون کے ہاتھہ سے اللہ کے ارادہ سے ایذا پہنچ جاتی ہے اور اُنکو وہان صبر ہی کرنا پڑتا ہے اور دین بگاڑنا نہین پہنچتا

اسیطرح کبھی کبھی نیک آدمی کو جن اور شیاطینون کے ہاتھہ سے اللہ کے ارادہ سے ایذا
پہنچ جاتی ہے سو اسپر صبر کرنا چاہیے اور اُنکو ہرگز نہ ماننا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ اگر کوئی شخص شرک سے بیزار ہوکر اورون کا ماننا چھوڑ دے اور اُنکی نذر و نیاز ماننے کو برا جانے اور
غلط غلط رسمون کو مٹانے لگے اور اس مین اسکو کچھہ نقصان مال کا یا اولاد کا یا جان کا پہنچ جاوے
یا کوئی شیطان کسی پیر و شہید کا نام لیکر ایذا دینے لگے تو اسپر صبر کرے اور اپنی بات پر
قایم رہے اور یہ سمجھے کہ اللہ میرا دین جانچتا ہے اور جیسے اللہ صاحب سب ظالمون آدمیونکو
ڈھیل دیکر پکڑتا ہے اور مظلمون کو اُن کے ہاتھہ سے چھڑاتا ہے اسی طرح ظالم جنونکو
بھی اپنے وقت پر پکڑے گا اور نیک آدمیون کو اُن کی ایذا سے بچا دے گا وَاَخْرَجَ
الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ
الذَّنْبِ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰہِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّھُوَ خَلَقَکَ ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب الکبائر مین لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود رضہ نے نقل کیا
کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا گناہ بہت بڑا ہے اللہ کے نزدیک
فرمایا یہ کہ پکارے تو کسیکو اللہ کی طرح کا بہیر اکر اور حالانکہ اللہ ہی نے تجھکو پیدا کیا ف یعنے
جیسے کہ اللہ کو سمجھتے ہین کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور سب کام اُسکے اختیار مین ہین سو
ہر مشکل کے وقت یہی سمجھکر اُسکو پکارتے ہین سو کسی اور کو اسطرح کا سمجھکر پکارنا نہ چاہیے
کہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے اوّل تو یہ بات خود غلط ہے کہ کسیکو کچھہ حاجت برلانے کی طاقت
ہووے یا ہر جگہ حاضر و ناظر ہو دوسرے یہ کہ ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اُسنے ہمکو پیدا
کیا تو ہمکو یہی چاہیے کہ اپنے ہر کامون پر اُسکو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی
ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہے دوسرے
بادشاہ سے بھی نہین رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ
اِنَّکَ لَوْ لَقِیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ
بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاستغفار مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے

نقل کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اللہ صاحب نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے
بیشک تو جو مجھسے ملے دنیا بھر گناہ لیکر پھر ملے مجھسے تو کہ نہ شریک سمجھتا ہو میرا کسی کو تو
بیشک لے آؤن مین تیرے پاس بخشش اپنی دنیا بھر **ف** یعنی اس دنیا مین سب
گنہگارون[1] نے گناہ کیے ہین کہ فرعون بھی اس دنیا مین تہا اور ہامان بھی اس مین بلکہ
شیطان بھی اسی مین ہے پھر یون سمجھے کہ جتنے گناہ اُن سب گنہگارون سے ہوے ہین
سو ایک آدمی وہ سب کچھہ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اُسکے گناہ ہین اللہ صاحب
ویسی ہی اُسپر بخشش کریگا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ
بخشے جاتے ہین جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارے ہو جاتے ہین
اور یہی حق ہے اسلیے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوگا کہ کسیکو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے
اور اُسکے سواے کہین بہاگنے کی جگہ نہ جانے اور یہ اُسکے دل مین خوب ثابت ہو جاوے
کہ اُسکے تقصیروار کو اُس سے بہاگ کر کہین پناہ نہین اور اُسکے مقابل کسیکا زور نہین چلتا
اور اُسکے روبرو کسی کی حمایت نہین چلتی اور کوئی کسی کی سفارش اپنے اختیار سے
نہین کرسکتا سو جب یہ بات خوب اُس کے دل مین ثابت ہو جاوے پھر جتنے گناہ اُس سے
ہون گے سو بشریت کی راہ سے ہون گے یا بہول چوک کر اور ان گناہون کا ڈر اُسکے دل پر
گہرا ہوگا اور اُن سے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سے بہی تنگ ہوگا اور بیشک
ایسے ایسی آدمی پر اللہ کی رحمت آتی ہے سو جون جون اُس سے گناہ ہونگے اُسکی موافق اُسکی
یہ حالت بڑہیگی اور جسقدر کہ یہ حالت بڑہیگی اُسیقدر اللہ کی رحمت[2] بڑہیگی سو یہ جان لینا چاہیے
کہ جسکی توحید کامل ہے اُسکا گناہ وہ کام کرنا ہے کہ اورون کی عبادت وہ کام نہین کرسکتے
فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے جیسے بیتی تقصیروار ہزار درجہ بہتر ہے باغی
خوشامدی سے کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فریب پر مغرور **الفصل الثانی**
فی ذکر رد الاشراک فی العلم **ترجمہ** فصل دوسری بیان مین بُرائی اشراک فی العلم کے
ف یعنے اس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے کہ جس سے اشراک فی العلم کی
بُرائی ثابت ہوتی ہے **قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُہَا اِلَّا ہُوَ**

ترجمہ فرمایا اللہ تعالے نے یعنے سورہ انعام مین کہ اُسی پاس کنجیان غیب کی ہین
جانتا اُن کو مگر وہی ف یعنے جسطرح اللہ صاحب نے بندون کے واسطے ظاہر کی چیزین
دریافت کرنے کو کچھہ راہین بنادی ہین جیسے آنکھہ دیکھنے کو کان سننے کو ناک سونگھنے کو
زبان چکھنے کو ہاتھہ ٹٹولنے کو عقل سمجھنے کو اور وہ راہین اُنکے اختیار مین دین ہین کہ اپنی خواہش
کے موافق اُن سے کام لیتے ہین جیسے جب کچھہ دیکھنے کو دل چاہا تو آنکھہ کھولدی نچاہا
تو بند کرلی جس چیز کا مزہ دریافت کرنیکا ارادہ ہوا منہ مین ڈال لیا نہ ارادہ ہوا نہ ڈالا
سو گویا کہ اُن چیزون کی دریافت کرنے کو کنجیان اُنکو دی ہین جیسے جسکے ہاتھہ کنجی ہوتی
ہے قفل اُسیکے اختیار مین ہوتا ہے جب چاہے تو کھولے جب چاہے نہ کھولے اسیطرح
ظاہر کی چیزین کو دریافت کرنا لوگون کے اختیار مین ہے جب چاہین کرین جب چاہین
نکرین سو اسطرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو کہ جب چاہے کرلیجیے یہہ اللہ
صاحب ہی کی شان ہے کسی ولی و نبی کو جن و فرشتے کو پیر و شہید کو امام و امام زادے
کو پہوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہین بخشی کہ جب وہ چاہین غیب کی بات
معلوم کرلین بلکہ اللہ صاحب اپنے ارادہ سے کبھی کسیکو جتنی بات چاہتا ہے خبر دیتا ہے
سو یہہ اپنے ارادہ کے موافق نہ اُنکی خواہش پر چنانچہ حضرت پیغمبر صلعم کو بارہا ایسا اتفاق
ہوا ہے کہ بعضی بات کے دریافت کرنی کی خواہش ہوئی اور وہ بات نہ معلوم ہوئی
پہر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو ایک آن مین بتادی چنانچہ حضرت کے وقت مین
منافقون نے حضرت عایشہ رض پر تہمت کی اور حضرت کو اس سے بڑا رنج ہوا اور کئی
دن تک بہت تحقیق کیا پہر کچھہ حقیقت نہ معلوم ہوئی اور بہت فکر و غم مین رہے پہر
جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو بتادیا کہ وہ منافق جھوٹے ہین اور عایشہ پاک ہین
سو یقین یون رکھنا چاہیے کہ غیب کے خزانے کی کنجی اللہ ہی کے پاس ہے اُسنے
کسیکے ہاتھہ نہین دی اور کوئی اُسکا خزانچی نہین مگر اپنی ہی ہاتھہ سے فضل کہو لکر اُسمین سے
جسکو جتنا چاہے بخشدے اُسکا ہاتھہ کوئی نہین پکڑ سکتا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی
یہ دعوی کرے کہ میرے پاس ایسا کچھہ علم ہے کہ جب مین چاہون اُس سے غیب کی بات

معلوم کرلون اور آیندہ باتون کو معلوم کرلینا میرے قابو مین ہے سو وہ بڑا جھوٹا ہے کہ دعوی
خدائی کا کرتا ہے اور جو کوئی کسی نبی ولی کو یا جن و فرشتہ کو امام و امام زادے کو یا پیر و شہید
یا نجومی و رمال یا جفار کو یا فال دیکھنے والیکو یا برہمن اسٹی کو یا بھوت و پری کو ایسا جانے اور
اُسکے حق مین یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہوجاتا ہے اور اس آیت سے منکر اور یہ جو وسواس
آتا ہے کہ بعضے وقت کوئی نجومی یا رمال یا برہمن یا شگونی کچھ کہدیتا ہے اور وہ اسیطرح
ہوجاتا ہے تو اس سے اُنکی غیب دانی ثابت ہوتی ہے سو یہ بات غلط ہے اسواسطے کہ بہت
باتین اُنکی غلط بھی ہوتی ہین تو معلوم ہوا کہ یہ علم غیب اُنکے اختیار مین نہین اُنکی اٹکل کبھی درست
ہوتی ہے کبھی غلط اور یہی حال ہے استخارہ اور کشف کا اور قرآن مجید کی فال کا
لیکن پیغمبرون کی وحی مین کبھی غلط نہین پڑتی سو وہ اُنکے قابو مین نہین اللہ صاحب جو
آپ چاہتا ہے سو بتا دیتا ہے اُن کی خواہش کچھ نہین چلتی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ
لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ط وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ
یُبْعَثُوْنَ ترجمہ کہا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نمل مین کہ کہو نہین جانتے جتنے
لوگ ہین آسمانون مین اور زمین مین غیب کو مگر اللہ اور نہین خبر رکھتے کہ کب اُٹھاے
جاوینگے ف یعنے اللہ صاحب نے پیغمبر صلعم کو فرمایا کہ لوگون سے یون کہدیون کہ
غیب کی بات سواے اللہ کے کوئی نہین جانتا نہ فرشتے نہ آدمی نہ جن نہ کوئی چیز یعنے
غیب کی بات کو جان لینا کسی کے اختیار مین نہین اور اُسکی دلیل یہ کہ اچھے لوگ سب جانتے
ہین کہ ایک دن قیامت آویگی اور یہ کوئی نہین جانتا کہ کب آویگی سو ہر چیز کا معلوم کرلینا جو
ان کے اختیار مین ہوتا یہ بھی معلوم کرلیتے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ
وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ج وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ط وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا ط
وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ط
ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورہ لقمان مین کہ بیشک اللہ ہی کے پاس ہے خبر
قیامت کی اور وہی اُتارتا ہے مینہہ اور جانتا ہے جو کچھ کہ مادہ کے پیٹ مین ہے اور نہین جانتا
ہے کوئی کہ کیا کریگا کل اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا بیشک اللہ بڑا جاننے والا ہے خبردار

ف یعنے غیب کی باتون کی سب خبرین اللہ ہی کو ہین اور اُنکا جان لینا کسیکے قابو مین
نہین چنانچہ قیامت کی خبر کہ اُسکا آنا بہت مشہور ہے اور نہایت یقینی اُسکے بھی آنے کے
وقت کی کسی کو خبر نہین پھر اور چیزون کے ہونے کی خبر کا تو کیا ذکر ہے جیسے کسیکی فتح
کسی کی شکست کسی کا بیمار ہونا کسی کا تندرست ہونا کہ یہ باتین تو نہ قیامت کے برابر مشہور
ہین نہ ویسی یقینی اور اسی طرح مینہہ برسنے کے وقت خبر کسی کو نہین حالانکہ اُسکا موسم بھی
بندھا ہوا ہے اور اکثر اُن موسمون پر برستا بھی ہے اور سارے نبی اور ولی اور
بادشاہ اور حکیم اُسکی خواہش بھی رکھتے ہین سو اگر اُسکے وقت معلوم کرنے کی کچھہ راہ
ہوتی تو کوئی البتہ پالیتا پھر جو چیزین کہ نہ اُنکا موسم بندھا ہوا ہے نہ سب لوگ ملکر
اُن کی خواہش رکھتے ہین جیسے کسی شخص کا مرنا جینا اولاد ہونی یا غنی و فقیر ہونا یا فتح
و شکست ہونی سو ایسی چیزون کی خبر کی راہ کیونکر پاسکین اور اسی طرح جو کچھہ مادہ کے
کے پیٹ مین ہے اُسکو بھی کوئی نہین جان سکتا کہ ایک ہے یا دو رہے یا مادہ کامل
ہے یا ناقص خوبصورت ہے یا بدصورت حالانکہ حکیم لوگ ان سب چیزون کے اسباب
لکھتے ہین پر کسیکا حال بالخصوص نہین جانتے تو اور چیزین کہ آدمی مین چھپی ہوتی ہین
جیسے خیالات اور ارادے اور نیتین اور ایمان اور نفاق وہ تو کیونکر جان سکین اور
اسی طرح جب کوئی اپنا حال نہین جانتا کہ کل کو کیا کرے گا تو اور کسیکا کیونکر جان سکے
اور جب اپنے مرنے کی جگہہ نہین جانتا تو اور کسی کے مرنے کی جگہ یا وقت کیونکر جان سکے
غرض کہ اللہ کے سوائے کوئی کچھہ آیندہ کی بات اپنے اختیار سے نہین جان سکتا
اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ سب جو غیب دانی کا دعوی کرتے ہین کوئی کشف کا دعوی
رکھتا ہے کوئی استخارہ کے عمل سکھاتا ہے کوئی تقویم اور پتر نکالتا ہے کوئی رمل کا قرعہ
پھینکتا ہے کوئی فالنامہ لیے پھرتا ہے یہ سب جھوٹے ہین اور دغاباز انکے جال مین ہرگز
نہ پھنسنا چاہیے لیکن جو شخص آپ دعوی غیب دانی کا نہ رکھتا ہو اور غیب کی بات معلوم
کرنی اختیار مین نہ کہنا ہو بلکہ اتنی ہی بات بیان کرتا ہو کہ کچھہ بات کبھی اللہ کی طرف سے
مجھکو معلوم ہوجاتی ہے سو وہ میرے اختیار مین نہین کہ جو بات مین چاہون تو معلوم کرلون

یا جب مین چاہون تو دریافت کرلون تو یہ بات ہوسکتی ہے شاید وہ سچا ہو یا مکا
وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ
الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ ترجمہ اور فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ احقا
مین اور کون زیادہ گمراہ ہوگا اُس شخص سے کہ پکارتا ہے ورے اللہ سے اُن لوگونکو
کہ قبول کرینگے اُسکی بات قیامت کے دن تک اور وہ اُنکے پکارنے سے غافل ہین ف یعنے شرک کرنیوالے بڑے احمق ہین کہ اللہ سے قادر علیکم چھوڑکر اورونکو
پکارتے ہین کہ اول تو اُنکا پکارنا سنتے ہی نہین اور دوسرے کچھہ قدرت نہین رکھتے
اگر کوئی قیامت تک اُنکر پکارے تو وہ کچھہ نہین کرسکتے اِس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو
بعضے لوگ اگلے بزرگون کو دور دور سے پکارتے ہین اور اتنا ہی کہتے ہین کہ یا حضرت
تم اللہ کی جناب مین دعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت روا کرے اور یہ لوگ
سمجھتے ہین کہ ہمنے کچھہ شرک نہین کیا اسواسطے کہ اُنسے حاجت نہین مانگی بلکہ دعا کروائی
ہے سو یہ بات غلط ہے اسواسطے کہ گو اِس مانگنے کی راہ سے شرک نہین ثابت ہوتا
لیکن پکارنے کی راہ سے ثابت ہوجاتا ہے کہ اُنکو ایسا سمجھا کہ دور سے اور نزدیک سے
برابر سن لیتے ہین جبھی اُنکو اسطرح سے پکارا اور حالانکہ اللہ صاحب نے اس آیت مین
فرمایا ہے کہ جو اللہ کے ورے ہین یعنے مخلوق سو وہ اُن پکارنے والون کے پکارنے
سے غافل ہین وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ
وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ
وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ترجمہ اور کہا اللہ تعالی نے یعنے سورہ اعراف مین کہ کہدے نہین
اختیار رکھتا مین اپنے جان کے کچھہ نفع ونقصان کا مگر جو کچھہ کہ چاہے اللہ اور جانتا مین
غیب تو بیشک بہت سے لے لیتا مین بھلائی اور نہ چھوتی مجھکو کچھہ برائی مین تو فقط ڈر سنانیوالا
ہون اور خوشخبری سنانیوالا اُن لوگونکو جو یقین رکھتے ہین ف یعنی سب انبیا اولیا کے
سردار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور لوگون نے اُنہین کے بڑے بڑے معجزے دیکھے
اُنہین سے سب اسرار کی باتین سیکھین اور سب بزرگونکو اُنہین کی پیروی سے بزرگی

حاصل ہوئی تو اس لیے اُنہین کو اللہ صاحب نے فرمایا کہ اپنا حال لوگون کے آگے صاف بیان کردین تا سب لوگون کا حال معلوم ہوجاوے سو اُنہون نے بیان کردیا کہ مجھکو نہ کچھہ قدرت ہے نہ کچھہ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع و نقصان کا مالک نہین تو دوسرے کا تو کیا کرسکون اور غیب دانی اگر میرے قابو مین ہوتی تو پہلے ہر کام کا انجام معلوم کرلیتا اور اگر بھلا معلوم ہوتا تو اُسمین ہاتھہ ڈالتا اور اگر بُرا معلوم ہوتا تو کاہیکو اُسمین قدم رکھتا غرضکہ کچھہ قدرت اور غیب دانی مجھہ مین نہین اور کچھہ خدائی کا دعوی نہین رکھتا فقط پیغمبری کا مجھکو دعوی ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ بُرے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے سو یہ بھی اُنہین کو فائدہ کرتی ہے کہ جنکے دلمین یقین ہے اور دلمین یقین ڈالدینا میرا کام نہین وہ اللہ ہی کے اختیار مین ہے اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیا و اولیا کو جو اللہ نے سب لوگون سے بڑا بنایا ہے سو اُن مین بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتانے مین اور بُرے بھلے کامون سے واقف ہین سو لوگون کو سکھلاتے ہین اور اللہ اُن کے بتانے مین تاثیر دیتا ہے بہت لوگ اُس سے سیدھی راہ پر ہوجاتے ہین اور اسبات کی اُنمین کچھہ بڑائی نہین کہ اللہ نے اُنکو عالم مین تصرف کرنیکی کچھہ قدرت دی ہو کہ جسکو چاہین مار ڈالین یا اولاد دیوین یا مشکل کھولدیوین یا مرادین پوری کردیوین یا فتح و شکست دیدیوین یا غنی اور فقیر کردیوین یا کسیکو بادشاہ کردیوین یا کسیکو امیر وزیر یا کسی سے بادشاہت یا امارت چھین لیوین یا کسیکے دلمین ایمان ڈالدیوین یا کسیکا ایمان چھین لیوین یا کسی بیمار کو تندرست کردیوین یا کسی سے تندرستی چھین لیوین کہ ان باتون مین سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہین عاجز اور بے اختیار اور اسیطرح کچھہ اسبات مین بھی اُنکو بڑائی نہین ہے کہ اللہ صاحب نے غیب دانی اُنکے اختیار مین دیدی ہو کہ جسکے دل کا احوال جب چاہین معلوم کرلین یا جس غایب کا احوال جب چاہین معلوم کرلین کہ وہ جیتا ہے یا مرگیا یا کس شہر مین ہے یا کس حال مین یا جس آیندہ بات کو جب ارادہ کرین تو دریافت کرلین کہ فلانے کے ہان اولاد ہوگی یا نہوگی یا اِس سوداگری مین اُسکو فائدہ ہوگا یا نہوگا یا اِس لڑائی مین فتح پاویگا یا شکست کہ ان باتون مین بھی سب بندے بڑے ہون یا چھوٹے یکسان بیخبر ہین اور نادان سو جیسے سب لوگ کبھی کچھہ بات عقل سے یا قرینہ سے

کہدیتے ہین پہر کبھی انکی بات موافق پڑجاتی ہے کبھی اسمین چوک پڑجاتی ہے اسیطرح
یہ بڑے لوگ بھی جو بات عقل اور فرینہ سے کہتے ہین سو اسمین کبھی درست ہوجاتی ہے
کبھی چوک ہان مگر جو الہ کی طرف سے وحی یا الہام ہے سو اسکے بات نرالی ہے مگر وہ انکے
اختیار مین نہین اَخرَجَ البُخَارِیُّ عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنتِ مُعَوِّذِ بنِ عَفرَاءَ قَالَت جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِینَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِی کَمَجلِسِکَ مِنِّی فَجَعَلَت جُوَیرِیَاتٌ
لَنَا یَضرِبنَ بِالدُّفِّ وَیَندُبنَ مَن قُتِلَ مِن اٰبَائِی یَومَ بَدرٍ اِذ قَالَت
اِحدٰیھُنَّ وَفِینَا نَبِیٌّ یَعلَمُ مَا فِی غَدٍ فَقَالَ دَعِی
ھٰذِہٖ وَقُولِی بِالَّذِی کُنتِ تَقُولِینَ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب
اعلان النکاح مین لکہا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ربیع نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم آئے پہر گہر مین داخل ہوئے جب شادی ہوئی تہی میری پہر بیٹے میرے
پاس مسند پر جیسا تو بیٹہا ہے میرے پاس سو مین شروع کیا کہنے چہوکریون ہماری
نے کہ دف بجانے لگین اور مذکور کرنے لگین اُن لوگون کا کہ مارے گئے تہے بڑے
ہمارے بدر مین سو ایک کہنے لگے کہ ہم مین ایک نبی ایسا ہے کہ جانتا ہے کل کی بات
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات چہوڑ دے اور وہی کہہ جو کہتی تہی
ف یعنی ربیع ایک بی بی تہین انصار مین سے اُن کے شادی مین پیغمبر خدا تشریف
لائے اور اُنکے پاس آ بیٹہے سو ان لوگون کی کئی چہوکریان کہہ گانے لگین کہ اُس مین
پیغمبر خدا کی تعریف مین یہ بات کہی کہ اُن کو اللہ نے ایسا مرتبہ دیا ہے کہ آیندہ باتین
جانتے ہین سو اسکو پیغمبر خدا نے منع کیا اور فرمایا کہ یہ بات مت کہہ اور جو کچہہ پہلے گاتی
تہین وہی گاتے جاؤ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی انبیاؤ اولیا امام و شہید دین
کے جناب مین ہرگز یہ عقیدہ نرکہے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہین بلکہ حضرت پیغمبر کے
بہی جناب مین یہ عقیدہ نرکہے اور نہ اُنکی تعریف مین ایسی بات کہے اور یہ جو شاعر
لوگ پیغمبر خدا کی تعریف مین یا اور انبیا و اولیا کی یا بزرگون کی یا پیرون
کی یا اُستادون کی تعریفون مین بیان کرتے ہین اور حد سے گذر جاتے ہین اور خدا

کے سے اوصاف اُنکی تعریفون مین بیان کرتے ہین اور پھر یون کہتے ہین کہ شعر مین
مبالغہ ہوتا ہے یہہ سب بات غلط ہے کہ پیغمبر خدا نے اس قسم کا شعر اسی تعریف
کا انصار کی ہجو کرنے پر کسی کو گانے بھی نہ دیا چہ جائے کہ عاقل مرد اُس کو سنے یا
سنکر پسند کرے اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ مَنْ
اَخْبَرَکَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَۃَ ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب رویۃ اللہ عزوجل مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ حضرت
عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جو کوئی خبر دے تجھکو کہ حضرت پیغمبر خدا جانتے تھے
وہ پانچ باتین کہ اللہ نے مذکور کین ہین سو بیشک بڑا طوفان باندھا ف یعنے وہ پانچون
باتین کہ سورہ لقمان کے آخر مین مذکور ہین اور اُن کی تفسیر اس فصل کی اول گذر گئی
کہ جتنی غیب کی باتین ہین سو انہین پانچ مین داخل ہین سو جو کوئی یہہ بات کہے کہ
پیغمبر خدا وہ پانچون باتین جانتے تھے یعنے سب غیب کی باتین جانتے تھے تو وہ
بڑا جھوٹا ہے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی یہہ بات کہے کہ پیغمبر خدا یا کوئی امام یا کوئی
بزرگ غیب کی بات جانتے تھے اور شریعت کے اوب سے منہ سے نہ بولتے تھے سو
بڑا جھوٹا ہے بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوائے کوئی جانتا ہی نہین اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ
عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ
وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب البکاء والخوف مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ نقل کیا ام العلاء نے کہ کہا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اللہ کی کہ نہین جانتا مین اور پھر قسم ہے
اللہ کی کہ نہین جانتا مین حالانکہ مین رسول اللہ کا ہون کیا معاملہ ہوگا مجھسے اور کیا تم سے
ف یعنے جو کچھہ کہ اللہ اپنے بندون سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا مین خواہ قبر مین
خواہ آخرت مین سو اُس کی حقیقت کسی کو معلوم نہین نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے
کا اور اگر کچھہ بات اللہ نے کسی اپنے مقبول بندے کو وحی سے یا الہام سے بتائی کہ فلانے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵
ہین کہ کوئی نادان مجنون
کہ پیغمبر نے تو فلان کا
راگ شادی مین سنا
معاذ اللہ من ذالک
بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶

کام کا انجام بخیر ہے یا بُرا سو وہ بات مجمل ہے اور اُس سے زیادہ معلوم کر لینا اور اُسکی
تفصیل دریافت کرنی اُن کے اختیار سے باہر ہے **الفصل الثالث**
فِی ذِکْرِ رَدِّ الْاِشْرَاکِ فِی التَّصَرُّفِ **ترجمہ** فصل تیسری اشراک فی التصرف کی بُرائی کے
بیان مین **ف** یعنی اس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے کہ جس سے
اشراک فی التصرف کی بُرائی ثابت ہوتی ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ مَنْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ
کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَیَقُوْلُوْنَ
لِلّٰہِ قُلْ فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ
مومنون مین کہہ کون ہے وہ شخص جس کے ہاتھہ مین ہے قابو ہر چیز کا اور وہ حمایت
کرتا ہے اور اُسکے مقابل کوئی نہین حمایت کرتا جو جانتے ہو وہین کہدین گے کہ
اللہ ہی ہے کہہ پھر کہان سے خبط مین پڑ جاتے ہو **ف** یعنی جس سے پوچھیے کہ ایسی
شان کس کی ہے کہ ہر چیز اُسکے قابو مین ہے جو چاہے کر ڈالے اُسکا ہاتھہ کوئی
پکڑ نہ سکے اور اُسکی حمایت مین کوئی ہاتھہ نہ ڈال سکے اور اُسکے تقصیر وار کو نہین
پناہ نہ مل سکے اور اُسکے مقابلہ مین کسی کی حمایت نہ چل سکے سو ہر کوئی یہی جواب
دیگا کہ ایسی شان اللہ کی ہے سو سمجھا چاہیے کہ پھر اور کسی سے مرادین مانگنی محض خبط ہے
اِس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے کافر بھی اِس
بات کے قایل تھے کہ کوئی اللہ کے برابر نہین اور اُسکا مقابلہ نہین کر سکتا مگر اپنے
بتون کو اُسکے جناب مین اپنا وکیل سمجھہ کر مانتے تھے اسی سے کافر ہوے سو
اب بھی جو کوئی کسی مخلوق کو عالم مین تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل بھی سمجھہ کر
اُسکو مانے سو اُسپر شرک ثابت ہو جاتا ہے کہ اللہ کے برابر سمجھے اور اُسکے مقابلہ
کی طاقت اُسکو نہ ثابت کرے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ اِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا
رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ مُلْتَحَدًا
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ جن مین کہہ کہ بیشک مین نہین اختیار رکھتا
تمہارے کچھہ نقصان کا نہ فایدہ کا کہہ کہ بیشک مجھکو ہرگز نہ بچا ویگا اللہ سے کوئی اور ہرگز

نہ یاون کا ورنے اُسکے کہین بچاؤ ف یعنی اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا
کہ لوگون کو سنا دیون کہ مین تمہارے نفع و نقصان کا کچھہ مالک نہین اور تم جو مجھپر
ایمان لائے اور میری اُمت مین داخل ہوے سو اسپر مغرور ہوکر حد سے مت بڑہنا
کہ ہمارا پایہ بڑا مضبوط ہے اور ہمارا وکیل زبردست ہے اور ہمارا شفیع بڑا محبوب سو
جو ہم چاہین سو کرین وہ ہمکو اللہ کے عتاب سے بچا لیگا کیونکہ یہہ بات محض غلط ہی
اسواسطے کہ مین آپ ہی کو ڈرتا ہون اور اللہ سے ورے اپنا کہین بچاؤ نہین
جانتا سو دوسرے کو کیا بچا سکون اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہہ جو عوام الناس
اپنے پیرون شہیدون کی حمایت پر بھروسا کر کے اللہ کو بھول جاتے ہین اور اُسکے
احکام کی تعظیم نہین کرتے محض گمراہ ہین کہ سب پیرون کے پیر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
رات دن اللہ سے ڈرتے تھے اُسکی رحمت کے سوائے کسیطرح اپنا بچاؤ نہین
سمجھتے تھے پھر اور کسیکا تو کیا ذکر ہے وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ نحل مین اور پوجتے ہین ورے اللہ کے
ایسون کو کہ نہین اختیار رکھتے اُنکی روزی کا آسمانون سے اور نہ زمین سے کچھہ اور
نہین طاقت رکھتے ف یعنی اللہ کے سی تعظیم کرتے ہین ایسے لوگون کی کہ اُنکا
کچھہ اختیار نہین اور اُنکی روزی پہنچانے مین کچھہ دخل نہین رکھتے نہ آسمان سے مینہ
برساوین نہ زمین سے کچھہ اُگاوین اور اُنکو کسی نوع کی قدرت نہین اس آیت سے معلوم
ہوا کہ یہ جو بعضے عوام الناس کہتے ہین کہ اولیا و انبیا کو یا امام و شہیدون کو عالم مین
تصرف کرنے کی قدرت تو ہے لیکن اللہ کی تقدیر پر وہ شاکر ہین اور اسکے ادب سے
دم نہین مارتے اگر چاہین تو ایک دم مین الٹ پلٹ کر دین لیکن شرع کی تعظیم کر کے
چپ بیٹھے ہین سو یہہ بات سب غلط ہے بلکہ کسی کام مین نہ بالفعل اُنکو دخل ہے اور نہ
اُسکی طاقت رکھتے ہین وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ
وَلَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے

یعنے سورۂ یونس مین اور مت پکار درسے اللہ کے ایسون کو کہ نہ فائدہ دیوین تجھکو
نہ نقصان سو اگر کیا تو نے یہہ تو بیشک تو بے انصاف ہے ف یعنی اللہ سے زبردستی
کے ہوتے ایسے عاجز لوگون کو پکارنا کہہ فائدہ اور نقصان نہین پہنچا سکتے محض
بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگون کو ثابت کیجے
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝
وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا
قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ

ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ سبا مین کہ کہو بہلا پکارو تو اون لوگونکو
کہ خیال کرتے ہو درسے اللہ سے سو وہ تو نہین اختیار رکھتے ایک ذرہ بہر آسمانونمین
اور نہ زمین مین اور نہین اُنکا اُن دونو مین کچھہ ساجھا اور نہین اللہ کا اُنمین سے کوئی
بازو اور نہین کام آتی سفارش اُسکے روبرو مگر جسکو پروانگی دے یہانتک کہ جب
گھبراہٹ دور ہوتی ہے اُنکے دلون سے تو کہتے ہین کیا فرمایا تمہارے رب نے
کہتے ہین کہ حق اور وہی ہے بلند بڑا ف یعنی جو کوئی کسی سے مراد مانگتا ہے اور مشکل
کے وقت پکارتا ہے اور وہ اُسکی حاجت روا کر دیتا ہے سو یہ بات اسیطرح ہوتی ہے
کہ یا تو خود وہ مالک ہو یا مالک کا ساجھی یا مالک پر اُسکا دباؤ ہو جیسے بڑے بڑے امیر نکا
کہنا بادشاہ دب کر مان لیتا ہے کیونکہ وہ اُسکے بازو ہین اور اُسکے سلطنت کے رکن اُنکے
ناخوش ہونے سے سلطنت بگڑتی ہے یا اسطرح کہ مالک سے سفارش کرے اور وہ اُسکی
سفارش خواہ نخواہ قبول کرلے پہر دل سے خوش ہو یا ناخوش جیسے بادشاہ زادی یا بیگمات
کہ بادشاہ اُنکی محبت سے اُنکی سفارش رد نہین کرسکتا سو چارنا چار اُنکی سفارش قبول
کرلیتا ہے سو جنکو اللہ کے سوائے یہ لوگ پکارتے اور اُن سے مرادین مانگتے ہین سو
نہ تو وہ مالک ہین آسمان اور زمین مین ایک ذرہ بہر چیز کے اور نہ کچھہ اُنکا ساجھا ہے اور
نہ اللہ کی سلطنت کے رکن ہین اور نہ اُسکے بازو کہ اُن سے دب کر اُن کی بات مان لے

۲۹

اور نہ بغیر پروانگی سفارش کر سکتے ہین کہ خواہ نخواہ اُس سے دلوادین بلکہ اُسکے دربار مین
اُنکا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھہ حکم فرماتا ہے یہ سب رعب مین آکر بے حواس
ہوجاتے ہین اور ادب اور دہشت کے مارے دوسرے بار اُس بات کی تحقیق اُس سے
نہین کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے اور جب اُسبات کی آپسمین تحقیق
کر لیتے ہین سوائے آمنا وصدقنا کے کچھہ نہین کہہ سکتے پھر بات اُٹھنے کا تو کیا ذکر اور
کسیکی وکالت اور حمایت کرنے کی کیا طاقت اس جگہ ایک بات بڑے کام کی ہے
اُسکو کان رکھکر سُن لیا چاہیے کہ اکثر لوگ انبیا و اولیا کی شفاعت پر بہت پھول
رہے ہین اور اسکے معنی غلط سمجھکر اللہ کو بھول گئے ہین سو شفاعت کی حقیقت سمجھہ
لینا چاہیے سو سنا چاہیے کہ شفاعت کہتے ہین سفارش کو اور دنیا مین سفارش
کئی طرح کی ہوتی ہے جیسے ظاہر کے بادشاہ کے ہان کسی شخص کی چوری ثابت ہوجاوے
اور کوئی امیر و وزیر اُسکو اپنی سفارش سے بچالیوے تو ایک تو یہ صورت ہے کہ بادشاہ
کا جی تو اُس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اُسکے آئین کے موافق اُسکو سزا
پہنچتی ہے مگر اُس امیر سے دب کر اُسکی سفارش مان لیتا ہے اور اُس چور کی تقصیر
معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ امیر اُس کی سلطنت کا بڑا رکن ہے اور اُسکی بادشاہت
کو بڑی رونق دے رہا ہے سو بادشاہ یہ سمجھتا ہے کہ ایک جگہہ اپنے غصہ کو تھام لینا
اور ایک چور سے درگذر کر جانا بہتر ہے اِس سے کہ اتنے بڑے امیر کو ناخوش کر دیجے
کہ بڑے بڑے کام خراب ہوجاوین اور سلطنت کی رونق گھٹ جاوے اسکو شفاعت
وجاہت کہتے ہین یعنے اِس امیر کی وجاہت کے سبب سے اُسکی سفارش قبول
کی سو اِس قسم کی سفارش اللہ کی جناب مین ہرگز ہرگز نہین ہوسکتی اور جو کوئی کسی
نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتہ کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب مین اِس قسم
کا شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک ہے اور بڑا جاہل کہ اُسنے خدا کے معنے کچھہ بھی
نہ سمجھے اور اُس مالک الملک کی قدر کچھہ بھی نہ پہچانی اس شاہنشاہ کی تو یہ شان
ہے کہ ایک آن مین ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑون نبی اور ولی اور جن و فرشتہ

جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے اور ایک دم مین سارا عالم
عرش سے فرش الٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور ہی عالم اُس جگہہ قایم کرے کہ
اُسکے تو محض ارادے ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے کسی کام کے واسطے کچھہ اسباب
اور سامان جمع کرنے کی کچھہ حاجت نہین اور جو سب لوگ پہلے اور پچھلے اور آدمی
اور جن بھی سب ملکر جبرئیل اور پیغمبر ہی سے ہو جاوین تو اُس مالک الملک کی سلطنت
مین اُن کے سبب سے کچھہ رونق بڑھ نہ جاویگی اور جو سب شیطان اور دجال ہی
سے ہو جاوین تو اُسکی کچھہ رونق گھٹنے کی نہین وہ ہر صورت سے بڑون کا بڑا ہے اور
بادشاہون کا بادشاہ اُس کا نہ کوئی کچھہ بگاڑ سکے نہ کچھہ سنوار سکے دوسری
صورت یہ ہے کہ کوئی بادشاہ زادون مین سے یا بیگماتون مین سے یا کوئی
بادشاہ کا معشوق اُس چور کا سفارشی ہو کر کھڑا ہو جاوے اور چوری کی سزا
نہ دینے دیوے اور بادشاہ اُسکی محبت سے لاچار ہو کر اُس چور کی تقصیر معاف
کر دے اُسکو شفاعت محبت کہتے ہین یعنے بادشاہ نے محبت کے سبب سے
سفارش قبول کر لے اور یہ بات سمجھے کہ ایک بار غصہ پی جانا اور ایک چور کو معاف
کر دینا بہتر ہے اُس رنج سے کہ جو اُس محبوب کے روٹھہ جانے سے مجھکو ہوگا
اِس قسم کی شفاعت بھی اُس دربار مین کسی طرح ممکن نہین اور جو کوئی کسی کو اُس جناب
مین اِس قسم کا شفیع سمجھے وہ بھی ویسا ہی مشرک ہے اور جاہل کہ جیسا مذکور اول
ہو چکا وہ مالک الملک اپنے بندون کو بہتیرا ہی نوازی اور کسیکو حبیب کا اور کسی کو
خلیل کا اور کسیکو کلیم کا اور کسیکو روح اللہ و جیہ کا خطاب بخشے اور کسیکو رسول کریم
اور مکین اور روح القدس روح الامین فرماوے مگر پھر مالک مالک ہے اور غلام غلام
کوئی بندگی کے رتبہ سے قدم باہر نہین رکھہ سکتا اور غلامی کی
حد سے زیادہ نہین بڑھہ سکتا جیسا اُس کی رحمت سے ہر دم خوشی
سے جھکتا ہے ویسا ہی اُسکی ہیبت سے رات دن زہرہ پھٹتا ہے
تیسرے یہہ صورت ہے کہ چور پہ چوری تو ثابت ہو گئی مگر

وہ کبھی پیشہ کا چور نہین اور چوری کو اُسنے کچھہ اپنا پیشہ نہین ٹہیرایا مگر نفس کی شامت
سے قصور ہو گیا سو اُسپر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے اور بادشاہ کے
آئین کو سرد آنکھون پر رکھہ کر اپنے تئین تقصیروار سمجھتا ہے اور لایق سزا کے جانتا ہی
اور بادشاہ سے بہاگ کر کسی امیر وزیر کی پناہ نہین ڈہونڈتا اور اُسکے مقابلہ کسی کی
حمایت نہین جتاتا اور رات دن اُسی کا منہ دیکہہ رہا ہے کہ دیکہئے میرے حق مین
کیا حکم فرماوے سو اُسکا یہ حال دیکہکر بادشاہ کے دل مین اُسپر ترس آتا ہے مگر آئین
بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب درگذر نہین کرتا کہ کہین لوگون کے دلون مین اس
آئین کی قدر گہٹ نجاوے سو کوئی امیر وزیر اُسکی مرضی پاکر اُس تقصیروار کی سفارش
کرتا ہے اور بادشاہ اُس امیر کی عزت بڑہانے کو ظاہر مین اُسکی سفارش کا نام کرکے
اُس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے سو اُس امیر نے اُس چور کی سفارش اِس لیے
نہین کی کہ اُسکا فرابتی ہے یا آشنا یا اُسکی حمایت اُسنے اُٹہائی بلکہ محض بادشاہ کی
مرضی سمجہہ کر کیونکہ وہ تو بادشاہ کا امیر ہے نہ چورون کا تہانگی جو چور کا حمایتی بنکر اُسکی
سفارش کرتا تو آپ بہی چور ہو جاتا اِسکو شفاعت بالاذن کہتے ہین یعنی یہ سفارش خود مالک
کی پروانگی سے ہوتی ہے سو اللہ کی جناب مین ایسی قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے اور جس
نبی ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث مین مذکور ہے سو اُسکے معنی یہی ہین سو ہر بندے
کو چاہیے کہ ہر دم اللہ ہی کو پکارے اور اُسی سے ڈرتا رہے اور اُسکی التجا کرتا رہے اور اُسکے
روبرو اپنے گناہون کا قایل رہے اور اُسی کو اپنا مالک بہی سمجہے اور حمایتی بہی اور جہانتک
خیال دوڑاوے اللہ کے سوا سے کہین اپنا بچاؤ نجانے اور اُسکے حمایت پر بہروسا نکرے
کیونکہ وہ خود بڑا غفور الرحیم ہے سب مشکلین اپنے ہی فضل سے کہولدیگا اور سب گناہ
اپنے ہی رحمت سے بخشدے گا اور جسکو چاہیگا اپنے حکم سے اُسکا شفیع بنا دیگا غرضکہ
جیسے ہر حاجت اپنی اُسکو سونپا چاہیے اِسی طرح یہہ حاجت بہی اُسکے اختیار پر
چہوڑ دیجیے جسکو وہ چاہے ہمارا شفیع کر دے نہ یہہ کہ کسیکے حمایت پر بہروسا کیجے اور
اُسکو اپنی حمایت کے واسطے پکارے اور اُسکو اپنا حمایتی سمجہکر اصل مالک کو بہول جائے

اور اُسکے احکام یعنی شرع کو بے قدر دیکھے اور اُسے اپنے حمائتی ٹہراوے ہوے کی
راہ و رسم کو مقدم سمجھے کہ یہ بڑی قباحت کی بات ہے اور سارے نبی اور ولی اس سے
بیزار ہین وہ ہرگز ایسے لوگون کے شفیع نہین بنتے بلکہ غصہ ہوجاتے ہین اور اُلٹے اُسکے
دشمن ہوجاتے ہین کیونکہ اُنکی تو بزرگی یہی تہی کہ اللہ کے خاطر کو سب جورو بیٹی مرید شاگرد
نوکر غلام یار آشنا کی خاطر سے مقدم رکہتے تہے اور جب یہ لوگ اللہ کی خلاف مرضی ہوتے
تہے تو وہ بہی اُنکے دشمن ہوجاتے تہے تو پہر یہ پکارنے والے لوگ ایسے کیا ہین کہ وہ
بڑے بڑے لوگ اُنکے حمائتی بنکر اُسکی خلاف مرضی اُنکی طرف سے اُسکے حضور مین
جہگڑنے بیٹہین گے بلکہ بات تو یون ہے اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ اُن کی شان ہے
جسکے حق مین اللہ کی خوشی یون ہے ٹہیری کہ اُسکو دوزخ ہی مین بہیجے تو وہ اور دو
چار دہکے دینے کو طیار ہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ
کُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰہَ
یَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاہَکَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا
اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ
اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ
اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْکَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ ترجمہ مشکوۃ
کے باب التوکل والصبر مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عباس نے کہ تہا
مین پیچہے پیغمبر خدا کے ایک دن سو فرمایا اے لڑکے یا در کہہ اللہ کو کہ وہ یاد رکہیگا تجہکو
یاد رکہہ اللہ کو کہ پاویگا تو اُسکو اپنے روبرو اور جب مانگے تو مجہہ مانگ اللہ ہی سے اور جب
مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ ہی سے اور یہ یقین سمجہہ لے کہ بیشک سب لوگ اگر گٹہی ہوجاوین
اُسپر کہ کچہہ فائدہ پہنچاوین تجہکو تو فائدہ نہ پہنچا سکینگے مگر جتنا کہ لکہدیا اللہ نے تیرے حق مین
اور جو اکٹہے ہوویں اسپر کہ نقصان پہنچاوین تجہکو کچہہ تو نہ نقصان پہنچا سکینگے مگر وہی کہ لکہدیا
ہے اللہ نے تجہپر اُٹہائی گئی قلم اور سوکہہ گیا کاغذ یعنے اللہ صاحب گو کہ سب بادشاہون
کا بادشاہ ہے پر اور بادشاہون کی طرح مغرور نہین کہ کوئی عیتی بہیر اہی التجا کرے اُسکی طرف

مارے غرور کے خیال نہین کرتے اسلیے رعیتی لوگ اور امیرون کو مانتے ہین اور اُنکا وسیلہ
ڈھونڈھتے ہین تاکہ اُنہین کی خاطر سے التجا قبول ہووے بلکہ بڑا وہ کریم و رحیم ہے وہان
کسیکی وکالت کی کچھہ حاجت نہین جو اُسکو یاد رکھے وہ آپ ہی اُسکو یاد رکھتا ہے کوئی
سفارش کرے یا نکرے اور اسیطرح کو کہ وہ سب چیز سے پاک ہے اور سب سے بلند تر
اور بادشاہون کا سا دربار نہین کہ کوئی رعیتی لوگ وہان پہنچ نہ سکین اور امیر و وزیر ہی
رعیت پر حکم چلاوین اور رعیت کے لوگون کو اُنہین کا ماننا ضرور پڑے اور اُنہین کا دربار
کرنا پڑے بلکہ اپنے بندون سے بہت نزدیک ہے جو ادنی بندے اپنے دل سے
اُسکی طرف متوجہ ہووے تو وہین اُسکو اپنے منہ ہی کے آگے پاوے وہان اپنی غفلت ہے
کے سوا اور کچھہ پردہ نہین جو کوئی کچھہ اُس سے دور ہے سو اپنی غفلت کے سبب سے دور ہے
اور وہ سب سے نزدیک پہر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو پکارتا ہے کہ وہ اُسکو اللہ سے نزدیک
کردیوین سو یہ نہین سمجھتا ہے کہ پیر و پیغمبر تو اُس سے دور ہین اور اللہ نہایت نزدیک سو
یہ ایسا ہوجاتا ہے کہ ایک رعیتی آدمی اپنے بادشاہ کے پاس اکیلا بیٹھا ہے اور وہ بادشاہ اُسکی
غرض سُنے کو متوجہ ہے پہر وہ رعیتی کسی امیر وزیر کو کہین دور سے پکارے کہ تو میرے طرف سے
فلانی بات بادشاہ کے حضور مین عرض کردی سو وہ یا اندھا ہے یا دیوانہ اور فرمایا کہ ہر مراد اللہ
ہی سے مانگے اور ہر مشکل مین اُسی کی مدد چاہے اور یہ یقین سمجھہ لیوے کہ قلم تقدیر ہرگز نہین پھرتا
اور لکھا ہرگز نہین مٹتا پہر اگر سارے جہان کے بڑے اور چھوٹے ملکر چاہین کہ کسیکو کچھہ نفع
و نقصان پہنچاوین اللہ کے لکھے سے کچھہ بڑھ نہین سکتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو
بعضے عوام الناس کہتے ہین کہ اولیا کو اللہ نے یہ طاقت بخشی ہے کہ تقدیر کو بدل ڈالین جسکی
تقدیر مین اولاد نہین لکھی اُسکو اولاد دے دیوین جسکی عمر تمام ہوچکی ہو اُسکی عمر بڑھا دیوین
سو یہ بات بچھہ صحیح نہین بلکہ یون سمجھنا چاہیے کہ اللہ اپنے ہر بندہ کی کبھی دعا قبول بھی کرلیتا
ہے اور انبیا و اولیا کی اکثر مگر دعا کی توفیق دیتا بھی اُسیکے اختیار مین ہے اور قبول کرنا
بھی اور دعا بھی کرنی اور مراد بھی ملنی دونون باتین تقدیر مین لکھی ہین تقدیر سے باہر کوئی
کام دنیا مین نہین ہوسکتا اور کچھہ کام کرنے کی قدرت نہین ہر بندہ بڑا ہو یا چھوٹا نبی ہو یا

یا دلی سوا اسکے کہ اللہ سے مانگے اور اُسکی جناب مین دعا کرے کچھ اور طاقت نہین رکھتا
پھر وہ مالک مختار ہے چاہے اپنی مہربانی کی راہ سے قبول کرلے چاہے اپنی حکمت
کی راہ سے قبول نکرے اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِقَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ لِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ فَمَنِ اتَّبَعَ قَلْبُهٗ
الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ وَادٍ اَهْلَكَهٗ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب التوکل والصبر مین لکھا ہے کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمرو بن العاص
نے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ بیشک آدمی کے دل کی ہر میدان کی طرف
راہ ہے سو جو کوئی پیچھے ڈالے اپنے دل کو سب راہون کی تو کچھ پرواہ نہین رکھتا اللہ کہ کسی
جنگل مین تباہ کرے اُسکو اور جو کوئی بھروسا کرے اللہ پر تو وہ کفایت کرتا ہے اُسکو
سب راہون کی ف یعنی جب آدمی کو کسی چیز کی طلب ہوتی ہے یا کوئی مشکل اڑ جاتی ہے
تو اُسکے دلمین ہر طرف خیال دوڑتے ہین کہ فلانے پیغمبر کو پکارے فلانے امام کی مدد چاہے
فلانے پیر و شہید کی منت مانے فلانی پری کو مانے فلانے نجومی یا رمال سے پوچھے فلانے ملا
سے فال کہولے ایسے پھر جو کوئی ہر خیال کے پیچھے پڑتا ہے تو اللہ اُس سے اپنی قبولیت کی
نگاہ پھیر لیتا ہے اور اُسکو اپنے سچے بندون مین نہین رکھتا اور اللہ کی تربیت اور ہدایت
کی راہ اُسکے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے اور وہ اسی طرح انہین خیالات کے پیچھے دوڑتا پھر
دوڑتا تباہ ہو جاتا ہے کوئی دہریا ہو جاتا ہے کوئی ملحد کوئی مشرک ہو جاتا ہے کوئی سب
سے منکر اور جو کوئی اللہ ہی پر بھروسا کرتا ہے اور کسی خیال کے پیچھے نہین پڑتا سو اللہ
اُسکو اپنے مقبول لوگون مین گن لیتا ہے اور اُسپر ہدایت کی راہ کھول دیتا ہے اور اُسکے
دل کو چین اور آرام ایسا بخش دیتا ہے کہ خیالات باندھنے والون کو ہرگز میسر نہین ہوتا اور جو
کچھ اُسکی تقدیر مین لکھا ہے وہ اُسکو مل ہی رہتا ہے مگر خیالات باندھنے والا مفت رنج کھینچتا ہے
اور توکل کرنیوالا چین و آرام سے پالیتا ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا
حَتّٰى يَسْاَلَهٗ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْاَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ ترجمہ مشکوٰۃ کی کتاب الدعوات مین

لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ہر کسیکو چاہیے اپنی سب حاجت کی چیزین اپنے رب سے مانگے یہانتک کہ لون بھی اُسی سے مانگے اور جوتی کا تسمہ جب ٹوٹ جاوے وہ بھی اُسی سے مانگے ف یعنی اللہ صاحب کو دنیا کے بادشاہونکی طرح نہ سمجھے کہ بڑے بڑے کام تو آپ کرتے ہین اور چھوٹے چھوٹے کام اور نوکرون چاکرونکو حوالہ کر دیتے ہین سو لوگونکو چھوٹے چھوٹے کامون مین اُنکی التجا کرنی ضرور پڑتی ہے سو اللہ کے ہان کارخانہ یون نہین بلکہ وہ ایسا قادر مطلق ہے کہ آپ ہی ایک آن مین کروڑون کام چھوٹے اور بڑے درست کر سکتا ہے اور اُسکے سلطنت مین کسیکی قدرت نہین سو چھوٹی چیز بھی اُسی سے مانگنا چاہیے کیونکہ اور کوئی چھوٹی چیز دے سکتا ہے نہ بڑی

وَاَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِيْ كَعْبِ ابْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَقَالَ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ مُرَّةَ ابْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الخلافۃ والامارات مین لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابوہریرہ نے کہ جب اُتری یہ آیت کہ ڈراوے تو اپنے برادری کو جو ناتا رکھتے ہین تجھسے تو پکارا پیغمبر خدا نے اپنے ناتے والونکو پھر اکٹھا کر کے پکارا اور جدا جدا بھی سو فرمایا اے اولاد کعب بن لوی کے بچاؤ تم اپنی جانون کو آگ سے کیونکہ بیشک مین نہین اختیار رکھتا تمہارا اللہ کے ہان کچھ یا یون فرمایا کہ بیشک مین نہین کام آتا تمہارے اللہ کے ہان

کچھ اور اے اولاد مرہ بن کعب کی بچاؤ تم اپنے جانون کو آگ سے کیونکہ بیشک مین
نہ کام آؤنگا تمہارے اللہ کے ہان کچھ اور اے اولاد عبد شمس کی بچاؤ تم اپنی جانونکو
آگ سے کیونکہ بیشک مین نہ کام آؤنگا تمہارے اللہ کے ہان کچھ اور اے اولاد عبد مناف
کی بچاؤ تم اپنی جانون کو آگ سے کیونکہ مین نہ کام آؤنگا تمہارے اللہ کے ہان کچھ
اور اے اولاد ہاشم کی بچاؤ تم اپنی جانون کو آگ سے کیونکہ بیشک مین نہ کام
آؤنگا تمہارے اللہ کے ہان کچھ اور اے اولاد عبد المطلب کی بچاؤ تم اپنی جانون کو
آگ سے کیونکہ بیشک مین نہ کام آؤنگا تمہارے اللہ کے ہان کچھ اور اے فاطمہ بچا تو
اپنی جان کو آگ سے مانگ مجھسے جتنا چاہے میرا مال نہ کام آؤنگا مین تیرے اللہ کے ہان کچھ

ف یعنی اور جو لوگ کسی بزرگ کے قرابتی ہوتے ہین انکو اسکی حمایت پر بھروسا ہوتا ہے اور
اسپر مغرور ہوکر اللہ کا خوف کم رکھتے ہین سو اسلیے اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو فرمایا کہ وہ اپنے
قرابتیون کو ڈرا دیوے سو انہون نے سبکو اپنی بیٹی تک کہو کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا
اسی چیز مین ہوسکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو سو یہ میرا مال موجود ہے اسمین مجھکو کچھ بخل ۳۷
نہین اور اللہ کے ہان کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہان مین کسیکی حمایت نہین
کرسکتا اور کسیکا وکیل نہین بن سکتا سو وہان کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے اور
دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط قرابت کسی بزرگ
کی اللہ کے ہان کچھ کام نہین آتی جب تک کچھ معاملہ اللہ ہی سے صاف نکرے تو کچھ کام
نہین نکلتا **الفصل الرابع** فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ ترجمہ فصل چوتھی اشراک
فی العبادت کی برائی کے بیان مین ف یعنی عبادت کہتے ہین اُن کاموں کو کہ اللہ صاحب
نے اپنی تعظیم کے واسطے اپنے بندون کو بتلائے ہین سو اس فصل مین یہ مذکور ہے کہ قرآن
وحدیث مین اللہ کے تعظیم کے لوگون کو کون کونسے کام بتائے ہین تاکہ اوسکے لیئے وہ کام
نکیجے کہ شرک لازم آوے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖٓ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ
مُّبِیْنٌ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنے سورہ ہود مین کہ بیشک بھیجا ہمنے نوح کو اسکی قوم کی طرف یہ بات

کہنے کو کہ بیشک مین تمکو ڈرانے والا صاف ہون یہہ کہ عبادت نکرو مگر اللہ کو بیشک مین
ڈرتا ہون تمپر دکھہ کی دن کی مار سے **ف** یعنے مسلمان اور کافرون مین مقابلہ
حضرت نوح علیہ السلام ہی کے وقت سے شروع ہوا ہے سو جب ہی سے اِس بات پر مقابلہ ہے
کہ اللہ کے مقبول بندے یہی کہتے آتے ہین کہ اللہ کی سی تعظیم کسی اور کی نچاہیے
اور جو کام اُسکی تعظیم کے ہین وہ اورون کے واسطے نہ کیجے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا
تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ
ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ فصلت مین کہ مت سجدہ کرو سورج کو اور
نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو کہ جسنے پیدا کیا اُنکو جو تم اُسکے بندے بنا چاہتے ہو **ف** یعنی
جو آدمی چاہے کہ اللہ ہی کا بندہ بنے تو سجدہ اُسیکو کرے اور کسی چاند و سورج کو نکرے
اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہمارے دین مین یون ہی فرمایا ہے کہ سجدہ کرنا حق خالق ہی
کا ہے سو کسی مخلوق کو نکیا چاہیے کہ مخلوق ہو نہیمین چاند اور سورج اور نبی اور ولی برابر ہین
سو جو کوئی یہ بات کہے کہ اگلے دینون مین کسی کسی مخلوق کو بھی سجدہ کرتے تھے جیسے
فرشتون نے حضرت آدم کو کیا اور حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو تو ہم بھی اگر کسی
بزرگ کو کرلین تو کچھہ مضائقہ نہین سو یہ بات غلط ہے آدم کے وقت کے لوگ اپنی بہنون سے
نکاح کرلیتے تھے چاہیے یہ لوگ ایسی ایسی حجتین لانے والے اپنی بہنون سے نکاح کرلین
اور اصل بات یہی ہے کہ بندے کو اللہ کا حکم ماننا چاہیے جب اُسنے جو حکم فرمایا اُسکو
جان و دل سے قبول کرلینا چاہیے اور حجت نہ نکالے کہ اگلے لوگون پر تو یہ حکم نہ تھا ہم پر
کیون ہوا کہ ایسی حجتین لانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اسکی مثال یہ کہ ایک بادشاہ
نے اپنے ملک مین ایک مدت تک ایک حکم جاری کیا پھر بعد اُسکے ایک اور حکم جاری کیا
پھر جو کوئی یہ کہنے لگے کہ ہم پہلے ہی حکم پر چلے جاوینگے پچھلا حکم نہین مانتے تو وہ یہی باغی
ہو جاتا ہے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا وَّاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ
عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَا
اُشْرِکُ بِہٖٓ اَحَدًا ۝ **ترجمہ** اور فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ جن مین اور

بیشک سجدے سے اللہ ہی کو ہین سو نہ پکارو ساتھہ اللہ کے کسیکو اور یہ کہ جب کہڑا ہوتا ہے بندہ اللہ کا کہ پکارے اُسکو تو لوگ قریب ہین کہ ہو جاوین اُسپر ٹہٹہ کہہ کر مین تو پکارتا ہون اپنے رب ہی کو اور نہین شریک سمجہتا اُسکا کسیکو **ف** یعنے جب کوئی اللہ کا بندہ اپنے پاک دل سے اُسکو پکارتا ہے تو بیوقوف لوگ یون سمجہنے لگتے ہین کہ یہ تو بڑا بزرگ ہو گیا یہ جسکو جو چاہے سو دیوے جس سے جو چاہے چہین لے سو اس بات کی امید کرکے اُسپر ہجوم کرتے ہین سو اُس بندے کو چاہیے کہ سچی بات بیان کردی کہ مشکل کیوقت پکارنا اللہ ہی کا حق ہے اور نفع و نقصان کی امید رکہنی اُسی سے چاہیے کہ یہہ معاملہ اور کسی سے کرنا شرک ہے اور شریک اور شرک سے مین بیزار ہون سو جو کوئی یہ چاہے کہ یہ معاملہ مجہسے کرے اور مین اُس سے راضی ہون یہہ ہرگز ممکن نہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادب سے کہڑا ہونا اور اُسکو پکارنا اور اُسکا نام جپنا اُنہین کاموں مین سے ہے کہ اللہ صاحب نے خاص اپنی تعظیم کے لیے ٹہہرائے ہین اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ

ترجمہ اور فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ حج مین کہ خبر کردے لوگونمین حج کی کہ چلے آوینگے تیرے پاس پیادے اور دُبلے دُبلے اونٹونپر کہ چلے آتے ہین دور دور کے رستے سے کہ پہنچین اپنے فائدونکی جگہونمین اور یاد کرین اللہ کا نام کئی معین دنونمین اُنچیز پر کہ دیا ہے اُسنے اُنکو مواسی چوپایون مین سے سو کہاؤ اُسمین سے اور کہلاؤ بدحال محتاج کو پہر چاہیے کہ تمام کرین میل کچیل اپنا اور پوری کرین منتین اپنی اور طواف کرین اس قدیم گہر کا **ف** یعنی اللہ صاحب نے اپنی تعظیم کے لیے بعضے بعضے مکان ٹہہرا لے ہین جیسے کعبہ اور عرفات اور مزدلفہ اور منا اور صفا اور مروہ اور مقام ابراہیم اور ساری مسجد الحرام بلکہ سارا مکہ معظمہ بلکہ سارا حرم اور لوگون کے دل مین وہانکے جانیکا شوق ڈال دیا ہے کہ ہر طرح سے خواہ سوار خواہ پیادہ دور دور سے قصد کرتے

ہین اور رنج اور تکلیف سفر کی اُٹھا کے میلے کچیلے ہو کر وہان پہنچتے ہین اور اُسکے نام پر وہان
جانور ذبح کرتے ہین اور اپنی منتین ادا کرتے ہین اور اُسکا طواف کرتے ہین اور اپنے مالک
کی تعظیم جو دلمین بھری ہے وہان جاکر خوب نکالتے ہین کوئی چوکھٹ کو چومتا ہے کوئی
دروازے کے سامنے دعا کر رہا ہے کوئی غلاف پکڑے ہوے التجا کر رہا ہے کوئی اُسکے
پاس اعتکاف کی نیت سے بیٹھکر رات دن اللہ کی یاد مین مشغول ہے کوئی ادب سے
کھڑا ہوا اُسکو دیکھہ ہی رہا ہے غرض اس قسم کے کام اللہ کی تعظیم کے کرتے ہین اور اللہ
اُنسے راضی ہے اور اُنکو دین و دنیا کا فائدہ حاصل ہوتا ہے سو اس قسم کے کام کسی اور کی
تعظیم کے لیے نکیا چاہیے اور کسیکی قبر پر یا چلہ پر یا کسیکے تہان پر دور دور سے قصد کرنا اور
سفر کی رنج و تکلیف اُٹھا کر میلے کچیلے ہو کر وہان پہنچنا اور وہان جاکر جانور چڑہانے اور منتین
پوری کرنی اور کسی قبر یا مکان کا طواف کرنا اور اُسکے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنے وہان
شکار نکرنا درخت نہ کاٹنا گہاس نہ اُکھاڑنا اور اس قسم کے کام کرنے اور اُنسے کچھہ دین و دنیا
کے فائدہ کی توقع رکھنی یہہ سب شرک کی باتین ہین اُنسے بچنا چاہیے کیونکہ یہہ معاملہ خالق ہی ۴۰
سے کیا چاہیے کسی مخلوق کی یہ شان نہین کہ اُس سے یہہ معاملہ کیجیے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰے
اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ترجمہ فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ انعام مین یا گناہ کی چیز کہ مشہور
کی گئی ہو اللہ کے سوا اور کی کر کے ف یعنی جیسا سُور اور لہو اور مردار ناپاک حرام ہے ایسا ہی
وُہ جانور بھی ناپاک اور حرام ہے کہ خود گناہ کی صورت بن رہا ہے کہ اللہ کے سوا ہی اور کسیکا
ٹھہرایا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جانور کسی مخلوق کے نام کا نہ ٹھہرایے اور وہ جانور حرام ہے اور
ناپاک اس آیت مین کچھہ اس بات کا مذکور نہین کہ اُس جانور کے ذبح کرنیکے وقت کسی مخلوق کا نام
لیجیے جب حرام ہو بلکہ اتنی ہی بات کا ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جہان کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ
گاؤ سید احمد کبیر کی ہے یا یہ بکرا شیخ سدو کا ہے سو وہ حرام ہو جاتا ہے پھر کوئی جانور ہو مرغی یا
اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجیے ولی کا یا نبی کا باپ کا یا دادے کا بہوت کا یا پری کا وہ سب
حرام ہے اور ناپاک اور کرنے والے پر شرک ثابت ہو جاتا ہے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰصَاحِبَیِ
السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ

دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ یوسف مین کہ حضرت یوسف نے قید خانہ مین اور قیدیون سے کہا اے رفیقون قید خانہ کے کیا کئی مالک جدی جدی بہتر ہین یا اللہ ایک زبردست نہین مانتے ہو تم ورے اُسکے مگر کئی نامونکو کہ ٹہیرائے ہین تمنے اور تمہارے باپ دادون نے نہین اُتاری اللہ نے اُنکی کچھہ سند نہین حکم کسیکا سوائے اللہ کے اُسنے تو یہی حکم کیا ہے کہ کسیکو اُسکے سوائے مت مانو یہی دین مضبوط مگر اکثر لوگ نہین جانتے ف یعنی اوّل تو غلام کے حق مین کئی مالک ہونے بہت نقصان کرتا ہے بلکہ ایک مالک زبردست چاہیے کہ سب مرادین اُسکی پوری کردے اور سب کا روبار اُسکے بنادے اور دوسرے یہ کہ اُن مالکونکی کچھہ حقیقت بہی نہین وہ کچھہ چیز اصل مین نہین ہین بلکہ آپہی لوگ خیال باندہ لیتے ہین کہ مینہہ برسانا کسی اور کے اختیار مین ہے اور داناؤ اگانا کسی اور کے اور اولاد کوئی اور دیتا ہے اور تندرستی کوئی اور پہر آپ ہی اُنکے نام ٹہیرا لیتے ہین فلانے کام کے مختار کا نام اور فلانے کا یہ پہر آپہی اُنکو مانتے ہین اور اُن کامونکے وقت پکارتے ہین پہر اسیطرح ایک مدت مین یہ رسم جاری ہوجاتی ہے حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیالات ہین مین کچھہ اُنکی حقیقت نہین وہان نہ اللہ کے سوائے کوئی ہے اور نہ کسیکا یہ نام اگر کسیکا یہ نام ہے تو اُسکو کسی کاروبار مین کچھہ دخل نہین سو سب خیال ہی خیال ہے اِس نام کا کوئی شخص وہان مالک و مختار نہین جو اِن کامونکا مختار ہے اُسکا نام اللہ ہے محمد یا علی نہین اور جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہین سو ایسا شخص کہ اُسکا نام محمد علی ہو اور اُسکے اختیار مین عالم کے سب کاروبار ہون ایسا حقیقت مین کوئی شخص نہین بلکہ محض اپنا خیال ہے سو اِس قسم کے خیالات باندہنے کا اللہ نے تو حکم نہین دیا اور کسیکا حکم اُسکے مقابل معتبر نہین بلکہ اللہ نے تو ایسی خیالات باندہنے سے منع کیا ہے اور وہ کون ہے کہ اُسکے کہنے سے اِن باتونکا اعتبار ہووے یہی اصل دین ہے کہ اللہ ہی کے حکم پر چلیے اور کسیکا حکم اُسکے مقابل ہرگز نہ مانیے لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہین چلتے بلکہ اپنے پیرونکی رسمونکو اللہ کے حکم سے مقدم سمجہتے ہین اِس آیت سے معلوم ہوا کہ کسیکی راہ و رسم کو ماننا اور اُسکے حکم کو اپنی سند سمجہنا یہ بہی اُنہین باتون مین سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹہیرائے ہین پہر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اُسپر بہی شرک ثابت ہوتا ہے

۱۴

سو اللہ کے حکم پہنچنے کی راہ بندون تک رسول ہی کا خبر دینا ہے سو جو کوئی کسی امام کے یا مجتہد کے
یا غوث و قطب کے یا مولوی مشائخ کے یا باپ دادون کے یا کسی بادشاہ و وزیر کی یا یادری و
پنڈت کی بات کو اور اُنکی راہ و رسم کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے اور آیت حدیث کے مقابل مین اپنے
پیر و اُستاد کے قول کی سند پکڑے یا خود پیغمبر ہی کو یون سمجھے کہ شرع اُنہین کا حکم ہے اُنکا جو جی چاہتا تھا
اپنی طرف سے کہدیتے تھے اور وہی بات اُنکی امت پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی باتون سے شرک ثابت
ہوتا ہے بلکہ اصل حاکم اللہ ہے اور پیغمبر خبر دینے والا ہے پھر جسکی بات اُسکی خبر کے موافق ہو تو مانیے اور
جو موافق نہو تو نہ مانیے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب القیام مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا معاویہ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے
کہ جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کی طرح کھڑے رہین لوگ اُسکے روبرو سو بیٹھیں الیوسے وہ اپنا ٹھکانا
آگ مین ف یعنی جو شخص چاہے کہ اُسکے روبرو لوگ ہاتھہ باندھکر ادب سے کھڑے رہین نہ بیٹھین نہ چلین
نہ بولین نہ ادہر اُدہر دیکھین بلکہ تصویر کی طرح بیحرکت سو وہ شخص دوزخی ہے کیونکہ وہ شخص خدائی کا دعوی
کرتا ہے جو تعظیم کہ اللہ کی خاص ہے کہ اُسکے بندے اُسکے روبرو نماز مین ہاتھہ باندہ کے ادب سے
کھڑے ہوتے ہین سو وہی اپنے لیے چاہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسیکی محض تعظیم کے واسطے
اُسکے روبرو ادب سے کھڑے رہنا اُنہین کاموں سے ہے کہ اللہ نے اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائے ہین
سو اور کسیکے لیے نہ کیا چاہیے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ الْاَوْثَانَ
ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الفتن مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا ثوبان نے کہ فرمایا
پیغمبر خدا نے کہ نہین آنیکی قیامت یہانتک کہ ملحق ہوین کتنی قومین میری امت مین سے مشرکین مین اور یہانتک
کہ پوجنے لگین گے کئی قومین میری امت مین سے تہانوتکو ف یعنی شرک دو طرح ہوتا ہے ایک تو یہ کسیکے
نام کی صورت بنا کر پوجی اُسکو عربی زبان مین صنم کہتے ہین اور دوسرے یہ کہ کسی تہانکو مانے یعنی کسیکے
مکانکو یا درخت کو یا کسی پہر کو یا لکڑی کو یا کاغذ کو کسیکے نام ٹھہرا کر پوجے اُسکو زبان عربی مین وثن کہتے ہین
اسمین داخل ہے قبر اور کسیکا چلہ اور مجاور کسیکے نام کی چھڑی اور تعزیہ اور علم اور رتندہ اور نام قاسم کی اور

پیر دستگیر کی مہدی اور امام کا چبوترہ اور استا اور پیرون کے بیٹھنے کی جگہہ کہ لوگ اسکی تعظیم کرتے
ہین اور وہان جاکر نذرین چڑہاتے اور منتین مانتے ہین اور اسیطرح شہید کے نام کا طاق اور نشان
اور توپ جسکو بکرا چڑہاتے ہین اور اوسکی قسم کہاتے ہین اور اسیطرح بعضے مکان مرضون کے نام سے
مشہور کرتے ہین جیسے سبتلا کا نہان یا مسانی کا یا بہوانی کا یا کالی کا یا کالکا کا یا براہی کا جسکا
یہ سب شن ہین سو پیغمبر خدا نے خبر دی ہے کہ مسلمان جو قیامت کے نزدیک مشرک ہوجاوینگے ان کا
شرک اسی قسم کا ہوگا کہ ایسی چیزونکو مانینگے برخلاف اور مشرکون کے کہ جیسے ہندو یا مشرکین عرب کے
اکثر صنم پرست ہین یعنے مورتونکو مانتے ہین سو دونو مشرک ہین اللہ نے پہرے ہوے رسول کے سخن

اخرج مسلم عن ابی الطفیل ان علیا رضی اللہ اخرج صحیفۃ فیہا لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ

ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الصید والذبایح مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو الطفیل نے نقل کیا کہ حضرت علی
نے ایک کتاب نکالی کہ اسمین مون لکہا تہا کہ لعنت کری اللہ نے اس شخص کو کہ ذبح کرے واسطے غیر
اللہ کے ف یعنے جو کوئی اللہ کے سوائے کسی اور کے نام کا کوئی جانور کرے سو وہ ملعون ہے حضرت علی
نے ایک کتاب مین کئی حدیثین پیغمبر خدا کے لکہی کہین نہین سو انہین مین کی یہ بہی ہے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کسیکے نام کے جانور کرنا یہی انہین کا مون مین سے ہے کہ اللہ نے خاص اپنی تعظیم کے
لیے ٹہیرائے ہین اسیکے نام پر کرنا چاہیے اور کسیکے نام پر کرنا شرک ہے اخرج مسلم عن
عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یذہب
واللہ حتی یعبد اللات والعزی فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین
انزل اللہ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی
الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ان ذلک تاما قال انہ سیکون من ذلک
ما شاء اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی من کان فی قلبہ مثقال حبۃ
من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین اٰبائہم

ترجمہ مشکوۃ کے باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا حضرت
عائشہ نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا سے کہ فرماتے تہے نہین تمام ہوینگے رات اور دن یعنے قیامت آوے گی
یہانتک کہ پوجین لات وعزی کو سو کہا مین نے یا پیغمبر خدا بیشک مین جانتی تہی جب یہ آیت اللہ نے

یہہ آیت هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی الخ کہ بیشک یون ہی رہیگا آخر تک فرمایا کہ بیشک
ہوگا اسیطرح بیشک چاہیگا اللہ پہیر پہیجیگا اللہ ایک باؤ اچہی سو جان نکال لیگی جسکی دلمین ہوگا ایک
رائی کے دانہ بہر ایمان سو رہ جاوین گے وہی لوگ کہ جنمین کچہہ بہلائی نہین سو پہر جاوینگے اپنے باپ
دادونکے دین پر ف یعنی اللہ صاحب نے فرمایا ہے سورۂ برات مین کہ اللہ نے اپنی رسول کو پہیجا
ہے ہدایت اور سچا دین دیکر کہ اسکو غالب کرے سب دینون پر اگرچہ مشرک لوگ بہتیرا ہی برا مانین سو حضرت عایشہ نے
اس آیت سے سمجہا کہ اس سچے دین کا زور قیامت تک رہیگا سو حضرت نے فرمایا کہ اسکا زور تو مقرر ہوگا
جبتک اللہ چاہیگا پہر اللہ اپ ہی ایک ایسی باؤ پہیجیگا کہ سب اچہے بندے کہ جنکے دلمین تہوڑا سا بہی ایمان
ہوگا مرجاوینگے اور وہی لوگ رہجاوینگے کہ جنمین کچہہ بہلائی نہین یعنی نہ اللہ کی تعظیم نہ رسول کی راہ پر چلنے
کا شوق بلکہ باپ دادونکی رسمونکی سند پکڑنے لگین گے سو اسیطرح سے شرک مین پڑجاوینگے کیونکہ اکثر پرانے
باپ دادے جاہل مشرک گذرے ہین جو کوئی انکی راہ و رسم کی سند پکڑے اپ ہی مشرک ہوجاوے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ آخر زمانہ مین قدیم شرک ہی رائج ہوگا سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق
ہوا یعنے جیسا مسلمان لوگ اپنے نبی و ولی عالم و شہیدون کے ساتہہ معاملہ شرک کا کرتے ہین ۴۴
اسیطرح قدیم شرک بہی پہیل رہا ہے اور کافرونکے بتونکو یہی مانتے ہین اور انکی رسمون پر چلتے ہین
جیسا برہمن سے پوچہنا شگون لینا ساعت ماننا ستیلا مسانی پوجنا ہنومان لونا چماری کالو پیر کی
دہائی دینی ہولی دیوالی کا تہوار کرنا نوروز و مہرجان کی خوشی کرنی فجور عقرب تحت الشعاع کا اعتبار
کرنا کہ یہ سب رسمین ہنود و مجوس کی ہین کہ مسلمانون مین رواج پاگئے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ
مسلمانونمین شرک کی راہ اسیطرح کہلے گی کہ قرآن و حدیث چہوڑکر باپ دادونکی رسمون کے پیچہے پڑین گے

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
الدَّجَّالُ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً
مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ اِلَّا
قَبَضَتْهُ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا
وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا ذَا تَاْمُرُوْنَ
فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب لاتقوم الساعۃ الاعلی شرار الناس مین لکھا کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبداللہ
بن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نکلیگا دجال سو بھیجیگا اللہ عیسے بیٹے مریم کو سو وہ
ڈھونڈیگا اُسکو پھر تباہ کردیگا اُسکو پھر بھیجیگا اللہ ایک باؤ ٹھنڈی شام کی طرف سے سو نہ باقی
رہیگا زمین پر کوئی کہ اُسکے دل مین ذرہ بھر ایمان ہو مگر کہ مار ڈالے گی اُسکو پھر باقی رہجاوینگے
برے بُرے لوگ بیوقوفی مین جیسے جانور پرندہ اور پھاڑ کھانیکی فکر مین نہ اچھی بات سمجھتے ہین کسی
اچھی بات کو نہ بُری سمجھتے ہین کسی بری بات کو پھر بھیس بدلکر آویگا اُن پاس شیطان سو کہیگا کیا تمکو
کچھہ شرم نہین آتی سو کہین گے تو کیا بتاتا ہے ہمکو سو بتاویگا اُنکو پوجنا تہا لون کا اور اُنکی اُسمین
چلی آویگی روزی اچھی طرح گذریگی زندگی ف یعنی آخر زمانہ مین ایمان دار لوگ مرجاوین گے
اور محض بیوقوف لوگ رہ جاوین گے کہ رات دن پرائے مال کہا جانیکی فکر مین ہین نہ بھلا سمجھین
نہ بُرا پھر شیطان بتاویگا کہ محض بے دین ہوجانا بڑے شرم کی بات ہے سو دین کا شوق ہوگا
مگر اللہ و رسول کے کلام پر نہ چلین گے بلکہ اپنی عقل سے دین کی راہین نکالین گے سو شرک مین
پڑجاوین گے اور اُس حالت مین بہی اُنکو روزی کی کشایش اور زندگی کا آرام ملی جاویگا وہ اس سبب سے
اور زیادہ شرک مین پڑینگے کہ جون جون ہم اُنکو مانتے ہین وون وون مرادین ملتی ہین سو اللہ کے
مکر سے ڈرا چاہیے کہ بعضی وقت بندہ شرک مین پڑا ہوتا ہے اور اُسکے غیر سے مرادین مانگتا ہے اور
اللہ اُسکے بھلا نیکو اُسکی مرادین پوری کرتا ہے اور وہ یون سمجھتا ہے کہ مین سچی راہ پر ہون سو مراد ملنے
نہ ملنے کا کچھہ اعتبار نکیجے اور سچا دین توحید کا اسلیے پنجہ ڈوبجے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی
کتنا ہی گناہ نکرے ڈوب جاوے اور محض بیحیا ہی بجا لاوے اور پرایا مال کہا جانے مین کچھہ قصور نکرے اور
کچھہ بھلائی برائی کا امتیاز نکرے مگر تو یہی شرک کرنے سے اور اللہ کے سوا سے اور کسکو ماننے سے
بہتر ہے کیونکہ شیطان وہ باتین چھڑا کر یہ بات سکھاتا ہے وَاَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ
اَلَیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَةِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب لاتقوم الساعۃ الاعلی شرار الناس
مین لکھا ہے کہ بخاری مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابوہریرہ نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا نہین آنیکی قیامت
یہانتک کہ ہلین سرین دوس کے عورتون کے گرد ذی خلصہ کے ترجمہ یعنی دوس نام ہے عرب کے

ایک قوم کا اُنمین ایک بُت تہا اُسکا نام ذی خلصہ تہا وہ پیغمبر خدا کے وقت مین برباد ہو گیا تہا
مگر فرمایا کہ قیامت کے نزدیک اُسکو پھر لوگ ماننے لگین گے اور عورتین اُسکے گرد طواف کرینگی سو اُنکے
سر مین ملتے آپکو نظر آئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے گہر کے سوائے اور کسیکا طواف کرنا
شرک کی بات ہے اور کافرونکی رسم ہے یہ ہرگز نکیا چاہیے **الفصل الخامس** نے ذکر ذالا اشراک
فی العادات **ترجمہ** فصل پانچوین اشراک فی العادات کی بُرائی کے بیان مین **ف** یعنی اس فصل
مین اُن آیتون اور حدیثون کا مذکور ہے کہ جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آدمی اپنے دنیا کے
کامونمین جیسا معاملہ اللہ سے رکہتا ہے کہ اُسکی تعظیم طرح طرح سے کرتا رہتا ہے ویسا ہی معاملہ
اور کسی سے نکرے **قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَ**
اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا لَّعَنَہُ اللّٰہُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ
نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا وَّلَاُضِلَّنَّہُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّہُمْ وَلَاٰمُرَنَّہُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّہُمْ
فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ ۭ وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَقَدْ
خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا یَعِدُہُمْ وَیُمَنِّیْہِمْ ۭ وَمَا یَعِدُہُمُ الشَّیْطٰنُ
اِلَّا غُرُوْرًا ۭ اُولٰۗىِٕکَ مَاْوٰىہُمْ جَہَنَّمُ ۡ وَلَا یَجِدُوْنَ عَنْہَا مَحِیْصًا
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ نسا مین کہ نہین پکارتے ورے اللہ کے مگر عورتون کو اور
نہین پکارتے ہین مگر شیطان سرکش کو کہ لعنت کی اُسکو اللہ نے اور اُسنے کہا کہ بیشک مین الگ
نکال لونگا تیرے بندون مین سے ایک حصہ اور بیشک بے راہ کرونگا اُنکو اور خیالات مین ڈالونگا
اُنکو سو کاٹینگے جانورون کے کان اور بیشک سکہاونگا مین اُنکو سو بدل ڈالینگے صورت بنائی ہوئی
اللہ کی اور جسنے ٹہیرایا شیطان کو حمائتی اللہ کو چہوڑکر سو بیشک مریگا لوٹے مین پڑا کہ وعدہ دیتا ہے
اُنکو اور خیالات مین ڈالتا ہے اُنکو اور وعدہ جہوٹا دیتا ہے اُنکو شیطان سو محض دغا ہے اُن لوگونکا
ٹہکانا دوزخ ہے اور نہ پاوینگے اُس سے چہٹکارا **ف** یعنی اللہ کے سوائے اور جو لوگونکو پکارتے
ہین سو اپنے خیال مین عورتونکا تصور باندہتے ہین پہر کوئی حضرت بی بی کا نام ٹہیرا لیتا ہے کوئی بی بی آسیہ
کوئی بی بی اُوا ولی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری کوئی سیتلا اور مسانی وکالی غرضکہ ایسے ہی خیالات باندہتے
ہین اور وہان حقیقت مین نہ کوئی عورت ہے نہ کوئی مرد محض اپنا خیال ہے اور شیطان کا وسواس اور ریہ جو

کبھی سر پر چڑھکر بولتا ہے اور کبھی کوئی کرشمہ دکھا دیتا ہے سو وہ شیطان ہے سو سب اُنکی نذر و نیاز ہن
اسیکو پہنچتی ہین سو اپنے خیال مین تو عورتوں کو دیتے ہین اور حقیقت مین شیطان لے لیتا ہے اور اُنکو اُس سے
کچھہ فائدہ نہین نہ دین کا نہ دنیا کا کیونکہ شیطان اللہ کی درگاہ سے راندہ ہوا ہے سو اُس سے دین کا تو
کیا فائدہ ہوتا ہے اور انسان کا دشمن انکا کب بھلا چاہے بلکہ وہ تو اللہ کے روبرو کہہ چکا ہے کہ بہت
سارے تیرے بندون کو اپنا بندہ بناونگا اور اُنکو گمراہ کرونگا کہ اپنے خیالات کو مانین گے اور جانور میرے
نام کے ٹھہراوینگے اور اُن پر میرے نیاز کا نشان کرینگے جیسے جانور کا کان چیرنا یا کان کاٹنا یا
اُسکے گلے مین نارڈالنا ماتھے پر مہندی لگانا منہہ پر سہرا باندہنا منہ کے اندر پیسہ رکہنا غرضکہ جو کچھہ کسی جانور
پر نشان کردیجے اِس بات کا کہ یہ فلانے کی نیاز ہے وہ سب اسمین داخل ہے اور یہ بھی شیطان نے کہا ہے
کہ اُنکو مین سکہاونگا کہ اللہ کی صورت بنائی ہوئی بدلینگے یعنے جیسے اللہ نے ہر آدمی کی صورت بنادی
ہے اُسکو بدل ڈالینگے کوئی کسیکے نام کی چوٹی رکہیگا کوئی کسیکے نام پر ناک کان چھیدیگا کوئی ڈاڑہی
منڈاکر خوبصورتی دکہاویگا کوئی چارابرو کی صفائی دیکر فقیری جتاویگا یہ سب شیطانکے وسواس ہین اور اللہ
ورسول کے خلاف سو جسنے اللہ سے کریم کو چھوڑکر شیطان سے دشمن کی راہ پکڑی سو صریح غلط کہا یا کیونکہ ۴۷
شیطان اول تو دشمن دوسرے سوائے وسواس ڈالنے کے کچھہ قدرت بھی نہین رکہتا سو وہ بھی کرتا ہے
کہ کچھہ وعدہ جھوٹے دیتا ہے کہ فلانے کو مانوگے تو یہ ہوگا اور فلانے کو مانوگے تو یون ہوگا اور دور دور
کی آرزوئین جتاتا ہے کہ اتنے روپے ہووین تو ایسا باغ بنے اور محل تیار ہو سو وہ تو ہاتھہ نہین لگتے سو آدمی
گہبرا کر اللہ کی راہ بہول جاتا ہے اور ون کیطرف دوڑنے لگتا ہے اور ہوتا وہی ہے جو اللہ نے تقدیر
مین لکہدیا ہے یہ کسیکے ماننے نہ ماننے سے کچھہ نہین ہوتا بلکہ یہ سب شیطان کا وسواس ہے اور اُسکی
دغابازی اور آخر انجام اِن باتونکا یہی ہے کہ آدمی اللہ سے پھر جاتا ہے اور شرک مین گرفتار ہوجاتا ہے
اور اصل دوزخی بنجاتا ہے اور ایسا شیطان کے جال مین پھنس جاتا ہے کہ بہتیرا ہی چاہے کہ چھوٹے
ہرگز نہین چھوٹ سکتا وقال اللہ تعالیٰ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ
مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا
أَثْقَلَت دَّعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ فَلَمَّا
آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ ترجمہ اور کہا

اللہ تعالے نے یعنی سورۂ اعراف مین کہ اللہ وہ ہے کہ جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے اور بنایا
اُسی سے جوڑا اُسکا کہ چین پاوے اُس سے پھر جب اُسنے ڈھانپ لیا اُسکو پیٹ رہ گیا اُسکو ہلکا سا پھر
گذر گئی اسطرح پھر جب بوجھل ہوے تو دونون پکارنے لگے اپنے مالک اللہ کو کہ جو بخشندے تو ہمکو اچھا
بچہ تو بیشک ہووین ہم حق ماننے والے پھر جب اُنسے دیا اُنکو اچھا بچہ ٹھہرانے لگے اُسکے شریک اُسی چیز
مین کہ اُنسے دیا اُنکو سو بہت دور ہے اللہ اُنکے شریک بتانے سے ف یعنے اول یہی انسانکو اللہ ہی
نے پیدا کیا اور اُسی نے جورو بھی دی اور خاوند جورو مین الفت دی اور جب اولاد کی امید ہوتی ہے تو اُسیکو پکارتے
ہین اور وعدہ کرتے ہین جو اولاد اچھی بھلی ہووے تو اللہ کا بہت حق مانین پھر جب وہ اولاد بخشتا ہے تو
اور ونکو ماننے لگتے ہین اور اُنکی نذر و نیاز کرتے ہین کوئی کسیکے قبر پر لیجاتا ہے کوئی کسیکے نہان پر کوئی
کسیکی جوتی رکھتا ہے کوئی کسیکی بدھی پہناتا ہے کوئی کسیکی بیڑی ڈالتا ہے کوئی کسیکا فقیر بناتا ہے کوئی
کوئی نام رکھتا ہے نبی بخش کوئی علی بخش کوئی امام بخش کوئی پیر بخش کوئی ستیلا بخش کوئی گنگا بخش سو اللہ تو
کچھ اُنکی نذر و نیاز کی پرواہ نہین رکھتا وہ تو بہت بڑا بے پرواہ ہے مگر وہ آپہی مردود ہو جاتے ہین و

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا ۴۸
لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ
فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ انعام مین کہ لوگ
ٹھہراتے ہین اللہ کا اُس چیز مین سے کہ اُسنے پیدا کیا ہے کھیتی اور مواشی سے ایک حصہ سو کہتے ہین اپنے
خیال مین کہ یہ اللہ کا ہے اور یہ ہمارے شریکون کا سو جو ٹھہرایا اُن شریکون کا وہ نہ ملیوے اللہ کی طرف
اور جو ٹھہرایا اللہ کا وہ ملیوے اور شریکون کی طرف بہت برا حکم کرتے ہین ف یعنے سب کھیتی اور مواشی
اللہ ہی نے پیدا کیے ہے اور کسی نے نہین کی پھر اوسمین سے جسطرح اُسکی نیاز نکالتے ہین
اوسیطرح اور ونکی بھی نیاز کرتے ہین بلکہ اور ونکی نیاز کی جتنی احتیاط اور ادب کرتے ہین اسکی
اتنی نہین کرتے وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ
اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ
عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ
ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ انعام مین کہ کہتے ہین یہہ مواشی اور کھیتی اچھوتی

ہے کہ نہ کہا وے اُسکو مگر وہی کہ جاہین ہم اُسکو محض اپنے خیال سے اور بعضے مواشی ہین کہ منع ہے سواری
اُسکی اور بعضے ہین کہ نہین مذکور کرتے اللہ کا نام اُسپر پہر سب جہوٹ باندہا ہے اللہ پر سو وہ سزا
دیوینگا اُن کو بدلے جہوٹ باندہنے کے **ف** یعنی لوگ محض اپنے خیال سے ٹہیرا لیتے ہین کہ فلانی چیز
اچہوتی ہے اُسکو فلانا کہاوے اور فلانا نہ کہاوے اور بعضے جانورون پر لادنے سے اور سواری سے
منع کرتے ہین کہ یہ فلانے کی نیاز کا ہے اِسکا ادب کیا چاہیے اور بعضی جانورونکو اللہ کے نام کا نہین ٹہیراتے
بلکہ اور کسیکے نام کا بتاتے ہین اور پہر یون سمجہتے ہین کہ ان باتون سے اللہ خوش ہوتا ہے اور مرادین دیتا ہے
سو یہ سب جہوٹ ہے اِسکی سزا دینگے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا جَعَلَ اللّٰہُ مِنْ بَحِیْرَۃٍ وَّلَا سَآئِبَۃٍ وَّ
لَا وَصِیْلَۃٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰکِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَاَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ترجمہ
اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورہ مائدہ مین نہین ٹہیرایا اللہ نے کوئی بحیرہ اور نہ کوئی سایبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی
لیکن کافر لوگ باندہتے ہین اللہ پر جہوٹہہ اور وہ اکثر سمجہہ نہین رکہتے **ف** یعنی جو جانور کسیکے نام کا نہیں ٹہیراتے
تہے اُسکا کان پہاڑ دیتے تہے اُسکو بحیرہ کہتے تہے اور جو سانڈہ کرتے تہے اُسکو سائبہ کہتے تہے اور جو اُسکی
منت مانتے کہ فلانے جانور کا بچا اگر زندہ ہووے تو ہم اُسکی نیاز کرینگے پہر جو اکٹہا نر و مادہ ہوتا تو نر کو بہی نیاز
نہ چڑہاتے کہ مادہ کے ساتہ ملکر وہ بہی نیاز نہ ٹہیرا اُس مادہ کو وصیلہ کہتے تہے اور جس جانور کی پشت سے دس بچے
ہو لیتے اُسپر لادنا اور چڑہنا موقوف کر دیتے اُسکو حامی کہتے تہے سو فرمایا کہ یہ سب باتین اللہ نے نہین فرمائین
یہ اُنہون نے اپنی بیوقوفی سے رسمین باندہ لی ہین اِس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی جانور کسیکے نام کا ٹہیرا رکہنا
اور کچہہ اُسکا نشان اُسپر لگا دینا اور یہ معین کرنا کہ فلانے کی نیاز گائے ہی ہوتی ہے اور فلانے کی بکری یا فلانے
کی مرغی یہ سب رسمین بیوقوفی کی ہین اور خلاف اللہ کے حکم کے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا
تَصِفُ اَلْسِنَتُکُمُ الْکَذِبَ ھٰذَا حَلٰلٌ وَّھٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ ۭ اِنَّ
الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورہ نحل مین کہ نہ کہو جہوٹی باتین
کہ بیان کرتی ہین تمہاری زبانین کہ یہ کہنا چاہیے اور یہ نکہنا چاہیے کہ باندہتے ہو اللہ پر جہوٹہہ بیشک جو لوگ
باندہتے ہین اللہ پر جہوٹہہ وہ مراد نہین پاتے **ف** یعنی اپنی طرف سے جہوٹ مت ٹہیرا لو کہ فلانا کام کیجیے اور فلانا کام
نہ کیجیے کہ کسی کام کو روا یا ناروا کر دینا اللہ ہی کی شان ہے سو اسمین اللہ پر جہوٹ باندہنا ہے اور یہ خیال باندہنا کہ
فلانے کام کو ہون کیجیے تو مرادین ملتی ہین اور نہین تو کچہہ خلل ہو جاتا ہے سو یہ خیال غلط ہے کیونکہ اللہ پر جہوٹ باندہنے

سے کبھی مراد نہین ملتی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کہتے ہین کہ محرم کے مہینے مین بیان نہ کہا یا جاسے لال کپڑا
نہ پہنیے حضرت بی بی کی صحنک روٹی نکھاوین اور جب انکی نیاز کیجیے تو اسمین بالضرور فلانی فلانی ترکاریان ہون اور سیتی
اور مہندی ہو اور اسکو لونڈی نکھاوے اور جس عورت نے دوسرا خاوند کیا ہے وہ بھی نکھاوے اور جو نیچ قوم مین ہو یا بدکار
وہ بھی نکھاوے اور شاہ عبدالحق کا توشہ حلوا ہی ہوتا ہے اور اسکو ہنیا یا سے بنائے اور حقہ پینے والے کو نہ دیجیے اور
شاہ مدار کی نیاز مالیدہ ہی چڑھتا ہے اور بوعلی قلندر کی سمنی اور اصحاب کہف کی گوشت روٹی اور بیاہ مین فلانی
فلانی رسمین ضرور ہین اور موت مین فلانی فلانی اور موت کے بعد نہ آپ شادی کیجیے نہ کسیکی شادی مین آپ بیٹھیے
نہ چار ڈالیے اور فلانے لوگ نیلا کپڑا نہ پہنین اور فلانی لال سوسی نہ پہنین سو سب جھوٹے ہین اور شرک مین
گرفتار اور اللہ کی حکومت کی شان مین اپنا دخل کرتے ہین کہ ایک شرع اپنی جدی قایم کرتے ہین اخرج
الشیخان عن زید بن خالد الجھنی قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ
الصبح بالحدیبیۃ علی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال
ھل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اصبح من عبادی
مؤمن بی وکافر بی فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذلک مؤمن بی وکافر ۵۰
بالکواکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی ومؤمن بالکواکب ترجمہ اور
مشکوٰۃ کے باب الکہانت مین لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ زید بن خالد نے نقل کیا کہ نماز پڑہوائی ہمکو پیغمبر
خدا نے نماز فجر کی حدیبیہ مین پیچھے مینہہ کے کہ رات کو برسا تھا پھر جب پڑہ کے بیٹھے منہ کیا لوگونکی طرف پھر فرمایا
کہ جانتے ہو تم کیا فرمایا تمہارے رب نے لوگون نے کہا کہ اللہ و رسول ہی خوب جانتا ہے کہا کہ فرمایا آج صبح کو
ہوگئے بعضے بندے میرے مؤمن اور بعضے کافر سو جسنے کہا کہ ہمکو مینہہ ملا اللہ کے فضل سے اور اسکی
رحمت سے سو وہ مجھپر یقین لایا اور ستارون کا منکر ہوا اور جسنے کہا کہ ہمکو مینہہ ملا فلانے فلانے نچھتر سے
سو وہ میرا منکر ہوا اور ستارون پر یقین لایا الخ یعنے جو کوئی عالم کے کاروبار کو ستارون کی تاثیر سے
سمجھتا ہے سو اسکو اللہ صاحب اپنے منکرون مین جانتا ہے اور ستارہ پوجنے والون مین شمار کرتا ہے
اور جو کوئی ان سب کاروبار کا کارخانہ اللہ کی طرف سے سمجھتا ہے سو اس کو اللہ بھی اپنے مقبول بندون
مین گن لیتا ہے اور ستارہ پرستون سے نکال لیتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک و بد ساعت
کا ماننا اور اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا اور نجومی کے کہے پر یقین کرنا شرک کی باتین ہین کہ یہ سب

نجوم سے علاقہ رکھتی ہین اور نجوم کو ماننا ستارہ پرستون کا کام ہے اَخرج رزین عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم بغیر ما ذکر اللہ
فقد اقتبس شعبۃ من السحر النجم کاھن والکاھن ساحر والساحر کافر ف
ترجمہ مشکوۃ کے باب الکہانت مین لکھا ہے کہ رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے
فرمایا کہ جسنے سیکھی کوئی بات علوم نجوم کی سوائے اُسکے کہ بیان کی ہے اللہ نے تو سیکھی اُسنے ایک راہ جادو کی
نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے ف یعنی اللہ تعالی نے اپنے کلام پاک مین
ستارون کا بھی مذکور کیا ہے کہ اُنمین اللہ کی قدرت معلوم ہوتی ہے اور اُسکی حکمت اور اُن سے آسمانون
کی خوبصورتی ہے اور شیطانون کو اُنہین سے مار مار کر بھگاتے ہین یہ بات نہین ذکر کی کہ کچھ جہان کے
کارخانہ مین اُنکو دخل ہے اور دنیا مین کچھ بھلائی برائی اُنکی تاثیر سے ہوتی ہے سو جو کوئی وہ پہلی بات
چھوڑکر اس دوسری بات کی تحقیق کے پیچھے پڑے اور اُس سے معلوم کرکر غیب کی باتین بتایا کرے سو
جیسا برہمن جنون سے پوچھ پوچھکر غیب کی باتین بتلاتا ہے کہ جسکو عربی زبان مین کاہن کہتے ہین یہ بھی
اسی طرح نجوم سے معلوم کرکر غیب کی باتین بتلاتا ہے تو گویا نجومی اور کاہن کی ایک ہی راہ ہے اور کاہن تو ۵۱
جادوگرون کی طرح جنون سے دوستی کرتا ہے اور اُنسی دوستی اسی طرح پیدا ہوتی ہے کہ اُنکو مانیے اور پکاریے
اور بھوگ دیجیے سو یہ کفر کی بات ہے سو نجومی اور کاہن اور ساحر کفر کی راہین چلتے ہین اَخرج مسلم
عن حفصۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم من اتی عرافا فسالہ عن شیء لم تقبل صلاتہ اربعین یوما ترجمہ مشکوۃ کے باب الکہانت
مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی حفصہ رضہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو کوئی جاوے کسی
خبر مین بتانے والے پاس پھر پوچھے اُس سے کچھ تو نہین قبول ہوتی اُسکی نماز چالیس دن ف
یعنے جو کوئی غیب کی باتین بتانے کا دعوی رکھتا ہے اُس پاس جو کوئی جاکر کچھ پوچھیے تو اُسکی عبادت
چالیس دن تک مقبول نہین ہوتی کیونکہ اُن نے شرک کی بات کی اور شرک سب عبادتون کا نور کھو دیتا ہے
اور نجومی اور رمّال اور جفار اور فال دیکھنے والے اور نامہ نکالنے والے اور کشف اور استخارہ کا جھوٹا
کرنیوالے اسمین داخل ہین اَخرج ابوداود وعن قبیصۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
العیافۃ والطرق والطیرۃ من الجبت ○ ترجمہ مشکوۃ کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہے

کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ بیشک نے نقل کیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ شگون لینے کے لیے جانور اڑانی اور فال نکالنے کے
لیے کچھ ڈالنا اور کسیطرح کا شگون لینا کفر کی رسمون سے ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ
اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا
کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ شگون لینا شرک ہے شگون لینا شرک ہے شگون
لینا شرک ہے ف یعنے عرب کے لوگون مین شگون لینے کا بہت رواج تہا اور اُسکا بڑا اعتقاد تہا
اسپر حضرت نے کئی کئی بار فرمایا کہ یہ شرک کی بات ہے تاکہ لوگ اِس عادت کو چہوڑ دین اَخْرَجَ اَبُوْ
دَاؤُدَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاھَامَۃَ وَ
لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَۃَ وَاِنْ تَکُنِ الطِّیَرَۃُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَۃِ ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب الفال والطیرہ مین لکھا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ سعد بن مالک نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا
کہ نہین ہے ہامہ اور نہ کسیکا کسیکو مرض لگتا ہے اور نہ کسی چیز مین نامبارکی ہے اور جو ہو کچھ نامبارکی
کسی چیز مین تو گہر مین اور گہوڑے مین اور عورت مین ہے ف یعنی عرب کے جاہلون مین مشہور تہا ۵۲
کہ جو کوئی مارا جاوے اور اُسکا کوئی بدلہ نہ لیوے تو اُسکی سر کی کہوپری مین سے ایک لو نکلکر فریاد کرتا
پہرتا ہے اُسکو ہامہ کہتے تہے سو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے اِس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ کہے
کہ آدمی مرکر کسی جانور کی صورت مین بن آتا ہے سو وہ جہوٹا ہے اور یہ بہی اُنہین مین مشہور تہا کہ
بعضے مرض جیسے خارش یا جذام ایک سے دوسرے کو لگجاتا ہے سو فرمایا کہ یہ بہی غلط ہے اِس سے معلوم
ہوا کہ یہ جو لوگون مین دستور ہے کہ جس لڑکے کو چیچک نکلے اُس سے پرہیز کرتے ہین اور اور لڑکونکو
اُسکے پاس نہین جانے دیتے کہ کہین اسکے بہی نہ نکل آوے یہ کفر کی رسم ہے اِسکو نہ ماننا چاہیے اور
یہ بہی اُنہین مین مشہور تہا کہ فلانا کام فلانے کو نامبارک ہوا اور اُسکو راست نہ آیا سو فرمایا کہ یہ بہی
غلط ہے اور اگر کچھ اسبات کا اثر ہے تو تین ہی چیزون مین ہے یعنے گہر اور گہوڑا اور عورت اِس سے
معلوم ہوا کہ یہ چیزین کبہی نامبارک بہی ہوتی ہین مگر اُسکے معلوم کرلینے کی راہ نہین بتائی کہ کیونکر
جان لیجے کہ یہ مبارک ہے اور یہ نامبارک سو یہ جو لوگ کہا کرتے ہین کہ جو گہر تیرا وہان اور جو گہوڑا استاد
پیشانی اور عورت کلجبی ہو تو نامبارک ہوتی ہے سو اُسکی کچھ سند نہین بلکہ مسلمان لوگون کو یون چاہیے

کہ ان باتونکا کچھ خیال نکرین اور جب نیا مکان لیوین یا گھوڑا یا نہ لگے یا بیاہ کرین یا لونڈی مول
لیوین تو اللہ سے اُسکی بھلائی مانگین اور اُسی سے اُسکی برائی سے پناہ چاہین اور باقی اور چیزونمین اس قسم
کے خیالات نہ دوڑاوین کہ فلانا کام مجھے راست آیا اور فلانا نہ آیا اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے
فرمایا کہ نہ کسیکا کسیکو مرض لگے اور نہ کسی مردہ کی کھوپری مین سے اُلو نکلے اور صفر بھی کچھ نہین ف
عرب کے جاہلون مین یہ بھی مشہور تھا کہ جسکو ایسا مرض پیدا ہو جاوے کہ کھانا چلا جاوے اور پیٹ نہ بھرے
جسکو جلیم جوع الکلب کہتے ہین سو اُسکے پیٹ مین کوئی بھوت بلا گھس جاتی ہے کہ وہی کھاتی چلی جاتی
ہے اُسکو صفر کہتے تھے سو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے کچھ بھوت بلا نہین اس سے معلوم ہوا
کہ یہ جو لوگ بعضے مرضون کے ساتھ کچھ بلا خیال کرتے ہین اور اُسکو مانتے ہین جیسے سیتلا اور مسانی
اور براہی سو یہ سب غلط ہے اور یہ بھی اُنمین مشہور تھا کہ مہینہ صفر کا نامبارک ہے اُسمین کوئی کام نکیا چاہیے
سو یہ بھی غلط ہے اِس سے معلوم ہوا کہ یہ بات کہنی کہ تیرہ دن صفر کے نامبارک ہین اُنمین کچھ بلائین ۵۳
اُترتی ہین اور اسی پر ان دنون کا نام تیرہ تیزی رکھنا کہ اُنکی تیزی سے کچھ کام بگڑ جاتا ہے اور اسیطرح
کسی مہینے کو یا تاریخ کو یا دن کو نامبارک سمجھنا یہ سب شرک کی رسمین ہین اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ
جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهٗ فِي
الْقَصْعَةِ فَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الفال والطیرہ مین
لکھا ہے کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے ایک کوڑہی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ
رکابی مین رکھدیا پھر فرمایا کہ کھا اللہ پر اعتماد کر کے اور اُسپر بھروسا کر کے ف یعنے ہمکو اللہ پر اعتماد ہے
اور اُسی پر بھروسا جسکو چاہے بیمار کردے جسکو چاہے تندرست ہم کبھی بیمار کے ساتھ کھانے سے
پرہیز نہین کرتے اور بیماری کا لگجانا نہین مانتے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ
اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جَهَدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ
الْعِيَالُ وَهَلَكَتِ الْاَمْوَالُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ
بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ

يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ اِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ شَاْنُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوٰتِهٖ هٰكَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ بِهٖ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب بدء الخلق میں لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ جبیر نے نقل کیا کہ آیا پیغمبر خدا کے پاس ایک گنوار پس کہا کہ سختی میں پڑ گئین جانین اور بھوکے مرتے ہین کہنے اور مر گئے مواشی سو مینہہ مانگو اللہ سے ہمارے لیے کیونکہ ہم سفارش چاہتے ہین تمہارے اللہ کے پاس اور اللہ کی تمہارے پاس سو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نرالا ہے اللہ نرالا ہے اللہ سو اللہ کی پاکی یہانتک بولتے رہے کہ اُسکا اثر اُنکے یارون کے چہرون مین معلوم ہونے لگا پھر فرمایا کیا بیوقوف ہے تو اللہ کو سفارشی نہین لاتے کسیکے آگے اللہ کی شان بہت بڑی ہے اِس سے کیا بیوقوف ہے تو جانتا ہے تو کیا چیز ہے اللہ بیشک تخت اُسکا اُسکے آسمانون پر اِسطرح سے ہے اور بتلایا اپنی انگلیون سے کہ قبہ کی طرح اور بیشک وہ چڑچڑ بولتا ہے اُس سے جیسا چڑچڑ بولتے ہے پالان اونٹ کا سوار کے بوجھ سے **ف** مینملک عرب مین قحط پڑا تھا سو ایک گنوار نے آکر پیغمبر خدا کے روبرو اُسکی سختی بیان کی اور دعا طلب کی اور یہ کہا کہ تمہاری سفارش اللہ کے پاس ہم چاہتے ہین اور اللہ کی تمہارے پاس سو یہ بات سنکر پیغمبر خدا بہت خوف اور دہشت مین آگئے اور اللہ کی بڑائی اُنکے منہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے لوگون کے چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہو گئے پھر اُس شخص کو سمجھایا کہ کسی کو جو کسی پاس اپنا سفارشی ٹھہراتے تو یون ہوتا ہے کہ اصل کاروبار اُسکے اختیار مین ہو اور سفارش کرنے والے کی خاطر سے وہ کردے سو جب یہ کہا اللہ کو سفارشی پیغمبر کے پاس ہمنے ٹھہرایا سو گویا اصل مختار پیغمبر کو سمجھا اور اللہ کو سفارشی سو یہ بات محض غلط ہے اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب نبیا اور اولیا اُسکے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہین کہ سارے آسمانون زمین کو عرش اُسکا قبہ کی طرح گھیر رہا ہے اور باوجود اِس بڑائی کے اُس شاہنشاہ کی عظمت نہین تہام سکتا بلکہ اُسکی عظمت سے چڑچڑ بولتا ہے سو کسی مخلوق کی کیا طاقت کہ اُسکی بڑائی کا بیان بھی کرسکے اور اُسکی عظمت کے میدان مین اپنا خیال اور وہم بھی دوڑا سکے پھر کسی کام مین دخل کرنیکی اور اُسکی سلطنت مین ہاتھہ ڈالنے کی تو کسکو قدرت وہ خود مالک الملک بغیر لشکر اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور مشیر کے ایک آن مین کروڑون کام کر رہا ہے وہ کسکے روبرو سفارش کرے اور کسکا یہ مقدور کہ اُسکے سامنے

کسی کام کا مختار بنکے بیٹھے سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو
اُسکے دربار مین یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے
بیحواس ہوگئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی ہے بیان کرنے لگے پھر کیا کہیے
ان لوگون کو کہ اُس مالک الملک سے ایک بھائی بندے کا سا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ
سمجھکر کیا کیا بڑھ بڑھکر باتین کرتے ہین کوئی کہتا ہے کہ مینے اپنے رب کو ایک کوڑے کو مول لیا اور کوئی کہتا ہے
کہ مین اپنے رب سے دو برس بڑا ہون اور کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی صورت مین ظاہر ہو تو ہرگز
اُسکو نہ دیکھون اور کسی نے یہ بیت کہی ہے بیت ؎ ان نہ محمد بش دارم ؎ رقابت باندرے خویش دارم ؎ اور کسی نے کہا ہے
با خدا دیوانہ باش با محمد ہوشیار ؎ اور کوئی حقیقت محمدی کو حقیقت الوہیت سے افضل بتاتا ہے الحد ینا
مین رکھے ایسی ایسی باتون سے کیا اچھی بیت کہی ہے کسی شاعر نے بیت ازخدا ہیم توفیق ادب ؎
بے ادب محروم گشت از فضل رب ؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون مین لبک ختم مشہور ہے
کہ اسمین یون پڑھتے ہین یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ یعنی اے شیخ عبد القادر کچھ دو تم اللہ کے واسطے
یہ لفظ نکہنا چاہیے ہان اگر یون کہے کہ یا اللہ کچھ دے شیخ عبد القادر کے واسطے تو بجا ہے غرضکہ ایسا لفظ ۵۵
منہ سے نہ بولے کہ جس سے کچھ بوئے شرک کی یا بے ادبی کی آوے کہ اُسکی بہت بڑی شان ہے اور وہ
بڑا بے پرواہ بادشاہ ہے ایک نکتہ مین پکڑ لینا اور ایک نکتہ مین نواز دینا اُسکا کام ہے اور یہ بات محض بیجا ہے
کہ ظاہر مین لفظ بے ادبی کا بولے اور اُس سے کچھ اور معنی مراد لیجیے کہ معمّا اور پہیلی بولنے کی اور بہت جگہ
مین کچھ اللہ کی جناب مین ضرور نہین کوئی شخص بادشاہ سے یا اپنے باپ سے ٹھٹھا نہین کرتا اور جگت نہین بولتا
اس کام کے واسطے دوست آشنا ہین نہ باپ اور نہ بادشاہ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمر نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا
کہ تمہارے سب ناموں مین اچھا نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہے ف یعنے عبد اللہ کے معنے
بندہ اللہ کا اور عبد الرحمن کی معنی بندہ رحمن کا سو اسی مین داخل ہے عبد القدوس عبد الخالق خدا بخش
اللہ دیا اللہ داد غرض جس نام مین اللہ کی طرف نسبت ہو خصوصًا اللہ کے ویسے نام کا ذکر ہو
کہ اور کسیکو نہین بولتے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ ھَانِیٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ

لما وفد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع قومہ سمعہم یکنونہ بابی الحکم
فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ھو الحکم والیہ الحکم فلم تکنی
ابا الحکم ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ ابو داؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ
شریح نے نقل کیا اپنے باپ سے کہ وہ جب آیا پیغمبر خدا کے پاس اپنی قوم کے ساتھہ تو حضرت نے
سنا اُن لوگون کو کہ کہتے ہین اُسکو ابو الحکم یعنی اصل قضیہ چکا دینے والا پھر فرمایا اُسکو پیغمبر خدا نے کہ
بیشک اللہ ہی ہے اصل قضیہ چکانے والا اور اُسیکا ہے حکم پھر تجھکو کیون کہتے ہین ابو الحکم ف یعنے
یہ بات کہ ہر قضیہ چکاوے اور ہر جھگڑے مٹاوے یہ اللہ ہی کی شان ہے کہ آخرت مین ظہور اگریگی کہ پہلے
پچھلے دین دنیا کے جھگڑے سب صاف ہو جاوین گے اِس بات کی کسی مخلوق کو طاقت نہین
اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مخصوص اللہ ہی کے شان کے لایق ہے اور اُسمین وہ پایا جاتا ہے وہ اور
کسیکو نہ کہے جیسے بادشاہون کا بادشاہ مالک سارے جہان کا خداوند جو چاہے کر ڈالے
معبود بڑا داتا بے پرواہ وعلی ہذا القیاس اَخْرَجَ فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْ حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ ۵۶
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ شرح السنہ مین ذکر کیا کہ نقل کیا حذیفہ نے کہ
پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یون نہ بولا کرو جو چاہے اللہ اور محمدؐ اور بولا کرو جو چاہے اللہ فقط ف
یعنے جو کہ اللہ کی شان ہے اور اُسمین کسی مخلوق کو دخل نہین سو اُسمین اللہ کے ساتھہ کسی
مخلوق کو نہ ملاوے گو کہ کتنا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مثلاً یون نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہیگا تو
فلانا کام ہو جاویگا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے
کچھہ نہین ہوتا یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلانیکے دلین کیا ہے یا فلانیکی شادی کب ہوگی یا فلانے
درخت مین کتنے پتے ہین یا آسمان مین کتنے تارے ہین تو اُسکے جواب مین یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول
ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر اور اس بات کا کچھہ مضائقہ نہین
کہ کچھہ دین کی بات مین کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے یا فلانی بات مین اللہ و رسول کا یون حکم ہے
کیونکہ دین کی سب باتین اللہ نے اپنے رسول کو بتا دین ہین اور سب بندونکو اپنے رسول کی فرمانبرداری
کا حکم کر دیا ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ ترجمہ مشکوٰۃ کی باب الایمان والنذور مین لکھا ہے کہ
ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمر نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا سے کہ فرماتے تھے کہ جسنے قسم کھائی
غیر اللہ کے سو بیشک شرک کیا وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان والنذور مین
لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا عبد الرحمن نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نہ قسم کھایا کرو جھوٹے
معبودون کی اور نہ باپ دادون کی اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهٰكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ
لِيَصْمُتْ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان والنذور مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن
عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اللہ منع کرتا ہے تمکو باپ دادون کی قسم کھانے سے جسکو
قسم کھانا ہو سو اللہ ہی کی قسم کھاوے یا چپ رہے اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى
فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان والنذور مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر
کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا پیغمبر خدا سے کہ فرمایا جو کوئی قسم کھایا چاہے پھر قسم کھاوے لات اور عزیٰ
کی تو چاہیے پھر کہے لا الہ الا اللہ ف یعنی عرب کے لوگ کفر کی حالت مین بتونکی قسم کھاتے تھے
سو جن مسلمانون کے منہ سے اُس عادت کے موافق قسم نکلی ہو سے تو پھر لا الہ الا اللہ کہہ لیوین ان
حدیثون سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسیکی قسم نہ کھاوے اور اگر منہ سے نکل جاوے تو توبہ کیجیے
اور جسکی قسم کھانیکا مشرکون مین دستور ہے اُسکی قسم کھانے سے ایمان مین خلل آتا ہے
اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوْا
لَا قَالَ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِّنْ اَعْيَادِهِمْ قَالُوْا لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ فَاِنَّهٗ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب النذور مین لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا ثابت نے نقل کیا کہ ایک شخص نے منت ہی

پیغمبر خدا کے وقت میں کہ ذبح کرے اونٹ ایک مقام میں کہ اُسکا نام بوانہ تھا پھر آیا پیغمبر خدا کے پاس
اور خبر دی اُنکو سو فرمایا پیغمبر خدا نے کہ کیا تھا اُسمین کوئی تہوار کفر کے وقت کا کہ پوجتے ہون
لوگ کہا کہ نہین پھر پوچھا کہ وہان کوئی تہوار ہوتا تھا اُنکا لوگون نے کہا کہ نہین فرمایا کہ تو پوری کر نذر
اپنی کیونکہ نہ پوری کیجا چاہیے ایسی نذر کہ اُسمین کچھ اللہ کا گناہ ہو **ف** یعنے اللہ کے سوائے کسی کی
نذر ماننی گناہ ہے سو ایسی نذر کو پورا کرنا نہ چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول تو اللہ کے
سوا کسی اور کی نذر نہ مانیے اور جو مانی ہو تو پورا نہ کیجے کیونکہ یہ بات خود گناہ ہے پھر اسپر ہٹ کرنا دوہرا
گناہ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس جگہ اللہ کے سوائے اور کسیکے نام پر جانور چڑہاتے ہون یا پوجا کرتے
ہون یا اوسیطرح کا وہان جمع ہو کر شرک کرتے ہون وہان اللہ کے نام کا بھی جانور نہ لیجائے اور اوسیطرح
اُنمین نہ شریک ہو جیسے نہ اچھی نیت سے نہ بُری نیت سے کہ اُنسے مشابہت کرنی خود بری بات ہے
اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ
نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَسْجُدُ لَكَ
الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ ۵۸
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا مہاجرین و انصار مین بیٹھے تھے کہ آیا ایک اونٹ پھر اُسنے سجدہ کیا پیغمبر خدا کو سو اُنکے اصحاب کہنے
لگے کہ اے پیغمبر خدا تمکو سجدہ کرتے ہین جانور اور درخت سو ہمکو تو ضرور چاہیے کہ تمکو سجدہ کرین سو فرمایا کہ
بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی **ف** یعنے انسان آپسمین سب بھائی ہین جو بڑا بزرگ
ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اُسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے اور مالک سبکا اللہ ہے بندگی اُسکو چاہیے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا و انبیا امام و امامزادہ پیر و شہید یعنے جتنے اللہ کے مقرب بندے ہین
وہ سب انسان ہی ہین اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اُنکو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی
ہوے ہمکو اُنکی فرمانبرداری کا حکم کیا ہے ہم اُنکے چھوٹے ہین سو اُنکی تعظیم انسانون کی سی کرنی چاہیے
نہ خدا کی سی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعضے بزرگون کو بعضے درخت اور بعضے جانور مانتے ہین چنانچہ
بعضی درگاہون پر شیر حاضر ہوتے ہین اور بعضے پر ہاتھی اور بعضے پر بھیڑیے مگر آدمی کو اُسکی کچھ سند
نہ پکڑنی چاہیے بلکہ آدمی ویسی ہی تعظیم کرے کہ اللہ نے بتلائی ہو اور شرع مین جایز ہو مثلاً قبرون پر مجاور

بنا شروع مین نہین بتایا سو ہرگز نہ بنے اور کسیکی قبر پر کوئی شب رات دن بیٹھا رہتا ہو تو اسکی سند
نہ پکڑے کہ آدمی کو جانور کی ریس کرنی نچاہیے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَیْتُ
الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَھُمْ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَحَقُّ اَنْ یُّسْجَدَ لَہٗ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْحِیْرَۃَ
فَرَاَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَھُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَکَ فَقَالَ لِیْ اَرَاَیْتَ لَوْ
مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَہٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا ترجمہ مشکوٰۃ
کے باب عشرۃ النساء مین لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا مین ایک
شہر ہین جسکا نام حیرہ ہے سو دیکھا مین نے وہان کے لوگون کو کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو
کہا مین نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لایق ہین کہ سجدہ کیجیے انکو پھر آیا مین پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا مین نے
کہ گیا تھا مین حیرہ مین سو دیکھا مین نے ان لوگونکو کہ سجدہ کرتے ہین اپنے راجہ کو سو تم بہت لایق
ہو کہ سجدہ کرین ہم تمکو سو فرمایا مجھکو بھلا خیال لوٹکر جو تو گذرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اسکو
کہا مین نے نہین فرمایا تو مت کرو ف یعنے مین بھی ایک دن مرکر مٹی مین ملنے والا ہون ۵۹
تو کب سجدے کے لایق ہون سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجے نہ کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو
ایک دن مرنے والا ہے اور جو مرگیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید مین گرفتار پھر مرکر کچھ خدا نہین
بنگیا ہے بندہ ہی بندہ ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ نِسَآءِکُمْ اِمَآءُ اللّٰہِ
وَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ لِسَیِّدِہٖ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلَاکُمُ اللّٰہُ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے
کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے یون نہ بولے کہ میرا
بندہ اور میری بندی تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتین سب اللہ کی بندی ہین اور غلام بھی
اپنے میان کو یون نہ کہے کہ میرا مالک کیونکہ تم سبکا مالک اللہ ہے ف یعنی میان اپنی غلام و لونڈی کو
اپنا بندہ اور بندی نہ کہے اور غلام اپنے میان کو اپنا مالک نہ کہے کیونکہ مالک اللہ ہے اور باقی سب اسکے
بندے ہین نہ ایک دوسرے کا بندہ ہے نہ مالک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کسیکا حقیقت مین غلام

ہی ہے سو وہ یہی آپسمین یہ گفتگو نکرین کہ یہ اُسکا بندہ ہے اور وہ اُسکا مالک پھر جھوٹ موٹ کا
بندہ بنا اور عبد النبی اور بندہ علی اور بندہ حضور اور پرستار خاص اور لعرد پرست اور آستانہ پرست اور
پیر پرست اپنے تئین کہلوانا اور ہر کسیکو خداوند خدا نیگان دانا کہہ مٹھنا تو محض بیجا ہے اور نہایت
بے ادبی اور ذرہ سی بات مین کہنا کہ تم ہماری جان و مال کے مالک ہو ہم تمہارے جس مین مین جو چاہین
کرو محض جھوٹ ہے اور شرک کی بات اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا
عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ حضرت
عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مجھکو حد سے مت بڑہاؤ جیسا کہ عیسی ابن مریم کو نصاریٰ نے حد سے
بڑہا دیا سو مین تو اُسکا بندہ ہی ہون سو یہی کہو کہ اللہ کا بندہ ہے اور اُسکا رسول ف یعنی جو خوبیان
اور کمالات اللہ نے مجھکو بخشے ہین سو بیان کرو وہ سب رسول کہدینے مین آجاتے ہین کیونکہ بشر کے حق
مین رسالت سے بڑا کوئی مرتبہ نہین اور سارے مراتب اُس سے نیچے ہین مگر آدمی رسول ہوکر بھی آدمی ہی
رہتا ہے اور بندہ ہی ہونا اُسکا فخر ہے کچھہ اُسمین خدائی کی شان نہین آجاتی اور خدا کی ذات مین نہین ۶۰
ملی تا سو یہ بات کسی بندہ کے حق مین نکہنا چاہیے کہ نصاریٰ ایسی ہی باتین حضرت عیسیٰ کے حق مین
لکہہ کر کافر ہوگئے اور اللہ کی درگاہ سے راندے گئے سو اسی لیئے پیغمبر خدا نے اپنی امت کو فرمایا کہ تم
نصاریٰ کی چال نہ چلو اور اپنے پیغمبر کی تعریف مین حد سے مت بڑہو کہ نصاریٰ کی طرح کہین مردود
نہ ہوجاؤ لیکن افسوس کہ اُنکی امت کے بے ادب لوگون نے اُنکا حکم نہ مانا اور آخر نصاریٰ کی سی باتین کہنے
لگے کیونکہ نصاریٰ ہی حضرت عیسی کو بھی کہتے تہے کہ اللہ اُنکے بھیس مین ظاہر ہوا اور وہ ایک طرح سے
انسان ہین اور ایک طرح سے خدا سو بعینہ یہی بات بعضون نے حضرت کی شان مین کہہ ڈالی
چنانچہ کسی نے یون کہا ہے بیت فی الجملہ ہمین بود کہ می آمد و میرفت ✦ بہر قرن کہ دیدی ✦ در رعایت
آن شکل عرب دار بر آمد ✦ دراے جہان شد ✦ اور کسی نے یون کہا بیت تقدیر بیک قطرہ نشانیدہ
دو محمل ✦ سلمار حدوث تو دلیلاے قدم را ✦ تا مجمع امکان وجوبت نہ نوشتند ✦ سور متعین نشد
اطلاق اعم را ✦ بلکہ بعضے جھوٹے دغابازون نے اس بات کو خود پیغمبر خدا کی طرف نسبت کیا ہے
کہ انہون نے خود فرمایا ہے اَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِیْم اور اسیطرح ایک بڑی سی عبارت عربی کی بناکر لوگون

ایسی ایسی خرافاتین جمع کرکے اُسکا نام خطبۃ الافتخار رکھا ہے اور اُسکو حضرت مرتضیٰ علیؓ کیطرف
نسبت کیا ہے سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ اللہ سارے جہولوٹون کا مینہ کالا کرے اور مسبطرح مضامین
کہتے ہین کہ سارے کاروبار اِس جہان کے اور اُس جہان کے حضرت عیسےٰ کے اختیار مین ہین
اور جو کوئی اُنکو مانے اور اُنکی التجا کرے اُسکو کچھہ بندگی کی حاجت نہین اور کچھہ گناہ اُسکو خلل
نہین کرتا اور کچھہ حرام وحلال کا اُسکے حق مین امتیاز کرنا ضرور نہین وہ خدا کا سانڈہ بنجاتا ہے جو چاہے سو کرے
حضرت عیسےٰ آخرت مین اُسکو شفاعت سے بچالین گے سو اسی طرح کا عقیدہ جاہل مسلمانون کو حضرت پیغمبر کی
جناب مین ہے بلکہ اُنسے اُتر کر اماموں کی اور اولیا کی بلکہ ہر ملّا مشایخ کی جناب مین یہی عقیدہ رکھتے ہین اللہ ہدایت
کرے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ اَنْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا
فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب المفاخرت مین لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ مطرف نے نقل کیا کہ آیا مین نبی عامر
کے ایلچیون کے ساتھہ پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا ہمنے کہ تم سردار ہو ہمارے سو فرمایا کہ سردار تو اللہ ہے پھر کہا
ہمنے کہ بڑے ہمارے ہو بزرگی مین اور بڑے سخی ہو سو فرمایا کہ خیر اسطرح کا کلام کہو یا اس سے بھی نہو لاکلام
کرو اور تمکو کہین بے ادب نکرے شیطان ف یعنی کسی بزرگ کی تعریف مین زبان سنبھالکر بولو اور جو بشرکی
سی تعریف ہو سو ہی کرو سو اُنمین بھی اختصار ہی کرو اور اُس میدانمین منہ زور گھوڑے کی طرح مت دوڑو کہ
کہین اللہ کے جناب مین بے ادبی نہو جاے اب سنا چاہیے کہ سردار کے لفظ کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ
وہ خود مالک مختار ہو اور کسیکا محکوم نہو خود آپ جو چاہے سو کرے جیسے ظاہر مین بادشاہ سو یہ بات تو اللہ
ہی کی شان ہے اِن معنون کر اُسکے سوائے کوئی سردار نہین اور دوسرے یہ کہ عقلی ہو مگر اور خلقیون سے امتیاز
رکھتا ہو کہ اصل حاکم کا حکم اوّل اُسپر آوے اور اُسکی زبانی اوروںکو پہنچے جیسا ہر قوم کا چودہری اور گاؤن کا زمیندار
سو ان معنون کر ہر پیغمبر اپنی اُمت کا سردار ہے اور ہر امام اپنے وقت کے لوگون کا اور ہر مجتہد اپنے تابعون کا
اور ہر بزرگ اپنے مریدونکا اور ہر عالم اپنے شاگردون کا کہ یہ بڑے لوگ اول اللہ کے حکم پر آپ قایم ہوتے ہین اور
پیچھے اپنے چہولوٹون کو سکھاتے ہین سو اسطرح سے ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہین کہ اللہ کے نزدیک
انکا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قایم ہین اور اللہ کی راہ سیکھنے مین سب اُنکے محتاج

ہین اس معنون کر انکو سارے جہان کا سردار کہنا کچھ مضایقہ نہین بلکہ ضرور یون ہی جاننا چاہیے اور
اُن پہلے معنون سے ایک چیونٹی کا بھی سردار اُن کو نجانے کیونکہ وہ اپنے طرف سے ایک چیونٹی مین
بھی تصرف نہین کر سکتے اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا اِشْتَرَتْ نُمْرُقَۃً فِیْھَا تَصَاوِیْرُ
فَلَمَّا رَاٰھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِیْ
وَجْھِہِ الْکَرَاھَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ ھٰذِہِ النُّمْرُقَۃِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَیْتُھَا
لَکَ لِتَقْعُدَ عَلَیْھَا وَتُوَسِّدَھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ ھٰذِہِ
الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ
فِیْہِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ بخاری نے
ذکر کیا کہ بی بی عایشہ نے نقل کیا اُنہون نے خریدا ایک غالیچہ کہ اُسمین تصویرین نہین پھر جب اُسکو
دیکھا پیغمبر خدا نے دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہ گئے سو پہچانی مین نے اُنکے چہرے پر ناخوشی کہا
مین نے یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون اللہ اور اللہ کے رسول کے روبرو کیا گناہ کیا مین نے سو ۶۲
پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کیسا ہے یہ غالیچہ کہا مین نے کہ تمہارے لیے خریدا ہے مین نے کہ اُسپر ٹہیلو اور تکیہ بناؤ سو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اُن تصویرون والے قیامت کے دن عذاب مین پہنین گے اور کہا جائیگا
اُنکو کہ جاڈالو اُس چیز مین کہ بنائی تمنے اور فرمایا کہ جس گہر مین تصویر ہوتی ہے اُسمین فرشتے نہین آتے
ف یعنی اکثر مشغل مورتون کو پوجتے ہین سو اسلیے فرشتون کو تصویرون سے گہن آتی ہے اور
پیغمبرون کو بھی اُنسے نفرت ہے اور اُنکے بنانے والون پر عذاب ہوگا کہ بت پرستی کا سامان اکٹھا
کرتے ہین اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل لوگ پیغمبر کے یا امامونکے یا اولیاؤن کے یا
اپنے پیرون کی تصویرون کی تعظیم کرتے ہین اور اپنے پاس برکت کے لیے رکھتے ہین سو محض گمراہ
ہین اور شرک مین ڈوبے ہوے اور پیغمبر اور فرشتے اُن سے بیزار ہین بلکہ سب تصویرون کو ناپاک
سمجھکر گہر سے دور کیجیے کہ پیغمبر بھی خوش ہون اور فرشتے بھی اُس گہر مین آوین اور اُنکے قدم سے
گہر مین برکت پہیل جاوے اَخْرَجَ الْبَیْھَقِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَہُ نَبِیٌّ اَوْ

قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب التعاون
مین لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عباس نے نقل کیا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا سے کہ
فرماتے تہے کہ سب لوگون سے بڑا عذاب قیامت کے دن اُس شخص کو ہے کہ اُسنے کسی نبی کو مارا
یا اُسکو کسی نبی نے مارا یا اُسنے کسی اپنے ماں باپ کو مارا اور تصویر بنانے والونکو اور اُس عالم کو
کہ اُسکو اُسکے علم سے کچھہ فائدہ نہوا ف یعنے تصویر بنانے والا بہی اُن بڑے بڑے گناہگارون
مین داخل ہے یہان سے تصویر بنانے کا گناہ سمجھا چاہیے کہ یزید و شمر نے تو پیغمبر کو نہین مارا بلکہ
پیغمبر کے نواسے کو اور امام وقت کو کہ پیغمبر کا نائب تہا اور تصویر بنانے والے کو خود پیغمبر کے قاتل
کے ساتہہ گنا ہے تو وہ یزید اور شمر سے بہی بدتر ہے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
ذَهَبَ یَخْلُقُ كَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِیْرَةً ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا سے سنا مین نے کہتے تہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کون بے ادب ہوگا اُس شخص سے کہ ٦٣
ارادہ کرے کہ پیدا کرے جیسے مین پیدا کرتا ہون سو پہلا ایک ذرہ یا ایک دانا یا ایک جو تو پیدا
کرلین ف یعنی تصویر بنانیوالا پردے مین خدائی کا دعویٰ کرتا ہے کہ جو چیز مین اللہ نے
بنائی ہین اُنکی مثل بنانیکا ارادہ کرتا ہے سو بڑا بے ادب ہے اور یہ اُسکا دعویٰ صریح جہوٹ ہے
کیونکہ ایک دانا بنانے کا بہی مقدور نہین رکہتا محض نقل کا ذمہ لیتا ہے وَاَخْرَجَ رَزِیْنٌ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اُرِیْدُ اَنْ تَرْفَعُوْنِیْ فَوْقَ مَنْزِلَةٍ
الَّتِیْ اَنْزَلَنِیْهَا اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ مشکوٰۃ
کے باب المفاخرت مین لکھا ہے کہ رزین نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا نے
کہ بیشک مین نہین چاہتا کہ بڑہاؤ تم مجہکو زیادہ اُس مرتبہ سے کہ اللہ نے بخشا ہے مجکو سو مین تو
وہی محمد ہون بیٹا عبداللہ کا کہ اللہ کا بندہ ہی ہون اور اُسکا رسول ف یعنے جیسے اور سردار اپنی
تعریف مین مبالغہ کرنے سے خوش ہوتے ہین سو پیغمبرون سے نہے کیونکہ اور سردارون کو
کچہہ اُن مبالغہ کرنے والون کے دین سے کچہہ کام نہین ہوتا خواہ درست رہے خواہ بگڑ جاوے

اور پیغمبر خدا تو اپنی اُمت کے بڑے مُربی شفیق تھے اور اُن پر بہت مہربان اور رات دن اُنکو
اپنی اُمت کے دین ہی درست کرنے کا فکر تھا سو جب اُنہون نے معلوم کیا کہ میری اُمت
کے لوگ مجھسے بڑی محبت رکھتے ہین اور بہت احسان مند اور یہ دستور ہے کہ جب کسیکو
کسی سے بہت محبت ہوتی ہے تو اپنے محبوب کے خوش کرنے کو اُسکی تعریف مین حد سے زیادہ
بڑہجاتا ہے اور جو کوئی پیغمبرون کی تعریف مین حد سے بڑہیگا تو خدا ہی کی بے ادبی کریگا اور اُس سے
بالکل اُسکا دین برباد ہوجاویگا اور پیغمبر کا اصل دشمن بنجاویگا سو اسی لیے فرمایا کہ مجھکو یہ مبالغہ خوش
نہین آتا سو میرا نام محمد ہے نہ اللہ نہ خالق نہ رازق اور سب آدمیون کے طرح اپنے باپ ہی سے
پیدا ہوا ہون اور بندہ ہی ہونا میرا فخر ہے مگر اور سب لوگون سے امتیاز مجھکو یہی ہے اللہ کے احکام
سے مین واقف ہون اور لوگ غافل سو اُنکو اللہ کا دین مجھ ہی سے سیکھنا چاہیے سو اے مالک
ہمارے اپنے ایسے پیغمبر رحیم و کریم پر ہزارون درود و سلام بھیج اور اُنہون نے جیسا ہم سے
جاہلون کو دین کے سکھانے مین حد سے زیادہ کوشش کی سو تو ہی اُسکو کوشش کی قدردانی
کر کہ ہم تو ایک عاجز بندے ہین محض بیقدر اور جیسا تو نے اپنے فضل سے ہمکو شرک ٦٤
و توحید کے معنی خوب سمجھائے اور لاالہ الا اللہ کا مضمون خوب تعلیم کیا اور مشرک لوگون مین
سے نکال کر موحد پاک مسلمان بنایا اسیطرح اپنے فضل سے بدعت و سُنت کے معنی خوب
سمجھا اور محمد رسول اللہ کا مضمون خوب تعلیم کر اور بدعتی بدمذہبون مین سے نکال کر سُنی پاک
متبع سُنت کا کر آمین یارب العالمین فقط و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

فہرست تقویۃ الایمان

باب توحید و شرک کے بیان مین فصل ۱ پہلی مین ذکر ہے شرک کی برائی کا اور توحید
کی خوبی کا فصل ۲ دوسری مین ذکر ہے اشراک فی العلم کی برائی کا فصل ۳ تیسری مین
ذکر ہے اشراک فی التصرف کی برائی کا فصل ۴ چوتھی مین ذکر ہے اشراک فی العبادت
کی برائی کا فصل ۵ پانچوین مین ذکر ہے اشراک فی العادات کی برائی کا ❊ ❊

تاریخ طبع تقویۃ الایمان مولفہ جناب مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب

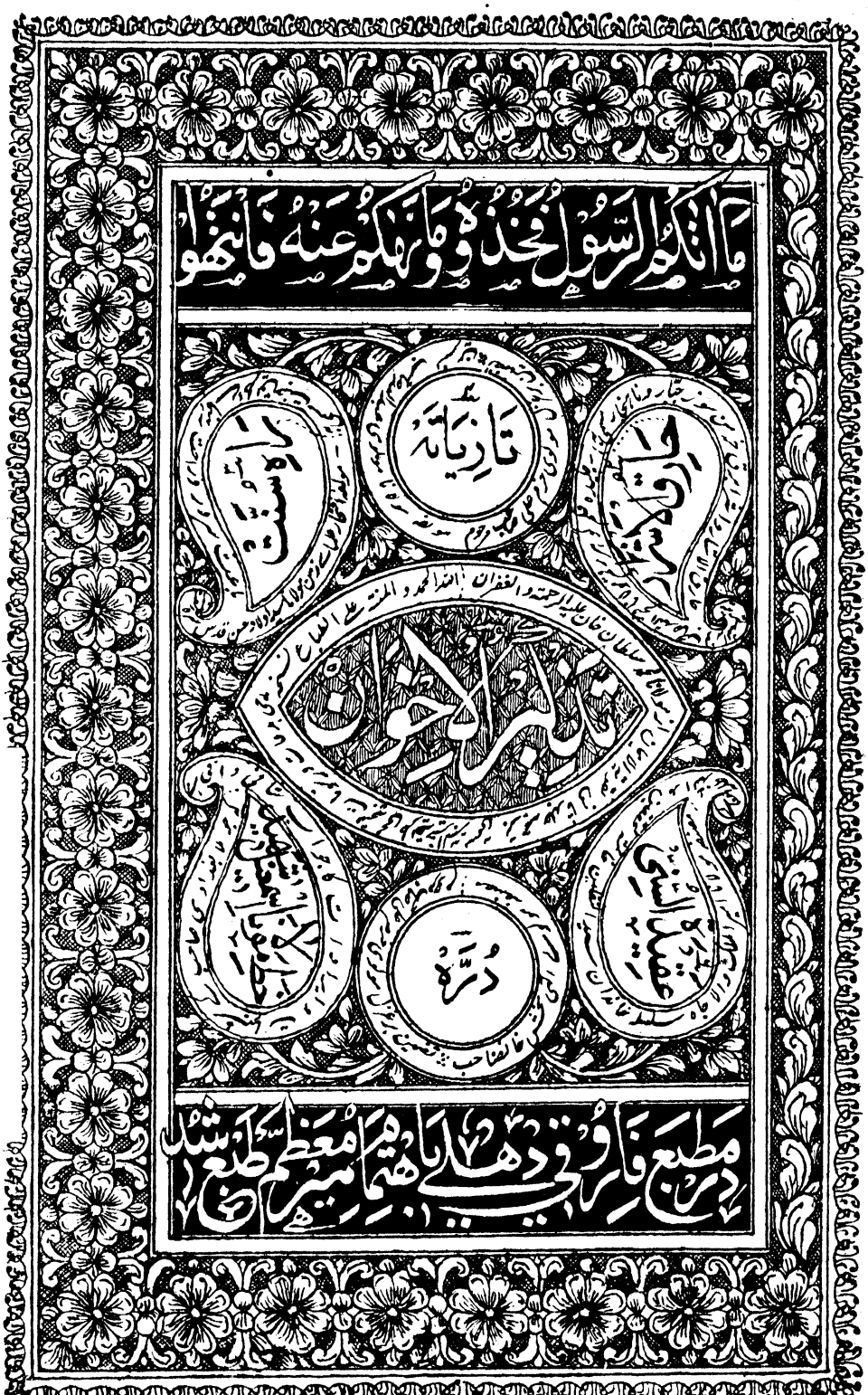
مَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا
قَادِيَانِيَّة
تَذْكِيرُ الْاِخْوَان
دُرَّة
در مطبع فاروقی دهلی باهتمام میر معظم طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا حمد خاص تیری ذات پاک کو کہ تونے اپنے فضل سے ہمکو ہدایت بخشی اور اپنے حبیب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین پیدا کیا اور توحید خالص کی راہ لگایا اور بدعت کے عقاید سے بچایا اور نبی امی کو قرآن معجز دیکر ہماری ہدایت کیواسطے رسول بنایا سواے مالک ہمارے اپنے اوس رسول کریم پر اپنے علم کے موافق درود بے انتہا بھیج کہ اوسنے خاص تیرے حکم کے بموجب لوگون کو شرک اور بدعت سے روکا اور تیری سیدہی راہ پر چلایا اور توحید کی خوبیان اور شرک کی برائیان مفصل بیان کین اور سنت پر عمل اور بدعت کی ترک کا تقید کیا اور آل اور اصحاب پر کہ انہون نے سنت کو جاری اور بدعت کو رد کیا بعد اسکے معلوم کیا چاہیے کہ ایک فاضل جلیل متشرع دیندار نے شرک اور بدعت کی برائی کے بیان مین ایک رسالہ تقویۃ الایمان نام لکھا اور اوسمین صرف آیتین اور حدیثین جمع کین اور اوسکے دو باب بھر ایک باب مین توحید کی خوبیان اور شرک کی برائیان ہندی زبان مین بیان کین اور دوسرے باب مین اتباع سنت کی خوبیان اور بدعت کی برائیان اور تفصیل بعضی بدعات کی آیت اور حدیث سے ذکر کی اور ارادہ ہندی ترجمہ کا کیا مگر فرصت نپائی اور راہ خدا مین جان دی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ابسنہ ۱۲۴۶ ہجری مین اللہ تعالی نے اس خاکسار گنہگار سیدمحمد سلطان کے دلمین ارادہ اوسکے ترجمہ کا ڈالا سو اوس دوسرے باب کا ترجمہ ہندی

بولی مین شروع کیا اور تذکیر للاخران بقیتہ تقویۃ الایمان اسکا نام رکھا اتمام کو پہنچانا اور قبول کرنا اوسکے اختیار ہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ سننا چاہیئے کہ جو کام یا اعتقاد یا قول ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود نکیا اور نہ کسیکو فرمایا اور نہ کسیکو کرتے دیکھا اور منع نکیا اور نہ حضرت کے بعد صحابون مین رائج اور جاری ہوا اور کسی صحابی معتبر نے اوسپر انکار نکیا اور نہ اصحابون کے بعد تابعین کے وقت مین بغیر انکار کے رائج اور جاری ہوا اور نہ تابعین کے بعد تبع تابعین کیوقت مین بے انکار کے جاری اور رائج ہوا اور نہ ان چارون مانونمین اوسکی نظیر اور مثل پائی گئی اور نہ مجتہدون نے اپنے اجتہاد کی راہ سے اوسکو ثابت کیا بلکہ حضرت کے اور اصحابون اور تابعین اور تبع تابعین کے بعد اپنی طرف سے لوگون نے کام یا عقیدہ یا بات نئی ایجاد کی اور اوسکے کرنے مین ثواب جانا سو وہ کام اور عقیدہ اور بات بدعت اور گمراہی ہے پھر خواہ وہ کام یا عقیدہ یا بات بالکل خود نئی ہو یا وہ خود نئی نہو مگر جو کام یا عقیدہ یا بات اون چارون مانون مین تو رائج ہوا یا مجتہدون نے اجتہاد کی راہ سے ثابت کیا اوسمین کوئی نئی بات اپنی طرف سے لوگون نے نکالی وہ بھی بدعت ہے اور وہ کام اور عقیدہ اور بات بھی بدعت مین شامل ہے جسکو لوگ شرعی کام کیطرح اہتمام اور تقید سے مصروف ہوکر کرین اور موجب ننگ و نام اور تعریف اور مدح کا جانین اگر چہ اوسمین ثبوت جانین اور جو کام یا عقیدہ یا بات حضرت نے خود کیا یا کسیکو کرتے دیکھا اور پسند کیا یا اکثر معتبر اصحابون نے کیا وہ سنت ہے یا تابعین اور تبع تابعین مین رائج اور جاری ہوا اور کسی معتبر نے انکار نہ کیا یا مجتہدون نے اپنے اجتہاد سے نکالا وہ بھی سنت مین داخل ہے اس تقریر سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ کہتے ہین کہ ایک بدعت حسنہ ہے اور ایک بدعت سیئہ ہی بدعت حسنہ وہ ہے جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نکلی قواعد شریعت کی رو سے اور بدعت سیئہ وہ ہے جو شریعت کے قواعد کلیہ کی رو سے بالخصوص اوسکے جواز کا حکم نہین معلوم ہوتا بلکہ ایک نوع کی برائی اوس مین پائی جاتی ہے سو اس تقریر مین اور اوس تقریر مین جو اول مذکور ہوئی صرف نزاع لفظی ہے انجام دونو تقریرون کا ایک ہی ہے کہ جو چیز اس تقریر کی رو سے بدعت حسنہ ثابت ہوتی ہے اوس پہلی تقریر کی رو سے وہ ہی چیز سنت مین شامل ہوتی ہے پھر سنت کا لفظ چھوڑکر اصحابو کی اور تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدونکی بات کو بدعت کیون کہئے اور جو چیز اس تقریر کی رو سے بدعت سیئہ

معلوم ہوتی ہے اوس پہلی تقریر سے بھی وہی چیز بدعت معلوم ہوتی ہو فرق اتنا ہی ہے کہ اس تقریر سے
اصحاب کیا اور تابعین ابرار کے نکالے ہوئے مسائل کو رواج اور رسوم کو بدعت کہنا لازم آتا ہے اور کلیہ
کل بدعت ضلالہ تاویل کرنا پڑتا ہے تو مسلمان کو لازم ہے کہ نزاع لفظی کو چھوڑ کر اصل مطلب کو
دریافت کرے **اَلْفَضْلُ الْاَوَّلُ فِی الْاِعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ**
الْبِدْعَةِ ترجمہ فضل پہلی سنت کو مضبوط پکڑنے مین اور بدعت سے بچنے مین **ف** یعنی اس فصل مین
مجمل سنت کی خوبیونکا اور بدعت کی برائیونکا ذکر ہے قال اللہ تبارک وتعالی **وَاعْتَصِمُوْا**
بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ
فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ آل عمران مین کہ اور مضبوط پکڑو رسی
اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ نڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنی اوپر جب تھے تم آپسمین دشمن پھر الفت دی
تمہارے دلونمین اب ہوگئے اوسکے فضل سے بھائی **ف** یعنی یہ اللہ کا بڑا فضل ہے کہ تمکو ایک نبی
کے تابع کیا اور ایک کتاب دی کہ اوسپر عمل کرو سب ملکر اور آپسمین پھوٹ نڈالو کہ کوئی اپنی طرف سے
ایک مذہب نکالے اور دوسرا اوسکے مقابلہ مین اپنی عقل کی تیزی جتانیکو دوسرا رویہ پہلیکا اور جب
نئی نئی راہین نکلین تو پھوٹ پڑی اور ایکانہ رہے سو فرمایا کہ اس قرآن کو اللہ کیطرف سے رسی سمجھو جیسے
کوئی شخص کسی گہرے مین پڑے ہوئے شخص کو رسی لٹکا کر نکال لاتا ہے سو اللہ نے یہ قرآن اُتارا تم سب اسکو
مضبوط پکڑو جیسے نکلنے والا رسی کو پکڑتا ہے اور جو رسی نہ پکڑے وہ نیچے پڑا رہتا ہے یا سستی سے
پکڑے تو گر پڑتا ہے سو تم سب ملکر اس قرآن کو مضبوط پکڑو اور اسی پر عمل کرو اور نئی نئی باتین نکالکر دین
مین پھوٹ نہ ڈالو اور اہل سنت کی جماعت سے ٹوٹ نرہو اس سے معلوم ہوا کہ گمراہی کی اصل یہی ہے کہ دینمین
قرآنکو چھوڑ کر بدعتین اور نئی نئی باتین نکالنے سے اور نئی باتین نکالنے اور نئی رسمون کے رائج ہونیسے قرآن چھوٹتا ہے
قال اللہ تبارک وتعالی **وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ**
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ
وُجُوْهُهُمْ ۖ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنی سورۂ آل عمران مین کہ اور مت ہو اونکی طرح جو علیحدہ علیحدہ ہوگئے اور اختلاف کرنے لگے بعد
اسکے کہ پہنچ چکے اونکو صاف حکم اور اونکے واسطے بڑا عذاب ہے جسدن سفید ہونگے بعضے مُنہ اور سیاہ ہونگے بعضے

منہ سو وے جو سیاہ ہوئے اونکے منہ کیا تم کافر ہو گئے ایمان مین آکر اب چکھو عذاب بدلا اوس کفر کے سکاف یعنی اگلی امتون کو صاف حکم بہیج چکے تھے پہر وے آپسمین اختلاف کرکے بہت فرقے ہو گئے چنانچہ یہود اور نصاریٰ بہتر بہتر فرقے ہو گئے کہ اونکو عذاب ہوتا ہے سو تم اونکی طرح مت ہو اور آپسمین پھوٹ مت ڈالو تمکو قرآن حدیث مین صاف صاف حکم آچکے ہین تم اپنے دین مین نئی نئی رسم اور نئی نئی عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی معتزلی ہوئے کوئی خارجی بنے اور کوئی رافضی اور کوئی ناصبی اور کوئی جبری اور کوئی قدری اور کوئی مرجی کہاوے اور کوئی سر پر بال رکھکر اور چار ابرو کا صفایا دیکر فقیری جتاوے پہر اونمین کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے حکم یہی ہے کہ سب ملکر قرآن اور حدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو اور یہود اور نصاریٰ کیطرح کئی فرقے مت ہو جاؤ اور نئی نئی باتین نکال کر تفرقہ اور پھوٹ مت ڈالو اسواسطے کہ قیامت کو کہ بعضے لوگ سرخرو اور بعضے روسیاہ ہونگے تو اون روسیاہون سے کہا جاویگا کہ تم پہلے مسلمان ہوئے اور اللہ کی کتاب قرآن کے ماننے کا تمنے اقرار کیا پہر دین مین نئی نئی باتین رسمین نکالین اور بدعات کفریہ جاری کین تو اوس سے اللہ کی کتاب موافق عمل کرنا چھوٹ گیا پہر اون نئی رسمون کے جاری ہونیسے اونکی محبت دلمین پڑ گئی اور چھوٹنا اونکا مشکل پڑ گیا تو قرآن مین جو اوسکے خلاف حکم پایا اوس حکم سے دلمین انکار آگیا اوس انکار کا مزا چکھو اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص نئی نئی باتین بدعتین نکالے اور بدعت کے کام کریں تو اللہ صاحب کے نزدیک قرآن کا منکر ٹہر جاتا ہے اور روز قیامت کو روسیاہ اوٹھیگا پہر اوپر عذاب ہوگا اور اوس سے کہا جاویگا کہ مزا چکھو اون بدعتون کا

کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ انعام مین کہ جنہون نے راہین نکالین اپنے دین مین اور ہو گئے کئی فرقے تجکو اون سے کام نہین اونکا کام حوالہ اللہ کے پہر وہی جتاویگا اونکو جیسا کچھہ کرتے تھے ف یعنی جن لوگون نے دین مین کئی کئی راہین نکال لین اور جدے جدے فرقے متفرق ہو گئے پہر سمجھانے سے مانتے نہین اور ایک راہ اللہ کی بتائی ہوئی رسول کے کہنے کے موافق سب ملکر نہین چلتے اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تجھے اونسے کچھہ کام نہین وہ تجھہ سے الگ ہین وہ اللہ کے حوالہ ہین کہ اللہ تعالےٰ اونکو عذاب

کریگا تب وہ جانین گے کہ وہ ہماری بدعات کے کام ایسے بُرے تھے اس سے معلوم ہوا کہ جب لوگ
اللہ رسول کے حکم موافق عمل نہین کرتے اور نئی نئی رائین نکالتے ہین اور سمجھانے اور منع کرنے سے
باز نہین آتے تو اللہ تعالے اپنی ہدایت اور مہراون پرسے اوٹھا لیتا ہے سو وہ گمراہی مین
پڑے رہتے ہین کہ قیامت کے روز اون کو عذاب ہوگا سو اب دنیا مین اللہ کی طرف سے
ہدایت کیواسطے قرآن آچکا اور رسول بتا چکے پھر اب اگر کوئی نمانے تو اللہ تعالے خود
آپ آکر بتانیکا نہین مگر ہان قیامت کو عذاب البتہ کریگا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا تَكُونُوا
مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُونَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ روم مین نہو اونمین سے جنہون نے پھوٹ ڈالی اپنے
دین مین اور ہوگئے بہت گروہ ہر فرقہ جو اپنے پاس ہے اوسپر خوش ہورہے ف یعنی جو کام شریعت
مین یا عقل کے نزدیک صریح بد ہے اوسکو ہر کوئی بد جانتا ہے اور جو کام بُرا کہ آدمی اپنی عقل سے یا
اور کسی سے سیکھکر نیا ایجاد کرتا ہے تو اوسکی بُرائی صریح قرآن حدیث مین نہین پاتا سو اس کام کو
نیک جانتا ہے اور اوسپر خوش ہوتا ہے اور بہت شخص جو ایسی نئی نئی باتین نکالتے ہین تو
خوش ہوکر ہاتھ اوسکو پسند کرکے اختیار کرلیتے ہین اور ہر فرقے کی جدی جدی نئی نئی بدعتین
علیحدہ علیحدہ وضع کی ہوتی ہین تو گروہ گروہ جدی جدی ہوجاتے ہین اور دین مین ایکا
نہین رہتا اور پھوٹ پڑجاتی ہے مثلاً ایک فرقہ نے مرتضی علیؓ کو اور سب اصحابونؓ سے افضل اور
بہتر جانا اور اپنا لقب تفضیلیہ کہا اور ایک فرقہ نے اونسے بڑھکر مرتضی علیؓ کو افضل اور اور اصحابونؓ
کو بُرا جانا اور محرم مین محفلین تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی اور سیہ پوشی اور چھاتی اوپر اوڑانے
کی ایجاد کین اور ایک عید غدیر اور عید بابا شجاع ٹھہرائی اور نوروز کیا اور روزے نماز
اذان وضو مین کمی بیشی کرلی اور اپنا لقب شیعہ اور محب اہلبیت رکھا اور ایک فرقے نے اونکے
مقابلہ مین علیؓ کو بُرا کہا اور اپنا لقب خارجی پسند کیا اور ایک فرقے نے علی مرتضیؓ کی اولاد
کی دشمنی اور عداوت اختیار کی اور ناصبی خطاب اپنے واسطے گوارا کیا اور ایک فرقے نے شفاعت
اور دیدار الٰہی کا انکار کیا اور گناہ کبیرہ کو اسلام سے خروج کا باعث جانا اور معتزلی کہائے
اور ایک فرقے نے گوشہ نشینی اور ترک امر بالمعروف ونہی عن المنکر اختیار کرکے شغل

شکر ہے جس نے نبی پیدا کیا
شکر اس نعمت کا ہم لائق بنا
جو ہے ذات پاک مصطفیٰ
اسکے جس کا شکر احسان خدا
دین حق کے مصطفےٰ ہین پیشوا
اکرم الخلق الی الانس والجان
ما یوافی ہر زمین و آسمان

برزخ اور نماز معکوس اور ختم اور توشے اور طرح طرح کے نئے نئے درود و لیفہ اور فالنامے اور گنڈے
تعویذ اور اوتارے اور حاضرات اور عرس اور قبرون پر مراقبہ اور باجا راگ سننا اور حال لانا
ایجاد کیا اور مشایخ اور پیر کہلائے پھر کسی نے آپکو چشتی مقرر کیا کسی نے قادری کسی نے نقشبندے
کسی نے سہروردی کسی نے رفاعی ٹھہرالیا اور کوئی سر پر بڑے بڑے بال رکھکر
چار ابرو کا صفایا دیکر اور بڑی بڑی ٹوپیان اور تاج دھر کر اور کفنی اور سلیپان گلے مین ڈالکر ہدایہ
یا جلالیہ مشہور ہوا اور کسی نے دو چار رٹلین منطق اور ریاضی اور ہندسے کی یاد کرلین اور آپکو ملا
اور مولوی اور عالم مشہور کرنا چاہا سوا اسکے اور سیکڑون بلکہ ہزارون طرحکی راہین نکالین اور
ہر ایک فرقہ خوش ہوا کہ ہم ہی خوب ہین اور ہماری ہی راہ اچھی ہے سو اللہ تعالے نے فرمایا کہ تم
ایسا نکرو بلکہ ایک ملت اور دین اختیار کرو جو اللہ نے فرمادیا اور سابق مین یہی یہود اور نصاریٰ نے
اپنے دین مین تفرقہ ڈالا اور کئی گروہ ہوگئے سو تم ویسے نہو اور اپنے دین مین پھوٹ اور تفرقہ
نہ ڈالو ایک قرآن حدیث پر عمل کرو اور اپنے پیغمبر ہی کے تابع رہو تاکہ دین مین پھوٹ نہ پڑے
اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہیئے کہ اپنے ہی مذہب اور رویہ طریقے رسوم عادت کو اچھا
جانکر اور سیر خاطر جمع کرکے بے فکر ہوکر بیٹھ نرہے بلکہ حق بات کی تلاش مین رہی اور اپنے مذہب اور
سعدیہ اور طریقے رسوم کو قرآن و حدیث سے مقابلہ کرے جو اوسکے موافق ہو وہ اختیار کرے
اور جو اوس سے مخالف ہو وہ ترک کرے بنا گمراہی کی یہی ہے کہ آدمی اپنی رویہ طریقہ پر اڑ رہے اور بیفکر
ہوکر بیٹھ رہے بہت خلقت اسی سے گمراہی مین پڑی ہے کہ اللہ اور رسول کا حکم دریافت اور تحقیق
نہین کرتے اپنے بزرگون کی راہ پر خاطر جمع سے مطمئن ہوکر بیٹھ رہتے اور جانا کہ یہی حق ہے
قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ **ترجمہ**
فرمایا اللہ صاحب نے اپنے سورۂ انعام مین کہ یہ راہ میری سیدھی ہے سو اسپر چلو اور مت چلو کسی راہ مین
پھر تمکو پھیر دینگے اوسکی راہ سے یہ کہدیا ہے تمکو تاکہ تم بچتے رہو **ف** یعنے حق تعالیٰ نے فرمایا یہ
قرآن جو مینے تمہارے واسطے بھیجا جو رویہ اور طریقہ اوسمن تمہارے کرنیکے لئے فرمایا یہی راہ میری
رضامندی اور میری طرف پہنچنے کی سیدھی ہے اس راہ پر چلو اور سوا اسکے اور راہین مت چلو

دادے کی اور پیرا وستاد کی رسم رواج ملک کے بادشاہون کی نچلو
اگر اون راہون پر چلوگے تو وہ راہین تم کو میری راہ سے بہکا دینگی یہ
مین نے تمکو سمجھا دیا تاکہ تم خبردار رہو جاؤ اور راہون سے بچتے رہو اسکی
مثال ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے کسی شخص کو دور سے اپنے حضور
مین بلایا اور فرمان قاصد شتر سوار کے ہاتھہ بھیجا اور اوس مین لکھدیا
کہ فلانے شاہراہ پر ہو کر سیدہے آئیو اور اوس شاہراہ کو سب
نشانیان لکھدین اور یہ بھی لکھدیا کہ فلانا ہمارا قاصد جو یہ فرمان لیکر پہنچتا
ہے اسکے ساتھہ جسطرح یہ راہ پر لاوے حضور مین آئیو اور اس راہ مین
اور بھی بہت راہین ملی ہین کہ وہ اور طرف گئی ہین اون راہون کے چلنے
والے بھی رستہ مین ملین گے اور اپنی طرف بلاوینگے اونکی طرف نجائیو اور
نہین تو بہک جاؤگے اور حضور تک نہ پہنچوگے پھر وہ شخص تھوڑی دور
چلکر اور راہون پر لگجاوے اور اوس قاصد کے کہنے کے موافق نہ چلے
اور فرمان کو نہ دیکھے اور اوسکے مطلب کو نہ دریافت کرے اور اور
راہون کے چلنے والون کے پیچھے چلے اور پھر جائے کہ مین سیدہی راہ پر
بادشاہ کے حکم بموجب چلتا ہون تو وہ شخص ہرگز بادشاہ تک نہ پہنچیگا
تو اب اوس کو یون سمجھنا چاہیے کہ جیسے ہر زمانہ مین لوگ دنیا کے
کامون مین نئی نئی وضعین اور طرحداریان نکالتے ہین ویسے
ہی دین کے کامون مین ہر زمانہ کے لوگ نئی نئی باتین اور جدی
جدی راہین نکالا کرتے ہین چنانچہ اس سبب سے اگلے
دین والے لوگ یہود و نصاریٰ کئی فرقہ ہوگئے اور مسلمانون
مین بھی لوگ ہزارون فرقے بن گئے سوا اللہ تعالےٰ نے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا قاصد بناکر اور فرمان
اپنا دیکر لوگون کے واسطے بھیجا اور لوگون کو اپنی طرف بلایا

قرآن مین سب باتین اپنی طرف پہنچنے کے صاف کھولدیے اور حضرت نے بھی سب طرح بطور صاف صاف بیان کردیے اور اللہ صاحب نے فرمایا کہ یہ قرآن سیدھی راہ ہے اسکے موافق راہ پر چلو تو اللہ تک پہنچو پھر اگر یہود کے یا نصاری یا مجوس کے یا ہنود کی راہ چلوگے یا اور راہین نئی ایجاد کروگے تو نہ پہنچوگے بلکہ بہک جاؤگے جو مسافر کئی راہین چلے وہ منزل مقصود کو نہین پہنچے اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کے موافق عمل کرنا اور قرآنکی راہ کو اختیار کرنا یہی راہ مضبوط سیدھی ہے کہ اس راہ پر آدمی بخیر اللہ کی طرف پہنچتا ہے اور جو شخص اور راہون پر چلے وہ گمراہ ہے اللہ کی راہ سے علیحدہ بہروہ اور راہین کسی کی ہون خواہ اگلے کافرون کی خواہ ابکی کافرون کی خواہ جاہلون کی خواہ بدعتیون کی چنانچہ اس زمانہ مین اکثر لوگون نے یہی رویہ اختیار کیا کہ ایک راہ قرآن وحدیث کی چھوڑکر بہت سے فرقونکی راہین اختیار کین نماز روزہ حج وزکوۃ وغیرہ عبادت نکرنا دہریون اور فسطائیون کی راہ بانمازمین سستی اور جو عبادت اپنی مرضی موافق ہو کرنا اور جو اپنی مرضی کے خلاف ہو اوس سے دل چرانا بعضا حکم شریعت کا ماننا بعضا نہ ماننا ظاہرمین اور دلمین اور منافقونکی راہ اور قبرون پر مسجدین اور مقبرے اور قبرین اونچی اونچی بنانا اور اپنے بزرگون کے حق مین یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ خدائے تعالی سے ملکر ایک ہوگئے تھے یا خدا انمین سما گیا تھا نصارے کی اور ہندؤن کی راہ اور مردون سے حاجتین مانگنا اور انکی منتین ماننا کفار قریش کی راہ اور اپنے باپ دادے کی راہ اور رویہ کو خلاف خدا اور رسول کے اختیار کرنا اور انکی رسم ورسوم کو مقدم سمجھنا اگلے کافرون کی اور ہندؤن کی راہ اور اپنے نسب پر فخر کرنا اور موت مین پیٹنا چلانا ماتم کرنا اگلے کافرون کی راہ اور تکلفات اور تعظیم مفرط اور ظاہرداری بہت کرنا عجمیون کی راہ اور بیوہ عورت کو دوسرا نکاح عیب جاننا یا شادی مین سہرا اور مقنا باندھنا داڑھی منڈانا اور عید مین بغلگیر ہوکر ملنا اور شب برات مین روشنی کرنا اور گدے اور خچر اور اونٹ کی سواری کو معیوب سمجھنا شگون لینا اور تاریخ اور دن اور ساعت وغیرہ کی نحوست سعادت ماننا بزرگون کی تصویرون کی تعظیم کرنا تیجا دسواں چالیسواں برسی مردون کی کرنا اور چیچک کی بیماری مین سیتلا بھوانی کا ماننا اور چھوت وغیرہ کا لحاظ کرنا اور بت پرستی جیسے تعزیہ جھنڈے نشان قدم رسول وغیرہ کی تعظیمین کرنا یہ سب ہندؤن کی راہ اور اپنے عالمون اور مولدیون

اور درویشون کی نکالی ہوئی ایجادی بات کو خدا اور رسول کے فرمودے کے برابر سمجھنا
اور اوسکی تحقیق نکرنا یہود و نصاریٰ کی راہ لوگون نے اختیار کی اور بہت باتین اپنی طرف
سے نئی نکالین جیسے پیغمبر خدا صلعم کے اصحابون کو بُرا کہنا اور ہزارون باتین اور رسمین نئی
یہان جاری کرلین اور ایک راہ قرآن و حدیث کی چھوڑدی اور گمراہی مین پڑگئے اگر قران کی
راہ اختیار کرتے تو اپنا اچھا دین ہوتے ہوئے اور بد دینون کا فرون کی راہ مین کیون چلتے
اور طرفہ یہ کہ پھٹے منھ زبان سے پھر بھی دعویٰ کیے جاتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور خدا تعالےٰ
سے محبت رکھتے ہین قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ترجمہ فرمایا اللہ تعالےٰ
نے یعنے سورۂ آل عمران مین کہ کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے
اور بخشے گناہ تمھارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف یعنی ہر دین اور مذہب کے لوگ
یہ دعویٰ کرتے ہین کہ ہمکو اللہ تعالےٰ کی محبت ہے اور ہم اُسکے بندہ ہین اور جو کام ہم کرتے ہین
سو اُسی کی محبت سے کرتے ہین تاکہ وہ ہمسے خوش ہو اور ہمکو چاہے پھر اگر ہمسے کچھ گناہ
بھی ہوجاوے تو وہ بخشدیگا اللہ صاحب نے فرمایا کہ ای پیغمبر تو ان لوگون سے کہدے کہ اگر
تم سچے ہو اور تمکو اللہ سے محبت ہے تو اللہ نے مجھکو اپنا رسول کرکے تمھارے پاس بھیجا کہ
تم میرے کہنے بموجب اُسکی بندگی کرو اُسکی محبت کے جو کام بتلاؤن سو کرو سو تم میری راہ چلو
تاکہ معلوم ہو کہ تمکو اللہ سے محبت سچی ہے تو وہ تمھارے گناہ بھی بخشے کہ ایسے شخصون کے
واسطے وہ بخشنے والا ہے اور مہربان ہے پھر جو شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ
نہ چلے بلکہ اپنی طرف سے نئی نئی راہین نکالے پھر دعویٰ کرے کہ مجھکو اللہ تعالیٰ سے محبت
ہے سو وہ جھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ اوس سے بیزار اور پیغمبر صلعم کی طرف سے اُسپر پھٹکار
اسواسطے کہ وہ شخص اگرچہ ظاہر مین اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر حقیقت مین گویا
دعویٰ پیغمبری کا رکھتا ہے کہ اپنی ایک شرع نئی جدی ہی قائم کرتا ہے وہ پیغمبر کا تابعدار
کاہیکو ہے بلکہ دوسرا بھائی جیسے باغی خونخوار ہی محبت یونہی ہوتی ہے کہ محبوب کے کہنے
موافق کام کیجیے جسطرح اپنا جی چاہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت کی سنت

کی پیروی نہ کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا ہے اور جو سنت کے
موافق کام کرے اسکی محبت اللہ تعالیٰ سے سچی ہے اور وہ اللہ کا محبوب ہے اللہ تعالے
اسکو چاہتا ہے اُسکے گناہ معاف ہونگے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسپر بخشش اور مہربانی
ہوگی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا
فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نساء
مین کہ سو قسم ہے تیرے رب کی اُنکو ایمان نہوگا جب تک تجھی کو منصف نہ جانین جو جھگڑا اُٹھے
اُسمین پھر بناوین اپنے جی مین خفگی یعنے فیصلہ سے اور قبول کرین مان کر ف یعنی جب کسی
عبادت یا دنیا کے معاملہ یا رسم اور عادت کی بابت لوگون کے اُسمین جھگڑا اُٹھے ایک کہتا ہے
یون کیا چاہیے اور دوسرا کہتا ہو یون نہین یون کیا چاہیے ایک دعوی کرے میرا ہے
دوسرا کہے میرا ہے کوئی کہے یہ کام یا رسم و عادت بد ہے کوئی کہے نیک ہے تو ایسے وقت
مین چاہیے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو منصف بدین و حاکم ٹھیرا بین پھر جو حکم حضرت
فرما دین یا حضرت کی حدیث سے ثابت ہو اُس حکم کو خواہ اپنی مرضی کے موافق ہو خواہ خلاف
جان و دل سے خوش ہوکر قبول کرین اور مان لین تب مسلمانی کا دعوی سچا معلوم ہو اور جو نہیں
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصف اور حاکم نہ بنے یا حضرت کے حکم سے دل مین ناخوش
ہو اور حکم کو نہ مانے اور چون وچرا کرے وہ ہرگز مسلمان نہین بلکہ کافر و منافق ہے ظاہر مین آپ کو
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت مین کہتا ہے پھر حضرت کے فیصلہ سے اور حکم سے
راضی نہین ہوتا اور دل مین خفگی اور تنگی لاتا ہے اس مقام پر انصاف سے پوچھا چاہیے
کہ اس زمانہ مین ہندوستانی مسلمانون مین ہزارون نئی باتین اور نئے عقیدے اور رسم و
رسوم جو رائج ہین اور ایک جہان اُسمین گرفتار ہے جیسے لڑکا پیدا ہونے وقت ایک بکرا ذبح کرنا
اور بند وقین چھوڑنا اور زچا کی چارپائی پر تیر اور کلام اللہ رکھنا چھٹی کرنا اور نام فلان بخش اور
غلام فلان رکھنا اور اگرچہ خون زچا کا چالیس روز سے کم مین بند ہو جاوے مگر پورے
چالیس دن تک اُسکو ناپاک سمجھنا بسم اللہ کے واسطے چار برس اور چار مہینے کی قید کرنا اور بسم اللہ
کی شادی کی محفل کرنا اور ختنہ مین شادی اور محفل اور رسم و رسوم کرنا

11

اسم دیوبند تذکرۃ الاخوان حاشیہ مخلوط

اُس مختون کو معاذ اللہ قبر مین یا نشان یا جھنڈے کے سلام کو لیجانا اُسکے ہاتھ مین بال کا کنگنا باندھنا
اور اُسکے ہاتھ مین لوہا رکھنا اور رسوم سنگنی کی کرنا بیڑے وغیرہ باٹنا اور شادی بیاہ مین اموتی باندھنا
اور دروازہ پر نیل یا چونے کے ٹیکے دینا ساچق اور آتشبازی اور پھول کٹھولی اور روشنی کی
سیدھیان اور ٹٹیان اور ناچ اور زر دنارنجی یا سرخ کپڑے پہننا کنگنا باندھنا مرد کو مہندی لگانا
سہرا باندھنا اور لڑکے گانا اور جلوہ کرنا اور شادی سے پہلے برادری کا کھانا کرنا اور چوتھی کھیلنا
محرم مین عورت کی صحبت اور عورت کو زینت ترک کرنا چارپائی پر نہ سونا تعزیہ بنانا شدے نکالنا
محرم کی مجلسین کرنا علم چڑھانا مہدی بانا اور صفر کے مہینے کو بالخصوص تیرہ دن نامبارک سمجھنا اور
آخری چارشنبہ کو سیر کو جانا اور ربیع الاوّل مین مولود کی محفل ترتیب دینا اور جب وہان ذکر حضرت
کے پیدا ہونے کا آئے کھڑے ہو جانا اور یہ جاننا کہ روح حضرت کی یہان آتی ہے اور ربیع الثانی
کی گیارہوین کرنا اور جمادی الاوّل مین کمن پور کو بدیع الدین شاہ مدار کے چلے کو عرس مین جانا
اور شعبان مین آتشبازی چھوڑنا اور حلوا پکانا اور چراغ بہت سے جلانا اور رمضان مین
اخیر جمعہ کو خطبۃ الوداع اور قضا عمری پڑھنا شوال مین عید کے روز سویان پکانا اور بعد نماز عید
کے بغلگیر ہو کر ملنا یا معانقہ کرنا اور ذیقعدہ کے مہینے مین نکاح نہ کرنا وعلے ہذا القیاس کفن
کے ساتھ یا نماز اور چادر ہی ضرور بنانا اور نعش کی چارپائی منحوس سمجھنا اور حضرت عزرائیل کے
نام کو یا سورۂ یٰسین کو معاذ اللہ بد جاننا اور کفنی پر کلمہ وغیرہ لکھنا اور قبر مین قل کے ڈھیلے اور شجرہ
رکھنا اور تیجا دسواں چالیسواں اور چھ ماہی اور برسی عرس مردون کے کرنا اور اسقاط مرد جہ کرنا
حافظون کو قبرون پر بٹھلانا قبرون پر چادرین ڈالنا سقبرے بنانا قبرون پر تاریخ لکھنا وہان چراغ جلانا
موت کے ذکر کو بُرا جاننا بعد تین روز کے ماتم پرسی کرنا اور دور دور سے سفر کر کے قبرون پر جانا اور توشے
اور سہ نیان کرنا اور ماں باپ کے ترکہ سے بیٹون کا حصہ نہ دینا اور بہاریون مین ٹوٹکے کرنا حاضرات
کرنا مثل بدھ سنیچر کے دن کو نامبارک سمجھنا اور بعضی تاریخون کو نحس جاننا گھوڑے جوبلی عورت مین
مبارکی نحوست کی علامتین مقرر کرنا اور درد علی اور ختم بزرگون کے نام کی یا قرآن کی آیتون کو
معکوس پڑھنا اور چراغ جلتے وقت ایک دعا ایجادی پڑھنا اور شغل برزخ وغیرہ طریقہ ایجاد کرنا
اور اُسکو عمل مین لانا اور مغرب کی نماز کے بعد یازدہ قدمی پڑھنا اور ہولی دوالی وغیرہ کفار

کی رسمون کو ماننا اور اونٹ اور گدھے اور خچر کی سواری کو معیوب سمجھنا اور عورتون کا مردون سے
اور مردونکا عورتون سے سلام علیک کرنا معیوب سمجھنا اور اسی طرح خوردونکا بزرگون سے یا بزرگونکا
خوردون سے سلام علیک کرنا ادب کے خلاف جاننا اور خطبہ مین ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا بیٹھکر خطبہ پڑھنا
اور علاوہ اسکے سلف کے عقائد سے انحراف کرنا وحدت وجود اور وحدت شہود یا جبر و قدر کے
مسئلہ مین گفتگو کرنا اسکے اسرار کی بہت سی تحقیق مین مشغول ہونا اور معاذ اللہ تقدیر کا انکار کرنا
اور حضرت علی مرتضی کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رض سے افضل جاننا اور حضرت ابوبکر رض و عمر کی خلافت
کو برحق نہ سمجھنا اور اہلبیت یا اصحابون کے حق مین بداعتقادی کرنا یا انپر طعن کرنا اور مقلد کے حق مین
تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا راگ باجا سننے کو بہتر جاننا اپنی ذات پات نسب کی
بڑائیان کرنا آپسمین ایک دوسرے کی گفتگو اور حرکات سکنات تحریر مین تعلیم زیادہ کرنا مہر عورتونکا
زیادہ مقرر کرنا اور شادیون مین خرچ بیجا کرنا بیوہ کا دوسرا نکاح معیوب سمجھنا مصیبت مین چلانا
پیٹنا زیادہ سوگ مین بیٹھنا اپنے جسم اور مکان اور سواری وغیرہ کی زینت بہت سی کرنا غرضکہ
یہ باتین اور سوا اسکے ہزارون رسمین جو رائج ہین کہ ہزارون آدمی یہ رسمین کرتے ہین
اور بہتیرے آدمی منع بھی کرتے ہین قطع نظر اور دلیلون سے جب
مسلمانون مین اختلاف پڑا اور اسبات پر جھگڑا اوٹھا تو ایسے وقت مین حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصف اور حاکم بنا چاہیئے اسواسطے کہ حضرت کے وقت مین
بھی لڑکے پیدا ہوتے تھے عورتین زچا ہوتی تھین اور لڑکون کے ختنے بھی ہوتے تھے اور قرآن پڑھنا
انکو شروع ہوتا تھا اور لوگون کے نکاح ہوتے تھے اور لوگون کو بیماریان ہوتی تھین اور لوگ
مرتے تھے اور قبرین بنتی تھین اور چلا اور برس روز گذرتا تھا اور محرم اور صفر وغیرہ مہینے آتے تھے
تو ایسے وقت مین حضرت کیا کرتے تھے اور کیا فرماتے تھے اور حضرت کے اصحاب کس طرح
عمل مین لاتے تھے پھر انکا مون کا بُرا ہونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل اور
تقریر سے ثابت ہو تو چاہیے مسلمان خوش ہوکر دل سے قبول کرے اور ویسا ہی حضرت کی
مرضی موافق عمل مین لاوے اور جو شخص اسکی برائی دریافت کرکے ناخوش اور خفا ہو اور ان
کامون کا ترک کرنا بُرا لگے تو صاف جان لیا چاہیے کہ وہ شخص اس آیت کے حکم موجب

مسلمان نہین اور یہ بے شبہ بات ہے کہ حضرت کے اور اصحابون کے اور تابعین بلکہ تبع تابعین
کے بعد یہ رسمین رائج ہوئین تو اب معلوم کیا چاہیے کہ حضرت نے نئی رسمون اور ایجادی کامون
کے حق مین کیا فرمایا سو سننا چاہیے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ
بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے نئی چیز
نکالی ہمارے اس دین مین جو چیز اُسمین سے نہین تو وہ چیز باطل اور رد ہے ف یعنی جسنے
ایسی چیز دین مین نکالی کہ جسکی دین مین اصل ہی نہو سو وہ چیز باطل اور رد ہے نئے کام دو
طرح کے ہین ایک وہ کہ حضرت کے اصحابون کے یا تابعین یا تبع تابعین کے وقت مین ایسا
واقع نہوا کہ اُس نئے کام کی حاجت ہوئی بعد اس زمانہ کے ایسا واقع ہوا کہ اُس نئے کام کی حاجت ہوئی مثلاً حضرت کے
وقت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت یا تابعین کے وقت تک کسیکو صرف ونحو پڑھنے کی یا قرآن مین زیر زبر بنانے کی
یا فقہ کی کتاب تصنیف کرنے کی حاجت نہ ہوئی اسواسطے سب مسلمان عرب تھے کلام اللہ کو بے
صرف ونحو کے سمجھتے تھے اور بے زیر زبر کے صحیح پڑھتے تھے اور اکثر لوگ مسائل کے عالم تھے
اور اختلاف کم تھا سو اُنکو احتیاج ہی نہوئی کہ فقہ کی کتاب اور فتاوے بناتے بعد اُس زمانہ
کے جب اسلام توران اور ہندوستان وغیرہ کی طرف پہونچا تب احتیاج ان چیزون کی
ہوئی اور بموجب اشارے آیات وحدیث کے یہ چیزین بنائی گئین تو یہ چیزین کہ وسیلہ علم کا ہین
جیسے صرف ونحو اور علم قرات اور اصول اور فقہ اور کتابین تصنیف کرنا اور اجتہاد وغیرہ
چیزین ان لوگون کے حق مین بدعت نہین اور دوسری طرح کے نئے کام وہ ہین کہ وہ واقع
ہی ہوئے مگر حضرت کے یا اصحابون یا تابعین یا تبع تابعین کے وقت مین وہ نئی چیزین
بے انکار کے جاری نہوئین تو وہ چیزین بدعت اور باطل اور مردود ہین مثلاً اوسوقت مین لوگ
مرتے تھے اور دفن ہوتے تھے مگر کوئی تیجا دسواں چالیسواں نہین کرتا تھا اور اسی طرح سے
فاتحہ نہین دیتا تھا اور یہ رسوم لوازمات میت سے کوئی نہ سمجھتا تھا یا مثلاً اوسوقت مین لوگون
نے نکاح ہوتے تھے پر کوئی ساچق اور آتشبازی وغیرہ اور مصحف آرسی نہین کرتا تھا تو

ایسے سب کام باطل اور مردود ہین اسواسطے کہ دین کا کام وہ ہوتا ہے جسکے کرنے مین خوبی
اور بہتری اور ثواب ہو اور نکرنے مین ثواب جاوے یا الزام آوے اور بڑائی ٹھہرے یا عذاب
ہو سو دین کے کام دو طرح کے ہین ایک وہ کام جو دل سے علاقہ رکھتے ہین جیسے نیت اور
اعتقاد اور فکر و ہیان محبت عداوت وغیرہ دوسرے وہ کام جو ظاہر سے علاقہ رکھتے ہین
سو وہ کام یا عبادت ہین یا معاملات ہین یا رسوم و عادت ہین تو ان دونو طرح کے
کامونکا مقرر کرنا اور ٹھہرانا اور بتلانا اور ان کامون مین وقت اور جگہہ اور وضع اور گنتی مقرر کرنا
حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام تھا اور اسیواسطے حضرت کو اللہ تعالے نے
پیغمبر کرکے بھیجا سو حضرت نے فرمایا کہ جسنے کوئی عقیدہ یا کوئی عبادت یا کوئی رسم نئی نکالے
اور اوسکے مثل اور نظیر بھی دین مین نہ تھی سو وہ عقیدہ اور عبادت اور رسم یا جو دین کے
عقیدے اور عبادت اور رسم مین وقت یا جگہ یا وضع ہیئت یا گنتی کی قید اپنی طرف سے
مقرر کی سو وہ بدعت اور باطل اور مردود ہے اور معلوم رہے کہ مثل اور نظیر کا دریافت کرنا
ہر شخص کا کام نہین یہ مجتہد کا کام ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی باتون مین سے اچھی بات اللہ
کی کتاب قرآن مجید ہے اور بہتر راہون مین سے بہتر راہ محمد کی ہے اور سب برے کامون
سے برا کام وہ ہے جو نیا ہے اور ہر نئی چیز گمراہی ہے یعنی سبب گمراہی کا ہے **ف** یعنے
اللہ تعالے آدمی پر باپ سے زیادہ مہربان ہے کہ اسنے اگلے دین سب منسوخ کرکے
لوگون کی ہدایت کے واسطے کتاب قرآن مجید بھیجا اور اسمین جو باتین دنیا اور آخرت مین
آدمی کے کام کی تھین بیان کردین سو وہ سب نئی باتون سے اچھی ہے اسپر عمل کرو اور
اللہ تعالے نے حضرت کو پیغمبر کرکے بھیجا اونھون نے قرآن کا سب مطلب صاف صاف
بیان کردیا اور عمل کرکے دکھلادیا کوئی بات باقی نہ رہی جسکی نئی ایجاد کرنے کی دین مین ضرورت

پھر باوجود اسکے جو دین مین کوئی نئی بات نکلے وہ سب برائیون سے زیادہ بری ہے کہ دین مین نئی بات نکالنا گویا اپنی ایک شرع جدی قائم کرنا ہے یا قرآن مین اور حضرت کے روبہ اور کام مین نقصان بتاتا ہے گویا یہ دعوی کرتا ہے کہ یہ بات خدائے تعالی نے قرآن مین نہ کہی اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوئی جو کہہ جاتے سو اب ہمنے نکالی اور جو بات ایسی ہو کہ جسمین ایسی بری بات نکلتی ہو وہ صریح گمراہی ہے اسیواسطے بدعت کا کام سب بدکامون سے زیادہ بد ہے کہ بدعتی کو توبہ نصیب نہین ہوتی اس سبب سے کہ وہ بدعت کو نیک کام جانکر کرتا ہے تو اسکو کبھی توبہ کرنیکا خیال بھی نہین گزرتا اسیواسطے حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتین گمراہی ہین اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُھْرِیْقَ دَمَہٗ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ غضب اللہ کا سب آدمیون سے تین پر ہے ایک گناہ کرنے والا حرم مین دوسرے چاہنے والا اسلام مین اگلے کافرون کی عادت کے کام تیسرے چاہنے والا مرد مسلمان کا خون ناحق صرف اسواسطے کہ بہاوے اسکا خون **ف** یعنے جو شخص گناہ کرتا ہے تو اللہ صاحب اسپر ناخوش ہوتا ہے اور اسکی طرف غضب الہی متوجہ ہوتا ہے جتنے آدمی دنیا مین گناہ کرتے ہین جسقدر غضب الہی اون سب لوگون کی طرف ہوتا ہے اون سب سے زیادہ غضب الہی اوسپر ہوتا ہے جو کعبہ شریف کے حرم مین گناہ کرے اور جو شخص کافرون کی رسم مسلمانون مین جاری کیا چاہے اور جو ناحق کسی مسلمان کا خون کرنا چاہے اسواسطے کہ وہ شخص گویا اللہ تعالی کا مقابلہ کرتا ہے کعبہ شریف کو اللہ صاحب نے اپنا گھر ٹھہرایا اور وہان کے ادب کا اور وہان کی عبادت کا حکم دیا پھر جسنے وہان کا ادب نکیا وہان گناہ کیا تو اوسنے نہایت بی ادبی کی بلاتشبیہ جیسے کسی نے باوجود بادشاہ کے منع کرنے کے بادشاہ کے روبرو دیوان خاص مین قصور اور بے ادبی بادشاہ کی کی اور اللہ تعالی نے آدمی کو پیدا کیا اسکے آنکھ ناک کان اعضا درست بنائے اسکو بڑھایا دنیا مین جگہ دی

پھر ایمان اُسکو دیا پھر جسنے اُسکو مارڈالنا چاہا تو گویا اللہ کا مقابلہ کیا کہ جسکو اللہ تعالے
رکھنا چاہئے اُسکو یہ مٹانا چاہے اور اگلے لوگون نے کچھ اپنی عقل سے رسم رد یہ نکال لئے تھے
کہ اُنکو وہ نیک جانتے تھے اللہ تعالے نے پیغمبر صاحب کو پیغمبر کرکے قرآن دیکر بھیجا اور حکم کیا
کہ اگلے کافرون کی رسم رسوم کو مٹادین اور لوگون کو اُسکے کرنے سے باز رکھین پھر جو شخص
وہ رسم و رسوم اگلے کافرون کی پھر جاری کرے اور چاہے کہ مسلمانون مین وہ رسمین جاری
ہوجاوین تو اُسنے گویا شریعت کے مٹانے کی بنیاد ڈالی اور کفر کے جاری ہونے کی تدبیر
کی تو یہہ شخص گویا خدا تعالے کا مقابلہ کیا چاہتا ہے کہ جسکو خدا مٹایا چاہے یہ جاری کیا
چاہتا ہے اور خدا لے تعالے کا دشمن ٹہیر جاتا ہے اور اگلے کافرون کی یہی رسمین اور
عادتین تھین کہ اپنے مولویون و درویشون کی نکالی ہوئی بات کو عین خدا ہی کا حکم سمجھنا اور
باوجود مخالفت فرمودۂ خدا اور رسول کے اُس بات کو غلط نہ جاننا اور نہ چھوڑنا اور
خدا رسول کے کلام کے مقابلہ مین اُس بات کی سند پکڑنا اپنے باپ دادے کی رسم رد یہ
کو مقدم جاننا مسئلہ کے مقابلہ مین اُسکی دلیل اور سند پکڑنا دنیا کی طمع یا لوگون کے بُرا ماننے
کے خوف سے یا نفسانیت کی راہ سے سچا مسئلہ بیان نکرنا کلام اللہ اور کلام الرسول مین تحریف
کمی بیشی کرنا اپنی خواہش کے موافق مسئلہ تاویلی تراشنا لینا صلح کل کا رویہ اختیار
کرنا اپنی ذات نسب خاندان پر فخر کرنا اُس مین دون کی لینا مردون کے بیان
کرکے چلاکر رونا پیٹنا ماتم مین سیاہ کپڑے پہنا قبرین بلندی کی بنانا قبرون پر یا مقبرہ مین
اُسکی تاریخ وغیرہ لکھنا مقبرے بنانا قبرون پر مسجدین بنانا وہان کہانا چڑہانا بے راگ کو عبادت
سمجھنا نوروز کو ماننا صفر کے مہینے کے تیرہ دن کو نامبارک سمجھنا سعادت نحوست ستارون
کی اور دنون کی ماننا جن پریون کی ماننا کرنا منگنون لینا بزرگون کی منتین ماننا بزرگون کی تصویر
اچھوتی ٹہہرانا تصویرون کی تعظیم کرنا اور جس شخص سے کچھ معجزہ کرامت نہ ہوا اُسکو پیغمبر
ولی نہ سمجھنا وغیرہ یہ ہزارون رسمین اور عادتین سب یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور دہریہ منافقون
کے اور مکہ والی اگلے مشرکون کی ہین اور سوا اُسکے اور ہزارہا رسمین ہندون کی ہین کہ لوگون نے اپنے
یہان دیکھکر لین کہ پیغمبر خدا ایسی ہی باتونکے مٹانیکو اور ایسی ہی رسمون کے دفع کرنیکے لئے آئے

اور قرآن نازل ہوا پھر جو شخص ایسی رسمین اور عادتین اختیار کرے اور مسلمانونمین جاری کرے تو وہ شخص اس حدیث کی بموجب اللہ تعالے کی طرف سے مغضوب ہے، راندہ گیا خدا کی غضب مین گرفتار اور خدا کے دشمنون مین شمار اس مقام پر معلوم رکھنا چاہیئے کہ ایک قسم کی بدعت یہ بھی ہے اگلے کافرونکی رسوم اور عادت اسلام مین جاری کرنا گویا وہ رسم اسلام مین نئی نکلی بعضے شخص جو شبہ کرتی ہین کہ جس کام کی صریح برائی قرآن وحدیث مین نہین آئی اسکو ہم کیون برا جانین سو یہ بات غلط ہے اسواسطے کہ جس کام کی ہمکو خدا اور رسول کی طرف سے اجازت نہوئی وہ کام ہم کو منع ہے

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّتِهٖ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نبی کو بھیجا اللہ تعالے نے اسکی اُمت پاس مجھسے پہلی تو ہوئے تھے اسکی امت مین کچھ لوگ صاف دل اسکی مددگار اور یار کہ اختیار کرتی تھے اس نبی کا رویہ اور عمل کرتے تھے اسکے حکم موافق پھر یون ہوتا کہ پیدا ہوتے انکے بعد بدرویہ لوگ کہ وہ لوگون کو کہتے جو خود نکرتے اور کرتی ایسے کام جنکا حکم نہوتا تو جسنے جہاد کیا اُنپر اپنے ہاتھ سے سو وہ مسلمان کامل ہے اور جو جہاد کرے اُنپر اپنی زبان سے وہ بھی مسلمان ہے اور جو جہاد کرے اُنپر اپنے دل سے وہ بھی مسلمان ہے اور نہین ہے بعد اسکی کچھ ایمان رائی کے دانہ برابر حضرت نے اپنے اُمت کے خبردار کرنے کو اگلے پیغمبرون کی امتون کا حال بیان کیا سو حضرت کی امت کا بھی یہی حال ہوا کہ حضرت کے اصحاب صاف دل پاک باطن لوگ تھے کہ حضرت کے مددگار رہتے تھے اور حضرت کے حکم موافق عمل کرتے تھے بعد ایک مدت کے ایسے لوگ پیدا ہوئے کہ لوگون کو اور کچھ بتلاتے اور آپ اور کچھ کرتے خود فضیحت بدیگران نصیحت اور ایسے کام کرتے جسکا

یعنے نئی ہی ایجاد کے کام بدعت کے سو حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اُنپر

کرے کہ انکو بارے اور اُن کا وہ بدعت کا کام متغیر کردے اور توڑ ڈالے اور اُسکا کارخانہ
برہم کردے سو وہ کامل مسلمان ہے اوّل درجہ کا اور جو کوئی صرف زبان سے منع کرے
بدعت سے اور اسکی برائی بیان کرے اور بدعتی کو نصیحت اور بدعت کی فضیحت کرے وہ بھی
مسلمان ہے دوسرے درجہ کا اور جو شخص اُس بدعت کے کام کو دل سے بُرا جانے اور فکر
اور تدبیر اُسکے دور ہونے کی کرے اور بدعتی سے دل نہ ملاوے وہ بھی مسلمان ہے تیسرے
درجہ کا ضعیف الایمان اور جو اتنا بھی نہو اُسمین رائی برابر بھی ایمان نہین اس سے معلوم
ہوا کہ جو خود بدعتی موجد بدعات ہو اُسکے ایمان کا کیا ٹھکانا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ
مسلمان سے جسقدر ہو سکے اُسقدر بدعت کے موقوف ہونے کے واسطے کوشش کرے اور بدعت
کے کام کو توڑے اور زبان سے بدعتیون کو نصیحت کرے اور بدعت کے عیب بیان کرے
اور دل سے بدعت کو بُرا جانے اور بدعتیون سے دوستی اور اتحاد نہ رکھے اور رکھے تو ایمان
مین نقصان ہے اور جسقدر بدعت سے بچے اور بدعت کو موقوف کرے اوتنا ہی ایمان کامل
ہو اور یہ بھی دریافت ہوا کہ جس کام کا حکم نہو اگرچہ منافی اور ممانعت بھی نہوئی اُس کام
کو کرنا بدعت ہے اور ممنوع مثلاً کہنیون تک دونو ہاتھ وضو مین دھونا فرض ہے اور
نخنون تک دھونا صریح منع بھی نہین ہے اور حکم بھی نہین تو اب اگر کوئی شخص وضو مین نخنون
تک ہاتھ دھوے اور جانے کہ مین اچھا کرتا ہون تو اُسکو منع کرینگے کہ وضو مین اسطرح
دونو ہاتھ دھونے کا حکم نہین ہوا یا مثلاً اذان مین اول چار دفعہ اللہ اکبر کہنا چاہیے پھر
کوئی شخص پانچ دفعہ اگر کہے اور دلیل لائے کہ پانچ دفعہ اذان مین اللہ اکبر کہنا منع نہین
آیا تو اُسکو رد کرین گے اور یہی کہین گے کہ چار مرتبہ سے زیادہ کہنے کا حکم نہین آیا یا
مثلاً اذان مین اشہد انّ محمد رسول اللہ کے ساتھ یون کہے اشہد انّ حضرت محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اسکو منع کرینگے یا مثلاً فجر کی دو سنت مقرر ہین کوئی تین
یا چار رکعت سنتین فجر کو پڑہے تو اسیطرح اُسکو بھی منع کرین گے اور یہی کہین گے
کہ اسطرح سے حکم نہین ہوا منع کرنے کو صرف یہی دلیل کافی ہے کہ اس کام کی شریعت
مین صراحتہً یا اشارتہً اجازت نہین آئی مگر ہان کام کرنے کے واسطے البتہ دلیل چاہیے

اور حکم بتلاے خواہ آیت ہو یا حدیث ہو یا حضرت کے صحابون کا اور تابعین کا عمل اور اتفاق
ہو اخرج الترمذی عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لیاتین علی امتی کما اتی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی
ان کان منھم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان
بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلث
وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ
قال ما انا علیہ واصحابی وانہ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بھم تلک
الاھواء کما یتجاری الکلب لصاحبہ لا یبقی
منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ
مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور آویگا ایک ایسا وقت میری امت پر جیسا آیا نبی اسرائیل پر
جیسے ایک جوتی برابر دوسری کے یہان تک کہ اگر ہوا ان مین کوئی ایسا کہ اسنے برا
کام کیا اپنی ماسے علانیہ تو البتہ ہوگا میری امت مین بھے ایسا شخص کہ کرے گا ایسا
اور بنی اسرائیل پھوٹکر ہوگئے بہتر فرقے اور پھوٹ کر ہوجاویگی میری امت تہتر
فرقے کہ سب وہ دوزخی ہون گے سوا ایک فرقہ کے صحابون نے عرض کیا کون
ہے وہ ایک فرقہ یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ جو اس طریقہ پر ہین جسپر مین
ہون اور میرے یار اور یون ہوگا کہ نکلین گے میری امت سے ایسے گروہ کہ
جاری ہون گی ان مین بدعتین جیسے جاری ہوتی ہے ہڑک کتے کے کاٹے ہوئے
کو کہ نہین باقی رہتی اسکی کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر پہنچ جاتی ہے اس مین
ف یعنی جیسے کتے کاٹے کی بیماری آدمی کے بالکل رگ وریشہ مین گوشت
وپوست جوڑ بند مین پہنچ جاتی ہے ویسے ہی ایک زمانہ میری امت پر ایسا آوے
گا کہ لوگون مین بدعتین جاری ہوجاوین گی عقیدے اور عبادتین اور وظیفے
اور روزے نماز صدقہ خیرات مراقبہ نئی نئی طرح کے نکلین گے اور

مسلمانونکے دین مین یہود اور نصاری سے بھی زیادہ پھوٹ پڑیگی کہ دی تو بہتری فرقہ ہوگئے یہ تہتر فرقہ ہوجاوینگے سو ویسا ہی ہوا کوئی خارجی ہوا کوئی رافضی کوئی جبری کوئی قدری کوئی معتزلی کوئی آزاد کوئی ستراشاہی اور کوئی سُنّی سو حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے صحابونکے عقیدے اور طریقے اور رسم و عادت یعنی سنت کے موافق عمل کرینوالا جو فرقہ ہووہ بہشتی اور جنتی اور باقی سب فرقے جو بدعت کی نئی نئی باتین نکالکر گروہ گروہ متفرق ہوگئے وہ سب دوزخی ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حضرت کے یارون کے عقیدے اور رسم و عادت اور عبادت کے موافق اپنا عقیدہ اور عبادات اور رسم اور عادت درست رکھے تو وہ جنتی اور سچا سُنّی مسلمان سُنت کے موافق ہے اور جو شخص اُنکے عقیدے اور عبادت اور رسم اور عادت کے سوا اور طریقے نکالے یا اونکے طریقے مین کچھ کمی بیشی کرے سو وہ اپنے واسطے دوزخ کی راہ صاف کرتا ہے اُنکے طریقہ مین کیا نقصان پایا جو آدمی اور طریقہ نکالے اور پھر مسلمانی کا دعوی کرے جھوٹے نام سے کام نہین چلتا بلکہ الزام آتا ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّعَمْ یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ انسؓ نے نقل کیا کہ مجھکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای بچے اگر تجھسے ہوسکے کہ تو صبح اور شام کرے اور تیرے دل مین کسی کی طرف سے کدورت اور میل یعنی کینہ عداوت نہو تو کر پھر فرمایا ای بچے یہ میری سُنت ہے اور جسنے میری سُنت کو دوست رکھا اور جسنے مجھکو چاہا اور دوست رکھا تو وہ میرے ساتھ بہشت مین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کی درستی یہی ہے کہ سنت کے موافق عمل کیجیے اور یہ بھی دریافت ہوا کہ جو شخص سُنت کے موافق عمل کریگا وہ پورے مرتبہ کا بہشتی ہے کہ بہشت مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگا تو ہر مسلمان طالب بہشت کو چاہیے کہ جسقدر ہوسکے اُسقدر سُنت کو اختیار کرے

اور بدعت کو ترک کرے اور بدعت سے بیزار رہے اور ایک سنت یہ بھی ہے کہ شام سے
صبح تک اور صبح سے شام تک یعنی مدام کسیکی عداوت اور کسی سے بغض اور کینہ دل مین نہ ہے
اَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے چنگل مارا یعنے عمل کیا میری سنت پر میری اُمت کے
فساد کے وقت تو اُسکو ثواب سو شہید کا ہے ف یعنی جب امت کے لوگ طرح طرح کی
بدعتین ایجاد کرین گے اور ہر ایک اپنی بدعت کو نیک جانکر ذوق وشوق سے عمل مین لاویگا
اور ہزارہا بدعتین ہونگی پھر بعضی بدعت کو کوئی فرض جانیگا اور بعضی کو کوئی واجب بتاویگا
اور بعضی کو کوئی سنت ٹھیراویگا اور کوئی مصلحت وقتی اور دنیاوی قرار دیگا اور کوئی رسم اپنے
بزرگون کی جانکر اور کوئی عوام کے طعن کے خوف سے عمل مین لاویگا اور ہر ایک اپنی بات پر اڑا
رہیگا تو ایسے وقت مین جو شخص سنت پر عمل کریگا اور اُس بدعت سے کنارہ کریگا اور حضرت
کے طریق کو نہایت مضبوط پکڑیگا اور کسی حال مین نہ چھوڑیگا تو اُسکو سو شہید کے موافق ثواب ملے
گا اسواسطے کہ ہزارون بدعتی اُسکے دشمن ہونگے اور اُسکو برا کہین گے بلکہ اُسکی جان اور آبرو
کھونے کی فکر مین رہین گے اور وہ موافق سنت کے خود صبر کریگا اسلیئے اُسکو سو شہید برابر
ثواب ملیگا سو اب اُسی اختلاف اور بدعات کا وقت ہے کہ ہر شخص اپنی ہی گاتا ہے اور
جو جسکے جی مین آتا ہے بید ہر ک عمل مین لاتا ہے پھر کوئی آپ ہی نئی نئی باتین ایجاد کرتا ہے
اور کوئی غیر مذہبون اور بد دینون سی رسوم اور بدعات یاد کرتا ہے یہ سب خرابیان اسی
پر ہین کہ لوگون نے قرآن حدیث پر رہنا اور اُسکے معنی دریافت کرنا چھوڑ دیا یا اس علم شریف
مین سستی کی اور اور علمون مین لگ پڑے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ عَنْ جَابِرٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّعَمْ حِیْنَ اَتَاهُ عُمَرُ رض فَقَالَ اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِیْثَ مِنْ یَهُوْدَ تُعْجِبُنَا فَتَرٰی اَنْ
نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی لَقَدْ جِئْتُكُمْ
بِهَا بَیْضَاءَ نَقِیَّةً وَلَوْ كَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اِتِّبَاعِیْ ترجمہ مشکوٰۃ کے

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ ذکر کیا امام احمد اور بیہقی نے کہ جابر نے نقل کیا کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آئے عمر رض اور کہا کہ ہم سنتے ہین باتین یہود یون سے سو اچھی معلوم
ہین ہمین سو بھلا تم اجازت دیتی ہو ہمکو کہ ہم لکھہ لین کہہ آنحضرت نے تو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ کیا تم
حیران ہو جیسے حیران ہوئے یہود اور نصاریٰ سو نے شبہہ مین تو لایا ہون تمہارے پاس شریعت
روشن اور صاف اگر زندہ ہوتے موسیٰ تو نہ بن آئی انکو کچھہ سوا میری پیروی کے ف یعنی
جس دین مین نقصان ہوتا ہے اور سب احکام نہین کھلتے تو اس دین کے علما اور لوگ حیران ہوتے
ہین کہ فلانے کام مین کیا حکم کیجیے اور کیسا فتوے دیجیے اور فلانے کام کو کیونکر کریے تو وہ لوگ
اور دین والے لوگونسی سیکھہ کر ویسا ہی کرتے ہین جیسے یہود اور نصاریٰ کہ جب انھون نے اپنے دین
مین سب احکام نہ پائی یا دین کے احکام انکی سمجھہ مین نہ آئے تو اور دین والونکی باتین حیران ہو کر انھون
نے سیکھہ لین سو اس دین اسلام مین اللہ تعالےٰ نے سب احکام بیان کئے اور اسکی تفصیل پیغمبر خدا سے
بخوبی معلوم ہوئی اور کسی بات مین اشتباہ اور دہوکا نرہا اور اس شریعت مین کسی اور دین کی
حاجت نرہی اور سب اگلے دین منسوخ ہوگئے اگر اسوقت مین یہود یون کے پیغمبر حضرت موسیٰ بھی زندہ
ہوتے تو اس شریعت پر چلتے سو یہود اور نصاریٰ کس گنتی اور شمار مین ہین اور کیا چیز ہین جو
ہم انسے باتین سیکھین پھر اگر ہم انسے دین کی باتین سیکھین تو گویا اپنے دین کو ناقص اور انکے دین
کو کامل اور پورا جانین اور اس بات سے ایمان مین نقصان آتا ہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ
اور دینون کے علم پڑہنا اور دین والونسے باتین سیکھنا اور اختیار کرنا نچاہیے مگر بان جو کوئی اور دین
والونکی باتین اس سے پرہیز کرنی اور بچنے کے لئے یاد کرنیکے واسطے دریافت کری تو یہ بھی بات ہی تو ایسا
شخص چاہیے کہ پھلے آپ مسلمانی کے دین مین پکا اور مضبوط اور عالم ہو اس زمانہ کی اکثر لوگ اسی سبب سے
گمراہی مین پڑگئے کہ اپنے دین کی تو خبر نرکھی اور کچھہ رسم و رواج یہود کے اور کچھہ نصارے کے اور
کچھہ ہنود کے سیکھہ لیے اور کرنے لگے اور پھر اسکو اپنے دین کی بات جانتے ہین چنانچہ اکثر جاہل جب
نصاریٰ کی پکی قبرین اور اونچی اور اسپر مقبرے قبے بنے ہوئے اور اسپر تاریخین اور نام مردونکے
لکھے دیکھتے ہین یا ہندوؤن کی شادی اور موت کی رسم و رسوم دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ ایسی باتین
ہمارے بھی دین مین ہین اور یہ نہین جانتے کہ اس دین کے نادانون نے انہین لوگون سے

یہ باتین سیکھہ لین اور آپ کو انکے مشابہ کر لیا اور پھر اگر کوئی نصیحت کرے تو اُس سے ردوبدل
کرتے ہین اور جھگڑتے ہین اَخرَجَ اَحمَدُ وَ التِّرمِذِیُّ عَن اَبِی اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَومٌ بَعدَ ھُدًی کَانُوا عَلَیہِ اِلَّا
اُوتُوا الجَدَلَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الاٰیَۃَ مَا ضَرَبُوہُ لَکَ
اِلَّا جَدَلًا بَل ھُم قَومٌ خَصِمُونَ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی
کہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ گمراہ نہوئی کوئی قوم ہدایت پانیکے بعد جس ہدایت پر تھی مگر اس سبب سے کہ ملا انکو جھگڑا
پھر پڑھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ تجھسے بحث نہین کرتے کافر
مگر جھگڑے سے بلکہ یہ لوگ نرے جھگڑالو ہین ف یعنی جھگڑا اُسکو کہتے ہین کہ آپ ناحق پر ہو
اور حق والیکو مکرانا چاہے سو فرمایا کہ دین کے کام مین جبتک اگلے لوگ حق بات کو مانتے رہے
تب تک نیک راہ اور ہدایت پر رہے اور جب ناحق بات کو رایج اور جاری کرنے لگے اور
حق بات مین چون وچرا کی اور اُسکو مکرانے لگے تو گمراہ ہوگئے سو مسلمانکو چاہیے کہ بدعت کی کا پیر
جھگڑے نہین اور حق بات کی جو قرآن وحدیث مین لکھی ہو پیروی کرے اور جو شخص بدعت کیلیے جھگڑے
اور بدعت جاری کرے انجام اُسکا گمراہی ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اکثر کافر حق
باتکو حق جانتے تھے اور پھر جھگڑتے تھے سو اللہ تعالی نے انکو قرآن مین فرمایا کہ یہ لوگ نرے
جھگڑالو ہین اور بحث اور گفتگو حق کی تحقیق کے واسطے نہین کرتے مگر اسواسطے کرتے ہین کہ حق بات
مکو مکرا لین سبحان اللہ ایک مسلمان قرآن وحدیث سے ثابت کرتا ہے کہ یہ کام بدعت ہی اور
کرنا نچاہیے دوسرا اُسکے مقابلہ مین کہتا ہے کہ یہ کام ہمارے باپ دادے یا ہمارے پیر یا ہمارے
شہر کے لوگ کرتے ہین سو ہم بھی کرین گے اور نہ چھوڑینگے خدا اور رسول کے حکم کو اور بزرگون
نکالی ہوئی بدعت سے کتنا اور حقیر جانا اور آسان اور سہل کام شریعت کے چھوڑکر ناحق کی
سختی اور تکلیف شاق دنیا اور آخرت کی اپنے واسطے گوارا کی اور گمراہی مین پڑگئے اَخرَجَ
اَبُودَاوُدَ عَن اَنَسٍ اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ
یَقُولُ لَا تُشَدِّدُوا عَلٰی اَنفُسِکُم فَیُشَدِّدَ اللّٰہُ عَلَیکُم فَاِنَّ

قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ رَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ انسؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ سختی نہ اختیار کرو اپنی جانون پر کہ سختی رکھیگا اللہ تم پر جس قوم نی سختی اختیار کی اپنے اوپر تو سختی رکھی اللہ نے اُنپر سو وہی باقی ہین انھین مین سے گرجون مین اور دیرون مین فرمایا اللہ تعالی نے یہ درویشی جو ایجاد کی ہے اور بدعت نکالی ہے انھون نے سو ہمنے تو فرض نہین کی تھی اُنپر **ف** یعنی بعضی لوگ یہود اور نصاری مین درویش ہوتی تھی کہ آبادی چھوڑ کر جنگلون مین جا رہتے تھے اور رنات پہنتے تھے اور زنجیرین گلون مین ڈالتے تھے اور اپنی اُنکو خوجا کر ڈالتی تھی تاکہ زنا نہ کرین اور جانتے تھے کہ ہم اچھا کرتی ہین سو اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ فقیری اور درویشی جو انھون نے ایجاد کی سو اسکا ہمنے اُنکو حکم نہین دیا سو ہمارے حضرت نے اپنی امت کو فرمایا کہ جب آدمی مشکل مشکل کام اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالی بھی اُسکو چھوڑ دیتا ہی کہ وہ اُسی مشکل اور سخت کامون مین پڑا رہتا ہی اور اُسکی برائی اُسکی سمجھہ مین نہین آتی سو تم ایسی سخت کام ایجاد نکیجیو تمکو اللہ تعالی نے شریعت مین بہت آسان کام بتلائے ہین اُنکے سوا اپنی طرف سے بے حکم خدا اور رسول کے سخت اور مشکل کام اپنے اوپر اختیار نہ کرو جیسے وسواس کے ماری اور کسی مسلمان کا برتن اور پانی اور بغل اور کپڑا ناپاک سمجھنا اور وضو اور غسل وغیرہ مین بہت سا پانی خرچنا اور نیت نماز کی زبان سے بار بار کہنا اور ہر عمل کے واسطے بے سبب ہندوؤن کی طرح نہانا اور لوگون کی صحبت سے پرہیز کرنا اور فلانے فلانے ورد وظیفہ معمولی خلاف سنت ضرور پڑھنا مثلاً جب بندہ کام روزآوی تو اپکو ناپاک سمجھکر نہاکر کپڑے بدلکر ایک ورد ایجادی خواہ مخواہ پڑھنا یا جب فقیر ننگر گدی پر بیٹھے پھر اپنے مکان سے باہر نکلنا اور اپنی طرف سے طرح طرح کے وظیفے ورد ایجاد کرنا یا اور کے ایجاد کے موافق قید و شروط سے پڑھنا اور نماز معکوس پڑھنا اور ہفتہ مین ایک روز گوشت ترک کرنا اچھا کپڑا مباح نہ پہننا یا اچھے کھانے کو جو حلال طیب ہو نہ کھانا یا ایک ترکاری کا ترک کر دینا یا کسی مہینے یا کسی روز مخصوص مین کوئی چیز مخصوص ترک کرنا یا شادی موت کی رسوم کو موافق شرع نکاح اور موت کے سمجھ کر خواہ مخواہ بجالانا اور جب تک وہ رسوم اپنے معمولے نہون تب

تک اُس نکاح شادی موت کو اچھا نہ سمجھنا اور جبتک وہ لوازمات جمع نہ ہو لین تب تک ختنہ اور
شادی مین دیر کرنا یا مثلاً اپنی وضع اور لباس معمولی خاندانی کے سوا اور وضع اور لباس اور القاب
کو اگرچہ مباح اور جائز ہو اپنے واسطے مکروہ سمجھنا یا سال کے بعد ضرور سمجھکر فلانے بزرگ کا عرس
کرنا یا سال کے بعد فلانی فلانی قبر کی زیارت کو خواہ مخواہ جانا اور سوا اسکے ہزار دن باتین ہین
پھر ایسے ایسے کامون کو عبادت اور ثواب جانتا حالانکہ یہ سب بدعات ہین لوگون کے ایجادی کہ
اگلی امتون کے لوگ ایسی ہی کام کرکے سختی مین پڑ گئے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی مہر اُنسے اُٹھالی
اور اُنکو ایسی سختی اور مشکلون مین چھوڑ دیا سو اُنھین مین کے کچھ لوگ بعضی خانقاہون اور چلہ گاہون
اور درگاہون اور دہرون اور گرجون مین باقی موجود ہین اُس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہیئے
کہ اپنی طرف سے اپنے اوپر کوئی بات نہ ٹھیرالے جو کام خدا رسول نے عبادت تبلائی وہ عبادت
جانے اور بجالاوے اور جو چیز حلال اور مباح ہے اُسکو کھاوے اور عمل مین لاوے مگر ہان
بعضے امر حلال مباح سے اگر کسی بڑی عمدہ عبادت نا مور مین خلل پڑتا ہو یا اُس مباح اور
حلال سے آدمی گناہ مین گرفتار ہوتا ہو تو ایسی جگہ اُس مباح اور حلال کو اتنے ہی مطلب تک
ترک کردے مگر حلال اور مباح جانتا رہے جیسے بیمار مرض کے خوف سے اچھا ہونے کے
لئے طبیب کی صلاح موافق روٹی گوشت وغیرہ ترک کرے پھر جب صحت ہو جاوے تب کھاوے
اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعت مین جسکام کا جسقدر حکم ہو وتنا ہی ورویسا ہے
بجالاوے اپنی طرف سے احتیاط نام رکھکر کچھ اور قیدین نہ بڑھاوے اَخْرَجَ مَالِكٌ عَنْ مَالِكِ
بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا
مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب
والسنۃ مین لکھا ہے کہ نقل کیا امام مالک نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ رہا
مین نے تم مین دو چیزین کہ ہرگز گمراہ نہوگے جبتک مضبوط پکڑے رہوگے اُن دونون کو
ایک کتاب اللہ کی اور دوسرے سنت رسول اللہ کی ف یعنے آدمی کشمکش مین گرفتار
ہے دنیا اپنی طرف بلاتی ہے شیطان اپنی طرف کھینچتا ہے باپ ماں اپنے رویہ پر چلایا چاہتے
ہین اور بادشاہ امیر اپنے رویہ پر اور استاد پیر اپنے طریقہ پر اور دوست کاشنا

فحشکیہ قول ہم گمراہ ہے
حضرت عباس کی درگاہ ہے
حضرت عباس یان آئی تھی
لکھنؤ مین وہ علم لائے تھے
زندگی بھر لکھنؤ کے نام کی
آخری مجلس مین کمی چھوڑ گئے
کربلا مین اٹھا بات کر گئے
کیا یہ فرماتے ہی تبدیل دیا
وان وہ کس درجہ کے بزرگ تھے

اپنی وضع پر اور جو رد اولاد اپنی مرضی موافق آدمی کو چاہتے ہین اور آدمی کو اُن سب سے حاجتین رہتی ہین
اللہ تعالے نے کلام اللہ مین اور حدیث مین رسول اللہ نے دینا کمانے کے اور شیطان
دفع کرنے کے جیسے اور اسباب اور ماباپ کی تابعداری کی طرح اور بادشاہ و امیر کی فرمان
برداری کی وضع اور استاد کی اور پیر کی پیروی کا طریق اور دوست آشنا کی دوستی بتا ہے کہ ان سب
اور جورو اولاد کے حقوق سب مفصل بیان کئے تو جبتک آدمی اللہ تعالی کی کتاب قرآن اور
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے رویہ اور طریق کو مضبوط پکڑے رہے کہ کسی حال مین نہ چھوڑے
تب تک ہرگز گمراہ نہ ہو اور اگر قرآن کو اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دے تو دینا
داری کے سبب یا ماباپ کے رویہ اور رسوم پر چلکر یا بادشاہ امیرون کی فرمانبرداری کرکے یا استاد
پیر کے بہکانے سے یا دوست آشنا کے اغوا سے یا جورو کی نابعداری سے گمراہ ہو جاوے
اور جو قرآن و سنت کو مضبوط اختیار کرے تو ان سبکا کہنا اسی بات مین ماننے جو کتاب اللہ
اور سنت کے موافق ہو اور نہین تو ہرگز نہ مانے بڑی کمبختی اسکی جو عیسی کو چھوڑ کر دجال کے
پیچھے جاوے اور زیادہ تر بدنصیبی اسکی جو اللہ ہادی مطلق اور محمد رسول اللہ رہنمائی برحق
کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا پیشوا بناوے اخرج رزین عن ابن مسعود قال من کان مستنا
فلیستن بمن قد مات فان الحی لا تؤمن علیہ الفتنۃ اولئک اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا افضل ھذہ الامۃ وابرھا قلوبا واعمقھا
علما واقلھا تکلفا اختارھم اللہ لصحبۃ نبیہ ولاقامۃ دینہ فاعرفوا
لھم فضلھم واتبعوھم فانھم علی الھدی المستقیم ترجمہ مشکوۃ کے باب
الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ رزین نے نقل کیا کہ فرمایا حضرت عبد اللہ بن
مسعود نے کہ جسکو اپنا رویہ اختیار کرنا ہو اور سیدہی راہ چلنا ہو تو چاہیئے کہ وہ راہ چلے
اور پیروی کرے انکی جو مرگئے اس لئے کہ زندون پر فتنہ کی امن نہین سو وہ لوگ اصحاب
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے کہ وہ افضل تھے اس امت مین اور نیک تر تھے دلونسے
اور نہایت دوراندیش تھے از روے علم کے اور ادھر بس کم تھے تکلف مین کہ اختیار کیا تھا

اُنکو اللہ نے اپنی نبی کی صحبت کے لیے اور اپنے دین کے قائم کرنیکے واسطے سو دریافت کر لیا تھا اُنکی
بزرگیان اُو صحبے حلو اُنھیں کے قدم پر قدم اور جسقدر ہوسکے مضبوط پکڑو اُنکی خو بن اور عادتین اس
واسطے کہ وہ تمے سیدہی راہ پر تھے یعنی نئی نئی راہین اور رویہ نہ نکالو اور جسکو نیک راہ چلنا ہو
تو پیغمبر خدا صلعم کے یارونکے قدم پر قدم چلے اور اُنھین کی رسوم اور عادتین خوب مضبوط ہوکر اختیار
کرے اسواسطے کہ وہ لوگ نہایت صاف دل پاک باطن تھے اور اُنکو علم مین نہایت فہم تھا اور
فراست اور سمجھ تھی کہ دور کی بات سوجھتی تھی اور تکلف اُنمین نہایت کم تھا اور ظاہرداری
کم کرتے تھے اسیواسطے اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کا اُنکو مصاحب بنایا تھا کہ اُنسے دین قائم ہووے
سو اُنکی بزرگیان اور خوبیان دریافت کرو اور صراط مستقیم پر تھے بعد اُنکے جون جون پیغمبر صاحب
کا زمانہ دور ہوتا گیا پچھلے لوگ جو پیدا ہوتے گئے اُنکے کا مومنین شیطان دخل کرتا گیا اور نیز
نفسانیتین پیدا ہوئین اور اختلاف بہت سا پڑا سو مسلمانکو ایسے وقت مین یون ہی مناسب ہے کہ
حضرت کے صحابونکی راہ کو جو سب سے افضل اور پاک باطن اور بے تکلف اور سبکے سب اصل جاری کرنے
والے دین کے تھے اختیار کرے اور نئی نئی باتین نہ نکالے اور اُنکی نکالی ہوئی پر چلے اور نہیں
تو موت اور قیامت نزدیک ہی مرنیکے بعد اور قیامت کو حال معلوم ہوگا اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ
عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ يُحَالُ
بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ
فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ ترجمہ مشکوۃ کے باب الحوض والشفاعۃ مین لکھا ہے کہ
بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ سہل بن سعدؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ مین تم سب سے اگے جاؤنگا حوض کوثر پر سامان درست کرنیکو جو شخص میرے نکلے گا میری طرف سے
گا اور جو پیے گا ہرگز کبھی پیاسا نہو گا البتہ مجھپر وارد ہونگے کئی فرقے کہ مین پہچانتا ہون گا اونکو
اور وہ پہچانتے ہونگے مجھکو پھر بیچ مین پردہ ہوجاویگا میرے اور اُنکے بیچ مین تو مین کہونگا کہ یہ
تو میرے ہین تو کہا جاویگا تو نہین جانتا کہ کیا ہی نئی باتین نکالی تھین اُنھون نے تیرے
بعد تب مین کہون گا کہ دوری ہووے دوری اُسکو جسنے متغیر کیا میرے بعد دین کو

ف یعنی روز قیامت کو جب آفتاب میل برابر نزدیک ہوگا اور دوزخ سامنے ہوگا تو نہایت گرمی
کی شدت ہوگی اور لوگون کو پیاس لگیگی اور وہان ایک حوض ہوگا کہ جسکا پانی دودھ سی زیادہ سفید
اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سرد ہوگا اُس حوض پر ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم آگے سے جاکر ٹھیرینگے اور جو پیاسا اُودہر جاویگا حضرت اُسکو وہ پانی پلاوین گے تو وہ پھر
کبھی پیاسا نہوگا اس اثنا مین بدعتی لوگ بھی جنھون نے دین کے کام مین نئی نئی باتین اور رسمین
نکالی تھین اور سُنّت اُٹھاکر بدعت ایجاد کی تھی حوض کوثر پر جاوین گے لیکن اُسکے کہ وہ کلے
کوثر سے تھے اور نماز روزہ ادا کرتے تھے نشانیون سے پیغمبر صاحب اُن کو پہچانین گے کہ
یہ میری اُمت مین ہین اور وہ لوگ بھی حضرت کو پہچانین گے کہ یہ ہمارے پیغمبر ہین اس عرصہ
مین فرشتے ایک پردہ اُن بدعتیون کے اور حضرت کے درمیان مین آکر دینگے اور حوض پر
حضرت کے پاس اُنکو نجانے دین گے تو حضرت صاحب رحمۃ للعالمین یہ حال دیکھکر فرشتون
سے کہین گے کہ یہ تو میری اُمت کے لوگ ہین انکو کیون روکتے ہو وہ فرشتے عرض کرین گے
کہ حضرت آپکے بعد اِن لوگون نے دین مین نئی نئی باتین نکالی تھین کہ وہ آپکو معلوم نہین تو
حضرت یہ بات سنکر ایسے ناراض اور بیزار اُنسے ہوجاوین گے کہ باوجود اِس خلق عظیم کے اُن
لوگون کے حق مین فرشتون سے ایسی آفت کے وقت مین کہ یہ پیاسے محتاج ہون گے قیامت
کے میدان مین فرماوین گے کہ دور کرو انکو دور کرو کہ انھون نے میرے بعد دین مین نئی
نئی باتین نکالکر دین کی صورت بدل دی گویا دین ہی اور کر دیا بلکہ اصل دین مین خلل آگیا اور
جس واسطے اللہ تعالی نے پیغمبر صاحب کو رسول بناکر بھیجا تھا کہ بدعت کو اٹھاوین سو انھون نے
اور بدعتین ایجاد کین پھر ایک بات اور بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالی نے قرآن لوگون کی
ہدایت کے واسطے پیغمبر صاحب کی معرفت بھیجا اور دین دنیا کی سب باتین مجمل اور مفصل بیان قرآن
مین کردین اور پیغمبر صاحب نے اُس بموجب کرکے دکھا دیا اور مجمل بات کو مفصل کرکے بتا دیا جب
قرآن تمام ہوا اور حضرت کے دنیا سے جانے کے دن قریب ہوئے اللہ صاحب نے فرمایا کہ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا
ترجمہ یعنی آج کے دن کامل اور پورا کرچکا مین تمہارے لئے تمہارا دین اور تمام کرچکا مین

تمہیر اپنی نعمت اور فضل اور پسند کیا مین نے تمہارے واسطے اسلام کو دین یعنی قرآن مین سب باتین تمہارے
کام کی صاف صاف کہدین اور دین پورا اور کامل ہوچکا اور نعمت اللہ کی جو قرآن کا نازل ہونا
تھا سو پورا ہوچکا اسکے بعد اگر کوئی کچھ بات بڑہاوے اور نئی نکالے سو وہ بات قرآن سے
باہر ہے اور اللہ کے فضل سے ذرا اور دین اسلام سے بعید اور یا کوئی قرآن کے حکمون مین سے
کوئی بات گھٹاوے اور کم کرے تو دین مین جسکو اللہ نے پورا اور کامل کیا تھا نقصان کیا اور
اللہ کا فضل کم کردیا الغرض حبیب حضرت پیغمبر خدا اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین دنیا
سے تشریف لے گئے اور قرآن کا علم کم ہوتا گیا اور نئے لوگ پیدا ہوتے گئے اور دین مین نئی
بات نکالتے گئے پھر اُنکے بعد جو لوگ پیدا ہوئے اُن نئی باتون کو اپنے بزرگون کے راہ و
رسم جان کر اُس دین کی بات مین اُن رسمون کو ملا کر کرتے گئے پھر اب ایسا ہوگیا کہ وہ رسم
و رسوم اور دین کی بات ملکر ایک ہی بات ٹہیر گئی اور احمق لوگ اس بالکل مجموعہ کو دین کی
بات اور مسلمانی کے کام سمجھنے لگے تو دین جیسا اسوقت مین حضرت اور صحابون کے سامنے تھا
جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تہی ویسا نر ہا مثلاً ختنہ کرنا سنت ہے اور اسمین کچھ اور اسباب و
سامان نہین چاہئے اور حضرت اور اصحابونکے وقت مین اسیطرح بی تکلف لوگونکے جتنے ہلوکرتے
تہے پھر پچھلے لوگون نے اسمین نئی نئی پچین نکالین اور چہرکے کپڑے اور سہرا اور باجا اور راگ بجانا
پھر اب کے لوگ جاہل ان سب کام مونکو ختنے کے لوازمات سی سمجھتے ہین اور سنت مین بدعت کو ملا کر
سنت اور بدعت کو ایک کردیا علے ہذا القیاس نکاح وغیرہ مین بدعتین ایجاد کرکے نیک کام
اور بد کو ملا کر ایک ہی ٹہیرا لیا اور یہانتک نوبت پہونچی کہ جو نیک بخت موافق سنت حضرت کے اور
اصحابون کے رویہ کے موافق کرے اور کچھ رسم و رسوم نکرے تو لوگون کے نزدیک اسکا کام کام انبیا
کھدا اور کمبخت بدعتی اور جاہل اُسپر ہنسین اور طعن کرین اسلئے سب مسلمانونکو بدعات سے بچاکر سنت کے
موافق کرے آمین یا رب العالمین اور بعضی بدعتین بلکہ اکثر بدعتون کو لوگ ایمان کے کام سمجھتے
ہین تو اب دریافت کیا چاہئے کہ ایمان کسکا نام ہے اور ایمان کا کیا کام ہے اَلْفَصْلُ
الثَّانِیْ فِیْ ذِکْرِ حَقِیْقَۃِ الْاِیْمَانِ فصل دوسری ایمان کی حقیقت کی ذکر مین ف یعنی
اس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہو کہ ایمان کی حقیقت یہ ہے

اور اصل ایمان کے یہ کام ہین پھر جب یہ بات ثابت ہوجاوی تو عقلمند آدمی آپ ہی بوجھ لے کہ برخلاف اسکے جو کام ہین وہ بے ایمانی کے کام ہین یا ایمان کے کام ہین جانا چاہیے ایمانکے کام اللہ اور رسول کے بتائے سے معلوم ہوتے ہین اور اپنی عقل سے نہین بوجھے جاتے اگر صرف عقل سے معلوم ہوتے تو بڑے کاہل مسلمان بقراط اور ارسطاطالیس ہی ہوتے عقل کو شرع کے تابع کرنا چاہیے اور شرع عقل کے تابع نہین تو اب دریافت کیا چاہیئے کہ اللہ و رسول نے کون کون سے کام ایمان کے فرمائے قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مؤمنون مین کہ کامیاب نکل گئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز مین نوی ہین اور جو نکمی بات پر دہیان نہین کرتے اور جو زکوۃ دیا کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا اپنے ہاتھ کے مال پر سو اسپر نہین الزام پھر جو کوئی ڈھونڈے اسکے سوا سو وے ہین حد سے بڑھنے والے اور جو اپنی امانتون سے اور اپنے قرار سے خبردار ہین اور جو اپنی نماز دنسے خبردار ہین وہی ہین میراث لینے والے جو میراث پاوینگے بہشت دے اس مین ہمیشہ رہین گے ف یعنی جو مسلمان کہ نماز مین اخلاص سے اللہ کی طرف دل لگائے ہوئے اللہ کے خوف سے دبے جاتے ہین اور خیال اور وہم اور طرف نہین جانے دیتے اور جو لغو نکمی بات پر کہ جس سے دینا و دین کا کچھ فائدہ نہین چنانچہ راگ باجا کھیل تماشے پر دہیان نہین کرتے اور جو اپنے مال سے زکوۃ دیا کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہ کو روکتی ہین اور سوائے اپنی نکاحی عورتکے یا لونڈی کنیز کے اور سی صحبت نہین کرتے پھر جو شخص سوای اپنی نکاحی بی بی یا سوائے اپنی باندی کے اور کہین اپنی شہوت خرچ کرے جیسے منہ کرے یا کسی عورت کو اجرت دیکر اس سے زنا کرے یا صرف دوستی ہی سے زنا کرے یا زبردستی کسی عورت سے صحبت کرے یا غیر کی عورت سے کرے یا کسی کی باندی عاریت

لیکر اُس سے صحبت کرے یا مرد سے ایسی حرکت کرے یا جلق و سحاق کرے تو وہی حد سے بڑہنے والا ہے
زانی حرام کار اور جو لوگ امانت بجنسہ ادا کرتے ہین اور اپنا قول و عہد نباہتے ہین اور جو اپنی نمازونکی
کی خبرداری رکھتے ہین کہ وقت پر ادا کرتے ہین اور کسی حال مین نماز سے غفلت نہین کرتے ہین
سو ایسے لوگ مراد کو پہنچتے ہین اور اُنہین کا کام نکلا کہ حضرت آدم کے وارث ہونگے اور بہشت
کو میراث مین پاوینگے اور وہان ہمیشہ رہین گے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان نماز اپنے حضور
دل سے عجز و انکسار کے ساتہ وقت پر ادا کرے اور مال ہو تو زکوٰۃ دے اور امانت داری کرے
اور قول و قرار بنا ہے اور بیہودہ نکمے کام نکرے اور سوا اپنی عورت اور باندی کے اور
سے صحبت نکرے اور اپنی شہوت کی جگہہ کو روکے رہے تو تو کچہہ اسکا کام نکلے اور اصل مراد
کو پہنچے اور بہشت پاوے کہ یہ کام ایمانداری اور مسلمانی کے ہین انہین سے فلاح اور نجات
ہوتی ہے قال اللہ تبارک و تعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ
وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ
الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ دَرَجٰتٌ
عِنْدَ رَبِّھِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انفال مین کہ
ایمان والے وہی ہین کہ جب نام آوے اللہ کا ڈر جاوین اونکے دل اور جب پڑہے جاوین
اُنکے پاس اُسکے کلام زیادہ ہوے اُنکا ایمان اور اپنے رب پر بہروسا کرتے رہتے ہین جو قائم
رکھتے ہین نماز اور ہمارا دیا کچہہ خرچ کرتے ہین سچے ایمان والے اُنکے واسطے درجے ہین اُنکے رب کے پاس
اور مغفرت اور روزی آبرو کی ف یعنی ایمان کی نشانیان اور پتے یہ ہین جب آدمی کے سامنے
اللہ کا ذکر آوے تو ڈر جاوے اور دل اُسکا مارے ہیبت کے کانپ اُٹہے اور جب اللہ کا کلام اُنکے سامنے
پڑہا جاوے تو شوق سے دل لگا کر سُنے اور ہر حکم کو مانے اور ہر بات کو سچا جانے اور اوپر یقین
لاوے تو ہر بار سُننے سے اُنکا ایمان مضبوط ہو اور اللہ پر یقین صادق زیادہ ہو اور اپنے رب
پر بہروسا رکہے اور کسیکی پرواہ نکرے اور نماز کو اچھی طرح سیدہی درست ادا کرے اور خدا نے جو مال
و متاع دیا سو اُسکے راہ پر اُنمین سے اُسکے حکم بموجب خرچ کرے تو وہی مسلمان سچا
ایماندار تو جون جون اُسکی یہ باتین زیادہ ہوتی جاوین اُتنا ہی اللہ کے نزدیک

ذکر جہاں بہشت رضوان دیکر
حال جہاں حضرت قرآن مین کہا
پھر کہان ہونگے انتہا فرش و فروش
کیا کہا ہے حور و غلمان کا
کیا کہینگے حال آپس کا
خود ہو دعوت باغ بہشت
پھر ہی جاوے وہ بنا بیمار ہو
کیا بازار بیچنا ہو

نزدیک اُسکا مرتبہ بڑہتا جاوے پہر ایسے شخص سے اگر کچھہ گناہ بہی ہو تو اللہ معاف کردے اور اُسکو
بہشت مین عزت و آبرو کی روزی دے اِن بات سے معلوم ہوا کہ جسمین یہ باتین نہون پہر وہ
مسلمانی کا دعوٰی کرے وہ جہوٹا ہے دعوی اُسکا تب سچا ہو جب اُس کے پاس گواہ ہون جو مذکور ہوے
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ
اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورہ انفال مین کہ اور جو لوگ ایمان لائے اور گہر چہوڑ آئے اور
لڑے اللہ کی راہ مین اور جن لوگون نے جگہ دی اور مدد کی وہی ہین مسلمان ٹہیک اُن کو
بخشش ہے اور روزی عزت کی ف یعنی جن لوگون نے مسلمانی کا دین قبول کیا پہر جب
حکم خدا کے کافرون کے ملک سے اپنا گہر چہوڑ کر نکل گئے اور اللہ کی راہ مین جہاد کیا اور
لڑے اور وہ لوگ جنہون نے اپنے ملک مین اور اپنے بیچ مین اُنکو جگہ دی اور اُنکی مدد کی سو ایسے
ہی لوگ ہین ٹہیک مسلمان سچے کہ اُن کی بخشش ہوگی اور بہشت مین عزت کی روزی ملے گی
اِس سے یہ معلوم ہوا کہ مسلمانی کے یہ کام ہین کہ کافرون کے ملک سے نکل جانا اور جہاد کرنا
اور مجاہدون کو اپنے بیچ مین جگہ دینا اُنکی مدد کرنا پہر جو شخص یہ کام نہ کرے وہ ٹہیک مسلمان نہین
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا
وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حجرات مین کہ ایمان والے وہی ہین کہ جو یقین لائے اللہ اور
رسول پر پہر شبہ نہ لائے اور لڑے اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ مین وے جو ہین وہی ہین سچے
ف یعنی لانا اللہ پر یہ ہے کہ اللہ ہی کو اپنا خالق مالک حاجت روا مشکل کشا روزی رزق
دینے والا سمجہے اور جتنی خوبیان اور وصف کمال کے ہین سب اُسمین جانے اور جتنے نقصان
ہین سب سے اُسکو پاک سمجہے پہر اُسکے حکم کو جان و دل سے قبول کرے اُسی کی طرف ہر حال مین نظر
رکہے آسانی اور آرام مین اُسی کا شکر کرے اور رنج و مصیبت مشکل مین اُسی کی طرف رجوع لاوے
اُسکے کام کو سب سے مقدم رکہے اپنی مرضی نامرضی اُسکے حکم کے تابع کردے اپنے آپ کو اُسکے
روبرو ناچیز سے ناچیز جانے پہر اِن باتون مین کبہی شبہ نہ لاوے اور اللہ کے رسول پر

یقین لانا یہ ہے کہ اُس رسول کو اللہ کا بندہ مقبول سب مخلوق سے کمالات اور خوبیون مین افضل جانے اور جو
بات رسول فرماوے اُسکے بجالانے مین اللہ تعالیٰ کی مرضی سمجھے اور رسول کے حکم کو سب مخلوق کے حکم
سے مقدم کرے اور اُسمین اپنی عقل ناقص کو دخل نہ دے اور اُسکے حکم مقابلہ مین کسی کا حکم نہ مانے
اور اُس کے فرمودے کو برحق جانے پر اس بات مین ایسا مضبوط ہو جاوے کہ کبھی شبہ نہ
آوے سو جو شخص کہ ایسا ہو اور اللہ کی راہ مین کافرون سے لڑے اور جان و مال اپنا اُسکے حکم
پر نثار کرے وہی سچا مسلمان ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانی کے کام یہی ہین کہ اللہ اور رسول پر
یقین لانا اور شبہ مین نہ پڑنا اور جان و مال سے جہاد کرنا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ
حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا ۞ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے سورہ نساء مین کہ سو قسم ہے تیرے رب کی اُنکو ایمان
جبتک کہ تجھی کو منصف بجانین اسمین جو جھگڑا اُٹھے آپسمین پھر بنا دین اپنے جی مین خفگی تیرے فیصلہ سے
اور قبول کرین مان کر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی علامت اور دست آویز یہی ہے کہ دُنیا
و دین کے جس کام بابت آپسمین تنازع و جھگڑا اُٹھے اُسکے فیصلہ کے واسطے محمد رسول اللہ
کو منصف ٹھیراوے پھر جو حکم حضرت کی حدیث سے ثابت ہو اُسمین چون و چرا نہ کرے اور اُس سے
ناخوش اور دلمین بھی تنگ نہ ہو جیئے اور بسر و چشم اُس حکم کو تسلیم کر لیے اور مان لیجیے تو تو ایمان ہے
اور نہین تو نہین اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے کتاب الایمان
مین لکھا ہے کہ ذکر کیا بخاری اور مسلم نے کہ نقل کیا ابن عمرؓ نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ بنایا گیا اسلام پانچ چیزون پر گواہی دینا اس بات پر کہ کوئی بندگی کے لایق نہین سوائے
خدا کے اور یہ کہ محمد بندہ اُسکا اور رسول اُسکا ہے اور قایم کرنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ اور حج کرنا اور
روزے رمضان کے **ف** یعنی ہر چیز کی ایک بنیاد اور جڑ ہوتی ہے کہ جسپر وہ چیز قایم ہوتی
ہے اگر وہ بنیاد اور جڑ نہو تو وہ چیز ہی قایم نہ رہے جیسے مکان کی بنیاد زمین پر اور چھت
کی بنیاد دیوارون یا ستونون پر ویسے ہی دین اسلام کی بنیاد اور جڑ یہ پانچ

چیزین ہین گویا اسلام اہنین پر قایم ہی اور دین کے اصل الاصول یہی ہین سو اول اور فضل اُنمین
گواہی دینا ہی اس بات پر کہ خدا یتعالی کے سوا کوئی بندگی کے لایق نہین اور محمد رسول اللہ صلعم
بندہ اُسکا اور رسول اُسکا ہی اور یہ بات دل و زبان سے علاقہ رکہتی ہے۔ دوسری بنیاد اسلام کی نماز ہے
کہ وہ تمام بدن اور روح سے علاقہ رکہتی ہے تیسری بنا اسلام کی زکوٰۃ دینا ہے مالدار پر کہ وہ عبادت
مالی ہی اور چوتہی بنیاد اسلام کی رمضان کے مہینا بہر روزے رکہنا کہ وہ بہی عبادت بدنی
باطنی ہے پانچوین بنیاد اسلام کی حج کرنا کعبہ شریف کا کہ وہ عبادت مرکب بدنی اور مالی ہی
پر اس مقام پر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کے معنی
اور مطلب دریافت کیا چاہئے کہ اکثر لوگ اسکے مضمون اور مطلب سے غافل ہین بلکہ برخلاف اِس کے
عقیدہ رکہتے ہین اور پہر دعوی اسلام کا کئے جاتے ہین سو سنا چاہئے کہ شہادت کہتے ہین
گواہی کو اور گواہی وہ ہوتی ہے جو بات آدمی کے نزدیک یقین کامل سے بیشک و شبہ ثابت
ہو اُس کی خبر دی تو وہ گواہ سچا ہے اور اگر اُسکے نزدیک وہ بات یقین کامل سے ثابت
نہو اور خبر دے تو وہ گواہ جہوٹا ہے اگرچہ وہ بات حقیقت مین سچی ہی ہو جیسے حضرت کے
وقت مین منافق حضرت سے کہتے تہے نشہد انک لرسول اللہ یعنی ہم گواہی دیتے ہین البتہ تم پیغمبر بیشک
ہو خدا کے اور دل سے اسبات پر یقین نہین لاتے تہے سو اللہ تعالی نے قرآن مین اُنکو فرمایا
کہ اللہ جانتا ہی کہ اے پیغمبر تو اُسکا پیغمبر ہے مگر وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ
یعنی اللہ گواہی دیتا ہی کہ بیشک منافق البتہ جہوٹے ہین اِس لئے کہ صرف زبان سے یہ بات
کہتے ہین اور یقین کامل اسکا اُنکو نہین اسواسطے یہان فرمایا کہ جب آدمی کے نزدیک یقین کامل سے
ثابت ہو جاوے اُسکے بموجب زبان سے کہے کہ خدا ہی بندگی کے لایق ہے اور کوئی
نہین اور محمد صلعم بندہ اُس کا ہی اور رسول ہی تب اُسکا زبان سے کہنا سچا ہوا اور وہ کہنے والا
مسلمان ٹہیرے اور نہین تو نہین پہر اگر زبان سے کہا اور دل مین اُسکے یہ بات نہین تو بہی مسلمان نہین
بلکہ منافق ہی اور اگر دلسے اسبات کو سچا جانا اور زبان سے نہ کہا تو بہی مسلمان نہین ہان اگر گونگا
ہو تو لاچاری ہی یا دلمین یقین آنیکے بعد فوراً مر گیا اور زبان سے کہنے نپایا تو اُس کا کچہہ قصور
نہین پہر جو شخص دلسے یقین لایا اور زبان سے اقرار کیا تو اُس نے گویا یہ بات کہی کہ

مین مشرک اور بت پرست اور ستارہ پرست اور پیر پرست نہین ہون اور مجوس اور صابئین اور ثنویہ
اور نہود وغیرہ سب دینون سے دست بردار ہوا اسواسطے کہ اُسنے اقرار کیا کہ سوائے خدا کے
کوئی اور معبود نہین اور سوا اُس کے مین کسی کی عبادت نکرونگا سو اسکی تقریر یہ ہے کہ آپ کو نہایت
ذلیل کرنا اور کی نہایت تعظیم کے واسطے اسکا نام عبادت اور بندگی اور پرستش اور پوجا
ہے جیسے سجدہ یا رکوع کرنا ہاتھ باندہ کر اُسکے روبرو کھڑا ہونا اُسکے مکان کا طواف کرنا
اُسکے نام پر مال خرچنا اُسکے نام کا روزہ رکھنا اُسکی نذر منت بدنا اُس سے مراد مانگنا اُسکے بیٹھے
مشکل آسانی کے وقت اُسکا نام مدد کیواسطے لینا اُسکے نام کا ورد اور وظیفہ کرنا اُسکی عبادت
کرنیوالے کے منکرون سے لڑنا وغیرہ کام عبادت ہین تو جب آدمی نے یہ گواہی دی کہ کوئی بندگی
کے لایق نہین سوائے اللہ کے سو اُسکا مطلب ٹہیرا میرے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہوچکا کہ
کوئی اس لایق نہین کہ اُسکو سجدہ یا رکوع کرے یا اسکے نام کا روزہ رکھے یا اُسکے نام پر مال خرچے
یا اُسکے نام کو ورد و وظیفہ کیجئے یا مشکل کے وقت اُسکو پکارے اُس سے مدد مانگے آسانی
کے حالمین اُسکی شکرگذاری مین اُسکی حمد کیجئے سوائے اللہ کے کوئی اس لایق نہین نہ کوئی
بزرگ نہ کوئی خورد نہ کسی کا جسم نہ کسی کی روح نہ کوئی امیر و فقیر نہ کوئی جن و فرشتہ
نہ کوئی بہوت و پری نہ کسی کا مکان نہ کسی کا چلانہ کسی کا جہنڈا اور نہان نہ کسی کا پنجہ اور
قدم نہ کسی کی مورت اور تصویر نہ کسی کی قبر کہ اُسکے واسطے یہ کام عبادت ہون اور
عبادت کے لایق اللہ ہی ہے کہ اُسی کی عبادت کیجئے اِس لیے کہ عبادت اُس کی کرنا چاہیے جو خود
مستغنی اور بے پرواہ ہو اور اُسکے سب محتاج ہون اسواسطے کہ اگر سب اُسکے محتاج نہون تو خود
مستغنی اور بے پرواہ ہون پہر بے پرواہ ہو کر کیون کسی کی عبادت کرین اور جس کی عبادت کرین
اور اگر وہ مستغنی نہو گا تو محتاج ہوگا پہر محتاج محتاج برابر ٹہیرے ایک محتاج دوسرے محتاج کی
کیون عبادت کرے پہر جو مستغنی بے پرواہ ہوگا تو وہ خود بخود ہوا ہوگا اُسکو کسی نے پیدا نہ کیا
ہوگا اور قدیم ہوگا اور ہمیشہ رہے گا اور سب عیبون سے پاک ہوگا اور سنتا ہی ہوگا اور دیکھتا ہی
ہوگا اور بولتا ہی ہوگا اور اپنے کامون سے کچھہ اُسکو اپنی غرض نہ ہوگی اور کوئی کام
اُسپر واجب ہوگا اور جسکی سب مخلوق محتاج ہونگے وہ سب کی قدرت بہی رکھتا ہوگا

اور ہر کام اپنے ارادے سے کریگا اور غیب کا عالم ہوگا کہ سب کا حال اُسکو مفصل معلوم ہوگا اور
وہ زندہ ہوگا اور ایک ہوگا تو سب کا پیدا کرنیوالا یہی وہی ہوگا تو جب آدمی نے لا الہ الا اللہ کہا تو اُس
سے مُراد یہ نکلی کہ کوئی ایسا نہیں جو خود مستغنی اور بے پرواہ ہو کسی چیز کی اُسکو پرواہ نہو اور سب اُسی
کی طرف محتاج ہوں مگر اللہ ہی ایسا ہے کہ خود مستغنی اور بے پرواہ ہے اور سب اُسکے محتاج ہیں
تو جو کچھہ وہم اور خیال میں آوے عرش سے فرش تک بزرگ خورد جسم روح مرد زندے جن ہوت
پری یا کوئی درخت یا کوئی پتھر یا کسی کا جھنڈا یا نشان یا کسی کا چلہ یا مکان یا کسی کی قبر یا کسی کی
تصویر یا کسید کا بُت یا کسی کی مورت یا کسی کا تھان غرض سوائے خدا کے جو کچھہ ہے کوئی چیز اُس
لایق نہیں کہ اُس کے واسطے نماز پڑھیئے یا روزہ رکھیئے یا اُس کے نام پر مال خرچیئے یا اُس کے
مکان کا طواف کیجیئے یا اُسکے واسطے کوئی عبادت قلبی یا بدنی یا مالی یا مرکب بجا لائے سوا سوائے
کہ سوائے خدا کے کوئی مستغنی اور بے پرواہ نہیں سب مخلوق اُسی کی طرف محتاج ہیں کہ خدا ہی
کے پیدا کرنے سے پیدا ہوئے ہیں اور حادث ہیں قدیم نہیں اور نیست و نابود ہونیوالے
ہیں اور سوائے خدا کے سب نقصانوں سے کوئی پاک نہیں اور سوائے خدا کے سب کو کچھہ کچھہ عیب
لگی ہے اور سب محکوم ہیں اور سوائے خدا کے کسیکو سب کاموں کی قدرت نہیں اور سوائے خدا
کے کسی چیز میں مستقل تاثیر نہیں کوئی عالم غیب کا نہیں تو جو شخص کلمہ پڑھے اور لا الہ الا اللہ کے
یہ معنی نہ جانے یا اُن باتوں میں سے کسی بات پر اعتقاد نہ لاوے یا شک لاوے اُس کا ایمان
نہیں اور جو شخص لا الہ الا اللہ کا اعتقاد لاوے اور اقرار کرے مگر محمدًا عبدہ و رسولہ کا مطلب نہ سمجھے
یا سمجھے اور انکار کرے وہ بھی مسلمان نہیں تو اب اسکا مطلب پایا چاہیئے سو وہ یہ ہے کہ یقین
کامل سے بیشک و شبہ جانے اور زبان سے اقرار کرے کہ محمد صلعم بندہ اللہ کا ہے اور بھیجا ہوا اُسکا
پیغام پہنچانیکے واسطے اِس مقام پر جو حضرت کا نام لیا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے
بندے اور رسول تھے تو اِس سے پوچھا گیا کہ پیغمبر بھی آدمی اور خدا کے بندے ہی ہوتے ہیں
کہ اگر اللہ کے بندے نہوتے تو معاذ اللہ خود خدا ہوتے اور اگر ایسا ہوتا تو پیغام کس کی
طرف لاتے پھر جب وہ بندے ٹھیرے تو بندگی بھی خدا کی اُن پر لازم ٹھیری اور وہ
آدمی تھے اور سب مخلوق سے جن کر جو اُنہیں کو پیغمبر کیا تو اِس سے معلوم ہوا

کہ اُن مین اوصاف ایسے جمع ہوے تھے کہ جو آدمی کے حق مین اُس سے زیادہ کمال نہین اور وہ اوصاف
یہی ہین جیسے عقلمندی ہوشیاری حلم بردباری عاقبت اندیشی خوش خلقی بے نفسانیت ہونا اور مطیع رہنا
اور قناعت اور زہد اور مروت اور سخاوت اور شجاعت رحمت تقوی پرہیزگاری اور کسی کا غلام
نہونا اور سوے اس کے جتنے اوصاف کمال کے اعلی درجہ پر ہین سب اُنمین تھے پھر جب لوگون کی
ہدایت کے واسطے پیغمبر کرکے بھیجا تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ آدمی سارے مکلف ہین کہ اُن کو خدا
کے حکم کے بموجب کام کرنا چاہیے خود مختار نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی کو اللہ تعالی نے کام
کے کسب کا اختیار دیا ہی اگر محض مجبور اور بالکل بے اختیار ہوتا تو امر نہی کیون ہوتا اور یہ معلوم رہے
کہ جب کوئی دعوی کرے کہ مین خدا کی طرف سے پیغمبر ہون تو اُس سے اگر معجزہ ظاہر نہو تو وہ
پیغمبر نہ معلوم ہوا اور انسین اور اور آدمیون مین فرق نہ ٹھیرے تو پیغمبر کے واسطے معجزہ بھی ضرور
ہی ہے کہ اللہ تعالی اُسکے ہاتھ سے ایسا کام کروادے جو خلاف عادت ہو تاکہ لوگ اُس کو
سچا جانین اور منکر اُسکی بات پر یقین لاوین اور اُسکا کہا خدا کا حکم سمجھین پھر رسول مین تین باتین اور
بھی ضرور ہین ایک یہ کہ وہ شخص سچا ہو جھوٹھ کبھی نہ بولتا ہو دوسرے یہ کہ معصوم ہو کوئی اُس سے
گناہ نہوتا ہو تیسرے یہ کہ خدا کا حکم لوگون کو پہنچا دے چُپ چاپ نہ بیٹھ رہے تو سچا ہونا اسلیے
کہ اگر جھوٹھ بھی بولتا ہو تو اُسکی اور سچی بات کا بھی اعتبار نرہے اور جب پیغمبری اُس کی خدا نے
معجزے سے ثابت کروادی تاکہ لوگ اُسکو سب باتمین سچا جانین اور اُسکا کہا مانین پھر وہ
جھوٹھ بولے تو گویا اللہ تعالی نے جھوٹھ کو سچا کرایا اور جھوٹے کی بات ماننے کا حکم دیا اور یہ
بات اللہ تعالی سے محال اور غیر ممکن ہی اور معصوم ہونا اسواسطے پیغمبر خدا کا ضرور ہی کہ اگر معاذ اللہ
پیغمبر معصوم نہو تو اُس سے حرام اور مکروہ صادر ہو تو وہ گنہگار رہیگا اور سب لوگون کو اُسکی پیروی کا حکم
ہی پھر جو کوئی اُسکی پیروی کرے وہ بھی گنہگار ہے تو ایسا جو پیغمبر ہو تو لوگ ہدایت نہ پاوین بلکہ
گمراہ ہو جاوین اور رسول سمجھنے سے جو غرض ہی لوگونکی ہدایت سو حاصل نہو بلکہ ضلالت حاصل ہو تو
رسول کا معصوم ہونا بھی ضرور ہی اور پیغمبر کو حکم خدا کا پہنچانا اسواسطے ضرور ہی کہ اگر وہ حکم خدا کا
چھپاوے تو اُسکے رسول کرنیسے جو غرض تھی وہ حاصل نہووے اور اُس کا رسول ہونا لغو
ہوا اور خدا ے تعالے سے لغو کام ہونا غیر ممکن ہے اور یہ بھی معلوم رہے کہ جو باتین

بشریت اور آدمیت سے تعلق رکھتے ہین جیسے کھانا پینا سونا جاگنا حاضر ورپیشاب نکاح کرنا پیغمبر کے حق مین نقصان نہین اگر یہ باتین اُسمین نہون تو وہ آدمی نہ ٹھیرے اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جسنے یہ بات کہی اشہدان محمدًا عبدہ ورسولہ تو اُسنے یہ اقرار کیا کہ مین یقین کامل سے بیشک وشبہ جانتا ہون اور زبان سے اقرار کرتا ہون کہ محمد بندے اللہ کے تھے خدا کی عبادت اُنپر بھی واجب تھی اور سب مخلوق سے افضل تھے عقلمند ہوشیار حلیم رحیم عاقبت اندیش خوش خلق بے طمع قانع صاحب مُروّت سخی شجاع غرضکہ سب جو کچھہ کہ آدمی کے حق مین اوصاف کمال کے ہین اُن مین سب سے زیادہ تھے اور وہ سچے تھے اور سب گناہون سے معصوم اور خدا کا حکم سب بعینہٖ اُنہون نے پہنچایا اور جو کچھہ اُنہون نے فرمایا وہ حکم خدا کا تھا اور اُن کے کام سب خدا کی مرضی موافق تھے سو اُنکے فرمودے کو مین نے سچا جانا اور انہین کا راہ رویہ مینے اختیار کیا اور اورون کے راہ رویہ سے مینے انکار کیا اسواسطے کہ ہمارے واسطے اور کوئی رسول نہین اور جو رسول نہین وہ معصوم بھی نہین تو اُس سے گناہ ہونا بھی ممکن ہے تو جب گناہ ہونا اُس سے ممکن ہوا تو اسکے راہ رویہ کا اعتبار بھی نہین اور اُسکی اطاعت ہمپر واجب نہین مگر ہان جسکے راہ رویہ کو خود رسول فرماوے کہ وہ اختیار کرو اور فلانے کی اطاعت کرو تو یہ رسول کے فرمودے بموجب عمل ٹھیرا پھر جو شخص بے حکم محمد صلعم کے کسی اور کے راہ رویہ اور اطاعت اختیار کرے یا اور راہ نئی نکالے تو اُسنے گویا محمد رسول اللہ کا انکار کیا اور یہ جو گواہی دیتا ہے کہ اشہدان محمدًا عبدہ ورسولہ سو اُسکی یہ گواہی جھوٹی ہے یا اگر پیغمبر کی طرف معاذ اللہ جھوٹھ بولنے کی یا وحی نہ پہنچانیکی یا گناہ کرنے کی یا بد خلقی یا طمع نفسانی یا حب جاہ یا رزالت کی نسبت کی تو بھی وہ مسلمان نرہا اور اُسکا یہ کلمہ کہنا سچا نہ ٹھیرا اور جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اعتقاد رکھے اور حکم شریعت کا نہ مانے تو وہ بھی مسلمان نہین سو سب حکم شریعت کے دو طرح کے ہین ایک اسطرح پر کہ فلانا کام نکرو دوسرا اسطرح کہ فلانا کام کرو سو یہ جسکے کرنے کا حکم ہے اول اوسمین سے یہ ہے کہ اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدًا عبدہ ورسولہ کا دل سے یقین لانا اور زبان سے کہنا اور دوسرے اسمین سے نماز ادا کرنا ہے اور وہ سترہ رکعت ہین ایک دن اور رات کے عرصہ مین پانچ وقت اُسکے معین ہین کہ کمی بیشی کا اُس مین کسی کو اختیار نہین اُسکی مثال ایسی ہی سمجھنا چاہیئے کہ جیسے ایک بادشاہ عظیم الشان نے سب اپنی رعایا

سے چنکر ایک خاص چیلہ کو دربار دار بیجا پنج وقتہ حکم دیا اور نہ حاضر ہونے پر سخت عذاب کا وعدہ دیا پھر اگر وہ
دربار داری اور حاضر باشی مین قصور کرے تو بادشاہ کیطرف سے سخت عذاب پاوے اور مار کھاوے اور
سب عیت کے نزدیک نمکحرام ٹہیرے اور اُسکا اعتبار جاوے اور اگر بادشاہ کے حکم موجب غسل کرکے
خوشبو لگاکر سب کام اپنے چھوڑکر اول وقت دربار کو نہایت شوق سے اور خوف سے جاکر
دربار مین حاضر ہو آداب مجرا بجالاوے اور بادشاہ کی ثنا و صفت کرے اور بادشاہ کے احسان
بیان کرے اور شکر ادا کرے اور اپنی حاجتین جو منظور ہون سو بادشاہ سے عرض کرے پھر بادشاہ کا
جو حکم ہو اُسکو جان و دل سے قبول کرے اور اپنا فخر اور عزت سمجھے اور اپنے اوپر بادشاہ کی
عنایتین دیکھکر اُسکو آداب مجرا بجالاوے پھر جب حکم ہو تب رخصت ہو تو ایسے چیلہ کا سب عیت کے
نزدیک بڑا مرتبہ ثابت ہو اور ہر بار دربار مین عنایتین بادشاہ کی اسکے حال پر متوجہ ہون
اور اُسکو سب عیت پر فخر ہو اب اسیطرح نماز کو سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالے نے سب مخلوق سے
چنکر آدمی کو اپنا خاص چیلہ بنایا اور اُس کو پانچوقت اپنے دربار مین حاضر ہونیکا حکم دیا پھر اگر یہ پنجوقتہ
نماز ادا نہ کرے تو ساری مخلوق کے نزدیک نہایت ناچیز اور نمکحرام ٹہیرے اور غضب الہی اُسکی
طرف متوجہ ہو اور دوزخ مین پڑکر سخت عذاب پاوے اور اگر موجب حکم حضرت شاہنشاہ عالمپناہ
خدائے تعالی کے یہ بندہ بنجاست ظاہری سے اپنا بدن غسل کرکے یا وضو سے پاک کرکے اور باطن
اپنا نجاست باطنی شرک اور بدعت و گناہ سے ظاہر کرکے اچھی پوشاک اُس دربار کے
دستور موافق پہنکر دربار مین جاکر مصلے پر حاضر ہو اور کعبہ شریف کو اُس کی تخنگاہ جلال خیال
کرکے اُس کی طرف مُنہ کرے اور سوائے اللہ تعالی کے سب سے دست بردار ہوکر دونون ہاتھ
کانون تک اُٹھاکر کہے اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہے بڑی شان والا کہ جسنے دونو جہانمین اسکو
بزرگتر جانا پھر یہ جانے کہ خدا کے دربار مین خدا کے روبرو کھڑا ہون تو کہے ای اللہ تو بہت
پاک ہی اور سب خوبیان تجھمین ہین اور تیرا نام نہایت برکت کا ہی اور تیری شان بہت بڑی اور
سوائے تیرے اور کوئی معبود نہین ہے اور مین کسیکی عبادت نہین کرتا اور شیطان جو تیری درگاہ
راندہ گیا ہی اُس سے تو مجھکو بچا اور اُسکو مجھسے دفع کرتا کہ میری عرض معروض مین خلل نہ ڈالے
اب مین اپنی عرض یہ رکھتا ہون اور تیرا ہی نام لیکر شروع کرتا ہون کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

یعنی شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہی نہایت رحم والا اسب تعریف اللہ ہی کو ہی جو سارے جہان کا
پرورش کرنیوالا بہت مہربان نہایت رحم والا ہی قیامت کے دن کا وہی مالک ہی جسکو چاہے بخشے جس کو
چاہے سزا دے سو مین تیری ہی عبادت اور بندگی کرتا ہون اور تجھسے مدد چاہتا ہون تیری سوا اور
کی طرف رجوع نہین کرتا سو تو ہی دکھا دے مجھکو سیدہی راہ کہ مین تیری مرضی موافق کام کرون نہ یہون
ولیونکی راہ پر مجھکو چلا اور جو لوگ اُنکی راہ چلنے کا جھوٹھہ موٹھہ دعوی کرتے ہین وہ تیرے غضب مین گرفتار
ہین اور راہ سے بیراہ ہین اُنکی راہ مجھکو نہ چلا اور یہ میری دعا اور عرض قبول کر پھر رکوع مین جاوے تو یہ خیال
کرے کہ مین نے اپنی پیٹھہ تیرے سامنے جھکا دی جو حکم تو ہمپر کہدے وہ مین قبول ہی اور زبان سے کہے کہ بہت پاک
ہی میرا پروردگار بڑی شان والا پھر اُٹھا کر کھڑا ہو کہ مین سب باتپر سیدہا اور مضبوط ہون اور زبان سے کہے کہ
جو اللہ کی تعریف کرے اُسکی اللہ سُنتا ہی اور اے اللہ تو ہمارا پروردگار ہی اور تیری ہی سب خوبی بیان ہین
پھر سجدہ کرے اور جانے کہ مین اُسکے روبرو نہایت ناچیز ہون خاک کی برابر کہ اپنا اشرف اعضا جو
سر تھا سو مینے اُسکے سامنے خاک مین ملا دیا اور وہ ہی بہت بڑا ہی اور کہے کہ بہت پاک ہی میرا رب
بڑے مرتبہ کا پھر سر اُٹھاوے اور بیٹھے اُسکی شکر گذاری مین کہ مجھکو اس مرتبہ کو پہنچایا کہ اُسکے دربار مین
حاضر ہوا اور اپنی عرض معروض کرتا ہون دوسرا سجدہ کرے۔ پھر بیٹھے اور یہ جانے کہ گویا اُسنے یہ میری بندگی
قبول کی اور اپنے روبرو دربار مین بیٹھنے کا حکم دیا۔ تو خالی بیٹھنا بھی بے ادبی ہی تو وہان بیٹھہ کر
یہی کہے کہ سب عبادتین زبان کی اور سب بندگیان بدن کی اور سب عبادتین پاک مال کی
اللہ ہی کے واسطے ہین اور سلام تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور مہربانیان اللہ کی کہ اس
وسیلہ سے مین اس دربار تک پہنچا اور ہم سب اس بارگاہ کے جیلون پر اور اس درگاہ کے
بندون پر اور جتنے اللہ کے اچھے بندے ہین سب پر سلام کرتے ہین اور مین گواہی دیتا
ہون کہ کوئی سوائے اللہ کے بندگی کے لایق نہین اور محمد اُسکا بندہ ہی اور اُسکی طرف سے رسول
پھر دربار سے رخصت ہوا اور کہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی ادہر اُدہر وہان کے درباری وغیرہ
ہین اُنکے واسطے یہ سلام ہوا پھر جب یہ اسطرح سے آداب مجرا حاضری اور درباری کے
بجالائے تو سب مخلوق کے نزدیک اُسکا بڑا مرتبہ ہیوے اور ہر وقت اُس پر عنایت الہی
نازل رہے جب حقیقت نماز کی معلوم ہو چکی تو اب جانا چاہیئے کہ تیری بات

زکوٰۃ ہو تو اسکو یون سمجھا چاہیے کہ جیسی بادشاہونکی طرف سے رعایا پر کچھ کچھ حقوق بادشاہی بندھے ہوتے ہین
جیسے کہیتی والون پر محصول اور چارون پر بیگار اور سپاہیون پر لڑائی کہ اگر وہ لوگ وہ حقوق بادشاہی
نہ ادا کرین تو سزا پاوین اور انکی کہیتی اور ملک معاش ضبط ہو جاوے یا خالصہ مین لگ جاوے یا
کسی اور کے حوالہ ہو جاوے اور اگر حقوق بادشاہی ادا کرین تو بادشاہ کی حمایت مین رہین اور کوئی اُنپر
دست اندازی نکرنے پاوے ایسا سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے جسکو مال و متاع حاجت اصلی سے زیادہ
دیا اُسکے اوپر جن اپنا مقرر کیا کہ سال کے بعد اسقدر ہماری نذر گذرانا کرے اور محتاج لوگ اپنی
طرف سے اسکے لینے کو مقرر کئے گویا اُن محتاجون کی تنخواہ ان مالدارون کے ذمہ ٹہہرا دے پہر جو
کوئی زکوٰۃ حق اللہ نہ ادا کرے تو آخرت مین سزا پاوے اور دنیا مین بہی اُس کا مال و متاع ضبط
ہو جاوے اور کسی حق گذار کے حوالہ ہو فرق اتنا ہی کہ دنیا کے بادشاہ فوراً ملک معاش ضبط کر لیتے
اور اللہ تحمل والا ہی تہوڑی دیر کے بعد کرتا ہے اور اگر زکوٰۃ حق اللہ ادا کرے بے قصور تو اللہ
کی طرف سے اُسپر رحمت ہو اور اسکا مال متاع محفوظ رہے اور روز بروز جس طور پر اُس کے
حق مین بہتر ہو زیادہ ہووے اور جو بھی بات حج ہے تو اُس کو یون معلوم کیا چاہیے کہ جیسے بادشاہون
کا تختگاہ مقرر ہوتا ہی اور حکم ہوتا ہی کہ جو کوئی بادشاہ کی طرف سے کسی خدمت اور منصب پر سرفراز
ہووے وہ پایۂ تخت مین حاضر ہو کر نذر گذرانے اور آداب مجرے بجا لاوے اور سند بادشاہی
پاوے اور اگر کوئی پیشتر سے پہرا ہوا باغی ہو اور پہر اپنے قصور معاف کرانے کو آپ سے پایۂ تخت
مین جا کر حضور مین حاضر ہو تو پہلی خطائین اور قصور اسکے معاف ہون ویسے ہی اللہ تعالیٰ
نے باوجودیکہ وہ زمان اور مکان سے پاک ہی دُنیا میں کعبہ شریف کو بمنزلہ اپنے تختگاہ اور
پایۂ تخت کے ٹہہرایا اور حکم کیا کہ جسکو ہمنے یہ منصب دیا کہ سواری پر سوار ہو کر اپنے پاس سے
کہانا جاوے اور کہانا آوے اور اپنے گہر والون کو جنکا کہانا کپڑا اُسپر واجب ہے اس قدر
دے جاوے کہ اُسکے آنے تک اُنکو کسی سے مانگنے کی احتیاج نہو تو وہ شخص کعبہ شریف مین ایک
مرتبہ حاضر ہو اور دربار عام کی روز نذر گذرانی اور آداب مجرا بجا لاوے اور دست مبارک کو بوسہ دے
پہر اُس سے اگر کوئی قصور بھی ہو گیا ہو تو وہ معاف ہو جائیگا اور ہمارے حضور یون مین مگنا جاویگا
یہ بڑی بیضیبی اُسکی جو دنیا کے بادشاہون کے بلکہ ادنی ادنی امیرون کے دربار مین حاضر ہونا اپنا فخر جانے

اور خدائی دربار جس سے باوجود قدرت کے دل چراوے پہر پانچوین بات رمضان مین مہینے بہر تک روزے رکہنا ہے تو اسکو یون پوچہا چاہیے کہ جیسے صاحب ملک مثلاً ارادہ بادشاہ دشمنون سے لڑائی کے واسطے اور ملک فتح کرنیکے لئے جاتے کے ایام مین کوچ و سفر مقرر کرتے ہین کہ اُن روز دن دشمن زیر کئے جاتے ہین اور اپنی فوج کو مہارت اور مشق سفر اور لڑائی کی حاصل ہوتی ہے تو شیطان اور نفس بہی نیک راہ کے دشمن ہین اور چاہتے ہین کہ لوگون پر ہماری ہی حکومت رہے سو اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مہینا اسواسطے مقرر کیا کہ سال بہر مین ایک مہینا بہر شیطان اور نفس سے بخوبی لوگ لڑین اور نفس کی خواہشون سے یعنی کہانے پینے جماع سے دن بہر اسکو روکین اور اُس کے مخالف کام کرین اور عبادت خدا کی اور دنون سے زیادہ اُس مہینے مین بجالاوین تو قرآن کا ختم اور تراویح اور اعتکاف اور ذکر اور شغل تاکہ شیطان کو شکست ہو اور آیندہ کو بہی مسلمانون کو خدا کی راہ مین محنت اور مشقت کرنا سہل ہو جاوے اور پہر جس چیز کا خدا نے کہانا اور کرنا منع کیا جب سامنے آوے یا ایسی چیز کو یا غیر مشروع کام کو جب جی چاہے اور شیطان نفس چاہین کہ یہ شخص کام کرے تو یہ شخص جانے کہ اس کام سے میرا روزہ نرہے اور جیسے روزہ مین کہانے پینے سے صبر ہوتا ہے اور باوجود حاجت اور خواہش کے کہاتے پیتے نہین ویسے ہی اُس غیر مشروع کام سے بہی اپنے آپکو روکین غرضکہ یہ پانچ کام ہین خدا اور رسول کو برحق سمجہنا اور زبان سے اقرار کرنا اور نماز پڑہنا اور مال ہو تو زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے مہینے بہر روزے رکہنا اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان مین لکہا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ستر اور کئی شاخین ہین افضل اُن شاخون مین سے کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے اور ادنیٰ شاخ ایمان کی دور کرنا تکلیف کا راہ سے اور شرم ذالی ہے ایمان کی ف یعنے جیسے درخت مین بہت سی شاخین ہوتی ہین کہ اُس مین سبز پتے اور رنگ برنگ کے پہول اور طرح طرح کے میوے مزے دار لگتے ہین ویسے ہی ایمان کو سمجہا چاہیے اُس کی بہی بہت شاخین

شعر سے بھی زیادہ اور سب سے بڑی شاخ کلمہ کہنا ہی گویا یہ شاخ جڑ ہے اور چھوٹی ٹہنی ایمان کی یہ ہے کہ راہ سے کانٹا اینٹ پتھر دور کردے اور اگر گرا ہوا مقدور ہو تو بند کردے تاکہ کسیکو تکلیف نہو اور ایک شاخ ایمان کی حیا و شرم بھی ہی یعنی کلمہ پڑھنا اور حیا و شرم کرنا اور مخلوق کی ایذا کے روادار نہونا ایمان کا مقتضا ہی اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مسلمان نہین ہوتا کوئی تم مین سے مگر جبکہ ہون مین دوست اسکے نزدیک اسکے باپ سے زیادہ اور بیٹے سے زیادہ اور سب لوگون سے زیادہ ف یعنی آدمی جب پیغمبر خدا صلعم کو اپنے ماباپ سے اور اولاد سے اور تمام مخلوقات سے زیادہ دوست جانے اور سب کی دوستی سے زیادہ اُنکی محبت دلمین رکھے اور سب کی مرضی سے زیادہ اُنکی مرضی کے کام مقدم کرے اور حضرت کی حدیث کو سب کے قول سے زیادہ مقدم جانے اور حضرت کے فرمودے موافق سب کے حکم سے زیادہ عمل کرے تب مسلمان ہوگا اور نہین تو نہین اور محبت اسی کا نام ہے کہ محبوب کی مرضی موافق کام کیجئے اسکا نام محبت نہین کہ صرف زبان سے کہدیا کہ ہمکو محبت ہی اور محبوب کا کہا نہ مانے یا محبوب کی مرضی کے خلاف کام کرے اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو اگر کسی پیر فقیر درویش عالم مولوی ماباپ امیر بادشاہ کا کام یا قول خلاف حدیث کے معلوم ہو تو اسکو رد کرے پھر اگر کوئی اُس کو مانے اور حدیث کو نہ مانے تو وہ مسلمان نہین اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَمَنْ یَّکْرَہُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ تین باتین جسمین ہون اُسنے ایمان کا مزا پایا جسکے نزدیک اللہ اور اللہ کا رسول سب سے زیادہ دوست ہون اور جو دوست رکھے کسی بندے کو کہ نہ دوست

ف اہل دنیا سبکے سب ملعون ہین
حب دنیا پر بہت مفتون ہین

رکھتا ہو اسکو ملگا اللہ کے واسطے اور جسکو بُرا لگے یہ کہ پھر جاوے کفر مین بعد اسکے کہ صاف کیا اسکو اللہ نے کفر سے جیسے بُرا لگتا ہی آگ مین پڑنا **ف** یعنی جسمین یہ تین خصلتین ہون کہ سب سے زیادہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھے دوسرے یہ کہ بندے سے اللہ کے محبت رکھی تیسرے یہ کہ جب اللہ نے کفر سے بچاکر مسلمان کیا پھر کفر مین جانیکو یعنی کفر کے کام کرنیکو ایسا بُرا جانے جیسے آگ مین گھسنے کو بُرا جانتا ہی تو اُس شخص نے ایمان کا مزا پایا یعنی تب اسپر ایمان کی خوبیان کھلین اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبدالمطلب کے بیٹے عباسؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مزا ایمان کا اُسنے چکھا کہ جو خوش ہوا اللہ کے اپنا رب ہونے پر اور اسلام اپنا دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا پیغمبر ہونے پر **ف** یعنی جو شخص یہ بات سمجھ کر مطمئن اور خوش ہوا کہ اللہ میرا رب ہی اور دین میرا اسلام ہی اور محمد صلعم میرا پیغمبر ہے تو اُسنے ایمان کا مزا پایا اور مزا اب ہی ملتا ہی جب دلمین یہ بات خوب مضبوطی سے سما جاوے اور جسکے دلمین یہ بات سمائی اور اُسکو اطمینان ہو گیا اس بات پر کہ اللہ ہی میرا پروردگار ہی تو ہرگز اور کی طرف اُسکی بے حکم رجوع نہ کریگا اور جسکے دلمین یہ بات سمائی اور اسکو اطمینان ہو گیا اسبات پر کہ میرا دین اسلام ہی ہی تو اور دینون کی بات پر ہرگز نہ چلیگا اور جسکے دلمین یہ بات سما گئی اور اطمینان ہو گیا کہ پیغمبر میرے محمد صلعم ہین تو پھر وہ اُنکے سوا اور کسی کی راہ رویہ اور رسم پر ہرگز نہ چلے گا اور کسیکا حکم خلاف اُنکے نہ مانیگا اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ + ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انسؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ہماری طرح اور متوجہ ہوا ہمارے قبلہ کی طرف اور کہایا اُسنے ہمارا ذبح کیا ہوا تو وہ مسلمان ہی کہ خدا کی امان مین ہی اور اسکے رسول کی امان مین ہے سو عہد شکنی نکرو اللہ کے امان مین **ف** نماز ایمان کی نشانی ہی

گویا اسلام کی وردی ہی کہ اُسکے بدون آدمی مسلمان نہین معلوم ہوتا اور یہود یون کے ہان نماز مین رکوع
نہ تہا اور نصاریٰ کی نماز مین سجدہ نہین اور یہود و نصاریٰ بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتے ہین سو
فرمایا کہ جسنے ہماری طرح نماز کے رکوع اور سجدہ سے اور کعبہ کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوگیا یہ شخص دین
محمدی مین ہی اور جب اُس نے مسلمانونکے ہاتہہ کا ذبح کیا ہوا حلال جانور کہایا تو معلوم ہوا کہ یہ
سب مسلمانون کو اپنا بہائی جانتا ہی تو اسکو بہی مسلمان جانو کہ اُسکو اللہ و رسول نی امان دی ہے
اُسکا ناحق مارنا اور اُسکا مال لینا حرام ہی سو اُسکو امان دو اور اُسکا خون مت کرو اور اُسکا مال مت
چہینو کہ یہ اللہ کی دی ہوئی امان مین رخنہ ہی اور بدقولی ہی اس سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو
جان و مال کی ایذا دینا علامت اسلام کی ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مسلمانونکی طرح نماز پڑہنا اور مسلمانون کے
ہاتہہ کا حلال جانور کیا ہوا کہانا بہی علامت اور نشانی اسلام کی ہی پہر جو شخص ایسا کرے اُسکو مسلمان کہا چاہیے
اور ایماندار جانا چاہیے پہر اُسکے دل کا عالم اللہ ہی اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّعَمْ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ
الْاِیْمَانَ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکہا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوامامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے کسیکو دوست رکہا اللہ واسطے اور دشمن رکہا اللہ کے واسطے اور دیا اللہ کیواسطے
اور نہ دیا اللہ کے واسطے تو البتہ پورا کر لیا اپنا ایمان ف یعنی جو کوئی کسی سے دوستی محبت رکہتا ہی تو کچہہ
سبب سے رکہتا ہی مثلاً ماں باپ اسواسطے کہ اُنہون نے پرورش کیا اور پیر اُستاد کی اسلیے کہ اُنہون نے نیک راہ
بتائی اور حاکم اور بادشاہ کی اسواسطے کہ اُنکی حمایت اور رعایت مین یہ شخص رہتا ہی اور کسی سے اسواسطے
کہ وہ سخی ہے اور کسی سے اسواسطے کہ اُسکی صورت اور وضع اچہی معلوم ہوتی ہے آدمی محبت
رکہتا ہی اور کسی سے اسلیے محبت ہوتی ہی کہ وہ دوست کا دوست ہی یا دوست کے دشمن کا دشمن ہے پہر
اسیطرح حال بغض عداوت دشمنی کا ہی ہی کہ کسیکے دشمنی اور بغض کچہہ سبب سے رکہتا ہی پہر اسیطرح جو کوئی کسی
کچہہ دیتا ہی یا نہین دیتا ہی تو بہی کچہہ سبب ہوتا ہی پہر بعضے شخص ایسے ہین جنسے محبت دوستی رکہنے
کو خدا نے حکم دیا ہی جیسے پیغمبر اور اولیا اللہ اور شہید اور عالم اور درویش اور کل مسلمان اور
فرشتے اور بعضے وہ ہین جنسے بغض و عداوت رکہنے کا حکم دیا ہے یا وہ خدا کی درگاہ سے راندہ
گئے ہین جیسے شیطان اور کافر آدمی اور کافر جن تو جو شخص ایسا ہو کہ جس سے اللہ نے دوستی

محبت کا حکم دیا اس سے محبت رکھے اللہ کا مقبول سمجھ کر یا کسی سے عداوت دشمنی رکھنی ہو تو بھی اسی سبب سے
کہ یہ خدا کے خلاف مرضی کام کرتا ہی یا سبب ضلالت کا ہی اگرچہ دیوے تو ایسی ہی جگہ دیوے
جہان خدا نے دینے کا حکم دیا اور نہ دیوے تو اسی سبب سے نہ دیوے کہ خدا نے اسجگہ دینا منع کیا ہی اس
شخص کا ایمان کامل ہے اس سے معلوم ہوا کہ اپنے حب و بغض اور سخاوت اور بخل کو خدا کی مرضی کے
تابع کر دینا موجب کمال ایمان کا ہی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ
وَیَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان
مین لکھا ہی کہ ترمذی اور نسائی اور بیہقی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کامل وہ ہی جسکی زبان اور ہاتھہ سے اور مسلمان سلامت
بچے رہین اور مومن کامل وہ ہی جسکو امانت دار جانین لوگ اپنے خونپر یعنی جانون پر اور اپنے
مالونپر ف یعنی جس مسلمان کی زبان سے اور ہاتھہ سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچے مثلاً کسی مسلمان
اپنی زبان سے غیبت نکرے چغلی نکھاوے بہتان جھوٹ نکرے کسی مسلمان کو لعنت نہ کہے گالی نہ دے
طعنہ نہ دے کسی مسلمان سے جھگڑا نکرے کسی مسلمان کا جیا ہیدہ نہ کھولے سخت گوئی درشتی نہ کرے کسی
مسلمان کو بد دعا نہ دے کسی مسلمان کا برا نام نہ دھرے اور کسیکو ڈراوے نہین مسلمان کی بات نہ کاٹ دے
کسی مسلمان کو رستہ نہ بہکاوے کسی مسلمان کے حق مین جھوٹی گواہی نہ دے اور ہاتھہ سے مثلاً کسی مسلمان کو
ناحق قتل نکرے زخمی نکرے مارے نہین مال لیلے مسلمان کے گھر مین آگ نہ لگاوے تو وہ کامل
مسلمان ہی اور جس سے لوگون کو اپنی جان اور مال کا خوف نہو بلکہ لوگ اسکو اپنی جان اور مال کا امین
نگہبان جانین وہ مومن کامل ہی اَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَ
لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان مین لکھا ہی کہ بیہقی نے
اپنی کتاب شعب الایمان مین ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کم ایسا ہوا کہ خطبہ پڑہا ہمارے
واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر یہی فرمایا کہ جسکو امانت نہین اسکا ایمان نہین اور جسکا قول عہد
مضبوط نہین اسکا دین نہین ف یعنے جو امانت دار نہین اور جس کو اپنے قول

و قرار بنانے کا لحاظ نہیں اسکا ایمان اور دین ہی نہیں یعنی ایمان اور دین میں اس کے نقصان ہے کامل نہیں اس سے معلوم ہوا کہ امانت داری اور قول و قرار نبھانا علامت کمال ایمان کی ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو واجب کرنیوالیاں ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا دو واجب کرنیوالیاں ہیں فرمایا جو مرا کہ وہ شریک کرتا تھا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو وہ گیا دوزخ میں اور جو مرا کہ نہیں شریک کرتا تھا ساتھ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوا بہشت میں ف یعنی شریک کرنے سے دوزخ واجب ہوتی ہے اور توحید بہشت واجب کرتی ہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَاتُكَ وَسَائَتْكَ سَيِّئَاتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہے کہ احمد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا رسول خدا سے کہ کیا چیز ہے ایمان فرمایا کہ جب اچھی لگے تجکو اپنی نیکی اور بری لگے تجکو اپنی بدی تو تو مومن ہے ف یعنی جب اچھی بات اچھی لگے اور برا کام برا معلوم ہو تو ایمان ہے اور جب اچھی بری بات میں تمیز نہ رہے تو ایمان نہیں اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مَّعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان میں لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا عمیسہ کے بیٹے عمرو نے نقل کیا کہ میں آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کون تمہارے ساتھ ہے اس کام پر فرمایا میاں اور غلام میں نے کہا اسلام کیا چیز ہے فرمایا اچھی بات بولنا اور کھانا کھلانا میں نے کہا ایمان کیا چیز ہے فرمایا صبر کرنا اور جوانمردی ف یعنی میں باتیں پوچھیں حضرت سے ایک یہ کہ تم کس پر پیغمبر ہوا اور تمہارے حکم میں کون کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ خواہ میاں ہو خواہ غلام سب پر میں پیغمبر

ہون اور سب میرے ساتھہ ہین دوسرے یہ کہ اسلام کیا چیز ہے فرمایا کہ ہر شخص سے اچھی بات بولنا
نرمی ملائمت خوش خلقی سے اور نصیحت کردینا اور سلام علیک کرنا اور لوگون کو کہانا کھلانا تیسرے یہ کہ
ایمان کیا چیز ہے فرمایا صبر کرنا اور دلیری مردانگی کرنا سو اسمین بہت باتین آگئین جیسے مشکل عبادت
سے دل نہ چُرانا اور مصیبت مین نہ گھبرانا اور دینداری نہ چھوڑنا اور زنا لواطت سے بچنا اور مکروہات
سے اور شہوات سے پرہیز کرنا اور کافرون کی لڑائی سے نہ بھاگنا غصہ تہا منا بڑے بڑے کامون مین تنگدل
نہونا لوگون کے بھید نہ کھولنا امانت داری کرنا دنیا کی لذت مین مشغول نہونا یہ سب صبر اور
دلیری سے متعلق ہین اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ
صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا
مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَ
الطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِىْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا
كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِىْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا
عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ
ضَلَالَةٌ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہو کہ امام احمد اور ابوداؤد نے ذکر کیا
کہ ساریہ کے بیٹے عرباض نے نقل کیا کہ پڑہی ہمکو یعنی امامت کی رسول خدا صلعم نے ایک
دن پہر متوجہ ہوئے ہماری طرف اپنا مُنہ کرکے تو نصیحت کی ہمکو خوب نصیحت کہ روئین اس سے
آنکہین اور ڈر گئے اُسکے سبب دل سو کہا ایک آدمی نے یارسول اللہ گویا یہ نصیحت رخصت کرنیوالے
کی ہو تو وصیت کرو ہمکو تو فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون خدا سے ڈرنیکی اور حاکمون کے
حکم قبول کرنے کی اور فرمانبرداری کرنیکی اگرچہ غلام حبشی حاکم ہو پہر جو کوئی جیتا رہا بعد میرے
تم مین سے تو آخر کو دیکہیگا اختلاف بہت تو لازم پکڑیو اپنے اوپر میرے رویہ کو اور میرے خلیفون
کے رویہ کو کہ وہ خوبیون والے نیک راہ پائے ہوئے ہین مضبوط پکڑیو اُس رویہ کو اور زور سے
پکڑیو اسکو دانتون سے اور بچیو نئے کامون سے اسواسطے کہ ہر نئی چیز بدعت ہی اور ہر
بدعت گمراہی ہے ف یعنی خدا کا خوف رکہیو تا کہ بُرے کام نہو دین اور اگر بُرا کام

کام ہو جائی تو سبب جو ف خدا کے تو یہ نصیب ہو اور اگر خدا کا خوف ہو تو نیک کام ہی ہون اور وقت
کے حاکم کے حکم مانیو بغاوت مت کیجیو حاکم کے کم ذات ہونیکا لحاظ نکیجیو اگرچہ غلام حبشی حاکم ہو تو
بہی اُسکی فرمانبرداری اطاعت کیجیو مگر اُسی امر مین جو خدا کی مرضی کے خلاف نہو اور اخیر زمانے مین
لوگو نمین اختلاف بہت پڑیگا تم میرا رویہ اور میرے اصحابون کا رویہ جو میرے نائب ہونگے خوب جیو
والے نیک راہ پر خوب مضبوط اختیار کیجیو جیسے کوئی دانتون سے چیز مضبوط زور سے پکڑتا
ہے ویسے ہی میرے رویہ کو اور میرے یارون کے رویہ کو اختیار کیجیو کہ کسی طرح نہ چھوٹے
اور نئے نئے کامون سے نہایت بچیو پرہیز کیجیو اسواسطے کہ نئے کام کا نام بدعت ہے اور جو
بدعت ہے وہ گمراہی ہی تو نئے کامون کے سبب گمراہی مین پڑجاؤگے بدعت کا حال اور نئے کامون
کی تفصیل کچھہ پہلے معلوم ہو چکی اس مقام پر اتنا معلوم رہے کہ اسلام کا یہ تمغہ ہی کہ خدا خوف رہے
اور حاکم مسلمان سے بغاوت نکرے اور حضرت کے اور اصحابون کے رویہ پر چلیے اور نئے نئے
یعنی بدعت کے کامون سے پرہیز کیجیے اور جو پرہیز نہ کرے وہ ایک راہ گمراہی کی چلتا ہے
اَخرجَ اَحمدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَشِمَالِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ
سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِّنْھَا شَیْطَانٌ یَدْعُوْا اِلَیْہِ وَقَرَأَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا
فَاتَّبِعُوْہُ الْاٰیَۃَ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ
امام احمد اور نسائی اور دارمی نے ذکر کیا کہ عبداللہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ ایک لکیر ہمارے
سمجھانے کو پیغمبر خدا صلعم نے پہر فرمایا کہ یہ اللہ کی راہ ہی پہر اور لکیرین بنائین اُسکے دائین بائین طرف
اور فرمایا کہ یہ کئی راہین ہین کہ ہر راہ پر ایک ایک شیطان ہے کہ اپنی طرف بلاتا ہے اور پہر ہی
حضرت نے یہ آیت وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ اخیر آیت تک ف یعنے اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے کہ یہ شریعت میری سیدہی راہ ہی اسپر چلو اور کئی راہین نہ چلو کہ وہ راہین تم کو
میری راہ سے بہکا دین گی سو حضرت نے اسکی مثال بنا کر سمجھایا کہ شریعت کی راہ خدا کی طرف سیدہی
گئی ہی اور اس راہ کے آس پاس لوگون نے بدعت کی راہین نکالکر اس راہ مین ملادی ہین سو اُن راہون
پر ایک ایک شیطان بیٹہا ہے اور اپنی طرف بلاتا ہے اور اس بدعت کی خوبیان اور رستہ جیہین اور حیلے

سمجھاتا ہی سو تم اُن راہون پر نہ چلو صرف اللہ کی بتائی شریعت کی سیدہی راہ چلو جسکو اللہ نے اپنی سیدہی راہ فرمایا اور جو اور راہین چلوگے اور دین مین نئی نئی راہین نکالوگے اور جاری کروگے تو سیدہی شریعت خدا کی راہ سے بہٹک جاؤگے اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کا مقتضا یہی ہے کہ قرآن وحدیث ہی کی راہ سیدہی شریعت کی اختیار کرے اور اور راہین نہ چلے اور جو کوئی کئی راہین چلے یا شریعت مین کوئی نئی نئی راہ نکالے تو وہ شیطان کی راہ پر جاتا ہے۔

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُورِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقِصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بلال بن حارث المزنی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جلایا یعنی پہر جاری کیا میری سنتون مین سے کسی سنت کو کہ وہ سنت میرے بعد مٹادی گئی ہو تو اُسکو ثواب ہوگا اسقدر جسقدر ثواب ہوگا اس سنت پر عمل کرنیوالونکو بے اسکے کہ کم کیا جاوے عمل کرنیوالون کے ثوابون سے کچھہ اور جسنے نئی نکالی بدعت گمراہی کی کہ راضی نہین اُس سے اللہ اور رسول اُسپر گناہ ہوگا عمل کرنیوالون کے گناہ برابر وہ کم نکرے اُنکے گناہون سے کچھہ ف یعنی جب دنیا مین کسی جگہ لوگ نیک سُنّتے زیادہ ہوجاتے ہین تو بدبا تین بدعت کی مٹجاتی ہین گویا مرجاتی ہین اور جب بدلوگ بدعتی زیادہ ہوجاتے ہین تو سنت ٹوٹ جاتی ہے گویا مرجاتی ہے پہر جو شخص سنت کو پہر جلاوے زندہ کرے یعنی جاری اور رائج کرے اور لوگ اُس سنت پر عمل کرین تو جتنا ثواب عمل کرنیوالیکو ہوا اُسیقدر اُس سنت کے جاری کرنیوالیکو ہو اور عمل کرنیوالے کا ثواب کم نہو بلکہ خود اللہ تعالیٰ علیحدہ علیحدہ ثواب دے پہر جبتک جسقدر لوگ عمل کرتے جاوین اُسیقدر اُسکو ثواب زیادہ ہوتا جاوے ایسا ہی جو شخص مٹی ہوئی بدعت کو پہر جاری کرے اور لوگ اُسکے موافق عمل کرین تو جسقدر اُس بدعت کرنیوالے کو گناہ ہو اُسی قدر اُس جاری کرنیوالے کو گناہ ہوتا جاوے پہر جس قدر لوگ اُس بدعت پر عمل کرتے جاوین

اُسیقدر اُس ایجاد کرنیوالے پر گناہ ہوتا جاوے مثلاً جسقدر تراویح کی نماز پڑھنے والیکو ثواب ہوتا ہے
اُسیقدر اکیلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوتا جاتا ہے اسواسطے کہ اُنہوں نے اس سنت کو جاری کیا
ہے اور اب بھی بہت رائج سنتین ہندوستان مین مٹ گئین ہین جیسے بیوہ عورتو نکا نکاح ثانی
اور ولیمہ کا کھانا اور اونٹ یا گدھے خچر وغیرہ کی سواری تو جو کوئی اب ان سنتون کو جاری کر
تو جسقدر اُن عمل کرنیوالون کو ثواب ہوا اسیقدر اُس جاری کرنے والے کو ہوتا جاوے مثلاً
جسقدر تعزیہ دارون کو ہر سال ہیئتہ گناہ بڑہتا جاتا ہے اُسیقدر اُسپر گناہ چڑہتا جاتا ہے
جسنے پہلے تعزیہ دار محرم کی ایجاد کی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا
وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّۃِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَاَ غَرِیْبًا
وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ
مِنْ سُنَّتِیْ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عمر
بن عوف سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دین گہسے گا مکے کے ملک کی طرف
جیسے سانپ گہستا ہے اپنے بل کیطرف اور پناہ پکڑے گا دین مکے کے ملک سے جیسی پہاڑی ریوڑ
پناہ پکڑے پہاڑ کی چوٹی سے بیشک دین ظاہر ہوا مسافر اور اب ہو جاویگا جیسا پہلے ظاہر ہوا
تہا سو کیا اچہا حال ہے مسافر دنکا اور وہ وہ لوگ ہین جو سنوارتے ہین جو بگاڑا لوگون نے
میرے بعد میری سنت مین ف یعنی آخر زمانہ مین اصل اسلام اور دین کی باتین ایسی ہو جاینگی جیسے
مسافر ہوتا ہے کہ اُسکو کوئی نہین پہچانتا اور لوگ اُسکو بیگانہ جانتے ہین اور ابتدا مین یہی اسلام کو
کوئی نہین جانتا تہا اور عرب کے کافر مسلمانونکو انگشت نما کرتے تہے ویسے ہی اخیر زمانہ مین
دین اسلام کی اصل باتون کو کوئی نہ پہچانیگا اور مسلمانونکو لوگ انگشت نما کرینگے تو کیا اچہا حال
ہوگا اُن لوگونکا جو بدعت کو مٹا دین اور سنت کو جاری کرین جو سنت جاری نہ رہی اور
بدعتیون نے جو اسلام مین نئی نئی باتین نکالکر دین کو بگاڑ دیا اوسکو سنوار کر درست
کرتے ہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اخیر زمانہ مین دین ملک عرب مین رہیگا اور اطراف سے
جاتا رہے گا غرضکہ جو لوگ سنت کو جاری کرین اور بدعت کو رد کرین اُنکا بڑا مرتبہ ہے

اور یہ بات دیندار یکی ہی اَخرجَ احمدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰہِ وَتُبْغِضَ لِلّٰہِ وَتَعْمَلَ لِسَانَکَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ قَالَ وَمَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ وَتَکْرَہَ لَھُمْ مَا تَکْرَہُ لِنَفْسِکَ ثمرجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ معاذ ابن جبل نے نقل کیا کہ مین نے پوچھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ افضل ایمان کیا ہی فرمایا یہ ہی کہ تو دوستی رکھے اللہ کے واسطے اور بغض رکھے اللہ کے واسطے اور جاری رکھے زبان کو اللہ ذکر مین عرض کیا معاذ نے کہ یہ کیا ہے اے رسول خدا فرمایا کہ اچھا جانے تو لوگون کے لئے جو اچھا جانے اپنی جان کے لئے اور بُرا جانے لوگون کے واسطے جو بُرا جانے اپنے لئے ف یعنی جسکی دوستی کو اللہ نے فرمایا اُس سے دوستی رکھے اور جس سے بغض رکھنے کو فرمایا اُس سے بغض رکھے اور اللہ کے ذکر سے کبھی غافل نہووے اور جو چیز اپنے حق مین اچھی جانے وہی چیز اور لوگون کے حق مین اچھی جانے اور جو اپنے حق مین بُری سمجھے وہ اور دونکے بھی حق مین بُری سمجھے ان آیتون اور حدیثون سے معلوم ہوا کہ دین مسلمانی کے یہ کام ہین کہ اللہ تعالیٰ کو ہر صفت مین واحد سمجھنا اُسکے سے اوصاف کسی اور مین نہ جاننا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسکا رسول مقبول جاننا اور سوا اُنکے اور کسیکا رویہ نہ اختیار کرنا اور نماز دل لگاکر وقت پر پڑھنا زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا حج کرنا لغو بیہودہ کام نہ کرنا زنا سے بچنا امانت داری کرنا قول و قرار نباہنا حب اللہ کا ذکر آوے ڈر جانا اور خدا کا خوف دلمین رکھنا اور اُسکے کلام کو شوق سے سننا اور اسپر یقین لانا لوگون کو کہانا کہلانا خیرات کرنا کافرون کے ملک سے نکل جانا جہاد کرنا مہاجرون کی خاطرداری کرنا اپنے پاس اُنکو رکھنا اُنکی مدد کرنا جہاد کی راہ مین اپنا مال خرچنا سب کام اپنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موافق کرنا رسنہ سے تکلیف کی چیز دور کرنا شرم رکھنا پیغمبر خدا صلعم کو ماباپ اولاد وغیرہ تمام مخلوق سے زیادہ محبوب کہنا خدا کے محبوبون سے محبت کرنا کفر کے کام سے بیزار رہنا خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا دین اسلام مین شک نہ لانا مسلمان کے نقصان کا روادار نہونا حب و بغض اور سخاوت اور بخل اپنا سب اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع رکھنا زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچانا نیک کام سے خوش ہونا بد کام سے

ناخوش لوگون سے اچھی بات کہنا سلام علیک کرنا صبر اور مردانگی اختیار کرنا حاکم مسلمان کی تابعداری کرنا حضرت کی اور حضرت کے اصحابون کے رویہ کو خوب مضبوط پکڑنا اور بدعت سے بچنا سنت کو کوشش کرکے جاری کرنا بدعت کو کوشش کرکے میٹنا سب آدمیون کی خیر خواہی کرنا کہ یہ باتین اصل دینداری کی ہین ان باتون سے اور ہزارون باتین نکلتی ہین پھر اسکی جو باتین برخلاف ہین وہ باتین بددینی کی ہین اُن سے دین جاتا ہے اور کفر آتا ہے خدا محفوظ رکھے

الفصل الثالث فی ذکر الایمان بالقدر ترجمہ تیسری فصل ایمان بالقدر کے ذکر مین ف یعنی اس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تقدیر پر یون یقین رکھا چاہئے اور یون نہ رکھا چاہئے سو جانا چاہئے کہ خدا ہی تعالیٰ کے حکم کرنیکو اور اندازہ کرنیکو قضا و قدر کہتے ہین یعنی اللہ تعالیٰ نے سب مخلوق کے پیدا کرنیسے پہلے ہر مخلوق کے حق اُسکا حال ٹہیرا دیا اور اندازہ کردیا گویا حکم کردیا کہ یہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام کرگی اور ابتدا اور انجام اسکا یون ہوگا اور ہر چیز بیجان اور جاندار کو اللہ نے پیدا کیا اور جاندار چیز سے جو کام ہوتے ہین اور جو ارادہ دلمین پڑتا ہی وہ بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہی اس بات کو ماننے اور اس بات پر یقین لانیکا نام ایمان بالقدر ہی پھر جو شخص اسکے برخلاف جانے کہ بندہ اپنے کام آپ پیدا کرتا ہے اور جو کچھہ وہ بندہ کرتا ہے وہ خود کرتا ہی بالبعضے بعضے کام اللہ کے ارادے کے خلاف کرتا ہی یا فلانی بات جو دنیا مین ہوئی اسکا حال آگے سے اللہ کو معلوم نہتا ایسی شخص کو قدریہ کہتے ہین یعنی تقدیر کا منکر کہ وہ بندون مین صفت خالقیت کی ثابت کرتا ہی اور جو شخص یہ بات جانے کہ آدمی کو مطلق اپنے کام مین کچھہ ذرا بھی اختیار نہین جو کچھہ اس سے ہوتا ہی نیک و بد سب اللہ ہی کرتا ہی اور آدمی اور ہر جانور محض مجبور بے اختیار محض ہین حتی کہ کفر اور گناہ بھی اللہ ہی کراتا ہی ایسے شخص کو جبریہ کہتے ہین یعنی جبر کا اعتقاد رکھتا ہے سو یہ عقیدہ بھی غلط ہے اسواسطے کہ یہ بات بیشک ہی کہ آدمی مین کچھہ فی الجملہ ارادہ اور اختیار بھی ہے کہ اسکے سبب بعض کام کرنا اور بعض کام نکرنا اُس سے ظاہر ہوتا ہی آدمی کے چلنے مین اور پتہر کے لڑھکنے مین فرق ہے کہ آدمی خود چل سکتا ہی اور ٹہیر سکتا ہی اور پتہر نہ خود چل سکتا ہے نہ خود ٹہیر سکتا ہے اور آپ ہاتھہ ہلانے والی مین اور عرشہ والیکے ہاتھہ مین تفاوت ہے کہ عرشہ والا اپنی

ہاتھہ ہلنے سے تہام نہین ہوسکتا ہی اور وہ تہام ہوسکتا ہی سو اسی اختیار اور اسیقدر ارادے کو سبب اللہ تعالی نے
نیک کام کا حکم دیا اور بدکام سے منع کیا پہر جو کوئی بدکام کرے سزا پاوے اور جو نیک کام کرے جزا پاوے
اگر اسقدر بہی بندے کو اختیار نہوتا تو دنیا مین حاکم اور عدالت اور چور اور خونی کو سزا کیون مقرر ہوتی
اور اللہ تعالی کیطرف سے پیغمبر کیون آتے اور قرآن اور شریعت کس واسطے اترتے اگرچہ نیک اور بدکام
پیدا کرنا اللہ تعالی ہی کا کام ہی مگر بدکام سے راضی نہین اور بندے کے نصیب مین پہلے سے ہر کام کا
لکہدینا اور بات ہی اس لکہدینے سے یہ نجانے کہ وہ بدکام سے بہی راضی ہی اسکی مثال ایسی ہے
جیسے بلا تشبیہ ایک نجومی نے ایک لڑکے کا جنم پتر لکہدیا کہ یہ لڑکا فلانے فلانے وقتین فلانے فلانے
کام کریگا اور چور مین پکڑا جائیگا اور قید ہوگا پہر بعد اسکے ایسا ہی ہوا تو اس چوری مین نجومی کا
کچہہ قصور نہین اُسنے تو اپنے علم کے موافق ایک بات لکہدی تہی ایسے ہی سمجہا چاہئے کہ اللہ تعالے
نے جو نصیب مین ہر ایک کے ہی جو اُس سے ہونا تہا سو لکہدیا پہر نیکی بدی الگ الگ بتادی اور نیکی
کرنیکا حکم دیا اور بدی سے منع کیا چنانچہ بکری کہانیکی اجازت دی اور سور کہانیسے منع کیا پہر
اگر کوئی سور کہاوے تو اس سے اللہ تعالی پر کچہہ الزام نہین اگرچہ اُسے اختیار کہانے کا دیا تہا
اُس کہانیوالیکا قصور ہی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے اُسے بچنے کا بہی اختیار دیا تہا گو کہ نصیب
مین یہی اُس کے لکہدیا تہا کہ یہ شخص سور کہاویگا مگر اجازت نہین دی تہی بلکہ منع کیا تہا
مگر ہان وہ شخص سوتا ہو اور اُس کے مُنہ مین کوئی حرام چیز ڈالدے تو البتہ وہ مجبور اور
بیقصور ہی اللہ تعالی نے بہی مُکرہ اور بیہوش اور سوتے اور دیوانے پر حکم جاری نکیا پہر اگر کسیکو یہ شبہا ہو
کہ اللہ تعالی نے فلانے کو نیکبخت اور مسلمان نیکوکار اور فلانے کو کمبخت کافر
بدکار روز ازل مین کیون ٹہیرادیا اسکا جواب یہ ہے کہ اسبات کا بہید دریافت ہونا آدمیو
کی عقل کے بوجہ سے زیادہ ہی جیسے کہ آدمی کی جان کی حقیقت یا قبر کے عذاب کی حقیقت
آدمی کی عقل کے بوجہ سے زیادہ ہی سمجہہ مین نہین آئی ویسے ہی یہ بات بہی ہے اور
شریعت مین بہی ہمکو اسکے دریافت کرنیکا حکم نہین ہوا سو اسبات کے بہید کا دریافت ہونا ممکن
نہین اور بالفرض اگر دریافت بہی ہوگیا تو دنیا و دین کا اس سے کچہہ فائدہ نہ نکلا بہشت کا
ملنا و دوزخ سے بچنا اسکے دریافت پر موقوف نہین بلکہ شریعت نے ہمکو اس بات مین

گفتگو کرنیسے منع آیا ہی پہر اسمین گفتگو اور جھگڑا کرنا نادانی اور حماقت ہی بلکہ جہالت اور ضلالت اور ایمان جاتا ہی مگر جسقدر کہ قرآن اور حدیث مین اسکا ذکر ہے اُسپر ایمان لاوے اور چون وچرا نکرے سونا چاہیے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ ۱۲ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ قمر مین کہ ہمنے ہر چیز بنائی ہُپر اگر ف یعنی جو چیز ہے ظاہر اور چھپی عرش کرسی اور لوح اور قلم اور فرشتے اور بہشت اور دوزخ اور آسمان اور تارے اور آسمانونکی گردش اور زمین اور جو کچھہ آسمان و زمین کے درمیان مین ہے آدمی اور جانور اور پہاڑ اور دریا اور ہوا اور درخت اور آگ اور جو کچھہ ان چیزون سے ملکر بنتا ہی اور سوا اسکے جو وہم خیال مین آوے یا جو ہمکو معلوم ہو سو سب اللہ تعالٰی نے پیدا کیا اور بنایا اور اسکو پیدا کرنیسے پہلے اپنے نزدیک ٹہیرا لیا اور اندازہ کر لیا کہ یہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام اس سے ہونگے اور فلانی فلانی برائیان اور فلانی فلانی نیکیان اس سے فلانے فلانے وقت مین ہونگی اللہ تعالٰی حکیم مطلق ہی اور دانا اور علیم اور حکیم تب کام کرتا ہی جب پہلے اُسکام کا انجام سوچ لیتا ہی اور اول اپنے ذہن مین ٹہیرا لیتا ہی کہ اُس کام کا انجام یون ہوگا سو اللہ تعالٰی تو سب حکیمونکا حکیم اور سب دانا ؤنکا دانا ہی اُسنے جو چیز پیدا کی اسکے پیدا کرنیسے پہلے ہی اسکا سب اندازہ ٹہیرا دیا سو اُسکے موافق اُس چیز سے ظہور مین آتا ہی تو اب آدمی کو مناسب ہے کہ اگر کسی سے اگر کچھہ ضرر اور نقصان پہنچے تو اُسکا شکوہ نکرے اور جانے کہ اللہ تعالٰی نے پہلے سے یہ بات مقدر کی تہی اور اسی مین کچھہ حکمت تہی کہ وہ ہمارے خیال مین نہین آتی اور اگر کسی سے کچھہ فائدہ پہنچے تو شکر اللہ تعالٰی کا کرے کہ اُسنے ہمارے پیدا ہونیسے پہلے ہمارے واسطے یہ فایدہ مقدر کیا تہا اور جسکے ہاتھہ سے وہ فائدہ پہنچے اُسکو اللہ تعالٰی کی طرف سے اسباب ظاہر سمجھہ کر اُسکا بہی احسان مانے اور شکر تبعی بجالاوے اور کسی کی اگر بُری صورت دیکھے یا صورت مین کچھہ نقصان دیکھے تو اُسپر ہنسے نہین اور یہ جانے کہ اللہ تعالٰی نے اُسکو اسیطرح پیدا کیا اسمین کچھہ حکمت تہی اس شخص کا کچھہ قصور نہین تو اُسپر ہنسنا اور طعن کرنا بہی اپنی طرف سے نادانی ہے پہر ایسے مقام پر یون کہنا کہ ہمسے ہنسوا تا بہی وہی ہے یہ اللہ تعالٰی کی جناب مین سخت بے ادبی ہے اور جہالت اسواسطے کہ اُسنے جیسے ہنسنے کا فی الجملہ اختیار دیا ہی ویسے ہی نہ ہنسنے کا بہی اختیار دیا ہے مگر ہان اصل خالق سب چیز کا اللہ تعالٰی ہی ہے

قال الله تبارك وتعالى وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صنے یعنی سورۂ والصافات
میں کہ اللہ ہی نے بنایا تم کو اور جو تم کرتے ہو ف یعنی تم کو بھی اللہ ہی نے پیدا کیا اور بنایا
اور جو تم کرتے ہو کام وہ کام بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہی اگر وہ پیدا نکرے اور روک لے تو تم سے ہرگز
نہو سکے چنانچہ بہت کام آدمی کیا چاہتا ہی اور نہین ہو سکتے اور بعضے کام نہین کیا چاہتا ہی اور
بے اختیاری مین ہو جاتے ہین تو اس سے معلوم ہوا کہ کام بھی جو آدمی کے ہاتھہ سے
ہوتے ہین اُنکا پیدا کرنیوالا بھی اللہ ہی ہی تو جو کام اپنے ہاتھہ سے اچھا بن پڑے یا
اور کسی سے اپنے حق مین کچھہ سلوک ہو تو اللہ کا شکر بجا لانا چاہئے کہ باوجودیکہ وہی کام کا پیدا
کرنیوالا ہی اور پھر ہمکو جزاء نیک کا وعدہ دیا تو اسکا نہایت احسان ہی اور جب یہ معلوم ہو چکا
کہ ہمارے سب کے کام بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہی پھر اور کسی کی حرکات و سکنات پر غصہ ہونا اور عیب ناہر گز
نچاہئے مگر ہان جسپر اللہ تعالیٰ ہی نے حکم دیا وہ بات جدی ہی اپنی طرف سے نچاہئے اور یہ
بھی دریافت رہے کہ پیدا کرنا کام کا اور بات ہی اور کام کے کسب کا فی الجملہ اختیار دینا اور بات
ہی اگر کام کے کسب کا اختیار نہو تو امر و نہی بیفائدہ ہو جاوے اور بہشت اور دوزخ بنانا
اور دنیا مین پیغمبرون کا بھیجنا اور بادشاہ اور حاکم مقرر کرنا لغو ٹہیرے سو کام کے کسب کا
تو البتہ آدمی کو اختیار دیا ہی مگر بالکل اختیار بھی نہین دیا اگر ایسا ہو تو بندہ مختار ٹہیر جاوے
اور اللہ تعالیٰ معاذ اللہ بیکار رہ جاوے قال الله تعالى وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ
وَقَلْبِهٖ ترجمہ فرمایا اللہ صنے یعنی سورۂ انفال مین کہ جان لو کہ اللہ روک لیتا ہی آدمی
سے اُسکے دل کو ف ہر کام کا ارادہ پہلے آدمی کے دل مین پڑتا ہی بعد اُس کے وہ کام
آدمی کے ہاتھہ پانون سے ظہور مین آتا ہی پھر جس کام کو اللہ تعالیٰ نہین چاہتا ہے اُس
کام سے آدمی کے دل کو روک لیتا ہی اور کرنے نہین دیتا چنانچہ ظاہر ہے کہ ہزارون کام
آدمی کیا چاہتا ہی یا بات کہا چاہتا ہی مگر اُس سے نہین ہو سکتا تو اس سے صاف معلوم
ہوتا ہی کہ کوئی روک لیتا ہی اور کرنے نہین دیتا اسکی مثال ایسی ہی کہ جیسی کسی نے ایک جانور
کے گلے مین ایک رسی باندھی اور سرا اُس رسی کا اپنے ہاتھہ مین رکھا اور جانور کو دو کھیتون کے
بیچ مین چھوڑ دیا اور اُس کو بتا دیا کہ اِس کھیت مین سے کھائیو اور دوسرے مین مُنہ

نہ ڈالیو تو وہ جانور باوجودیکہ چھوٹا ہوا ہی مگر پھر بھی اس شخص کے اختیار میں ہے جہاں چاہے کہانے دے
جہاں چاہے رسی کھینچ لے اور نہ کہانے دے ایسی ہی آدمی کا حال سمجھا چاہیے اس سبب سے آدمی کا
چاہا آللہ کے چاہے کے مقابل نہیں چلتا قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ کورت مین کہ اور تم جبھی چاہو
کہ چاہے اللہ ساری جہان کا صاحب ف یعنی تمہارے دل مین کام کا ارادہ ڈالنا بھی اللہ
ہی کا کام ہے جب وہ چاہے تو تمہارے ہی دلمین وہ ارادہ ڈالدے پھر تم اُس کام کو کرنے لگو اور اگر وہ نچاہے
تو تم ہزار چاہو کہ ہم فلانا کام کرین مگر تمہارے دلمین اُس کام کا ارادہ بھی مضبوط بیٹھے پھر سب ساری
مخلوق اسی طرح پر ٹھہرے تو خدا ہی پر توکل اور بھروسا مضبوط رکھنا چاہیے کہ سوا اُسکے نہ کوئی کسیکا
کچھہ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پھر غیرون کیطرف رجوع لیجانا اور غیرون کی خوشامد مین اپنے آپ کو ذلیل کرنا
محض بیفائدہ ہے جب وہ چاہیگا لوگون کے دل مین ارادہ ڈالدیگا اُس کے بغیر چاہے کچھہ نہین ہوتا
اُس نے پہلے سب چیز کا اندازہ اپنے نزدیک ٹھہرا لیا پھر اسیطرح پر پیدا کیا اور جو کام بندون سے ہوتے ہین وہ
کام بھی وہی پیدا کرتا ہے اور جس کام سے چاہتا ہے وہی باز بھی رکھتا ہے اور جس کام کو چاہتا ہے
وہی ارادہ بھی آدمی کے دلمین ڈالدیتا ہے سو اسپر اسیطرح یقین کہنا چاہیے اور کچھہ اپنی عقل ناقص کو دخل
نہ دیا چاہیے اور نہین تو ایمان جاتا رہیگا اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ
الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلعم نے کہ مومن نہین ہوتا کوئی بندہ جبتک ایمان نہ لاوے چار چیزون پر گواہی دیوے یہ کہ نہین
کوئی معبود سوا اللہ کے اور یہ کہ مین اللہ کا رسول ہون مجھکو برحق کیا اور یقین لاوے
موت پر اور یقین لاوے کہ زندہ ہونا ہے بعد مرنے کے اور یقین لاوے تقدیر کا ف
یعنی جیسے اللہ تعالیٰ کو واحد اور رسول خدا کو نبی برحق اور موت اور قیامت کو بیشک جاننا چاہیے
ویسی ہی اس بات پر بھی یقین صادق لانا چاہیے کہ تقدیر بھی برحق ہے جو ہونا تھا سو اللہ تعالیٰ نے
ہر ایک کا حال پیدا کرنے سے پہلے مقدر کر دیا اور ٹھہرا دیا اور جو شخص اس پر یقین نہ لاوے

وہ مومن نہین کافر ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَیْسَ لَھُمَا فِی الْاِسْلَامِ نَصِیْبٌ اَلْمُرْجِئَۃُ وَالْقَدَرِیَّۃُ
ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو قسم کے لوگ ہین میری امت مین کہ انکو اسلام مین کچھ نصیب نہین مرجیہ اور قدریہ ف یعنی جو شخص یہ جانے کہ ہمکو کچھ مطلق اختیار نہین ہے بالکل ہم محض مجبور اور بے اختیار ہین اور جو کام ہمسے ہوتے ہین اللہ ہی کراتا ہی سو ہم سے آخرت مین پرسش نہوگی اگر حشر ہی ہو تو ہم بخشے جائینگے سوایسے شخص کو جبری اور مرجی کہتے ہین کہ وہ یہ بات جانتا ہی کہ گویا اللہ تعالی ہمپر جبر کی راہ سے کام کراتا ہی ہمارا کچھ قصور نہین تو اس عقیدے سے یہ بات نکلتی ہی کہ گناہ بھی ہمسے اللہ ہی کراتا ہی پھر ہمکو گناہ سے بچنے کا حکم کیون کیا تو اس بات سے شریعت کا انکار نکلتا ہی اور جو شخص جانے کہ بالکل ہم مختار ہین اور جو کرتے ہین ہم خود کرتے ہین اور جو کام ہم کرتے ہین ان کامون کو ہم ہی پیدا کرتے ہین اللہ تعالی کو اسمین کچھ دخل نہین اور آگے سے اسنے کچھ ٹھیرا نہین دیا ایسے شخص کو قدریہ کہتے ہین یعنی قدر کا منکر وہ گویا اپنے تئین بھی ایک خالق افعال کا اور مختار جانتا ہی سو اس دو نوطرح کے عقیدے والے لوگ مسلمان نہین ہین اور اسلام سے انکو کچھ حصہ نہین ہی اور نصیبہ اسلام سے بے نصیب ہین اگرچہ اپنے آپ کو مسلمان کہین اور بمضمون حدیث خدا کی امت مین شمار کرین اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِکَ فِی الْمُکَذِّبِیْنَ بِالْقَدَرِ
+ + ترجمہ ابوداؤد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ ہوگا میری امت مین لوگونکا زمین مین دھس جانا اور صورتین جانورونکی سی ہوجانی اور یہ انمین ہوگا جو جھٹلاتے ہین تقدیر کو ف اور حدیثون سے معلوم ہوا کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت میں لوگ زمین مین نہ دھس جائینگے جیسے اگلی امتون مین قارون وغیرہ دھس گئے اور نہ میری امت کے لوگون کی صورتین جانورون کی سی ہونگی جیسے اگلی امتون مین یہود اور نصاری کی بندرون سوروں کی سی شکلین ہوگئین تہین سو اس حدیث مین فرمایا کہ جو لوگ میری امت کے یعنی کلمہ گو کہ آپ کو مسلمان جانتے ہونگے مگر تقدیر کے منکر ہون گے سو اخیر وقتمین انکی صورتین بھی بعضون کی جانورون کیسی ہوجاوین گی اور بعضے زمین مین دھس جاوین گے یعنی اللہ تعالی

کا اس عقیدے والو نپر ایسا غضب ہوتا ہی کہ دُنیا مین بھی اُنکو عذاب شدید ہوگا اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قدریہ سنیکا نام ہی کہ تقدیر کا انکار کرے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَدَرِیَّۃُ مَجُوْسُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوْھُمْ **ترجمہ** امام احمد اور ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ اس اُمت کے مجوس ہین اگر بیمار پڑین تو مت پوچھو اُنکو اور اگر مرین تو نماز نہ پڑھو **انتہی** یعنی مجوس وہ ہوتا ہی کہ جو سورج اور آگ کو پوجے اور نجمیون کی تاثیر کا اعتقاد رکھے اور جب آدمی تقدیر کا شاکر نہین رہتا اور اللہ ہی پر بھروسا نہین کہتا تو اُسکا دل ہر طرف بٹتا ہی اور ہر چیز کو پوجنے لگتا ہی کبھی بہوانی کو مانتا ہی کبھی قبرون کو پوجتا ہی کبھی کسی درگاہ کے چراغ چڑہاتا ہی کبھی منرات کی نحوست و سعادت کے پیچھے پڑتا ہی حالانکہ کچھ ہوتا نہین ہوتا وہی ہی جو اللہ نے تقدیر مین لکھدیا سو ایسا شخص مسلمان نہین رہتا ہی مجوسی سا ہو جاتا ہی سو حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپکو مسلمان کہے اور ہر تقدیر کا منکر ہو تو وہ اس اُمت مین گو یا مجوس ہے تو ایسا شخص اگر بیمار پڑے تو اُسکا حال نہ پوچھو اور اگر مرجاوے تو جنازے کی نماز نہ پڑھو اسواسطے کہ یہ معاملہ مسلمانون کے ساتھ کرنا چاہیئے کافر کے ساتھ ایسا معاملہ ملاپ اور دوستی اور اُن کی مغفرت کی دعا مانگنا نچاہیئے اسواسطے کہ اور لوگ عقیدہ نہ اختیار کرین اَخْرَجَ اَحْمَدُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا اَھْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْھُمْ **ترجمہ** ابو داؤد نے ذکر کیا کہ عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ساتھ نہ بٹھلاؤ اہل قدر کو اور نہ اول بات کہو اُنسے **ف** یعنی جو شخص تقدیر کا منکر ہو اُس شخص سے محبت اور ملاقات نہ کرو بلکہ اپنے ساتھ برابر نہ بٹھلاؤ اور نہ تم اُسکے پاس بیٹھو اور اپنی طرف سے پہلے اُس سے بات بھی نکرو ہان اگر وہ پوچھے تو بقدر ضرورت اُسکا جواب دینا منع نہین گیا وہ شخص آدمیت سے خارج ہے سو کفار کیطرح جو اُس سے معاملہ کرو بلکہ کافرون سے بھی بدتر ہے اسواسطے کہ کافر تو ہر مسلمان کا کافر جانتا ہی اور اُس کی بات نہین مانتا اور یہ قدری تو آپ کو مسلمان کہیگا اور بعض آیتین اور بعض حدیثین اور کچھ قول اور اشعار کے معنی اپنے طور پر لگا کر جاہلون کو گمراہ کریگا تو ایسے شخص سے ترک محبت کرنا اور علیحدہ رہنا

بہتر ہو تاکہ لوگون کو گمراہ نکرے اور شاید اپنے عقیدے کو برا سمجھ کر ترک کردے اخرجہ البیہقی والرزین
عن عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ لعنتہم
ولعنھم اللہ وکل نبی یجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ
والمتسلط بالجبروت لیعز من اذل اللہ ویذل من اعز اللہ والمستحل لحرم
اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والتارک لسنتی رح جمہ ذکر کیا بیہقی اور رزین نے کہ بی بی عائشہ رض نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ شخص پر لعنت کی مین نے اور لعنت کی اللہ
نے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے بڑہانے والا اللہ کی کتاب مین اور جھٹلانے والا اللہ
کی تقدیر کا اور زبردستی سے حاکم بنجانے والا اسواسطے کہ عزت دیوے جس کو ذلیل کیا اللہ
نے اور ذلیل کرے جس کو عزت دی اللہ نے اور حلال کرنے والا اللہ کے حرام کا اور
حلال کرنے والا میرے رشتہ دارون سے وہ چیز جو حرام کی اللہ نے اور چھوڑ دینے والا میری سنت کا
ف یعنی جو شخص حضرت کی سنت کو بے عذر شرعی ترک کرے اور چھوڑ دے تو اسکو حضرت پر
ایمان نہین اور جو سید ہو حضرت کی آل مین سے اللہ کے حرام کیے ہوے کامون کو حلال کرے
یعنی گناہ کرے اور اللہ تعالی کے منع کرنیکا لحاظ نہ رکھے تو اسنے بڑا قصور کیا جیسے بلاشبہ وہ بڑا
بیٹیا بادشاہ کی چوری کرے اور بادشاہ کے آئین کی قدر نہ کہے اور برخلاف آئین کے کرے تو اسکو
دیکھکر اور عیتی پہکین تو اسکی سزا بھی زیادہ چاہیے جسپر عنایت اور مہربانی زیادہ اسکو تقصیر پر عتاب
بھی زیادہ اور جو شخص اللہ کے کعبہ حرم کی تعظیم نہ کہے اور جو کام وہان کرنے حرام ہین سو
وہان کرے تو اسنے گویا ایسا کیا کہ خود بادشاہ کے مکان پر دربار مین بے ادبی اور حکم عدولی
کی اور جو شخص لوگون پر زبردستی حاکم بنجاوے تاکہ اشرافون کو ذلیل کرے اور کمینونکو زبردست
کرے اور جو شخص تقدیر کے برحق ہونیکو نہ مانے اور تقدیر کے قائل کو جھٹلاوے اور جو شخص قرآن مین
کچھ اپنی طرف سے بڑھاوے کوئی لفظ یا کوئی حرف یا کوئی مطلب یا کوئی سورت سو ایسے شخص جیہون
قسم کے ملعون ہین اللہ نے انکو پہٹکار دی اور رسول خدا نے انکو بددعا دی کہ اللہ نے اپنی
مہر انکی سے اٹھالی سو حضرت کی یہ دعا قبول ہوئی اسواسطے کہ حضرت نبی ہے اور ہر نبی
کی دعا قبول ہوتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قدری تقدیر کے منکر پر اللہ اور رسول کے

طرف سے لعنت اور پھٹکار برستی ہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَاِنْ مُّتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ ترجمہ امام احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ زید بن ثابت نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایسا ہو کہ اللہ عذاب کرے اپنے آسمان والوں پر اور اپنے زمین والوں پر تو عذاب کرے اور وہ ظالم نہ ٹھہرے اُنکے حق میں اور اگر مہر کرے اُنپر ہو وہ مہر اُسکی بہتر اُنکے لیے اُنکے کاموں سے اور اگر تو خرچ کرے احد برابر سونا اللہ کی راہ میں قبول نہ کرے اللہ تجھسے مگر جب تو ایمان لاوے تقدیر پر اور جان لیوے یہ کہ جو تجھکو پہنچا تجھسے چوکنے والا نہ تھا اور جو تجھسے چوکا وہ تجھکو پہنچنے والا نہ تھا اور اگر تو مرے اُسکے برخلاف اور عقیدے پر تو ضرور داخل ہوے تو دوزخ میں ف یعنی جو کچھ اللہ نے قسمت میں لکھدیا اور مقدر کر دیا وہ ضرور پہنچیگا ممکن نہیں کہ چوک جاوے اور نہ پہنچے سو جو کچھ آدمی کو رنج اور تکلیف اور بیماری اور راحت اور خوشی اور صحت اور فتح اور شکست اور مفلسی اور امیری پہنچتی ہے یہ سب تقدیر کے لکھے موافق پہنچتی ہے اور کسی سبب سے نہیں ٹلتی پھر اگر سب مخلوق چاہے کہ نہ پہنچے تو ممکن نہیں کہ نہ پہنچے اور تقدیر خطا کرے اور جو آدمی کہ پہنچا مثلاً چاہا کہ میں تندرست ہو جاؤں اور نہوا یا چاہا کہ امیر ہو جاؤں اور نہوا یا چاہا کہ میری اسپر فتح ہو اور نہ ہوئی یا سانپ ہاتھ پر چڑھا اور نہ کاٹا اور نہ مرا تو تقدیر ہی میں یوں لکھا تھا ممکن نہ تھا کہ اُسکے برخلاف ہو اگرچہ ساری مخلوق ملکر چاہے کہ اسکے برخلاف ہو مگر ہونا ممکن نہیں پھر اب اسکے سوا اور طرح پر جو شخص سمجھے کہ فلانے سبب سے تقدیر لوٹ گئی اور تقدیر کا لکھا مٹ گیا اور تدبیر چلگئی پھر وہ شخص بے توبہ مرجاوے تو دوزخی ہے اور صدقہ خیرات نیکی اُسکی کچھ قبول نہیں ہوتی اگرچہ پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کیا ہو تو بھی قبول نہو اسواسطے کہ اُسنے اللہ کی تقدیر کا انکار کیا اور اللہ کے بنائے کے خلاف نہیں ہو سکتا وہ مالک الملک شہنشاہ بے پرواہ ہے جیسا کہ اُس نے چاہا ویسا ہر ایک کی قسمت میں لکھدیا وہ بہر صورت مالک ہے اگر سب فرشتوں اور آدمیوں کو دوزخ میں

ڈالدے تو بھی وہ ظالم نہ ٹھہرے اسواسطے کہ ساری مخلوق اسکی ہی اور کسیکی نہین اور اگر وہ خلق پر نہر بانی
کرے تو مہربانی اُسکی خلق کے حق مین بہتر ہے مگر اُسپر کچھ بندیکا حق نہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدَرِ فَغَضِبَ
حَتّٰی اَحْمَرَ وَجْهُهٗ كَاَنَّمَا فُقِئَ فِیْ وَجْهِهٖ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ لِهٰذَا اُرْسِلْتُ
اِلَیْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِیْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَیْكُمْ عَزَمْتُ
عَلَیْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِیْهِ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابی ہریرہ نے نقل کیا کہ باہر آئے ہم پر پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم جھگڑ رہے تھے قدر کے مسئلہ مین سو غصہ ہوئے ایسا کہ سرخ ہوگیا چہرہ اُنکا گویا
توڑے گئے اُنکے چہرہ پر انار کے دانے پھر فرمایا کہ کیا اسبات کا تمکو حکم ہوا کیا اسواسطے مین بھیجا گیا
تمہاری طرف تب ہی ہلاک ہوئے وہ جو تمسے پہلے تھے جب جھگڑا کیا اُنہون نے اسبات مین تقدیر کرتا
ہونمین تمپر تقدیر کرتا ہون نہ کرو جھگڑا اسمین ف جو باتین کہ بندون کے حق مین فائدہ کی تھین سو
اللہ تعالیٰ نے بتا دین کہ اللہ کو ایسا سمجھو اور رسول کو یون جانو کہ بندگی اللہ کی اسطرح کرو اور ردی
کے کام لون چلاؤ اور جو بات بندون کے کام کی نہ تھی کہ جس سے کچھ دنیا اور دین کا فائدہ نہ تھا اُسکا
مفصل بیان نہ کیا یا وہ بات جو آدمیون کی سمجھ اور بوجھ سے زیادہ تھی اُسکا بھی بیان نہ کیا تاکہ
آدمی لایعنی باتونمین مشغول نہوجاوین مثلاً یہ نہ بیان کیا کہ چاند اور سورج فلانی چیز سے بنے اور
عرش فلانی چیز سے اور زمین اور پانی اور آگ فلانی فلانی چیز سے اور سورج کی حقیقت یہ ہے
اسواسطے کہ ان باتون کے دریافت ہونے سے کچھ فائدہ نقصان نہین مثلاً شریعت مین وحدت وجود
اور شہود اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور متشابہات آیتون کی تاویلین اور ہر عبادت کی وضع مخصوص کے
مامور ہونیکا بھید دریافت کرنیکا حکم نہوا اسواسطے کہ یہ باتین اکثر آدمیونکی عقل کے بوجہ سے
زیادہ ہین کہ اکثر لوگ اُسکی حقیقت کو دریافت نکر سکینگے بعضے مطلق انکار کرینگے اور بعضے
اُسمین زیادتی کرینگے تو دونو گمراہ ہونگے چنانچہ اگلی اُمتون کے لوگ اسی سبب سے گمراہ ہوئے
ویسا ہی جبر اور اختیار اور تقدیر کا مسئلہ ہے کہ اسمین گفتگو اور بحث کرنا اور اسکی حقیقت کے
دریافت کی فکر مین رہنا نہ چاہیے اسواسطے کہ آدمی کی عقل کے بوجہ سے یہ بات زیادہ ہے
پھر بہت آدمی جاہل گمراہ ہوجاوینگے چنانچہ ویسا ہی ہوا اسیواسطے پیغمبر خدا صلے اللہ

علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ حضرت ابوہریرہ وغیرہ اصحاب بیٹھے ہوئے اُس جبر اور تقدیر کے مسئلہ میں بحث کرتے ہین تو نہایت ناخوش ہوے اسقدر کہ چہرہ آپکا انار کے دانے کیطرح سرخ ہوگیا اور فرمایا کہ کیا تمکو اللہ اور رسول نے اس مسئلہ مین گفتگو کرنیکا حکم کیا ہے اور یا مین اس مسئلہ میں جھگڑا ڈالنے کو آیا ہون رسول ہوکر سویون تو نہین ہی جو تمکو عبادت کا حکم ہوا ہی سو کرے جاؤ کچھ چون وچرا مت کرو اور اگلی امتون کے لوگ اسیطرح مشکل مشکل مسئلون مین بحث کرکے گمراہ ہوگئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکو ہلاک کیا سو مین تمکو تقید کرتا ہون کہ اس مسئلہ مین ہرگز گفتگو نہ کیجیو اخرج ابن ماجۃ عن عائشۃ رض قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تکلم فی شیء من القدر سئل عنہ یوم القیمۃ ومن لم یتکلم فیہ لم یسئل عنہ **ترجمہ** ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے کلام کیا کسی چیز مین قدر کے مسئلہ سے تو پوچھا جائیگا اُس سے وہ کلام قیامت کے دن اور جسنے نہ کلام کیا اُسمین اُس سے پرسش نہوگی اُس کی

ف یعنی قیامت کے دن اسبات کا بھی حساب ہوگا تو جو شخص اس مسئلہ مین گفتگو کریگا قیامت کو اُس سے محاسبہ کیا جائیگا کہ تو نے اسمین کیون گفتگو کی اور جو شخص اسمین گفتگو اور بحث ہی نکریگا اُس سے پوچھا ہی نہ جائیگا اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو اس مسئلہ میں گفتگو ہی نکرنا چاہیے اسقدر سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے جو روز ازل مین تقدیر مین لکھدیا وہ ضرور ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے بندونکو فی الجملہ کام کرنیکا اختیار دیا ہی اور کام کا پیدا کرنا اور دلمین ارادہ ڈالنا اللہ ہی کا کام ہے جسقدر قرآن وحدیث مین مذکور ہی اُسپر ایمان لاوے اور یقین رکھے زیادہ دم نہ مارے اخرج الترمذی عن عبادۃ ابن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب فقال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب ما کان وما ھو کائن الی الابد **ترجمہ** ذکر کیا ترمذی نے کہ عبادہ صامت کے بیٹے نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے پیدا کیا اللہ نے قلم کو تو فرمایا اُسکو لکھ، بولی یا لکھون فرمایا لکھ تقدیر سو اُسنے لکھا جو ہوا اور ہونے والا ہے ہمیشہ تک اخرج مسلم عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف

سَنَةٍ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبداللہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھیں تقدیریں خلائق کی آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے سے پچاس ہزار برس پہلے حالانکہ اُس کا عرش پانی پر تھا اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قُبْضَۃٍ قَبَضَھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْھُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْیَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیْنَ ذٰلِکَ وَالسَّھْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ ترجمہ امام احمد اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوموسیٰ نے نقل کیا کہ میں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی خاک سے کہ وہ لی تھی سب زمین سے سو ہوئی اولاد آدم کی اندازہ پر زمین کے کوئی سرخ کوئی سپید کوئی کالی کوئی درمیان میں اُس کے کوئی نرم کوئی کڑے کوئی ناپاک کوئی ستھری ف یعنی یہ جو آدمیوں میں تفاوت ہے کہ بعضے سرخ و سفید ہوتے ہیں اور بعضے سیاہ رنگ ہوتے ہیں اور ایسے ہی کسی کی خو نرم ہوتی ہے کوئی سخت ہوتا ہے اور کوئی نیک بخت پاک صاف ہے اور کوئی ناپاک خبیث کافر ہے سو پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ نے انکی اصل ایسی پیدا کی کہ حضرت آدم کو سارے جہان کی طرح کی زمینوں میں سے تھوڑی تھوڑی مٹی لیکر اُس نے بنایا کہ بعضی جگہ کی مٹی سرخ اور بعضی جگہ کی سفید اور کہیں کی سیاہ اور کہیں ملی ہوئی اور کہیں کی نرم اور کہیں کی سخت تھی تو یہ سب باتیں حضرت آدم میں جمع تھیں ویسا ہی اُس کا طبعد اُن کی اولاد میں ہوا اسواسطے کہ پہلے سے اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کی تقدیریں لکھ رکھی تھیں ظہور دیا تھا اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ خَلْقَہٗ فِیْ ظُلْمَۃٍ فَاَلْقٰی عَلَیْھِمْ مِنْ نُوْرِہٖ فَمَنْ اَصَابَہٗ مِنْ ذٰلِکَ النُّوْرِ اھْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَہٗ ضَلَّ فَلِذٰلِکَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی ترجمہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ ابن عمرؓ نے نقل کیا میں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا خلق کو اندھیرے میں پھر ڈالا اُنپر کچھ اپنا نور پس جسکو پہنچا اس نور میں سے اُسنے سیدھی راہ پائی اور جسکو نہ پہنچا وہ نور سے گمراہ ہوا تو اسیواسطے میں کہتا ہوں کہ سو کہہ گئی قلم اللہ کے علم پر ف یعنے

اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے موافق لکھنے کا قلم کو حکم دیا اُسنے لکھدیا پھر وہ خشک ہوگئی کتاب نہیں وہ
لکھتی اور اسلام جو ہے سو اللہ تعالیٰ کے نور کے سبب سے ہے جسپر اللہ تعالیٰ کا نور روز ازل میں پڑا وہ
نیک راہ پر مسلمان ہوا اور جسپر وہ نور نہ پڑا وہ گمراہ ہوا کا فر اخرجہ احمد عن ابی الدرداء قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل فرغ الی کل عبد من خلقہ
من خمس من اجلہ و عملہ و مضجعہ و اثرہ و رزقہ ترجمہ امام احمد نے
ذکر کیا کہ ابو درداء نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فارغ ہوچکا اپنی مخلوق
میں سے ہر بندے کی پانچ چیز سے اسکی اجل سے اور اُس کے عمل سے اور اسکے رہنے کی جگہ
سے اور اسکی چال سے اور اسکی روزی سے ف یعنی ہر مخلوق کے حق میں یہ باتیں کہ
یہ فلانے وقت پر فلانے روز فلانی جگہ اسطرح مریگا اور زندگی میں فلانی فلانی عمل کریگا اور فلانے
فلانی جگہ رہیگا اور فلانی فلانی چال اور رہ اختیار کریگا اور فلانی فلانی وضع اسکو اسقدر روزی
رزق ملیگا اور یہ کہا دیگا اللہ تعالیٰ نے مقرر کردیا اور ٹھہرا دیا ویسا ہی ہوتا ہے اس سے کم و بیش نہیں
ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہیئے کہ توکل ہی پر رہے اس بات پر بہت بھروسا نکرے اور
دنیاداری کے امور میں بہت کوشش اور سر دردی نکرے جو قسمت میں لکھا ہو وہ آگے ہی مقرر
ہوچکا اسمیں کسی نہیں اخرج احمد عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال خلق اللہ آدم حین خلقہ فضرب کتفہ الیمنی فاخرج ذریۃ بیضاء کانھم
الذر فضرب کتفہ الیسری فاخرج ذریۃ سوداء کانھم الحمم فقال للذی
فی یمینہ الی الجنۃ ولا ابالی و قال للذی فی کتفہ الیسری الی النار ولا ابالی
ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی الدرداء نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ
تعالیٰ نے پیدا کیا آدم کو انکی پیدائش کے وقت پھر مارا انکا داہنا شانہ تو نکالی انکی اولاد سفید
جیسے چیونٹیاں اور مارا انکا بایاں شانہ تو نکالی انکی اولاد کالی جیسے کوئلے پھر فرمایا انکو
جو داہنے میں تھے طرف بہشت کے اور کچھ پرواہ نہیں مجھکو اور فرمایا جو ان کے بائیں
شانے میں تھے طرف دوزخ کے اور کچھ پرواہ نہیں مجھکو ف یعنی اور خلقت کے
پیدا ہونے سے پہلے ہی حضرت آدم کو پیدا کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ نے حکم کردیا اور ٹھہرا دیا

کچھہ لوگونکے حصہ مین یہ بہشتی ہیں اور کچھہ لوگونکے حصہ مین دوزخی ہین اور فرمایا کہ مخلوقہ پر داہ نہین جو چاہون سو کردون ہیں مالک ہون اخرج مسلم عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق للجنۃ اھلا خلقھم لھا وھم فی اصلاب ابائھم وخلق للنار اھلا خلقھم لھا وھم فی اصلاب ابائھم ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا جنت کی لیاقت والونکو بنایا اُنکو بہشت کیواسطے اور وہ اپنے باپون کی پیٹھ مین ہے اور پیدا کیا دوزخ کے سزاوار لوگون کو بنایا اُنکو دوزخ کیواسطے اور وہ اپنے باپون کی پیٹھ مین ہے ف یعنی دُنیا مین پیدا ہونیسے پہلے ہی اللہ تعالی نے ہر ایک کو جس لایق وہ شخص تھا ویسا ٹھیرادیا سو اُسی موافق دُنیا مین اُس شخص سے کام ہوتے ہین بہشتی سے اچھے کام اور دوزخی سے بُرے کام اخرج الشیخان عن ابن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ وشقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخلھا وان احدکم لیعمل بعمل اھل النار حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلھا ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ حدیث فرمائی ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچی سچائی تہی فرمایا کہ پیدایش ہر کسیکی اکہٹا کیجاتی ہے اُسکی ماکے پیٹ مین چالیس دن تک نطفہ بہر ہوتا ہے خون چالیس دن تک بہر ہوتا ہے پوتہرا چالیس دن تک بہر بہیجتا ہے اُسکے واسطے اللہ تعالی اُسکی طرف ایک فرشتہ چار باتون کے لیے سو وہ لکہدیتا ہے اُسکا عمل اور اُسکی اجل اور اُسکی روزی اور بدبخت یا نیکبخت پہر پہونکتا ہے اُسمین روح تو قسم ہے اُسکی کہ نہین کوئی معبود سوا اُسکے کہ بیشک کوئی تم مین کا کیے جاتا ہے کام

بہشتیوں کے یہانتک کہ نہیں رہتا اُس کے اور بہشت کے درمیان فرق سوا ایک ہاتھ کے پھر پڑہ نکلتی ہی
اُسپر لکہت تو کرنے لگتا ہی کام دوزخیوں کے تو داخل ہوتا ہی دوزخمین اور بعضا شخص تم مین کا
کیے جاتا ہی کام دوزخیون کے اسقدر کہ نہین رہتا اُسکے اور دوزخ کے درمیان فرق سوا ایک ہاتھ بھر
کے پھر پڑہ نکلتی ہی اُسپر لکہت تو کرنے لگتا ہی کام بہشتیون کے تو داخل ہوتا ہے بہشت مین ف
یعنی حضرت رسول خدا خود ہی سچے تھے اور اللہ تعالی نے بہی اُنکو سچا کہا تہا سو اُنہون نے یون حدیث
فرمائی کہ ہر ایک ایک سو بیس دن تلک آدمی کی صورت بنکر ماکے پیٹ مین درست ہوتا ہی پھر اللہ تعالی ایک
فرشتہ بہیجتا ہی کہ وہ فرشتہ اُسکے حق مین لکہدیتا ہی کہ یہ شخص فلانے فلانے کام کریگا اور فلانے
سال اور برس مین فلانے وقت فلانے دن فلانی جگہ مریگا اور زندگی مین فلانی فلانی چیز اسقدر کہاویگا
اور بدبخت ہوگا یا نیکبخت ہوگا بعد اسکے اسمین جان ڈالتا ہی سو اُسکے لکہنے کے موافق اُسکا کام اور
انجام دنیا مین ہوتا ہی پھر اگر اسکی قسمت مین انجام دوزخ لکہا ہوتا ہی تو دنیا مین اگرچہ پہلے وہ کام
بہشتیون کے کرتا ہے اسقدر کہ بہشت سے نزدیک ہوجاوے ہاتہہ بھر پھر یکایک تقدیر کا
لکہا زور مارتا ہی تو وہ شخص آخر کو کام دوزخیون کے کرنے لگتا ہے تو دوزخ کو جاتا ہے اسی طرح
جسکی تقدیر مین بہشت لکہی ہی تو وہ اگرچہ کام دوزخیون کے سے کرتا ہی یہانتک کہ دوزخ سے نزدیک
ہوجاتا ہے ہاتہہ بھر پھر اُسکی تقدیر کا لکہا زور مارتا ہی تو وہ بہشتیون کا کام کرنے لگتا ہی تو آخر بہشت
کو جاتا ہی المقصود آدمی اپنی عقل پر مغرور نہو اور اعتماد نہ رکہے اللہ ہی کے کرم اور فضل کا بہروسا
رکہے اور اُسی سے امیدوار رہے اور خاتمہ سے ڈرتا رہے اگر خاتمہ اچہا ہوا تو اچہا ہی اور بُرا ہوا
تو بُرا ہی اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ خَطَبَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّنَامَ یَخْفِضُ
الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ یُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّہَارِ وَعَمَلُ النَّہَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ
حِجَابُہُ النُّوْرُ لَوْ کَشَفَہُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْہِہٖ مَا انْتَہٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ
ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ کہڑے ہوئے ہمارے بیچمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
خطبہ پڑہا پانچ باتون کا سو فرمایا کہ بیشک اللہ نہین سوتا اور لائق نہین اُس کو کہ سوے جہکا دیتا ہے
بڑا اور اونچا کر دیتا ہے اُس کو عرض کیا جاتا ہے اُسپر رات کا کام دن کے کام سے پہلے اور

دن کا کام رات کے کام سے پہلے پردہ اُسکا نور ہی اگر کہو لے اُسکو تو جلادے اُسکا نور ہر چیز
کو خلق میں سے جہانتک ہو چکے اُسکی نگاہ ف نبی صاحب نے خطبہ میں پانچ باتین فرمائین اول
لوگو تمکو سمجھایا کہ یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کو نیند نہیں آتی اسواسطے کہ سونا غفلت ہی اور غفلت
نقصان ہی اور اللہ تعالیٰ نقصان سے بری ہی تو پھر کہاں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اسوے اور تیسرے یہ
سمجھہ لو کہ مقبول کرنا اور مردود کرنا اور روزی کی کشائش اور تنگی اللہ ہی کے اختیار مین ہے کہ ترازو
اُسکے پاس ہی جسکے لیئے چاہتا ہی پلڑا جھکا دیتا ہی اور جسکی واسطے چاہتا ہی پلڑا اوپنچا کر دیتا ہی
اور چوتھے یہ بات جان رکھو کہ جو کام بندے دنکو کرینگے اُس کام کی خبر اُسکو اُسکے کام سے پہلے رہتی ہے
اور جو کام بندے رات کو کرینگے اُسکی خبر دنکے کام سے پہلے اُسکو پہنچتی ہے آگے سے اور پانچوین یہ
اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی شان ہی رعب اور دبدبہ اُسکا بڑا ہی ایسا کہ پردہ اُسکا نور ہے اگر وہ پردہ
اٹھادے تو ساری مخلوق جل جاوے کسیکو طاقت اُسکی برداشت کی نہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے جو کیا سو ہوا اور ہوگا اور جو ہوتا ہی سب پہلے تقدیر میں لکھدیا پھر بھی اللہ
تعالیٰ غافل نہیں اسکو اب بھی اختیار ہی جو چاہے سو کرے قسمت کی ترازو اسکے ہاتھہ مین ہے
جس کا چاہتا ہی پلڑا اوپنچا کرتا ہی جسکا چاہتا ہی نیچا کرتا ہے اور ہر ایک کام کی خبر رکھتا ہی
آگے سے یعنی آگے سے ہر ایک کام ہر ایک کے واسطے اُسنے مقرر کر دیا ویسا ہی اُس سے ہوتا ہی

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ
بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ
يَشَاءُ ÷ ترجمہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم اکثر
کہا کرتے تہے کہ اے پھیرنے والے دلونکے ثابت رکھہ میرا دل اپنے دین پر تو کہا مین نے کہ اے
نبی اللہ کے ہمنے مانا تمکو اور جو کچھہ تم لائے سو کیا تم ڈرتے ہو ہمپر فرمایا ہان اسواسطے کہ
دل اللہ کی دو انگلیون میں ہی انگلیون میں سے پھیر دیتا ہے دلوں کو جیسے چاہتا ہی ف
یعنی یہ بات ثابت ہی کہ سب پیغمبر بہشتی ہین اور پیغمبرون سے پیغمبری جاتی نہین اور سب پیغمبر
دنیا سے ایمان کے ساتھہ جاتے ہین پیغمبرون کو اپنے ایمان کے جاتے رہنے کا خوف نہیں حضرت کی

زبان سے جو یہ دعا اکثر نکلتی ہی کہ اے میرے اللہ میرا دل اپنے دین پر ثابت رکھ تو حضرت انس رضہ
سمجھے کہ اس دعا سے حضرت کا مطلب ہی کہ میری اُمت کا دل ایمان پر ثابت رکھ سو عرض کیا کہ اے نبی
اللہ کیا تمکو ہمپر خوف ہی اسبات کا کہ ہم دین اسلام سے پھر جاوینگے سو تم یہ دعا مانگتے ہو تو حضرت نے
فرمایا کہ ہاں مگر البتہ خوف ہی اسواسطے کہ آدمی کا دل اللہ کی انگلیون مین سے دو انگلیون مین ہے
اللہ کے قابو میں ہی جدہر چاہے پھیر دے اس سے معلوم ہوا کہ نیک راہ اور بدراہ پر لگا دینا اللہ ہی کا کام ہے
جس دل کو جدہر چاہے پھیر دے جسکے دلمین چاہے ارادہ نیکی اور سلوک کا ڈالدے اور جس سے چاہے
برا کردادے آدمی کو چاہیے کہ اپنے دلپر اعتماد نہ رکھے ہر وقت اللہ کی درگاہ سے یہی التجا کرے کہ
نیکی کے روبہ پر دلکو ثابت رکھے اخرج مسلم عن عبد اللہ بن عمر رضہ قال خرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدیہ کتابان فقال اتدرون ما ھذان الکتابان قلنا لا
یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ھذا کتاب من رب
العلمین فیہ اسماء اھل الجنۃ واسماء اٰبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی اخرھم
فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ھذا کتاب من رب
العلمین فیہ اسماء اھل النار واسماء اٰبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی اخرھم فلا
یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا فقال اصحابہ ففیم العمل یا رسول اللہ ان کان امر
قد فرغ منہ فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنۃ یختم لہ بعمل اھل الجنۃ
وان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم لہ بعمل اھل النار وان عمل
ای عمل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ فنبذھما ثم قال
قد فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ
عبد اللہ ابن عمر رضہ نے نقل کیا کہ باہر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے دونون ہاتھ مین
دو کتابین تھین سو فرمایا کہ بھلا تم جانتے ہو کیا ہین یہ دونون کتابین ہم نے عرض کیا
ہم نہین جانتے یا رسول اللہ مگر تم بتلاؤ ہمکو تو بتلادیا اُسکو جو داہنے ہاتھ میں تھی کہ یہ
کتاب رب العالمین کی طرف سے آئی ہے اسمین نام لکھے ہین بہشتیون کے اور نام اُن کے
باپون کے اور قبیلون کے پھر جملہ کیا سو اُنکے آخر پر سو زیادہ نہین ہوتا اُن میں اور نہ

کم ہوتا ہی اُنسے کبھی بہر فرمایا اُنکو جوابین ہاتھ مین تھے کہ یہ کتاب ہی رب العالمین کیطرف سے اسمین دوزخیون کے
نام ہین اور نام اُنکے باپون کے اور اُنکے قبیلون کے پھر جملہ کیا ہوا ہی اُنکے آخر پر تو بڑھتا نہیں اسمین
اور نہ اُنسے کم ہوتا ہی کبھی پھر عرض کیا اُنکے یارون نے کہ تو کس واسطے ہے عمل یا رسول اللہ اگر ایسی
بات ہی کہ اُس سے فراغت ہو چکی تو فرمایا کہ سیدھی راہ چلو اور بندگی کرو اسواسطے کہ بہشتی کیواسطے
خاتمہ کیا جاتا ہی بہشتیون کے کام پر اگرچہ وہ کچھہ کام کسب اور دوزخی کیواسطے خاتمہ ہوتا ہی دوزخیون کے
کام پر اگرچہ وہ کچھ کام کرے اور پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھون
کیطرف اور پھینک دیا اُن دونون کتابونکو اپنے پیچھے پھر فرمایا فارغ ہو گیا تمہارا رب بندون سے ایک گروہ
جنت میں اور ایک گروہ دوزخ مین ف یعنی جب حضرت نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالی نے دوزخیون اور
بہشتیون کے نام معہ ولدیت ذات بہانت نشان سمیت الگ الگ لکھدیے ہین پھر اُن ناموں کے آخر
میں میزان دیکر جملہ کر دیا ہی کہ اسمیں کمی بیشی نہیں ہوتی اللہ تعالی نے آگے ہی سے ہر ایک شخص کے
حقمین بہشتی ہونا یا دوزخی ہونا ٹھیرا دیا ہی یہ بات سُن کر یارون نے عرض کیا اگر ایسا ہی کہ دوزخ یا بہشت
آگے ہی سے ہر ایک کے واسطے ٹھیر گئی اور اب اُسمیں کمی بیشی نہیں ہوتی تو پھر اب عمل نیک کرنا اور محنت
اٹھانا کیا ضرور جسکی قسمت مین جو لکھا ہی وہی آخر کو ہوویگا اسکے جواب میں حضرت نے فرمایا کہ جسکی
قسمت مین بہشت ہی اُس سے مرنے کے قریب بہشتیون کیسے کام ہونے لگتے ہین اور اُسکا خاتمہ بخیر ہوتا
ہی اگرچہ پہلے بُرے کام کرتا رہا ہو اور جسکی قسمت میں دوزخ لکھا ہی اُس سے مرنیکے قریب بُرے کام
ہونے لگتے ہین اور اُسکا خاتمہ انہین بد کا ہوتا ہی اگرچہ وہ پہلے نیک کام کرتا رہا ہو سو تم نیک کام
کیے جاؤ اور اپنی طرف سے بدکام کا ارادہ نکرو پھر آگے قسمت ہی اور اللہ کو جو کرنا تھا کہ ایک گروہ کیواسطے
بہشت اور ایک فریق کے لئے دوزخ سودہ کر چکا اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ
عَنْ اَبِیْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰی
بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِیْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَیْئًا قَالَ هِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ
ترجمہ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو خزامہ نے نقل کیا کہ میرے باپ نے بیان کیا کہ مینے
عرض کیا یا رسول اللہ بتلاؤ بھلا دم کرنیکا کہ ہم دم کرتے ہین اور دوا کا کہ ہم علاج کرتے ہین اس سے
اور بچاؤ کا کہ ہم پناہ پکڑتے ہین اس سے کیا اوٹا دیتے ہین چیز یں اللہ کی تقدیر میں بھی کچھہ

فرمایا کہ یہ چیزیں بھی اللہ ہی کی تقدیر مین سے ہین ف یعنی اس بات کے سُننے سے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تقدیر مین لکھا
وہی ہوگا یہ خیال مین آتا ہی کہ بیمار پر کچھ پڑھ کر دم کر دینا یا علاج کرنا یا دعا صدقہ خیرات کرنا لاحاصل
بیفائدہ ہی اس سے کچھ نہین ہوتا سو یہی بات خزامہ کے باپ نے حضرت سے پوچھی کہ اگر تقدیر ہی کا لکھا
ہوتا ہی تو پھر ہم لوگ بیمار یون کیواسطے کچھ پڑھ کر دم کرتے ہین اور دوا سے علاج کرتے ہین اور
مشکل مین دعا صدقہ وغیرہ خیرات کرتے ہین اور لوگو نکو ظاہر مین فائدہ بھی معلوم ہوتا ہے تو کیا
یہ چیزین اللہ کی تقدیر کے لکھے ہوے کو پھیر دیتے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ یون سمجھو فائدہ جو
ہوتا ہے سو یہ بھی تقدیر ہی مین لکھا ہی کہ یہ شخص یون کریگا تو یون فائدہ ہوگا سو ویسا ہی ہوتا ہی
یہ تقدیر کے خلاف نہین بلکہ اس مقام پر معلوم کیا چاہیے کہ عالمون نے لکھا ہی کہ تقدیر دو قسم ہے
ایک وہ ہی کہ جیسا مقرر کر دیا ویسا ہی ہوا اسکو مبرم کہتے ہین اور ایک تقدیر معلق ہی کہ اگر فلانا شخص
یون کرے تو ایسا ہو اور یون نکرے تو ایسا ہو یعنی مثلاً دعا مانگی تو بیمار اچھا ہوا ورنہ مانگے تو نہو
تو یہ دعا تعویذ صدقہ خیرات دوا علاج کا اثر اسی تقدیر معلق کے سبب ہوتا ہی اگرچہ یہ اثر ہونا بھی
اسکی تقدیر مین لکھا ہی مگر اصل یہ ہے کہ آدمی اس مقام پر تردد نکرے اور اپنی عقل ناقص کو مُنہ زور
گھوڑے کی طرح اس میدان مین نہ دوڑاوے جسطرح فرمایا اُسپر یقین لاوے چون وچرا نکرے بڑے
آدمیون کے حکمون اور کامون کے بھید بیماتی گنوارون کو معلوم کرنا مشکل ہوتا ہے اور اُن کی سمجھ
مین نہین آتا چہ جائے اللہ تعالےٰ کے حکمون اور کامون کا بھید بندونکو عقل سے دریافت ہونا

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْکُمْ
مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا مَنْ
کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ
الشَّقَاوَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ اَشْقِیَاءِ ثُمَّ قَرَءَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی
وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اِلَی الْاٰیَۃِ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ
علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک شخص کی تم مین سے
لکھی گئی جگہ دوزخ مین اور جگہ بہشت مین اصحابون نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا پھر

ہم ہر دو سانکر لیں اپنے لکھے ہوئے پر اور جو چیزوں میں عمل فرمایا کہ عمل کئے جاویں واسطے اس کے کہ ہر شخص کے واسطے جو
ہونا ہے جو چیز جسکے واسطے وہ پیدا ہوا سو جو شخص ہو نیکبختیوں میں تو موجود کیا جاتا ہے اُسکو نیکبختی کا کام اور جو
ہوا بدبختوں میں تو میسر ہوتا ہے اُسکو کام بدبختی کا پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت کہ جسنے بخشش کی اور پرہیز
ہوا اور سچا جانا قرآن کو تو اب ہم آسان کر دینگے اُسکو آسانی کی راہ اور جسنے بخل کیا اپنے آپ
کو بے پرواہ جانا اور جھوٹہ بتایا قرآن کو تو اب ہم آسان کرینگے اُسکو سختی کی راہ **ف** یعنے
نیکبخت کے واسطے اسباب بھی ویسے ہی نیکی کے جمع ہوجاتے ہیں اور بد کے لئے اسباب بھی ویسے
ہی بدی کے موجود ہوجاتے ہیں اور نیک کو نیکی کرنا آسان ہوجاتا ہے اور بد کو بدی کرنا سہل ہوجاتا
ہے تو آدمی کو چاہئے کہ جب اُس سے نیکی ہونے لگے اور نیکی کے اسباب جمع ہوجاویں تو شکر کرے
اور نیکی کئے جاوے اور جب معاذ اللہ بدی کے اسباب جمع ہوجاویں اور بدی ہونے لگے اور
بدی میں مزا ملے تو خوف کرے اور جلدی سے اُسے ترک کرے اور اسباب پر بھروسا نہ
کرے کہ بہشت اور دوزخ جو ہماری قسمت میں لکھا ہے ویسا ہی ہوگا ہم بندگی کیوں کریں اخرج
الشیخان عن سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد
لیعمل اھل النار وانہ من اھل الجنۃ ویعمل عمل اھل الجنۃ وانہ من اھل النار
وانما الاعمال بالخواتیم ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ سعد کے بیٹے سہل نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کرتا ہے کام دوزخیوں کے سے حالانکہ وہ ہوتا ہے بہشتیوں میں سے
اور کرتا ہے کام بہشتیوں کے حالانکہ وہ ہوتا ہے دوزخیوں میں سے اور اعتبار کا ہونا ہے خاتمہ پر
ف یہ حدیث اور سبھی حدیثیں اوپر اسی فصل میں گذریں سب مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھی
ہیں سو اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بعضا آدمی حقیقت میں تقدیر کے موجب بہشتی ہوتا ہے مگر
پہلے کام اُس سے دوزخیونکے سے ہوتے ہیں پھر آخر کو اُس سے کام بہشتیوں کے سے ہونے
لگتے ہیں تو وہ بہشت ہی کو جاتا ہے اور بعضا شخص تقدیر کے موجب دوزخی ہوتا ہے مگر وہ بہشتیونکی طرح
کام کرتا ہے پھر آخر کو اُس سے کام دوزخیوں کے سے ہونے لگتے ہیں تو وہ دوزخ پاتا ہے تو حقیقت
یہ ہے کہ اعتبار کاموں کے انجام کا ہے آخر کو مرنے کے نزدیک جیسے کام ہوں ویسا
وہ شخص ہے تو کسی شخص کو جبتک وہ جیتا رہے بہشتی یا دوزخی نہ کہا چاہئے بان اگر نیک

کام کرتے کرتے اُسی نیکی کی حالت میں مرجاوے تو یہ جانا چاہیئے کہ ظن غالب ہے کہ یہ بہشتی تھا اور معاذ اللہ اگر کفر کے کاموں کی حالت میں مرجاوے تو جانا چاہیئے کہ ظاہر میں اُسکے کام دوزخیوں کے سے تھے انجام اللہ کو معلوم اور جسکا کفر پر مرنا یقینی معلوم ہوا اسکو دوزخی جاننا یا کہنا مضائقہ نہیں غرضکہ تقدیر پر ایمان رکھنا فرض ہے اور اسمیں چون وچرا کرنا بد ہے اور جسکو اللہ نے نیک بتلا دیا وہ نیک ہے اور جسکو بد فرمادیا وہ بد ہے اور خاتمہ کا اعتبار ہے اللہ تعالیٰ خاتمہ سبکا بخیر کرے اور اپنے نیک بندوں کی راہ پر لگادے اور نیکوں کی محبت دے

الفصل الرابع فی ذکر الصحابۃ

واھل البیت رضی اللہ عنھم ترجمہ چوتھی فصل حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں اور حضرت کے اہلبیت کے ذکر میں **ف** یعنی اس فصل میں اُن آیتوں اور حدیثوں کا ذکر ہے جس سے حضرت کے یاروں اور اہلبیت کی بزرگی اور فضیلت ثابت ہوتی ہے تو جاننا چاہیئے کہ اصحاب اسکو کہتے ہیں جس نے حضرت سے ملاقات کی اور وہ مسلمان تھا پھر جب اب بھی مسلمان تھا پھر اگر بہت روز دل صحبت میں رہا تو زیادہ افضل ہے اُنسے جو کم صحبت میں رہے اور اہلبیت کہتے ہیں گھر والونکو جیسے بی بیاں اور لڑکے اور لڑکیاں اور بسبب لڑکیوں کے داماد اور ناتی اور ناتنیں سب اہلبیت میں داخل ہیں بالخصوص اور باندی اور غلام اور جسکو بیٹا کرکے پالا بلکہ سارا کنبہ جو اپنے طریق پر ہو اور اُنکی اولاد بھی مطلق اہلبیت میں شامل ہے چنانچہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن اور سعد اور سعید اور ابوعبیدہ اور ابوہریرہ اور انس اور بلال اور معاویہ اور سوا اُنکے سب مہاجر مکہ کے اور انصار مدینہ کے اور جہاد کرنیوالے حضرت کے ساتھ بلکہ جو احد اور بدر اور حدیبیہ اور خیبر وغیرہ لڑائیوں میں حضرت کے شریک ہے بالخصوص اور جس مسلمان نے حضرت سے ملاقات کی اور اُسی مسلمانی کے عقیدے پر وفات پائی وہ سب اصحاب ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کہ انکی ثنا اور صفت اور خوبیاں قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اُنسے محبت رکھنا اور اُنکی راہ پر چلنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے پھر جو کوئی اُنکو بُرا جانے یا اُنکو نہ مانے تو اس نے گویا قرآن وحدیث کا انکار کیا اُسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور بی بی خدیجہ اور بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ اور بی بی زینب اور بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ اور بی بی جویریہ اور بی بی میمونہ اور بی بی ریحانہ زید کی بیٹی اور بی بی ریحانہ شمعون کی بیٹی اور بی بی ماریہ قبطیہ وغیرہ

فصل چوتھی ذکر صحابہ اور اہلبیت رضی اللہ عنہم اجمعین

حضرت کی بی بیان اور فاطمہ زہرا اور بی بی ام کلثوم حضرت کی بیٹیاں اور علی مرتضیٰ اور حضرت عثمان
باحیاء حضرت کے داماد اور عمر فاروق حضرت کے نواسن امام اور حسن حسین حضرت کے نواسے
اور امامہ اور ام کلثوم وغیرہ حضرت کی نواسیاں اور مدینہ جنکو بیٹا کرکے پالا تھا حضرت نے اور اسامہ انکا
بیٹا وغیرہ انکی اولاد یہ سب رضی اللہ عنہم اجمعین حضرت کے اہل بیت اور عترت میں داخل ہیں انکی
محبت رکھنا اور انکے راہ اور رویہ کو اختیار کرنا اسلام اور ایمان کی علامت کامل ہے پھر جو شخص
ان سے محبت نہ رکھے یا انپر طعن کرے اُسکے ایمان میں نقصان ہے اسواسطے کہ انکی تعریف
اور مدح خصوصاً اور عموماً قرآن اور حدیث سے ثابت ہے تو جو شخص معاذ اللہ انکو بُرا جانے اس نے گویا قرآن
اور حدیث کا انکار کیا پھر اُسکا سوائے دوزخ کے کہاں ٹھکانا اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کا مالک
خالق ہے اُسکی محبت رکھنا اور اُسکے حکم پر چلنا فرض ہے اور اُسکا حکم ہے کہ میرے محبوب رسول مقبول کی
محبت رکھو اور اسکے کہنے پر چلو تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت فرض
عین ہوئی سو قطع نظر اور دلیلوں سے جسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت ہوگی تو وہی شخص
اُسکو بھی محبت رکھیگا جسسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کہی تھی اور یہ بیشک و شبہ
یقینی بات ہے کہ جو مسلمان حضرت کے ساتھ رہتے تھے اور صلاح اور مشورہ میں شریک ہوتے تھے
اور دین مسلمانی کا اُنہیں کی کوشش سے جاری ہوا حضرت کے وقت میں اور بعد حضرت کے گویا وہ لوگ
پیغمبر کی پیغمبری کے کام میں مددگار تھے اور جو شخص حضرت کے گھر کے تھے بیبیاں اور اولاد اور نواسے
وغیرہ جنکا اوپر مذکور ہوا ان سب سے حضرت کو محبت تھی بلکہ سارے مکہ اور مدینے کے مسلمانوں سے
بلکہ بالکل ملک عرب سے محبت تھی تو جسکو حضرت سے محبت ہوگی وہ ان سب کی بھی محبت رکھیگا
پھر ان اصحاب اور اہل بیت کی تعظیم کریگا اور راہ اور رویہ اُنکا اختیار کریگا پھر جسقدر اُس کو
حضرت سے محبت زیادہ ہوگی اسی قدر ان سب سے بھی اسکو محبت زیادہ ہوگی اور چاہیئے کہ حضرت
کے صحابہ اہلبیت اگر بُرے تھیریں تو مسلمانی کا دین ہی جھوٹا تھیرے اسواسطے کہ قرآن و حدیث
مسلمانی کی بنیاد انہیں کے واسطے سے پہنچی ہے تو جو لوگ پہنچانیوالے ہی اگر وہ بُرے تھے تو اُنکے بتائے ہوئے قرآن و
حدیث کا کیا اعتبار اور جب قرآن و حدیث بے اعتبار ہو گیا تو دین مسلمانی سب جھوٹ تھیرا
تو جو شخص اُنکو بُرا جانے وہ گویا اپنے آپ کو مسلمان نہیں جانتا اور اپنے ایمان کا انکار

کرتا ہی بلکہ دین اسلام کا انکار کرتا ہی اور اصحاب اور اہل بیت کی خوبیان اور بزرگیاں قرآن
وحدیث مین بہت مذکور ہین اس مقام پر کئی آیتین اور حدیثین مذکور ہوئی ہین سچے مسلمان کو عقیدہ درست
کرنیکے واسطے اسقدر بہی کافی ہی سنا چاہیے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ
شَیْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ
الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ
الْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ
وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ
وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ اعراف میں میری رحمت شامل ہی ہر چیز کو سو وہ لکھدونگا
اُنکو جو ڈر رکہتے ہین اور دیتے ہین زکوۃ اور جو ہماری باتین یقین کرتے ہین جو تابع ہوتے ہین اُس
رسول کے جو نبی ہی امی جسکو پاتے ہین اپنے پاس لکہا ہوا تورات اور انجیل مین بتاتا ہے
اُنکو نیک کام اور منع کرتا ہی بُرے کامونسے اور حلال کرتا ہی اُنکے واسطے سب پاک چیزین اور
حرام کرتا ہی اُنپر ناپاک چیزین اور اُتارتا ہی اُنسے بوجہ اُونکے اور بہالنیان جو اُنپر تہین سو جو اُنپر
یقین لائے اور اُسکی رفاقت کی اور مدد کی اور تابعدار ہوئے اُس نور کے جو اُس کے ساتہہ
اُترا ہی وہی لوگ پہنچنے مین مراد کو ف یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہرچند میری رحمت سب چیز کو
شامل ہی مگر خاص کرکے اُن لوگونکے واسطے وہ رحمت لکھدونگا جو لوگ امی نبی پر یقین لائے
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُنکی رفاقت کی کہ ہجرت مین اُنکا ساتہہ دیا کہ مکہ سے گہر چہوڑکر
حضرت کے ساتہہ مدینہ کو گئے اور وہ لوگ جنہوں نے مدینہ مین پیغمبر کو جگہ دی اور مدد کی اور
قرآن نورانی جو پیغمبر کے ساتہہ نازل ہوا اُسکے تابع ہوا اور اللہ سے ڈرتے ہین اور زکوۃ دیتے
ہین اور خدا کے حکم پر یقین کرتے ہین اور اپنے نبی کا حال توریت و انجیل مین دیکہکر نبی پر ایمان
لائے کہ وہ نبی اُنکو نیک کام بتاتا ہی اور بُرے کامونسے منع کرتا ہی اور پاک چیزین حلال بتاتا ہی
اور ناپاک چیزین حرام کہتا ہی اور گناہونکے بوجہ اپر لدے ہوئے تہے اور باپ دادا کے رسوم کی
پہالنیان جو اُنکے گلے مین تہین سو اُتارتا ہی سو وہ لوگ مراد کو پہنچے کہ جنتی ہوئے

جب بکتی عرس کی آتی بہار
شیخ پورا پایا گیا جب دو شمار
کرکے گانے نارچہ اور تمہارے
شیخ صاحب چہوڑ دیگا بار بار
گر پوچہو شرع کچہ تو کہین ایمان سے
ال دینے نوجو منہوم ہو
شادی حضرت مین یا کی دھوم ہو
کچہ نہ کہین لایجب لاعین

جسمین خوش بی بی بی بی
بان گر قسمت نہو جب کہ
عصمت بی بی بی بورے جاوی
جسکی حال گر نہ کرے کہین
اور بی بی کی بی بی کہین
چہوڑ کر بی بی کہین
تحلل مین بی بی کہین
بچہ نہ بی بی کہین
دعوت شادی کرنے کے قبل

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یار و مددگار حال ہے کہ وہ سب لوگ خصوصاً چار یار ہمیشہ پیغمبر خدا صلعم کے رفیق رہتے تھے اور مدد کرتے تھے اور دین اسلام اُنسے جاری ہوا اور وہ خود اللہ سے ڈرتے تھے اور متقی پرہیزگار رہتے اور زکوٰۃ دیتے تھے اور ہر کام میں خدا کا حکم مانتے تھے اور قرآن کی پیروی کرتے تھے سو وہ اصحاب ایماندار رہتے اور اللہ نے اپنی خاص رحمت اُنکے واسطے لکھدی اور وہ مراد کو پہنچے کہ بیشک جنتی ہوئے پھر اب جو کوئی اُنکو بُرا کہے اور اُنپر طعن کرے تو گویا اللہ کے رحمت پر طعن کرتا ہے اور اس آیت کا منکر ہے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انبیا میں کہ اور ہمنے لکھدیا ہے زبور میں نصیحت کے بعد کہ آخر زمین پر مالک ہونگے میرے نیک بندے ف یہ آیت بھی حضرت کے اصحاب اونکے حقمیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پہلے ہمنے توریت حضرت موسیٰ پر نازل کی اُسکے بعد زبور حضرت داؤد پر اتاری سو پہلے تورات میں اور اُسکے بعد زبور میں ہم نے لکھدیا تھا آگے سے کہ ہمارے اچھے بندے زمین کے وارث اور مالک ہوجاوینگے سو جب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے تب یہ وعدہ سچا اور پورا ہوا کہ پورب سے پچھاں تک انہیں کا حکم ساری زمین کے لوگوں پر ظاہر اور باطن جاری ہوا اور آخر وقت میں حضرت امام محمد مہدی کا بھی یہی دور ہونا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ خلیفے اللہ کے خاص بندے صالح ہے پھر جو کوئی اُنکو فاسق اور منافق جانے وہ اس آیت کا منکر ہے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حج میں کہ وے لوگ کہ اگر ہم اُنکو مقدور دین ملک میں تو وہ قائم کریں نماز اور دیں زکوٰۃ اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں بُرے کام سے اور اللہ ہی کے اختیار ہے آخر ہر کام کا ف اس آیت سے پہلے آیت قرانمیں اللہ صاحب نے اصحابو نکا ذکر کیا کہ صرف ایمان کے سبب سے اُنکو کافروں نے مکّے سے نکالا سو اُن اصحابو نکی اللہ نے مدد کی پھر اس آیت میں اُنکی تعریف کی کہ وہ ایسے لوگ ہیں اگر وہ زمین پر حاکم ہون تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں یعنی نماز اور زکوٰۃ کو رائج کریں اور بھلے کام کا لوگونکو حکم کریں اور بُرے کاموں سے منع کریں پھر اُنکی نیکی کا دُنیا میں جاری

رہنا یا رہنا یہ ایجام اللہ ہی کے اختیار ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یار مہاجرین خصوصاً چاروں خلیفے جو کام کرتے تھے اور جو لوگ کو نکو کہتے تھے وہ کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول تھے اور یہ جو وعدہ کے طور پر اللہ تعالیٰ نے انکو فرمایا تھا سو پورا کیا کہ زمین پر انکو حاکم کیا اور پیغمبر کا خلیفہ بنایا پھر انہوں نے جو کام کرنیکو کہا وہ کام نیک تھا اور جس کام سے منع کیا وہ کام بد تھا پھر اب جو کوئی انکے کا موں کو اور حکم کو برا جانے وہ اس آیت کا انکار رکھتا ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ فتح میں کہ محمد رسول اللہ کا اور جو اُسکے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں تو دیکھے انکو رکوع اور سجدے میں ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اُسکی خوشی نشانی اُنکے منہ پر ہے سجدے کے اثر سے یہ مثال ہے اُنکی تورات میں اور مثال ہے انجیل میں جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اُسکے کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنی نال پر خوش لگتا ہے کھیتی والوں کو تاکہ جلاوے انسے جی کافروں کا وعدہ دیا ہے اللہ نے انمیں سے جو یقین لائے اور کئے بھلے کام مغفرت کا اور بڑے ثواب کا ف یہ آیت اللہ صاحب نے حضرت کی شان میں نازل کی اور اسمیں حضرت کے یاروں کے ظاہر و باطن کی خوبیاں بیان کیں تاکہ مخالف پر حجت ہو کہ ایسے لوگ خدا پرست پیغمبر کے رفیق ہیں اور جسکے رفیق صلاح یار ایسے ہونگے وہ شخص خود اعلیٰ درجہ کا خدا پرست اور نیکوکار ہوگا اور یہی معلوم ہوا کہ پیغمبر کی صحبت ایسی خوب ہے کہ اُسکے سبب لوگ ایسے نیک ہو گئے سو اس آیت میں حضرت کے اصحابوں کی خوبیاں ظاہر کیں کہ وہ حضرت کے رفیق ہیں اور ساتھ موجود رہتے ہیں اور کافر پر نہایت سخت ہیں اور آپس میں مسلمانوں پر نرم دل اور رحیم اور ہمیشہ نماز میں مشغول رہتے ہیں اور اُنکے چہرہ پر اللہ کا نور ہے سجدے کے سبب سے کہ ہزار درہم نہیں پہچانتے پڑتے ہیں اور باطن کی خوبی یہ ہے کہ یہ سب اللہ کے رضامندی کیواسطے ہے اور اللہ کا فضل چاہتے ہیں ملک و دولت دنیا نہیں چاہتے یعنی نیت اُنکی للہ ہے ریاکار اور تقیہ شعار نہیں ہیں اور نفاق نہیں کرتے اور سابق سے

اللہ تعالیٰ نے توریت میں اور انجیل میں اُنکی مثال لکھی کہ جیسے بیج بویا جاتا ہے جب اُس سے کھیتی جمتی ہے
اور درخت اسکے مضبوط اور بڑے ہوتے ہیں تو کھیتی والے دیکھکر خوش ہوتے ہیں اور اُنکے دشمن
ناخوش ہوتے ہیں اسیطرح پر پہلے ایک دو مسلمان تھے پھر زیادہ ہوتے گئے اور اسلام کو اصحابوں سے
قوت بڑھتی گئی پھر جب اسلام کو قوت ہوئی اور اللہ اور رسول خوش ہوئے اور کافر ناخوش
ہوئے اور غصہ میں آئے سو یہ حضرت اصحاب اللہ تعالیٰ نے اسیواسطے ایسے ظاہر و باطن کی
خوبیوں والے بنائے تاکہ اُنکو دیکھکر کافر و نخاجی جلے اور اگر ان اصحابوں سے کچھ گناہ بھی ہوئے
تو آخرت میں وہ گناہ معاف ہوکر ثواب عظیم اُنکو ملے گا تو وہاں اور بھی زیادہ کافروں کا جی
جلیگا جو اُنکے دشمن تھے اصحابونکو انعام واکرام ہوگا اور خود وہ کافر دوزخ میں جلتے ہونگے ہر چند
اس آیت میں سب اصحابوں کی تعریف ہے مگر یہ چار باتیں جو بیان کیں کہ الذین معہ پیغمبر کے ساتھ رہنا
اور اشداء علی الکفار یعنی کافروں پر سخت اور زبردست اور رحماء بینہم یعنی آپسمیں رحم دل اور
تراہم رکعاً سجداً یعنی نماز میں مشغول رہنا سو یہ چاروں باتیں چاروں خلیفوں میں بالخصوص ہی
مخصوص نہیں چنانچہ حضرت ابوبکر بھی ابتدا عمر سے حضرت کے ساتھ رہے خصوصاً غار میں
ساتھ دیا اور ہجرت میں رفاقت کی اور بعد مرنے کے حضرت کے پاس ایک جگہ پر دفن ہوئے
تو الذین معہ کی حقیقت اُنپر خوب ثابت ہوئی اور کافروں پر سخت ہونا حضرت عمرؓ کا مشہور
و معروف ہے جس روز یہ مسلمان ہوئے اُس روز جماعت سے سب مسلمانوں نے باہر نکلکر
نماز پڑھی اس سے پہلے کافروں کے خوف سے نماز چھپ کر مسلمان پڑھتے تھے اُن کے
مسلمان ہونے سے مسلمانوں کو قوت ہوئی اور کافر ڈر گئے اور اُنکی خلافت میں کافروں کی ہزار
شہروں میں مسلمانوں کا عمل ہوا اور دین اسلام جاری ہو گیا تو اشداء علی الکفار کا مطلب حضرت
عمرؓ میں خوب پایا گیا اور مسلمانوں پر رحم دلی حضرت عثمانؓ کی ظاہر ہے کہ جب اُن پر لوگوں
نے بلوا کیا تو اُس وقت کم و بیش دو ہزار غلام مسلح حضرت عثمانؓ کے موجود تھے حضرت
عثمانؓ نے اوسیوقت اُن کو آزاد کیا اور فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ مسلمانوں پر کوئی میرے
سبب سے تلوار کھینچے اگرچہ میں جان سے مارا جاؤں چنانچہ وہ سب غلام چلے گئے اور بلوائیوں
نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا اور حضرت عثمانؓ نے اُنسے مقابلہ نکیا تو رحماء بینہم کا وصف

انمین خوب ظاہر ہوا اور نماز مین مشغول رہنا حضرت علی رضہ کا کمال کے درجے کو پہنچا کہ عین سجدے کی حالت مین شہید ہوے تو ترا ہم رکعا سجدا کا بیان اُپر خوب مطابق ہوا پھر اگر غور کیجیے تو ہر ایک مین یہ چارون صفتین بخوبی تھین اور یبتغون سببی للہ فی اللہ تھی غرضکہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کے اصحابونکا ظاہر اور باطن دونو نیک تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیشہ سے انپر اللہ تعالی کا فضل متوجہ تھا کہ تورات اور انجیل مین بھی اُنکی خوبیان اور اُنکا ذکر بیان ہو گیا تھا اور یہ جو فرمایا کہ اللہ تعالی نے اُن اصحابون کو ایسی خوبیون والا بنایا اسواسطے کہ یا کہ اُنکے سبب سے کافرونکا جی جلے اور کافر غصہ مین آوین تو اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت کے اصحابون کی خوبیان اور نیکیان اور تعریفین سنکر ناخوش ہو وہ کافر ہے اللہ کی درگاہ سے راندہ گیا مردود سبحان اللہ جو شیطان اللہ کے پیغمبر محبوب کے دوستون یارون سے دشمنی کرے وُہ کیون نہ اللہ کی درگاہ سے راندہ جاوے اور یہ بھی اس آیت سے معلوم ہوا کہ اصحابی سے کچھ گناہ کا کام بھی ہو گیا تو وہ معاف ہے کسواسطے کہ خدا تعالی نے وعدہ کیا ہے معاف کرنیکا قال اللہ تعالی لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ حشر مین کہ غنیمت کا مال ہے واسطے اُن مفلسون وطن چھوڑ نیوالون کے جو نکالے ہوئے آئے ہین اپنے گھرون سے اور مالون سے اور ڈھونڈھتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اُسکی رضامندی اور مدد کرنیکو اللہ کی اور اُسکے رسول کی وہ لوگ وہی ہین سچے اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہین اس گھر مدینہ مین اور ایمان مین اُنسے آگے سے محبت کرتے ہین اُس سے جو وطن چھوڑ آوے اُنکے پاس اور نہین پاتے اپنے دلمین غرض اُسچیز سے جو اُنکو ملا اور اوّل رکھتے ہین اپنی جانون سے اگرچہ ہو اُنکو حاجت اور جو شخص بچا یا گیا اپنے جی کے لالچ سے تو وہی لوگ ہین مراد پانیوالے ف حضرت رسول خدا

عن عائشة رضہ قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخصف نعله ويخيط ثوبه ويعمل في بيته كما يعمل احدكم في بيته وكان رجلا من الناس يعني انه كان دمثا ويجلب شاته الى الرضع وكان يحلب شاته بيده

اور اِنکو مین خیر المرسلین

۸۰

اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم

سرخی اپنی کتاب کی خوب مختصر ہے ہاتھ سے اپنی جی خوش ہے بار تکلف دیتے ہین خوب کر شیخ ہے سیکھ کر پڑھنا ہو تو شیخ سے سیکھون من نالہ رہی ہے عن عائشة رضہ قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک وہ لوگ تھے مہاجر جو مکے سے اپنے گھر کو چھوڑکر اور مال اور دنیا داری
سب ترک کرکے صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے فضل خدا کے طالب حضرت کے ساتھ مدینے کو چلے آئے
تھے کہ جہاد کرینگے اور رسول خدا کے مددگار رہینگے سو انکو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ سچے مسلمان ہین اور
ایک اصحاب حضرت کے انصار تھے یعنی وہ لوگ جو مدینے مین رہتے تھے آگے سے جب حضرت
اور حضرت کے یار مکہ سے نکلکر مدینہ کو گئے تو انہون نے سب کو اپنے گھر ونمین رکھا اور گہنا کپڑا دیا اور نہایت
خاطر کی اور کمال محبت یہانتک کہ اپنی جان پر بھی انکو مقدم رکھا کہ آپ بھوکے رہتے اور انکو
کھلاتے اور اپنی حاجت بند کرتے اور انکو ہر چیز دیتے اور اگر وہ مہاجر مکے والے کہین سے کچھ پیدا
کرلاتے تو یہ انصار مدینے کے خوش ہوتے اور لالچ نکرتے چنانچہ بنو نضیر کے یہودیون کے غنیمت کا مال
جب حضرت کے پاس آیا تو حضرت نے مدینے والے انصار سے فرمایا کہ اگر چاہو تو تم یہ مال لو اور خرچ
کرو اور یہ مکے کے مہاجرین جو چار برس سے تمہارے گھرون مین رہتے ہین اور تمہارے پاس سے
کھاتے ہین انکو اسیطرح اپنے پاس رہنے دو اور کھلاؤ اور یا صلاح ہو تو مین یہ مال ان مہاجرون
کو دون کہ یہ تمسے الگ اپنے پاس سے کھاوین اسکے جواب مین اُن انصاریون نے عرض کیا کہ
حضرت یہ مال سب انہین مہاجرون کو دیجئے اور جیسے آگے سے ہمارے پاس رہتے اور کھاتے ہین ویسے
ہی رہا کرین اور ہمارا کھایا کرین سو اللہ تعالیٰ نے ان دونو آیتون مین اُن مہاجرین اور انصار کی
خوبیان کہین اور تعریف کی اور مہاجرون کے دل کا حال بیان فرمایا کہ وہ لوگ صرف اللہ اور
رسول کی مدد کرنیکو اپنا گھر بار مال ومتاع چھوڑکر رسولؐ کے ساتھ آئے ہین انکو اسمین کچھ دنیا کا
فائدہ منظور نہین سو وہی لوگ سچے مسلمان ہین اور انصارون کے ظاہر و باطن دونو کا ذکر کیا کہ وہ مہاجرون
سے محبت کرتے ہین اور باوجود اپنی حاجت کے اپنا مال ومتاع مہاجرون پر خرچ کرتے ہین اور
حسد نہین کرتے اور اُنسے لالچ نہین رکھتے اور جو شخص ایسا ہو کہ اُسکو اللہ نے لالچ سے بچایا
بچایا ہو کہ اپنی جان کے واسطے لالچ نکرے وہ مُراد کو پہنچا اور دین ودُنیا کی اُسنے فلاح پائی اور
یہ انصار لالچ سے بچے سو انہون نے فلاح پائی اور مراد کو پہنچے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی
لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ
اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قَاتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ

فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ حدید میں کہ برابر نہیں تم میں جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑائی کی اُن لوگونکا درجہ بڑا ہے اُنسے جو خرچ کرین اُس سے پیچھے اور لڑین اور سبکو وعدہ دیا ہے اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو ف مکہ کے فتح ہونے سے پہلے اکثر مسلمان محتاج اور کمزور تھے اُسوقت مال خرچنے اور جہاد کرنے میں بڑا فائدہ ہوا کہ مسلمانونکی حاجت روائی اور کافرون پر دین کا غلبہ ہوا سو اسطے اللہ کے نزدیک اُن مال خرچنے والونکا اور جہاد کرنیوالونکا درجہ بڑا ہے یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حال کے مطابق ہی چنانچہ اکثر مفسرون نے لکھا ہی کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ہی کے حق مین نازل ہوئی اور جن لوگون نے بعد فتح کرنیکے مال خرچا اور جہاد کیا وہ کم درجہ والے ہین اُن پہلون سے اور بہشتی دونون ہین کہ اللہ تعالی نے خوبی کا دونون سے وعدہ کیا اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کے بعضے اصحاب بعضون سے افضل ہین سب کا مرتبہ برابر نہین مگر بہشتی جنتی ہونے مین سب برابر ہین اگرچہ بہشت کے اعلی درجہ مین کوئی رہو اور کوئی اُس سے نیچے درجہ مین جیسے بادشاہ کے وزیر ہوتے ہین کوئی فقط وزیر کوئی وزیر اعظم مگر مقرب بادشاہ کے دونون ہوتے ہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درجہ برابر کسی اصحاب کا مرتبہ نہین قال اللہ تبارک وتعالی وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ توبہ مین کہ درجو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنیوالے اور مدد کرنیوالے اور جو اُنکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی ہوا اُنسے اور وہ راضی ہوئے اُس سے اور طیار رکھے ہین اُنکے واسطے باغ کہ اُنکے نیچے بہتی ہین نہرین ہمیشہ رہا کرین اُنمین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی ف بدر کی لڑائی تک جو لوگ مسلمان ہوئے قدیم ہین اور جو لوگ بدر کی لڑائی کے بعد مسلمان ہوئے اُنکے تابع ہین اور مہاجر وہ اصحاب جو حضرت کے ساتھ مکے سے نکل آئے مدینہ کو اور انصار وہ کہ مدینہ کے رہنے والے تھے اور اُنہون نے اپنے ہان جگہ دی تھی اور خاطر داری کرکے رکھا تھا سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ قدیمی مہاجر

اور انصار اور جو پیچھے مسلمان ہوئے اور اُن قدیمی اصحابونکی نیک راہ پر چلے اُن سب سے اللہ راضی ہوا
اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے اُن سب کے واسطے بہشت تیار رکھی ہے کہ اُس کے باغونکے
نیچے نہریں جاری ہونگی اور وہ اس بہشت میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اور یہی بڑی مراد ملنی
ہے کہ اللہ راضی ہو اور بہشت ملے اس سے زیادہ اور کیا ہو سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہے حضرت کے
یارون کا کہ اللہ تعالیٰ خود قرآن میں خبر دیتا ہے کہ مین اُنسے راضی اور خوش ہوا اور اُن کے
واسطے آگے ہی سے بہشت تیار کر رکھی ہے پھر عجب خبیث وہ فرقہ ہے کہ جو ان مقبول لوگون
سے ناراض اور ناخوش ہو اور بغض و عداوت رکھے اور پھر بھائی سے دعویٰ کرے کہ قرآن
پر ایمان رکھتا ہون قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ فتح میں کہ اللہ خوش ہوا مسلمانون سے جب وہ بیعت
کرنے لگے تجھ سے اُس درخت کے نیچے پھر جانا جو اُن کے دلوں مین تھا پھر اُتارا اُنپر چین اور
انعام دیا اُنکو ایک فتح نزدیک ف ایکبار پیغمبر خدا صلعم عمرہ کرنے کے واسطے مکہ کو چلے
نزدیک پہنچکر ایک صحابی کو بھیجا کہ مکہ کے لوگونسے کہدیں کہ ہم لڑنے کو نہیں آئے عمرہ کرنے
کو آئے ہیں کافرون نے اُنکو مکہ مین نہ جانے دیا تب پیغمبر خدا صلعم نے عثمان رضؓ کو بھیجا یہان
خبر اُڑی کہ حضرت عثمان رضؓ کو شہید کیا تب حضرت نے اصحابونسے کہا کہ اب اُن مکہ والون پر جہاد
کرو تو وہان پر ایک درخت کے نیچے حضرت سے ایکہزار پانسو بیس اصحابونے بیعت کی کہ ہم مکہ والون
سے لڑینگے اگرچہ مارے جاوین اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُنکے حق مین بھیجی فرمایا کہ اُنسے جنہونے
درخت کے نیچے بیعت کی اللہ راضی ہوا اور اُنکے دل کا حال صاف معلوم ہو گیا کہ یہ سچے مسلمان
ہین رسول کے حکم پر جیب جان دینے کو موجود ہو گئے اور اللہ نے اُن کو چین اور خاطر جمعی دی
کہ اُنکو ایمان جانیکا خوف نرہا اور دین مین نہایت مضبوطی اُنکو ہوئی اور آیندہ کو اُن کو
اب ایک فتح اور ملی چنانچہ اس وعدہ کے موجب خیبر فتح ہوا اس آیت سے معلوم ہوا
کہ اُن اصحابونسے اللہ راضی ہوا اُنکے باطن کی صفائی کا حال معلوم کر لے اُنکے واسطے چین
نازل کیا پھر اُنکے برابر اور کسی اُمتی کا مرتبہ کا ہے کو ہوگا اور اُنکے واسطے خود اللہ تعالیٰ کلام اللہ

حضرت کے یارون کی تعریف مین آیتین نازل ہوئی ہین
شمشیر خیابانی و تیغ بازی کا بیان
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال کان نکسر اصحابنا
فوقا و مسلم

جاہ و دنیا کو نہ سمجھے جاہ ہین +
سب محبت چاہتے اللہ ہو
بے تکلف اصل صلح اللہ ہو
ظاہر و باطن شریعت ہو تمام
کچھ خلاف شرع سے رکھے نہ کام
سنت خیر الوریٰ صورت شعار نام کو
دانۂ تسبیح ہو دست دام کو
جنکی ہیبت سے محراب خود بخود ہو ام
پیروی کا ہے وہی بیت الحرام

مین فرماتا ہے کہ مین اُنسے راضی ہوا اور اُنکو چین دیا اور سوا اُنکے اور کسیکا حال یقینی معلوم نہین
کہ اللہ اُنسے راضی ہے یا نہین قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ
لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا
يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ نور مین کہ وعدہ دیا اللہ نے اُنکو جو ایمان لائے تم مین
سے اور کئے ہین نیک کام کہ البتہ پیچھے حاکم کریگا اُنکو ملک مین جیسا حاکم کیا تھا اُن سے
اگلون کو اور جما دیگا اُنکو دین اُنکا جو پسند کردیا اُنکے واسطے ملیگا اُنکو اُنکے ڈر کے بدلے مین
امن میری بندگی کرینگے شریک نکرینگے میرا کسیکو اور جو کوئی ناشکری کرے اس سے پیچھے سو وہ
لوگ ہین بیحکم **ف** یعنی جو لوگ کہ خدا اور رسول پر ایمان لائے تھے اور اُنہون نے روزہ نماز وغیرہ نیک کام
کئے تھے اس سورہ کے نازل ہونے تک اُنکو اس آیت مین اللہ نے وعدہ کیا کہ آیندہ کو کئی آدمیون
کو اُن مین سے خلیفہ کریگا اور زمین پر حاکم بنا دیگا جیسے حضرت داؤد وغیرہ اگلے لوگون کو
بنی اسرائیل مین زمین کا خلیفہ اور حاکم کیا تھا اور یہ وعدہ کیا کہ اُنکا دین جو اللہ کو پسند ہے زمین
مین اللہ رائج اور جاری کریگا اور جما دیگا اور یہ وعدہ کیا کہ اسوقت مین کافرون سے جو خوف
تھا اُس خوف کے بدلے مین امن و امان اُنکو ہوگی کہ چین سے اللہ کی بندگی کرینگے بے شرک
کیا سو یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ
عنہم کے حق مین پورا ہوا اور یہ سب باتین اُن مین پائی گئین کہ یہ لوگ مسلمان تھے جب سورہ
نازل ہوئی تو یہ بھی اُس وعدہ مین شامل تھے اور یہ کہ جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ کئی شخصون کو
خلیفہ کریگا سو اُنکو کیا جیسے سابق مین نبی حضرت داؤد کو بنی اسرائیل مین کیا تھا اور انہین خلیفون
کے رویہ طریقہ کو اللہ تعالیٰ نے رائج اور جاری کیا اور کافرون اور منافقون کے خوف سے
بالکل امن انہین کے وقت مین ہوئی اور سب لوگ بیخوف و خطر بے شرک و ریا اور بے تقیہ
خدا کی عبادت کرتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ اُنکا رویہ اور دین اللہ کو پسند اور مرضی
موافق تھا پھر اسکے بعد اگر کوئی ناشکری کرے کہ ایسے شخصون کے خلیفہ ہونے سے

اللہ کا احسان مانے اور اُنکی خلافت حق ہونیکا منکر ہو تو فاسق ہے بیحکم کہ خدا کا حکم نہین مانتا کہ جسکو خدا نے
اپنی طرف سے خلیفہ بنایا اُنکو خلیفہ برحق نہین سمجھتا پھر اس مقام پر اگر کوئی فاسق کہے کہ اس
آیت سے حضرت امام مہدی کی خلافت مُراد ہے اسواسطے کہ وہ ساری زمین پر
خلیفہ اور حاکم ہونگے اور مسلمان اُنکے وقت مین بخوف وخطر اللہ کی عبادت کرینگے تو اسکا
جواب یہ ہے کہ اس آیت مین خطاب اُنسے ہے جو اس آیت کے نازل ہوتے وقت موجود تھے اور حضرت امام مہدی
اُسوقت موجود نہ تھے اور سوا اسکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کئی شخص کو خلیفہ کریگا اور امام مہدی ایک
شخص ہین وہ اس آیت سے مراد نہین ہو سکتے پھر اگر کوئی شیعہ کہے کہ اس آیت سے صرف حضرت
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد ہے کہ وہ اس آیت کے نازل ہونیکے وقت موجود تھے اسکا
جواب یہ ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ ایک شخص تھے اور یہان وعدہ ہے کہ کئی شخص خلیفہ ہونگے تو صرف
حضرت علیؓ اس آیت سے مُراد نہین ہو سکتے اور سوا اُسکے شیعہ کے نزدیک اس آیت سے حضرت
علیؓ کی خلافت ہرگز مراد نہین ہو سکتی اسواسطے کہ شیعہ کہتے ہین کہ حضرت علیؓ اپنی خلافت
کے وقت مین ہمیشہ خارجیون کے ڈر کے مارے تقیہ کرکے اپنا مذہب چھپاتے رہے اور دین خدا
کی مرضی موافق جیسا اُنکو منظور تھا ویسا اُنکی خلافت مین رائج اور جاری نہوا اور اس آیت مین
وعدہ یہ ہے کہ دین خدا کی مرضی موافق اُن خلیفون کے وقت مین جاری ہوگا اور یہ تحقیق ہے کہ اللہ
کا وعدہ جھوٹا نہین تو اس صورت مین حضرت علیؓ کی خلافت مراد نہین ہو سکتی یا یہ کہ حضرت
علیؓ نے جو کام اپنی خلافت مین کئے وہی اُنکا مذہب اور دین تھا اور اللہ کو بھی پسند وہی ہوا
تھا پھر تقیہ کہان رہا تو معلوم ہوا کہ حضرت علی تقیہ نہین کرتے تھے اور علاوہ اسکے حضرت علیؓ کی
خلافت مین ہمیشہ مخالفونکا خوف رہا اور شام اور مصر اور مغرب کے لوگ اُنکے منکر تھے اُن سے
خوف رہا اور اس آیت مین وعدہ ہے امن کا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَيُجَنَّبُهَا
الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى
اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ترجمہ فرمایا اللہ صاحب
نے یعنی سورۂ واللیل مین کہ اور اب بچاوین گے دوزخ سے اُس بڑے پرہیزگار کو جو
دیتا ہے اپنا مال دل پاک کرنے کو اور نہین کسی کا اُسپر احسان جسکا بدلا دے مگر چاہ کر رضامندی

اپنے رب کی جو سب سے اعلیٰ ہی اور البتہ آیندہ کو وہ راضی ہوگا ف یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے حق میں اُتری اور سبب اسکا یہ تھا کہ حضرت ابوبکرؓ مالدار تھے سو اُنہوں نے سب اپنا مال
خدا کی راہ میں خرچ کر ڈالا اور فقیر محتاج ہوگئے چنانچہ چالیس ہزار درم اُنہوں نے ضعیف مسلمانوں کی
حاجت برآری میں اور مسجد کے واسطے زمین مول لینے میں خرچ کئے اور کافروں کے جو غلام
لونڈیاں مسلمان ہوگئی تھیں اور وہ کافر نہایت اُنکو تکلیف دیتے تھے سو اُنہوں نے ساٹھ
لونڈی غلام مسلمان کافروں سے مول لیکر خدا راہ آزاد کر دئے اور حضرت بلالؓ ایک کافر
کے غلام تھے اور یہ بھی مسلمان ہوگئے تھے وہ مردود انکو دن بھر دھوپ میں پڑا رکھتا اور آس
پاس اُنکے آگ جلواتا اور رات بھر اُنپر مار پڑتی اور یہ چلا چلا کر روتے اور یہی کہتے جاتے کہ
خدا میرا ایک ہی حضرت ابوبکرؓ نے یہ بات سنی اُس کافر پاس تشریف لیگئے اور اُس کو سمجھایا وہ
عذاب کرنے سے باز آیا اور حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ تمہارا اول اس غلام پر جلتا ہی تو مجھ سے
اُسکو اپنے غلام مسطاس رومی کے بدلے کہ اُسکے پاس دو ہزار اشرفیاں ہیں مول لیلو حضرت ابوبکرؓ
اپنے غلام مسطاس رومی کو اور وہ دو ہزار اشرفیاں اور چالیس اوقیہ اور زیادہ اُس کافر کو دیکر
حضرت بلالؓ کو مول لیا اور اُسیوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر آزاد کیا تب اُن کے
حق میں یہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شخص یعنی ابوبکر جو بڑا متقی پرہیزگار خدا سے
ڈرنے والا ہی سو اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے اپنا دل پاک کرنیکو بوجہ اللہ کی
سبیل اللہ دیتا ہی اور کسی مخلوق کے احسان کے بدلے میں اپنا مال نہیں دیتا اسلئے کہ کسی کا
اُسپر احسان نہیں جسکا اُس شخص کو بدلہ دیکر بچاوے اور آیندہ کو یہ اللہ سے راضی ہوگا اس آیت
سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ کا اللہ کے نزدیک بڑا رتبہ ہی کہ اللہ تعالیٰ خود بیان کرتا ہی کہ یہ شخص
اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کے لئے خرچتا ہی اور جیسے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے حق میں فرمایا تھا کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ یعنی اب دے گا
تجکو تیرا رب تو راضی ہوگا ویسے ہی حضرت ابوبکرؓ کے حق میں فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ
یعنی اور اب راضی ہوگا ابوبکر سے اور اسیطرح ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا
عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ یعنی بڑا بزرگ اللہ کے نزدیک تم میں سے وہ ہے جو بڑا پرہیزگار

متقی ہو اور اس آیت میں حضرت ابوبکر کو فرمایا کہ اتقی یعنی بڑا پرہیزگار متقی تو ان دونوں آیتوں کے ملانے
سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ کے نزدیک بڑے مرتبہ والے اور نہایت مکرم اور بزرگ
ہیں کیونکہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انکے برابر اور کسیکا یہ مرتبہ نہیں قال اللہ تبارک وتعالیٰ
وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ
وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ
النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ
مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ
الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ
اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ
بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ احزاب میں
کہ اور جو کوئی تم میں سے اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی اور کرے کام نیک ہم اسکو
دیں اسکا اجر دوبار اور رکھی ہے ہمنے اسکے واسطے روزی عزت کی اے نبی کی عورتو تم
نہیں ہو جیسے ہر کوئی عورتیں اگر تم ڈر رکھو سو تم دب کر نہ کہو بات پھر لالچ کرے کوئی جسکے
دل میں آزار ہے اور کہو بات معقول اور قرار پکڑو اپنے گھروں میں اور دکھاتی نہ پھرو جیسا
دکھانا دستور پہلے وقت نادانی کے اور قایم رکھو نماز اور دیتی رہو زکوۃ اور اطاعت
میں ہو اللہ کی اور رسول کی اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندی باتیں اس گھر
والوں اور ستھرا کرے تمکو ستھرائی سے اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں
میں اللہ کی باتیں اور عقلمندی مقرر اللہ ہے بھید جاننا خبردار **ف** اللہ صاحب نے نبی
صاحب کی بیبیوں کو فرمایا کہ تم میں سے جو اللہ اور رسول کی تابعداری کرے اور نماز روزہ
نیک کام کرے تو اسکو دوگنا ثواب ملے اور ہمنے اسکے واسطے دنیا اور آخرت میں عزت کے
روزی رکھی ہے تم کہانے پینے کی فکر نہ کرو اور اللہ تعالیٰ نے ان بیبیوں کی بہت بزرگی
کی کہ خود انکو خطاب کرکے فرمایا کہ اے نبی کی عورتو اور فرمایا کہ کسی مرد سے اگر بات کہو تو اوٹ سے
کہو جیسے بیٹوں کو کہے دیکر نکمے منافق اور فاسق لوگ اور کچھ نہ سمجھیں اور بات معقول نصیحت کی کہو

اور عزت اور وقار سے اپنے گھروں مین بیٹھی رہو اور سابق کفر کے وقت مین جیسے اپنا آپا عورتین دکھاتی پھرتی تھین ویسی ہی تم گھر سے باہر نہ نکلو اور نماز پر مستعد رہو اور زکوٰۃ دیا کرو اور جو حکم اللہ اور رسول کا ہو وہ مانتے رہو اور اللہ کو یہی منظور ہے کہ نبی کے گھر بھر سے یہ باتین دور ہو جاوین اور تم پاک صاف رہو کوئی عیب ظاہر اور باطن کا تم مین نرہے اور جو آیتین قرآن کی تمہارے گھروں مین پڑھی جاتی ہین اور جو حدیثین بیان ہوتی ہین سو یاد کرو اور یہ جان لو کہ سب بھید اور چھپی باتین اللہ کو معلوم ہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کی بی بیون کے واسطے ہر نیکی کا دونا ثواب ہے اور وہ پیمبران اور عورتین ہرگز برابر نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خود اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ انمین کوئی عیب کی بات نرہے اور ظاہر اور باطن انکا صاف رہے پھر جب اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہو پھر کیون نہ ظاہر اور باطن انکا صاف ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ خود اللہ تعالیٰ انکو ادب سکھانے کو اور تربیت کرنیکو متوجہ تھا کہ خود اُن بی بیون کو خطاب کرکے ادب کی باتین بتائین اور اس آیت مین یہ لفظ جو فرمایا کہ اے گھر والو تو اس لفظ مین سب گھر کے لوگ بیٹے بیٹیان ناتی اور ناتیان اور داماد وغیرہ سب لوگ گھر کے شامل ہین قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ ط ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ احزاب مین کہ نبی سے لگاؤ ہے ایمان والون کو زیادہ اپنی جان سے اور اُسکی عورتین اُنکی مائین ہین ف یعنی جو لوگ مؤمن ہین وہ اپنی جان سے زیادہ نبی کو دوست رکھتے ہین اسواسطے کہ نبی اللہ کا نائب ہے اپنی جان اور مال مین تصرف نہین چلتا جتنا نبی کا تصرف چلتا ہے اپنی جان پر دیکھئے آگ مین ڈالنی درست نہین اور نبی حکم کرے تو فرض ہے اور نبی کی عورتین حرمت اور پردہ مین سب مؤمنون کی مائین ہین اس سبب سے حضرت کی بی بیون سے نکاح درست نہین اور اُنکا ادب سب سے زیادہ چاہیئے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبَا بَکْرٍ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ابوبکر مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوسعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر زیادہ احسان کرنیوالا مجھپر سب آدمیون سے ساتھ رہنے مین اپنا مال خرچنے مین ابوبکر ہے ف یعنی سب آدمیون سے زیادہ

احسان ابوبکر کا مجھپر ہے کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ اور ہر امر مین میرا شریک اور مصاحب رہا اور اُسنے
سب اپنا مال میرے حکم موجب اور میری مرضی کی جگہ خرچ کرڈالا تو جب پیغمبر خدا صلعم سب مسلمانون کے سردار تھے
ابوبکر کے احسانمند ہوے تو اُنسے زیادہ وکونکر مرتبہ ہے کہ خود پیغمبر اُنکے شکرگذار تھے تو سب مسلمانون پر اُنکا
احسان ہوا تکو اُنکی شکرگذاری کرنی چاہیے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا کَافَیْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ لَهُ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْهِ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ
خَلِیْلُ اللّٰهِ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب مناقب ابوبکر مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہمپر کسیکا احسان مگر ہمنے بدلا کردیا اُسکو سوائے ابوبکر کے کہ بدلا دیگا اُسکو
اللہ قیامت کے دن نہ فائدہ کیا مجھکو کسیکے مال نے کبھی جو فائدہ کیا مجکو ابوبکر کے مال نے اگر مین اختیار کرتا
کوئی دوست جانی اپنے رب کے سوا تو البتہ اختیار کرتا مین ابوبکر ہی کو دوست جانی ہان جان لو کہ رفیق
تمہارا دوست جانی اللہ کا ہے **ف** یعنی حضرت کی عادت شریف یون تھی کہ اگر کوئی شخص کچھ
احسان کرتا تو اُس سے زیادہ اُسکا بدلا اُسکے ساتھ کرتے سو فرمایا کہ ابوبکر نے جو میرے ساتھ احسان
کیے اُسکا بدلا مجھ سے نہو سکا اسواسطے کہ دنیا مین جتنی نعمتین ہین سو سب قلیل اور فانی ہین مگر قیامت
کے روز اللہ تعالیٰ اُسکو بدلا دیگا کہ اُسکے پاس کچھ کمی نہین اور ابوبکر نے احسان بھی ایسا ہی کیا کہ کسی سے
ایسا کام نہو سکا کہ اسنے سب مال اپنا دین کے کامونمین میری مرضی کے موافق خرچ کرڈالا اور محتاج ہوگیا
جیسا اُسکے مال سے مجکو فائدہ ہوا ویسا کسیکے مال سے نہوا اور خلت اُس محبت کو کہتے ہین جو دل کی تہ مین گڑی ہوئی
ہو سو فرمایا کہ ایسی محبت مجکو اللہ ہی کی ہے کہ اُسمین اور کسیکی گنجایش نہی اگر کچھ بھی گنجایش ہوتی تو ایسی محبت مین
ابوبکر ہی رکھتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد اللہ تعالیٰ کی محبت کے حضرت ابوبکرؓ کی محبت بسقدر حضرت
کو تھی اُتنی کسی کی محبت تھی تو ہر مسلمانکو چاہیے کہ سوائے اللہ اور رسول کی محبت کے حضرت
ابوبکر کی محبت جسقدر رکھے وتنی کسیکی محبت نرکھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ کی برابر کسیکو روز قیامت
کو ثواب بے انتہا نملیگا کہ حضرت نے اُنکا احسان اللہ کو سونپا اور اللہ کے ہان کچھ کمی نہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ
عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ سَیِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا یَعْنِیْ بِلَالًا **ترجمہ** مشکوٰۃ کے
باب مناقب ابوبکر مین لکھا ہے کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ نقل کیا عمرؓ نے کہ ابوبکرؓ سردار ہم سب کے اور بہتر ہم سب سے

اور ہم سب سے زیادہ دوست ہین رسول خدا صلعم کے نزدیک ف حضرت عمر رض خود ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے وقت مین لوگونکو ترغیب لانے کو فرماتے تھے کہ پیغمبر خدا جسقدر ابوبکر کو چاہتے ہین اتنا
کسیکو نہین چاہتے تو ابوبکر رض ہم سب کے سردار ہین اور سب سے بہتر ہین تو اس سے دریافت ہوا کہ حضرت ابوبکر رض
سب امت کے سردار اور سب سے بہتر تھے اَخْرَجَ رَزِیْنٌ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ بَیْنَا اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حُجْرَتِیْ فِیْ لَیْلَۃٍ صَاحِیَۃٍ اِذْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ یَکُوْنُ لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ
عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَیْنَ حَسَنَاتُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِیْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ کَحَسَنَۃٍ
وَّاحِدَۃٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکر و عمر مین لکھا ہے کہ ذکر کیا رزین نے کہ نقل کیا
بی بی عائشہ رض نے کہ ایسا اتفاق تھا کہ سر پیغمبر خدا صلعم کا میری گود مین تھا چاندنی رات مین مین نے کہا
اے رسول خدا بھلا ہونگی کسیکی نیکیان اسمان کے تارونکی گنتی برابر فرمایا ہان عمر کی کہا کہان گئین نیکیان
ابوبکر کی فرمایا سب نیکیان عمر کی جیسے ایک نیکی ابوبکر کی نیکیون مین سے ہے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ
مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّہٗ عُمَرُ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمر مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم
نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تحقیق تم مین سے پہلی امتون مین
ایسے لوگ جنکو اللہ کی طرف سے الہام ہوتا تھا اور نیک بات اُنکے دلونمین پڑجاتی تھی سو اگر ہوگا میری امت
مین کوئی بھی تو وہ عمر ہے ف یعنی حضرت عمر رض کا یہ مرتبہ ہے کہ اللہ کیطرف سے اُنکے دل مین نیک
بات پڑجاتی ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمر رض مین لکھا ہے کہ ترمذی
ذکر کیا کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہوتا بعد میرے
کوئی پیغمبر تو خطاب کا بیٹا عمر ہی ہوتا + اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَکْرٍ یَا خَیْرَ
النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّعَمْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَمَا اِنَّکَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِکَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم
یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمر رض مین لکھا ہے کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ عمر رض نے کہا ابوبکر کو کہ اے سب سے بہتر بعد رسول خدا صلعم کے تو فرمایا
ابوبکر رض نے سن رکھو کہ تمنے تو ایسا کہا پھر البتہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

کہ نہ چمکا سورج کسی آدمی پر جو بہتر ہو وے عمر سے ف یعنی حضرت عمر نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا سوائے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تم سب سے بہتر ہو تب حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمر کو کہا تم مجکو سب سے اچھا بتاتے
ہو اور مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ جس آدمی پر سورج چمکتا ہے یعنی جو
آدمی دنیا مین پیدا ہوا عمر سے کوئی بہتر نہ ہوا یعنی حضرت عمر تمام دنیا کے لوگون سے بہتر ہین سوا پیغمبرون کے
اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّعَمْ یَقُوْلُ بَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُوْتِیْتُ بِقَدَحٍ
لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰی اَنِّیْ لَاَرٰی الرِّیَّ یَخْرُجُ فِیْ اَظْفَارِیْ ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا
اَوَّلْتَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْعِلْمُ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمر مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ
ابن عمر نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ اُس حال مین کہ مین سوتا تھا مجکو ملا ایک قدح
دودھ کا سو مین نے اتنا پیا کہ مجکو معلوم ہوا کہ اُسکی تازگی نکلتی ہے میرے ناخونون مین سے پھر مین نے دیا اپنا بچا ہوا
خطاب کے بیٹے عمر کو اصحابون نے عرض کیا تو کیا تعبیر کی اسکی یا رسول اللہ فرمایا کہ علم ف یعنی حضرت نے
خواب مین دیکھا کہ قدح بھر دودھ تھا کہ اُسمین سے حضرت نے خوب پیا اور باقی رہا سو عمر کو دیا اصحابون نے اس خواب
کی تعبیر پوچھی تو حضرت نے فرمایا کہ دودھ جو تھا سو علم تھا کہ مجھ سے جو بچا عمر نے پیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسقدر علم دینی حضرت عمرؓ کو تھا اُسقدر کسیکو نہ تھا اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ ترجمہ مشکوۃ
کے باب مناقب عمر مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مقرر اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے حق عمر کی زبان پر اور دل پر ف یعنی حضرت عمر کی زبان سے جو بات نکلتی ہے
وہ حق ہی ہوتی ہے اور جو بات اُنکے دلمین آتی ہے وہ بھی حق ہی ہوتی ہے اللہ و رسول کی مرضی کے خلاف
نہ انکی زبان سے نکلے اور نہ اُنکے دلمین پڑے اَخْرَجَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَاَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ
مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَوْنَ
اَھْلَ عِلِّیِّیْنَ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ فِی اُفُقِ السَّمَآءِ وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ مِنْھُمْ وَاَنْعَمَا ترجمہ مشکوۃ کے
باب مناقب ابو بکر و عمر مین لکھا ہے کہ شرح السنۃ مین اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شبہ بہشت والے لوگ البتہ دیکھینگے علیین والونکو جیسے تم دیکھتے
ہو نہایت چمکتے موتی سے جھلکتے تارے کو آسمان کے کنارے مین اور مقرر ابو بکر اور عمر علیین والونمین سے ہین اور

زیادہ ہوئے ہیں **ف** یعنی حضرت ابوبکر اور عمر کا بہشت میں ایسا مرتبہ ہوگا کہ اور بہشت والے اُنکو وہاں ایسا دیکھیں گے جیسے چمکتے روشن ستارے زمین والے دیکھتے ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھکر اور اُنکا مرتبہ بہشت میں ہوگا اَخرَجَ ابنُ ماجَہ عَنْ عَلِیٍّ وَاَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب مناقب ابوبکر و عمر میں لکھا ہے کہ ذکر کیا ابن ماجہ نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا اور ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر و عمر دونو سردار ہونگے عمر رسیدہ بہشتیوں اگلوں اور پچھلوں کے بوڑھوں پیغمبروں کے **ف** یعنی جو شخص دنیا میں عمر رسیدہ ہوکر مرا اور وہ بہشتی ہوگا تو بہشت میں اُن سب کے سردار حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ہونگے تو جب عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہوئے تو نوجوانوں کے سردار بدرجۂ اولیٰ ہونگے غرض مطلب یہ ہے کہ سب بہشتیوں کے سردار یہی دونو ہونگے سوا پیغمبر کے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے برابر کسیکا مرتبہ نہیں دنیا میں نہ آخرت میں اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب مناقب ابوبکر و عمر میں لکھا ہے کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ کب تک میری زندگی ہے تم میں تو متابعت اور پیروی کیجیو اُنکی جو میرے بعد ہونگے ابوبکرؓ عمرؓ **ف** یہ جو حضرت نے لوگوں سے فرمایا کہ بعد میرے ابوبکرؓ عمرؓ کی راہ پر چلیو اور اُنکا کہا مانیو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت دین کے کام میں اور بندوبست کے معاملہ میں اور امت کی خیرخواہی اور صلاح میں اور اللہ کا مقبول بندہ جیسا اُن دونو کو جانتے تھے ویسا اور کسیکو نہیں جانتے تھے اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب مناقب عثمانؓ میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا عبید اللہ کے بیٹے طلحہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا کوئی رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق یعنی بہشت میں عثمان ہے **ف** یعنی ہر پیغمبر کے ساتھ رفیق ہوا کرتے ہیں کہ دنیا اور آخرت میں ساتھ ہوتے ہیں سو ایسا رفیق میرا عثمان ہے کہ جنت میں بھی میرے ساتھ ہوگا اَخرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ صلعم بِاَلْفِ دِیْنَارٍ فِیْ کُمِّہٖ حِیْنَ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَنَثَرَھَا فِیْ حِجْرِہٖ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صلعم یُقَلِّبُھَا فِیْ حِجْرِہٖ وَیَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب مناقب عثمانؓ میں لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ سمرہ کے بیٹے عبدالرحمن نے نقل کیا کہ لائے عثمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار اشرفی اپنی آستین میں رکھکر جب سامان درست کیا تھا عمرہ کے لشکر کا سو آلدین وہ اشرفیاں حضرت کی

گود مین تو دیکھا مین نے نبی صلعم کو کہ نیچے اوپر کرتے تھے اُن اشرفیونکو اپنی گود مین اور فرماتے تھے کہ ضرر نہ کرے عثمان کو جو کچھ کرے وہ آج کے بعد اور یہ فرمایا دو بار **ف** یعنی عثمان نے ایسا بڑا نیک کام کیا کہ وہ کام اللہ کے نزدیک ایسا مقبول ہوا کہ حضرت عثمان سے اگر آیندہ کوئی گناہ بھی ہو جاوے تو معاف ہے تو اُس گناہ سے عثمان کو کچھ ضرر نہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی گناہ بھی حضرت عثمان سے ثابت ہو تو بھی حضرت عثمان پر طعن درست نہین اسواسطے کہ اگر گناہ ہوا ہوگا تو معاف بھی ہوا ہوگا پھر اُسپر طعن کرنا ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص بیمار ہو کر اچھا ہو گیا پھر کوئی احمق اُسکو بیمار کہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ مُرَّۃَ بْنِ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ الْفِتَنَ عِنْدَہَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِیْ ثَوْبٍ فَقَالَ ھٰذَا یَوْمَئِذٍ عَلَی الْھُدٰی فَقُمْتُ الَیْہِ فَاِذَا ھُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَیْہِ بِوَجْھِہٖ فَقُلْتُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب مناقب عثمان مین لکھا ہے کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ کعب کے بیٹے مرہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جب وہ ذکر کرتے تھے فسادونکا سو نزدیک بتایا اُن فسادونکو پھر نکلا ایک مرد سر پر اوڑھے ہوئے کپڑا تو فرمایا حضرت نے یہ شخص اُس دن نیک راہ پر ہوگا سو مین اُٹھ گیا اُسکی طرف تو معلوم ہوا کہ وہ عثمان بن عفان تھے کہا پھر سامنے کیا مین نے منہ عثمان کا اور پوچھا مین نے کہ یہ شخص ہے فرمایا ہان **ف** یعنی ایکروز پیغمبر خدا صحابونکے روبرو آیندہ کا حال بیان کرتے تھے کہ آیندہ کو بہت فساد ہونگے اتنے مین حضرت عثمان اُس راہ ہو کر نکلے تو حضرت نے اُنکی طرف بتلا کر فرمایا کہ یہ شخص اُن فسادونکے وقت مین راہ پر یعنی حق پر ہوگا اس سے معلوم ہوا بعد حضرت کے جو کچھ قصہ فساد ہوا حضرت عثمان کے وقت تک اُسمین جو حضرت عثمان کا رویہ تھا وہی حق تھا خصوصاً جسمین حضرت عثمان شہید ہوے اُس فساد مین حضرت عثمان حق پر تھے اور بلوے والے ناحق پر کہ عثمان کو شہید کیا اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِھِمْ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَھِیْدَانِ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب مناقب مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چڑھے اُحد پر اور ابوبکر اور عمر اور عثمان سو پہاڑ ہلا وہ پہاڑ ہلنے کے سبب تو مارا اُسکو حضرت نے اپنے پانو سے پھر فرمایا ٹھیرا رہ اے اُحد تیرے اوپر تو صرف ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہین **ف** شہید اُسکو کہتے ہین کہ جو اللہ کا نہایت عاشق ہو اور اللہ کے دیدار کے شوق مین اور اللہ کی رضامندی کے واسطے اللہ کی راہ مین اپنا مرنا نہایت سہل جانے بلکہ آرزو رکھے سو حضرت نے عمر اور عثمان کو شہید فرمایا چنانچہ بعد حضرت کے یہ دونو ظاہر ہین

بھی شہید ہوے اور ابوبکرؓ کو صدیق فرمایا اور صدیق کا مرتبہ بعد پیغمبر کے مرتبہ کے ہے اور صدیق سے اونچا سوائے
پیغمبر کے کسیکا مرتبہ نہین اخرج ابوداؤد عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اری اللیلۃ
رجل صالح کان ابوبکر بیط برسول اللہ صلعم وبیط عمر بابی بکر وبیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلعم و
اما بیوت بعضهم ببعض فهم ولاۃ الامر الذی بعث اللہ به نبیه صلعم **ترجمہ** مشکوۃ کے باب مناقب
ہولا اشتہ مین لکھا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ دکھائی دیا
خواب مین آجکی رات ایک نیک آدمی کو گویا ابوبکر لپٹے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور لپٹے ہین ابوبکر کو اور
لپٹے ہین عثمان عمر کو کہا جابر نے پھر جب ہم اٹھ گئے رسول اللہ صلعم کے پاس سے ہنسے کہا کہ نیک آدمی نے جو دیکھا
سو خود رسول خدا صلعم ہین اور لپٹنا ایک کا دوسرے کو سو وہ لوگ سرپرا کار ہین اس کام کے جس واسطے بھیجا ہے اللہ نے اپنے
نبی کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابابکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین نبوت کے کام
مین سرپرا کار اور مصروم تھے اور دین کے رواج دینے والے اخرج الشیخان عن سعد بن ابی وقاص قال قال
رسول اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلة هرون من موسی الا انه لا نبی بعدی **ترجمہ** بخاری اور مسلم
نے ذکر کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کو کہ تو میرا ایسا ہے جیسے ہارون
تھا موسیٰ کا مگر یہی ہے کہ نہین ہے کوئی پیغمبر بعد میرے **ف** یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا جیسا علاقہ
تھا کہ آپسمین بھائی تھے اور عالم کی ہدایت کرنے مین شریک تھے ویسے ہی اے علی تم میرے ہو مگر تم مین اور
ہارون مین فرق یہ ہے کہ حضرت ہارون نبی تھے اور میرے بعد کوئی نبی نہو گا اگر اور بھی کوئی پیغمبر ہوتا تو تم مین اور
ہارون مین کچھ فرق نتھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علی مین استعداد اور لیاقت پیغمبری کی بالقوۃ تھی جیسی حضرت عمر مین اس حدیث سے
کوئی شخص تقدیم و تاخیر خلافت کا مضمون نہ سمجھے سوا سطے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد خلیفہ نہین ہوے تھے
موسیٰ کی زندگی ہی مین حضرت موسیٰ سے چالیس برس پہلے انکی وفات ہوئی تھی اخرج مسلم عن زر بن حبیش قال
قال علی ورب والذی فلق الحبة وبرء النسمة انه لعهد النبی الامی صلی اللہ علیه وسلم الی ان
لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا زر بن حبیش نے نقل کیا کہ علی رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسنے چیر نکالا دانہ اور پیدا کیا خلق کو مقرر مجھ سے قول کیا نبی امی نے کہ مجھکو
دوست وہی رکھیگا جو مسلمان ہوگا اور مجھکو دشمن وہی رکھیگا جو منافق ہوگا **ف** اس حدیث سے

سے معلوم ہوا کہ علیؓ کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور بغض رکھنا اُنسے علامت نفاق کی ہے اَخْرَجَ
التِّرْمِذِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ **ترجمہ**
ترمذی نے ذکر کیا کہ ارقم کے بیٹے زید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا مہون مین دوست
تو علی بھی اُسکا دوست ہے **ف** یعنی جو شخص مجھ سے دوستی اور محبت رکھے اُسکو لازم ہے کہ علی رضی اللہ عنہ
کی بھی دوستی رکھے سبحان اللہ کیا شان ہے کہ جیسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مسلمان کو
رکھنا چاہیئے ویسی ہی علیؓ کی بھی محبت رکھنا چاہیئے فرق اتنا ہے کہ وہ پیغمبر تھے اور یہ نہ تھے
اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمُ طَیْرٍ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ائْتِنِیْ
بِاَحَبِّ خَلْقِکَ اِلَیْکَ یَاْکُلُ مَعِیَ ھٰذَا الطَّیْرَ فَجَاءَہٗ عَلِیٌّ فَاَکَلَ مَعَہٗ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ انس
رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم کے پاس ایک چڑیا پکی ہوئی تھی تو دعا کی اے اللہ بھیج میرے
پاس جو زیادہ دوست ہو تیرا سب مخلوق سے کہ وہ کھاوے میرے ساتھ اس چڑیا کو سو آئے علیؓ
پھر کھائی حضرت نے وہ چڑیا اُنکے ساتھ اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ علیؓ نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین ہون گھر حکمت کا اور علی اُسکا دروازہ
ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَیْشًا
فِیْھِمْ عَلِیٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَافِعٌ یَدَیْہِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ
لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا **ترجمہ** ذکر کیا ترمذی نے کہ بی بی ام عطیہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر کہ اُسمین علی بھی تھے سو مین نے سُنا کہ پیغمبر خدا اپنے دونو ہاتھ اُٹھائے ہوئے
کہتے تھے کہ اے اللہ مجھکو موت نہ دیجیو جبتک نہ دکھائے تو میرے تئین علی کو **ف** یعنی علیؓ کو خیر
وعافیت سے پھر لائیو کہ مین اُسکو صحیح اور سالم دیکھون ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو علیؓ سے کمال محبت تھی اور وہ نہایت مقبول بندے اللہ کے تھے اَخْرَجَ اَحْمَدُ
عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ
امام احمد نے ذکر کیا کہ ام سلمہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جسنے بُرا کہا علی کو اُسنے بُرا کہا مجھی
کو اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَلِیٍّ رضؓ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْکَ مَثَلٌ مِّنْ عِیْسٰی اَبْغَضَتْہُ

الیھود حتی بھتوا امہ واحبتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیست لہ ثم قال یھلک
فی رجلان محب مفرط یقرظنی بما لیس فی ومبغض یحملہ شنانی علی ان یبھتنی

ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو فرمایا کہ تجھ مین
مشابہت ہے کچھ عیسیٰ علیہ السلام کی کہ بغض کیا یہودیون نے اُنسے اسقدر کہ بہتان کیا اُنکی ماں پر
اور دوستی رکھی اُنسے نصاریٰ نے اسقدر کہ پہنچایا اُنکو ایسے مرتبہ تک کہ وہ مرتبہ اُنکا نہ تھا پھر فرمایا
علیؓ نے تباہ ہونگے میرے مقدمہ مین دو شخص دوست رکھنے والا حد سے زیادہ کہ مدح کریگا میری
ایسی وہ بات مجھ مین نہین اور بغض رکھنے والا کہ باعث ہوگی اُسکو عداوت میری اسبات پر کہ بہتان
باندھیگا **مجھپر ف** یعنی عیسیٰ کا سچا مرتبہ یہی تھا کہ وہ پیغمبر تھے اور بغیر باپ کے خدا کی قدرت سے
غیبی روح سے پیدا ہوے تھے پھر اُنکو نصاریٰ نے حد سے زیادہ دوست رکھا سو اُنکو خدا کا بیٹا کہنے
لگے اور اُنسے منتین مُرادین مانگنے لگے اور یہودیون نے اُنسے عداوت رکھی اور اُنکی مائی بی مریم پر
بہتان باندھا اور اُنکو جھوٹا بتایا اور اُنکی پیغمبری کا انکار کیا سو ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے علیؓ کو فرمایا کہ تمہارا اور عیسیٰ مسیح کا اس مقدمہ مین ایک حال ہے کہ تمسے بھی بعضے لوگ
بغض و عداوت رکھین گے اور تمپر بہتان باندھینگے اور بعضے لوگ تمسے حد سے زیادہ دوستی
رکھین گے اور ایسا مرتبہ تمہارا بیان کرینگے جیسا ہے نہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک لوگون
نے حضرت علی پر بہتان باندھا کہ یہ مسلمان نہ تھے اور دنیا کے طالب تھے اور بعد پیغمبر خدا صلعم
کے پیغمبر خدا کی بی بی حضرت عائشہؓ کی ہتک حرمت کی اور انہین نے حضرت عثمان کو شہید
کروایا اور خلیفہ برحق ابوبکر صدیقؓ سے کئی مہینے تک بغی رہے اور ناحق پر مسلمانون سے فساد کیے
اور پنچایت بدکی پنچایت سے پھر گئے اور وہ تقیہ کرتے تھے اور اپنا مذہب چھپاتے تھے ظاہر مین
کچھ اور تھے اور باطن مین کچھ اور ایک لوگون نے حضرت علیؓ سے حد سے زیادہ محبت کی
اور ایسا مرتبہ اُنکا بیان کیا جو اُن مین نہ تھا مثلاً یون کہا کہ پیغمبری اللہ کی طرف سے پہلے
حضرت علی ہی کو آئی تھی مگر جبرئیل نے پیغمبر کو وحی پہنچادی بلکہ خود خدا تعالیٰ علیؓ کے
بھیس مین تھا اور علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ پیغمبر کے برابر ہے اور یا حضرت ابوبکر اور حضرت
عمر سے بھی زیادہ اُنکا مرتبہ ہے اور روز محشر کو حضرت علی جسکو چاہین گے بہشت کو بھیجین گے

اور جسکو جاہین دوزخ مین ڈالین گے اور مشکل کشا ہین اور جسکو حضرت علی رضہ سے محبت ہو وہ کیسے ہی بُرے کام کرے اوس سے حساب کتاب نہو گا وہ قطعاً بہشتی ہے سو خود حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ دونون طرح کے شخص تباہی مین آگئے اور اونکا ایمان تباہ ہو گیا کہ میرے مرتبہ سے مجکو کم و زیادہ جانا اور یہ جو سچا مرتبہ تہا کہ حضرت علی رضہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تہے اور اللہ کے مقبول تہے اور پیغمبر خدا صلعم کے محبوب تہے سو اس مرتبہ مین کمی بیشی کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خارجیون اور رافضیون دونون کا ایمان تباہ ہے اور اہل سنت کا عقیدہ خود حضرت کے فرمودے بموجب وبراہ ہے۔ اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِيْئًا يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ براء بن عازب اور ارقم کے بیٹے زید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اترے غدیر خم مین پکڑا ہاتہہ علی رضی اللہ تعالے عنہ کا پہر لوگون سے فرمایا کہ کیا نہین جانتے ہو تم کہ مین زیادہ دوست ہون مسلمانون کا اونکی جانون سے بولے سچ ہے پہر فرمایا کیا نہین جانتے ہو کہ مین زیادہ دوست ہون ہر مومن کو اوسکی جان سے بولے ہان پہر فرمایا کہ خدایا جسکا ہون مین دوست تو علی رضہ بہی اوسکا دوست ہے الٰہی دوست رکہہ اوسکو جو دوست رکہے اوسکو اور دشمن رکہہ اوسکو جو عداوت رکہے علی رضہ سے پہر ملے علی رضی اللہ تعالی سے عمر رضے اللہ تعالے عنہ بعد اسکے تو کہا روزی ہووے تجکو اے ابی طالب کے بیٹے کہ صبح کی تو نے اور شام کی تو نے اوس حال مین کہ تو دوست ہے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کو **ف** یہ نو حدیثین اوپر کی مشکوٰۃ کے باب مناقب علی رضہ مین لکہی ہین اور غدیر خم ایک مکان ہے کہ وہان پیغمبر خدا صلعم صحابون کے ساتہہ اُترے بعضے منافقون نے علی رضہ کے حق مین

کچھ برائیان مشہور کین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی حضرتؐ نے سب کو جمع کر کے کھڑے
ہو کر خطبہ فرمایا اور علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر لوگون سے فرمایا کہ بموجب آیت اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ
مِنْ اَنْفُسِهِمْ کے کیا سب مسلمان کے جان سے زیادہ مین اُنکا دوست نہین ہون اصحابون نے
عرض کیا کہ ہان سچ ہے کہ تم سب مسلمانون کی جان سے زیادہ دوست ہو پھر خاص کر کے فرمایا
کہ مین ہر مؤمن کو اُنکی جان سے زیادہ دوست نہین ہون اصحابون نے عرض کیا کہ ہان سچ ہے جب
سب نے اسبات کا اقرار کیا تب حضرتؐ نے اللہ سے دعا کی کہ خدایا جیسا میری دوستی کا مسلمانون کو
تونے حکم کیا ویسا ہی ہر مسلمان علیؓ کو بھی دوست رکھے اور جو علیؓ سے دوستی رکھے اُس سے تو بھی
دوستی رکھ اور جو علیؓ سے دشمنی رکھے اُس سے تو بھی دشمنی رکھ بعد اس خطبہ کے عمرؓ جب علیؓ سے
ملے تب علیؓ کو مبارکباد دی اور فرمایا کہ اے علی تیری عجب شان ہے کہ ہمیشہ ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو
خواہ عورت سب پر واجب ہو گیا کہ تیری دوستی رکھین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو جیسے پیغمبر
کی دوستی اپنی جان سے زیادہ چاہیے یعنی پیغمبر کے حکم بجالانے کو اپنی جان سے زیادہ مقدم سمجھے ویسی ہی
علیؓ کی دوستی اپنی جان سے زیادہ مقدم رکھے اور کبھی اس محبت مین فرق نہ آوے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ علیؓ
کی سچی تعریف اور مدح سُنے تو خوش ہو جیسے عمرؓ خوش ہوے تھے اور علیؓ کو مبارکباد دی تھی اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ جو علیؓ سے محبت رکھے وُہ خدا کا دوست ہے اور جو علیؓ سے عداوت رکھے وُہ خدا کا دشمن ہے
اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَلِیٍّؓ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ
اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِیْنًا زَاهِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ
تَجِدُوْهُ قَوِیًّا اَمِیْنًا لَا یَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِیًّا وَلَا اُرَاكُمْ فَاعِلِیْنَ تَجِدُوْهُ
هَادِیًا مَهْدِیًّا یَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِیْقَ الْمُسْتَقِیْمَ ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ
لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ کسکو ہم امیر کرین تمہارے بعد فرمایا اگر تم حاکم کرو ابوبکرؓ کو پاؤ گے
اُسکو امانت دار متوجہ بہ نیوالا دُنیا مین اور رغبت رکھتا ہوا آخرت مین اور اگر امیر کرو تم عمرؓ کو پاؤ گے
تم اُسکو زبردست امانت دار کہ نہین ڈرتا اللہ کے کام مین بُرا کہنے سے کسی بُرا کہنے والے کے اور
اگر حاکم کرو علیؓ کو مگر نہین دیکھتا تمکو کہ تم کرو تو پاؤ گے اُسکو سیدھی راہ بتانے والا سیدھی راہ
پر چلاوے تمکو سیدھی مضبوط راہ پر ف اصحابون کو تردد ہوا کہ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

کون شخص حضرتؐ کا جانشین ہو کہ مسلمانون کا بندوبست کرے اور ہر امر مین حکم کرے سو خود
حضرت سے پوچھا کہ اپکے بعد ہم کسکو امیر کرین حضرتؐ نے تین شخص کا نام لیکر ہر ایک کا حال بیان کیا
اور فرمایا کہ اگر ابوبکر کو میرے بعد اپنا امیر بناؤ تو وہ امانت داری کریگا کہ لوگون کے حق واجبی ادا
ادا کریگا اور محض دینداری کا لحاظ رکھیگا دنیا کی طرف متوجہ نہ ہوگا اور اپنا کچھ فائدہ سوا ثواب
کے اور اللہ کی رضامندی کے اُسکو منظور نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابوبکر صدیقؓ اپنی
خلافت کے وقت مین آپ کپڑا بیچا کرتے تھے اور لوگون کا انصاف کرتے تھے اور اس خلافت
سے اُنکو یہی مقصود تھا کہ آخرت مین ثواب زیادہ ملے پھر فرمایا اگر عمر کو تم اپنا امیر بناؤ میرے بعد تو
وہ مضبوط اور زبردست اور قوی ہے کہ ہر نیک کام مین مبادرت اور دست اندازی کریگا اور
دل پر اُسکے خوف نہ آویگا اور امانت دار ہے کہ اُمت کے حقوق واجبی ادا کریگا اور ایسا دیندار
آدمی ہے کہ اللہ کے کام مین کسیکے بُرا کہنے سے نہین ڈرتا کوئی کچھ کہا کرے وہ اللہ کے
کام مین کسیکے بُرا ماننے کا اور اپنی ہجو و مذمت کا لحاظ نہین کرتا چنانچہ فی الحقیقت ایسا ہی
ظاہر ہوا کہ عمرؓ کے وقت مین کسیکا خوف نہ رہا اور سیکڑون ملک فتح ہوے اور اسلام رائج
ہوا اور حقوق سب مسلمانون کے واجبی ادا ہوے پھر فرمایا کہ اگر علیؓ کو تم اپنا امیر بناؤ تو وہ ایسا
مرد ہے کہ سیدھی راہ پر ہے اور تم سب کو سیدھی راہ پر چلاویگا اور سیدھی راہ بتاویگا
مگر مجھکو نہین معلوم ہوتا کہ تم میرے بعد علیؓ کو امیر اپنا بناؤ شاید یہ اسواسطے فرمایا کہ علیؓ
کی عمر بہ نسبت ابوبکرؓ و عمرؓ کے کم تھی اور دستور ہے کہ لوگ زیادہ عمر والے کو اکثر اپنا امیر اور
حاکم بناتے ہین چنانچہ جس روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اُس روز علیؓ عمرؓ
کی تینتیس ۳۳ برسکی تھی اور حضرت ابوبکرؓ کی اکسٹھہ برسکی اور حضرت عمرؓ کی پچاس برسکی یا
حضرت کو وحی سے معلوم ہوا ہو کہ لوگ میرے بعد علی کو حاکم اور امیر اپنا بلا فصل نہ بناوینگے
یا یہ سبب ہو کہ علیؓ کو تالیف قلوب کی نہو غرضکہ اس حدیث سے بھی ابوبکرؓ و عمرؓ و علیؓ کی
مدح اور خوبیان صاف بخوبی معلوم ہوتی ہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ اَبَا بَکْرٍ زَوَّجَنِیْ اِبْنَتَہٗ وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِ الْھِجْرَۃِ وَ
صَحِبَنِیْ فِی الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِہٖ رَحِمَ اللّٰہُ عُمَرَ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا

تَرَكَ الْحَقَّ وَمَالَهُ مِنْ صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا
اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رضہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے ابوبکرؓ پر کہ اوسنے نکاح کردی اپنی بیٹی مجکو اور سوار کر لیگیا مجکو ہجرت کے
گھر تک اور ساتھہ رہا میرے غارمین اور آزاد کیا بلال کو مول لیکر اپنے مال سے خدا رحمت کرے
عمر پر کہ بولتا ہے سچ اگرچہ کڑوا ہے چھوڑا اوسکو حق گوئی نے کہ کوئی نہین اوسکا دوست خدا رحمت کرے
عثمان پر شرماتے ہین اوس سے فرشتے خدا رحمت کرے علی پر خدایا پھیر تو حق کو اوسکے ساتھہ جدہر
وہ پھرے ف ابوبکرؓ نے اللہ رسول کے کامون مین اپنی آبرو اور جان و مال سے دریغ نہ کیا
چنانچہ بی بی عائشہ اپنی بیٹی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دی صرف پیغمبری کے لحاظ سے اور مال کا
لحاظ نکیا اور جب مکہ کے کافرون نے زور باندھا اور حضرت کو اور اصحابون کو ایذا دینے لگے
اللہ تعالیٰ کے حکم موجب چھپکر مدینہ کو چلے کچھہ دور ابوبکر صدیقؓ نے اپنی پیٹھہ پر حضرت کو چڑھایا
اور اپنی پاؤن کی انگلیون کے بل لیگئے تاکہ پاؤن کا نشان زمین پر نہ پڑے اور پہاڑ کے غارمین
پہلے اندھیرے مین آپ جاکر غار کو صاف کیا اوسمین ایک سوراخ تھا اوسمین اپنا انگوٹھا دیا اور حضرت
کو ساتھہ لیکر وہان رہے وہان ایک سانپ نے اوس انگوٹھے مین کاٹا پھر وہان پر ایک اونٹ
موجود کیا کہ اوسپر حضرت سوار ہوکر مدینہ کو تشریف لیگئے اور بلال ایک کافر کے غلام تھے ابوبکرؓ نے
دو ہزار اشرفیان اور کچھہ زیادہ اور ایک اور غلام بدلے مین دیکر اونکو اوس سے مول لیا اور آزاد کردیا
کہ وہ حضرت کی خدمت مین رہتے تھے سو حضرت نے ابوبکرؓ کی یہ تعریفین بیان کین اور دعا مانگی
کہ خدا اونپر رحم کرے پھر فرمایا کہ عمر سچ بولتا ہے باوجودیکہ سچ بولنا اکثر لوگون کو بُرا لگتا ہے اور
کڑوا معلوم ہوتا ہے مگر وہ اسقدر سچ بولتا ہے کہ سچ کہنے کے سبب لوگون نے اوسکو ترک کردیا اور
کوئی اوسکا دوست نرہا اوسپر بھی اللہ ہی رحم کرے اور عثمانؓ کا یہ حال ہے کہ اوسکی شرم کا حال
دیکھکر فرشتے بھی اوس سے شرماتے ہین یعنی اس مقدسہ مین فرشتون پر بھی اونکو بزرگی ہے چنانچہ کسی نے
کبھی حضرت عثمان کا بدن کھلا ہوا نہ دیکھا اور خود اونہون نے اپنا بدن ناف سے نیچے زانو
تک شرم سے نہ دیکھا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اونپر بھی خدا رحمت کرے اور علی پر خدا رحم
کرے کہ اونکے وقت مین لوگ کسی طرح پر ہونگے سوائے اللہ جسطرف علی ہو اوسی طرف

حق واجبی ہووے اور جد ہر وہ متوجہ ہواوسی جانب حق کو متوجہ کردی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ
اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی شَہِیْدٍ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ ترجمہ ترمذی نے
ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے طلحہ بن عبید اللہ کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ جو شخص دیکھا چاہے
زمین پر چلتے شہید کیطرف تو دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو ف شہید اوسکو کہتے ہین جو اللہ کا نہایت
عاشق و مشتاق ہو اور اپنا آپا اللہ کی راہ مین فدا کردی اور اللہ کی راہ مین جان دینی سہل جانے بلکہ آرزو
کرے سو حضرت طلحہ کا یہی حال تہا سو حضرت نے فرمایا کہ یہ جیتا شہید ہے یعنی ظاہر مین اگرچہ زمین پر چلتا
پہرتا ہے مگر حقیقت مین یہ اللہ کی راہ مین جان دیے ہوئے ہے سو ایسا ہی ظاہر مین بہی ہوا کہ طلحہ شہید ہوئے
اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ
لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے صاف باطن محض دوست ہوتے ہین اور میرا
صاف باطن دوست زبیر ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِیْ مِنْ فِیْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ
ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم سے میرے کان نے سنا کہ اپنے منہ سے
فرمایا تہا کہ طلحہ اور زبیر دونون میرے ہمسایہ ہون گے بہشت مین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّعَمْ کَانَ عَلٰی حِرَاءَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ
عَلِیٌّ وَطَلْحَۃُ وَزُبَیْرٌ فَتَحَرَّکَتِ الصَّخْرَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّعَمْ اِھْدَءْ فَمَا
عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَہِیْدٌ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ رسول خدا
صلعم تہے حرا پہاڑ پر اور ابو بکر و عمر و عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر سو ہلا پہر تو فرمایا پیغمبر خدا صلعم
نے کہ ٹہیرا رہ تجہیر تو نبی یا صدیق یا شہید مین ف نبی فرمایا اپنے تئین اور صدیق فرمایا ابو بکر کو اور
شہید فرمایا عمر و عثمان اور علی و طلحہ اور زبیر کو اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّعَمْ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ ترجمہ بخاری و مسلم نے
ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ ہر امت مین امین ہوتا ہے اور امین اس امت مین ابو عبیدہ بن الجراح ہے

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ رض وَسُئِلَتْ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّعم مُسْتَخْلِفًا اَوِ اسْتَخْلَفَہٗ قَالَتْ اَبُوْ بَکْرٍ فَقِیْلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ عُمَرُ وَقِیْلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابی ملیکہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا بی بی عائشہ سے جب اُنسے لوگون نے پوچھا کون ایسا تھا کہ اُسکو خلیفہ کرتے اپنا رسول خدا صلعم اگر خلیفہ کرتے تو فرمایا بی بی عائشہ رض نے کہ ابو بکر کو پھر پوچھا گیا کہ بعد ابو بکر کے کسکو فرمایا عمر رض کو پھر پوچھا گیا بعد عمر کے فرمایا ابو عبیدہ ابن الجراح کو اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّعم جَمَعَ لِاَحَدٍ اَبَوَیْہِ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِکٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَوْمَ اُحُدٍ یَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ مین نے نہ سنا کہ رسول خدا صلعم نے جمع کیا ہو اپنے ماں باپ کو کسیکے واسطے مگر سعد بن مالک کے واسطے سو یون ہوا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن فرماتے تھے کہ اے سعد تیر مار صدقے تجھپر میرا باپ اور میری ماں **ف** عرب مین دستور ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے تو اُسکو کبھی کسی بات مین کہا کرتے ہین کہ فدا تجھپر میرا باپ یا فدا تجھپر میری ماں سو حضرت رسول خدا صلعم جو کسیکو یہ لفظ فرماتے تھے تو فقط ایک لفظ فرماتے تھے کہ فدا تجھپر میری ماں یون فرماتے کہ فدا تجھپر میرا باپ مگر سعد کے حق مین اُحد کی لڑائی کے دن یون فرمایا کہ اے سعد کافرون پر تیر لگا فدا تجھپر میرا باپ اور میری ماں اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلعم سعد کو نہایت چاہتے تھے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّعم یَقُوْلُ لِنِسَائِہٖ اِنَّ اَمْرَکُنَّ بِمَا تَھْوِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ وَلَنْ یَّصْبِرَ عَلَیْکُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّیْقُوْنَ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَعْنِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ قَالَتْ عَائِشَۃُ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَی اللّٰہُ اَبَاکَ مِنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّۃِ وَکَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰی اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِحَدِیْقَۃٍ بِیْعَتْ بِاَرْبَعِیْنَ اَلْفًا ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی بی بیون سے کہ البتہ تمہارا معاملہ ایسا ہے کہ مجھ کو اندیشہ مین کر رکھا کہ میرے بعد کیا ہوگا اور تمہارے کو کوئی برداشت نکر سکیگا تمپر مگر صبر کرنے والے سچے کہا بی بی عائشہ رض نے کہ اس سے حضرت کی مراد تھی کہ خرچ کرنے والے لوگ پھر کہا بی بی عائشہ رض نے عبد الرحمن

کے بیٹے ابو سلمہ سے کہ اللہ تیرے باپ کو جنت کی سلسبیل نہر سے پانی پلاوے اور عبد الرحمن بن عوف نے دے ڈالا مسلمانون کی ماؤن کو ایک باغ کہ وہ بکا چالیس ہزار کو ف عورتون کا مقدمہ بہت نازک ہوتا ہے خصوصًا ذرابات مین رنجیدہ اور ناخوش ہوجاتی ہین خصوصًا پردہ نشین بی بیون کے واسطے ہر وقت خادم اور خدمتگار اور سرانجام کار کارگزار ہر دم موجود چاہیئے بالخصوص اسوقت مین نہایت مشکل ہے کہ ظاہر مین کچھ وجہ معاش کی نہ ہو اسواسطے حضرت کو اپنی بی بیون کے مقدمہ مین اندیشہ رہتا تھا کہ میرے بعد انکا کیا حال ہوگا انکی خاطرداری اور برداشت اور کام خدمت کون کریگا مگر ہان جو شخص نہایت صبر کرنے والا ہر بات کی برداشت کرے اور محنت اور مشقت اپنے اوپر گوارا کرے اور سچا دیندار ہو یعنی مال کو اپنے اللہ کی راہ مین خرچ کرتا ہو سو بعد حضرت کے بی بی عائشہ رض نے ابو سلمہ سے کہا کہ تیرا باپ عبد الرحمن ہمارے ساتھ سلوک سے پیش آیا اُسکو اللہ بہشت کی نہر کا پانی پلادے کہ اُسنے پیغمبر خدا صلعم کی بی بیون کے ساتھ بڑا سلوک کیا کہ اُنکو ایک باغ دیا کہ وہ چالیس ہزار کو بکا شاید چالیس ہزار اشرفی کو یا چالیس ہزار درم کو کہ اُسکے دس ہزار یا سو روپیہ ہوتے ہین اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِیْنَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰی عَلِیًّا وَّعُثْمَانَ وَزُبَیْرًا وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ فرمایا عمر رض نے کہ کوئی نہین لیاقت دار زیادہ اس کام کا اُن لوگون سے کہ وفات پائی رسول خدا نے اور وہ اُن سے راضی تھے پھر نام لیے اُن کے کہ علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد ابن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف رض ف جب عمر رض کی وفات قریب ہوئی تب اُنہون نے فرمایا کہ اس خلافت کی لیاقت اُن لوگون سے زیادہ کسی مین نہین کہ رسول خدا صلعم زندگی مین وفات کے وقت تک اُنسے راضی رہے اور وہ یہ چھ شخص ہین جنکے نام لیے سو انہین مین سے کسیکو خلیفہ کریو چنانچہ اس سبب سے حضرت علی رض اور اصحابون نے مشورہ کرکے حضرت عثمان رض کو خلیفہ کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھ شخصون کا بعد حضرت ابو بکر رض اور حضرت عمر رض کے بڑا مرتبہ تھا حضرت کے نزدیک بھی اور اصحابون کے نزدیک بھی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانُ
فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَبُوْ
عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبدالرحمن بن عوف نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر جنت مین اور عمر جنت مین اور عثمان جنت مین اور علی جنت مین اور طلحہ
جنت مین اور زبیر جنت مین اور عبدالرحمن بن عوف جنت مین اور سعد بن ابی وقاص جنت مین اور سعید
بن زید جنت مین اور ابوعبیدہ بن جراح جنت مین ف یہ بارہ حدیثین جو اوپر ہوچکین مشکوٰۃ کے باب
مناقب عشرہ مین لکھی ہین یعنی یہ دسون اصحاب بہشتی ہین کہ انکے بہشتی ہونے مین کچھ شک وشبہ نہین
اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ
وَتَعَالٰی اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَۃٍ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُحِبُّہُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِّہِمْ لَنَا
قَالَ عَلِیٌّ مِنْہُمْ یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلٰثًا وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اَمَرَنِیْ بِحُبِّہِمْ وَاَخْبَرَنِیْ
اَنَّہٗ یُحِبُّہُمْ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بریدہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
خدا تبارک وتعالیٰ نے حکم کیا مجکو چار کی دوستی رکھنے کا اور بتایا مجکو کہ وہ یعنی اللہ دوست رکھتا ہے
اونکو لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ نام بتاؤ اونکے ہمکو فرمایا علی انہین مین ہے یہ کہتے رہے
تین بار اور ابوذر اور مقداد اور سلمان حکم کیا مجھکو اونکی دوستی کا اور مجکو خبر دی کہ وہ دوست رکھتا ہے
اونکو ف یعنی اللہ تعالیٰ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مین ان چارون شخصونکو چاہتا
ہون تم بھی اونکی محبت اپنے دل مین رکھو سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہے کہ خود اللہ تعالےٰ
اونکی محبت رکھتا ہے اور اپنے حبیب کو اونکی محبت رکھنے کا حکم دیا اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ
اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلْعَمْ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ سَبْعَۃَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ وَاُعْطِیْتُ
اَنَا اَرْبَعَۃَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْہُمْ قَالَ اَنَا وَاِبْنَایَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَۃُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ
بْنُ عُمَیْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْذَرٍّ وَمِقْدَادُ ترجمہ
ترمذی نے ذکر کیا کہ علی بن ابی طالب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ہر نبی کیواسطے سات
شراف نگہبان ہوتے ہین اور مجکو ملے چودہ ہمنے عرض کیا کہ وہ کون ہین فرمایا کہ مین میرے علی

اور پیچھے دونوں بیٹے یعنی حسن اور حسین اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبداللہ بن مسعود اور ابوذر اور مقداد ف جعفر حضرت علی رض کے بھائی تھے اور حمزہ عبدالمطلب کے بیٹے تھے اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ مین نے سنا نبی صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ ہل گیا عرش خدا کا بہ سبب مرنے سعد ابن معاذ کے ف جو لوگ اللہ کے مقبول ہوا کرتے ہین اُنکو سب مخلوق اللہ تعالی کی سوا شیطان کے چاہتے ہین اور سب اُنکی تعظیم کرتے ہین اور جبتک وہ دنیا مین رہین سب اونکے واسطے دعا کرتے ہین اور جب اُنکی وفات ہوتی ہے تو سب مخلوقات کو غم ہوتا ہے اور جن مکانون مین اونکی روح جا کر رہتی ہے وہ مکان اور وہانکے فرشتے خوشی کرتے ہین کہ یہ مقبول شخص ہمارے پاس آیا تو جب سعد بن معاذ کی وفات ہوئی اونکی روح عرش معلی کو پہنچی تو عرش خوشی مین آیا اونکی روح کا استقبال کرنیکو ملا اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْاَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عازب کے بیٹے براء نے نقل کیا کہ سنا مین نے رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے انصار کے حق مین کہ اونکو دوست وہی رکھیگا جو مومن ہوگا اور اُنسے بغض وہی رکھیگا جو بیمین اپنے کفر رکھتا ہوگا سو جو کوئی محبت رکھیگا اونسے محبت رکھیگا اوس سے اللہ اور جو کوئی اونسے بغض رکھے اللہ اوس سے بغض رکھے ف حضرت نے انصار کی محبت ایمان کی نشانی بتائی اور اونکی عداوت کفر کی علامت فرمائی اور انصار کے دوستون کو دعا دی اور جو اونسے بغض رکھے اوسکو بد دعا کی تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار سے محبت رکھنی والے لوگ مومن ہین اللہ کے محبوب اور انصار سے بغض رکھنے والے منافق ہین کہ ظاہر مین آپکو مسلمان کہتے ہین اور حقیقت مین کافر ہین خدا کے منصوب اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَهْجُرَ لَكُنْتُ اِمْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نہوتی ہجرت تو مین ہوتا ایک شخص انصار مین سے اور اگر چلیں سب لوگ ایک راہ پر یا گھاٹی پر اور چلیں انصار اور راہ یا گھاٹی پر

تو مقرر مین چلون انصار کی راہ پر اور گھاٹی پر انصار ایسے ہین جیسے بدن سے لگا ہوا کپڑا اور سارے لوگ اسکے
ہین جیسے اوپر کا کپڑا **ف** یعنی انصار کا یہ مرتبہ اور بزرگی ہے کہ خود حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی
اور مین مہاجرین مین سے شمار نہوتا تو آپکو انہین انصارون مین سے گنتا اور انہین کی طرف آپ کو نسبت
کرتا اور اگر ساری دنیا کی راہ اور ہو جاوے اور انصار کی اور راہ تو مین انصار ہی کی راہ رویہ کو اختیار
کرون اور انصار میرے ساتھ ایسے ہین جیسے استر بدن سے لگا ہوتا ہے کہ اُس سے بدن کو آرام ہوتا
ہے اور ساری مخلوق میرے ساتھ ایسی ہے جیسے چادر وغیرہ اوپر کا کپڑا ہوتا ہے پس اس سے
بڑی فضیلت انصار کی پائی گئی اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّمَ
اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَی اللّٰهِ وَاِلَیْکُمْ اَلْمَحْیَا مَحْیَاکُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُکُمْ
ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رضؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا انصار کے حق مین
کہ مین بندہ اللہ کا اور اُسکا رسول ہون ہجرت کی مین نے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر تمہاری
طرف زندگی کی جگہہ میری زندگی کی جگہہ تمہاری ہے اور موت کی جگہہ میری موت کی جگہہ
تمہاری ہے **ف** یعنی انصار سے فرمایا کہ میرا تمہارا زیست موت کا ساتھ ہے مین تمکو چھوڑ کر
علیحدہ نہونگا اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّمَ قَالَ لِلْاَنْصَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ
اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ
ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس رضؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا انصار کو کہ خدا گواہ ہے
کہ تم سب آدمیون سے زیادہ دوست ہو مجھ کو خدا شاہد ہے کہ تم سب لوگون سے زیادہ
محبوب ہو مجھکو خدا جانتا ہے کہ تم سب آدمیون سے زیادہ دوست ہو مجھ کو اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ
عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰی رَاْسِهٖ حَاشِیَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ
وَلَمْ یَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِیْکُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ
کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ قَدْ قَضَوُا الَّذِیْ عَلَیْهِمْ وَبَقِیَ الَّذِیْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا
عَنْ مُسِیْئِهِمْ **ترجمہ** بخاری نے ذکر کیا کہ انس رضؓ نے نقل کیا کہ باہر نکلے پیغمبر خدا اور اُسوقت
باندھے تھے اپنے سر پر ایک چادر کا کنارہ تو چڑھے منبر پر کہ بعد اُس دن کے نہ چڑھے سو
حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی اللہ پر پھر فرمایا کہ مین وصیت کرتا ہون تمکو انصار کے واسطے کہ وہ میرے

پیٹ یعنی رازدار ہین اور وُہ میری گٹھری یعنی بھیدی ہین اُنہون نے ادا کیا جو حق اُنپر تھا اور باقی رہا جو حق اُنکا ہے سو قبول کرو اُنکی نیکیون سے اور درگزر کرو اُنکی بدیون سے ف یعنی انصار مین سے جس شخص سے کچھ نیکی بن پڑے اُس نیکی کو قبول کر لیا اور اُسکو قبول جانیو اور اُنمین سے اگر کسی سے کچھ بدی ہو جاوے اور بُرا کام ہو پڑے تو معاف کر دیو اور درگزر کیجیو اِس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی انصار سے کچھ بدی ہو گئی ہو تو اُسپر لعن درست نہین اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ

ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ زید ابن ارقم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا بارخدایا بخشدے انصار کو اور انصار کی اولاد کو اور انصار کی اولاد کی اولاد کو اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ

ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید اللہ تعالیٰ خبردار ہوا بدر والون پر سو فرمایا اُنکو کہ جا ہو سو کرو واجب تو ہو ہی چکی تمہارے لیے بہشت

ف یعنی جو اصحاب کہ جنگ بدر مین حضرت کے ساتھ تھے اُنکو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے بہشت واجب ہو چکی اب جا ہو سو کرو یعنی اب اگر کوئی گناہ بھی تم سے ہو جاوے سو معاف ہے سو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا اِس بات کا کہ اُنسے گناہ ایسے نہ ہونگے کہ دوزخ کے سزاوار یہ لوگ ہوین شاید اِس سبب سے اُنکو اللہ تعالیٰ نے یون فرما دیا غرضکہ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدر کی لڑائی والے صحابہ کا بڑا مرتبہ ہے کہ اُنکے گناہ معاف ہین اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ رِفَاعَةَ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّعم قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ كَلِمَةٍ نَحْوِهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ

ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ رفاعہ بن رافع نے نقل کیا کہ جبرئیل نے پیغمبر خدا صلعم کے پاس آکر پوچھا کہ تم کیا جانتے بدر کی لڑائی والے اصحابون کو اپنے بیچ مین فرمایا حضرت نے کہ سب مسلمانون سے افضل یا فرمائی ایسی بات کہا جبرئیل نے کہ اور ایسے ہی جو فرشتے حاضر ہوئے بدر کی لڑائی مین فرشتون سے ف بدر کی لڑائی مین فرشتے آئے تھے اور حضرت

کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑتے ہیں سو جبرئیل نے کہا کہ جیسا تم بدر والے اصحاب کو سب سے افضل جانتے ہو ویسے ہی ہم سب فرشتوں سے اون فرشتوں کو اچھا اور افضل جانتے ہیں جو بدر میں حاضر ہوئے تھے۔
اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ لَّا يَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی حفصہ عمر کی بیٹی پیغمبر خدا کی زوجہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو امید ہے کہ نہ داخل ہوگا آگ مین انشاء اللہ تعالی جو شخص موجود ہوا بدر اور حدیبیہ کی لڑائی مین **ف** بدر اور حدیبیہ کا لون کے نام مین جہان کافرون پر جہاد ہوئے اور اس مقام پر کلمہ انشاء اللہ تعالی ادا ہوا اور تبرکا حضرت نے فرمایا
اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ حدیبیہ کی لڑائی کے روز ہم اکیہزار چار سو اصحاب تھے ہمکو پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ آج تم بہتر ہو سب زمین والون سے **ف** یہ تیرہ حدیثین جو ابھی ہو چکین مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھی ہین یعنی جتنی آدمی زمین پر ہین کسیکا ایسا مرتبہ نہین جیسا بہتر مرتبہ اون اصحابون کا ہے الغرض ان آیتون اور حدیثون سے جو مذکور ہوئین بخوبی ثابت ہوا کہ حضرت کے سب اصحاب خواہ مہاجر خواہ انصار سب مسلمانون سے بہتر اور افضل اور اللہ تعالی کے مقبول اور پیغمبر خدا کے محبوب تھے بالکل جنات اور انسان سے اونکا مرتبہ بہت بڑا ہے پہر اونمین جو لوگ بدر اور احد اور حدیبیہ وغیرہ لڑائیون مین حضرت کے ساتھ جہاد مین شریک تھے اونکا مرتبہ افضل ہے پہر اون سے زیادہ چارون خلیفون کا رتبہ بڑا ہے اور اونمین حضرت عبد اللہ یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ کا درجہ بڑا ہے اور اون دونونمین حضرت عبد اللہ ابوبکر کا مرتبہ افضل ہے اب آگے حضرت کے اہل بیت کا مرتبہ دریافت کیا چاہیے
اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ مسور نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ ایک ٹکڑا ہے میرے بدن کا تو جسنے غصہ کیا اوسکو غصہ کیا مجکو بری لگتی ہے مجکو وہ چیز جو ستاوے اوسکو اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ

تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضہ نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اے فاطمہ کیا تو خوش نہ ہو کہ جو تو سردار ہو بہشت کے سب عورتوں کی
ف یعنی اے فاطمہ تو سب بہشت کی عورتوں کی سردار ہے سو تو خوش ہو اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ
عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ
ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضہ نے نقل کیا کہ سب آدمیوں سے زیادہ دوست
تہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بی بی فاطمہ اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّعَمْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ ترجمہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ برا نے نقل کیا کہ مین نے دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور علی کے بیٹے حسن
اونکے کاندہے پر تھے فرماتے تھے بنی کہ اے اللہ مین چاہتا ہون اسکو سو تو بھی دوست
رکھہ اسکو اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰى اَتٰى حِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِيْ
حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ ترجمہ بخاری
اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ مین نکلا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھوڑے
سے دن مین جب آئے فاطمہ کے ڈیرے مین تو فرمایا کیا یہان لڑکا ہے یعنی حسن یہ فرمایا دو بار تو
دیر نکی کہ آئے حسن دوڑتے یہانتک کہ گردن مین باہین ڈالین ہر ایک نے اون دونون نے اپنی صاحب
کے پھر فرمایا پیغمبر خدا نے کہ خدایا مین محبت رکھتا ہون اس سے تو تو بھی محبت رکھہ اس سے اور محبت
رکھہ اوس سے جو شخص محبت رکھے اس سے اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً
وَعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ
عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابی بکرہ رضہ نے نقل کیا کہ مین نے دیکھا رسول
خدا صلعم کو اور حسن ابن علی اونکے پہلو پر تھے اور رسول خدا متوجہ ہوتے تھے لوگون کی
طرف ایک دفعہ اور حسن پر دوسری بار اور فرماتے تھے کہ یہ میرا بیٹا سید ہے اور امید یہ ہے کہ اللہ

صلح یعنی دوستی کرے اُسکے سبب سے دو جتھون مین مسلمانون کے **ف** چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب حضرت
امام حسن نے خلافت حضرت معاویہؓ کو سپرد کی تو مسلمانون مین صلح ہوگئی اور لڑائی نہ ہونے پائی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ
عَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ
اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ یعلی
بن مرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ حُسین مجھ سے ہے اور مین حسین سے دوست رکھے اللہ
اُسکو جو دوست رکھے حسین کو حُسین ایک سبط ہے سبطون مین **ف** سبط کہتے ہین اولاد کو اور اسباط
حضرت یعقوب کی اولاد کو کہتے ہین کہ وہ بارہ بیٹے تھے اور ہر ایک کی بہت سی اولاد ہوئی سو فرمایا کہ
حسین کا ویسا ہی حال ہے اسمین اشارہ ہے کہ اُنکی بہت نسل جاری ہوگی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ
فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّعَمْ نِعْمَ الرَّاکِبُ ھُوَ **ترجمہ**
ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلعم لیئے ہوے تھے حسن ابن علی کو اپنے
کاندھے پر سو کہا ایک شخص نے کہ کیا خوب سواری ہے جسپر تو سوار ہوا اے لڑکے تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ خوب سوار ہے وہ **ف** یعنی اسسا مرتبہ اور کسیکا کا ہیکو ہوگا کہ محبوب خدا کے کاندھے
پر سوار ہوا اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنَامِیْ
الثَّائِمِ وَذَاتَ یَوْمٍ بِنِصْفِ النَّھَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِیَدِہٖ قَارُوْرَۃٌ فِیْھَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ
وَاُمِّیْ مَا ھٰذَا قَالَ ھٰذَا دَمُ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُہٗ مُنْذُ الْیَوْمِ فَاَحْصٰی
ذٰلِکَ الْوَقْتَ فَاَجِدُ قَتْلَ ذٰلِکَ الْوَقْتِ **ترجمہ** امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے
نقل کیا کہ مین نے دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اُس حالت کے کہ دیکھتا ہے سو نیدا لا ایکدن
دوپہر کو بال پریشان غبار آلودہ اُنکے ہاتھ مین ایک شیشہ کہ اسمین خون ہے تو مین نے عرض کیا کہ
صدقے تجھپر میری ماں اور میرا باپ کیا ہے فرمایا کہ یہ خون ہے حسین کا اور اسکے یارونکا بٹورتا ہون مین اُسکو
آج کے شروع دن سے ابن عباس نے کہا سو شمار کرتا ہون مین اُسدن کو کہ اُون قتل اُس دن
کا **ف** یہ خواب ابن عباسؓ نے کربلا کی لڑائی سے پہلے دیکھا تھا سو وہ آرزومند تھے کہ
اگر مین اُسوقت مین ہون تو مین بھی امام حسین کے ساتھ شہید ہون تو اُسوقت کے منتظر رہا کرتے

تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام حسین کے شہید ہونے سے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
مبارک کو کمال تشویش ہوئی اور گھبرا گئے اور یہاں جو حضرت امام پر رنج و تکلیف ہوئی اُسکا حال دریافت
کر کے عالم ارواح مین حضرت کو رنج ہوا اور مغموم ہوے تو مسلمان کو چاہئے کہ جب امام علیہ السلام کا حال
سُنے تو افسوس کرے اور اِنّا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھے اور جانے کہ عبداللہ ابن زیاد اور عمر بن سعد اور
شمر اور خولی وغیرہ مردود نے باجازت یزید پلید کے حضرت امام کو رنج پہنچایا نہایت بُری حرکت کی مسلمان
کو لازم ہے کہ ایسی حرکت نکرے جسمین حضرت کو اور حضرت کے اہل بیت کو دنیا مین یا آخرت
مین رنج پہنچے تو اب اُس واقعۂ کربلا کی ہر سال کی نقل کرنا گویا حضرت کی روح کو ہر سال رنج پہنچانا
ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّعَمْ لِلْحَسَنِ وَ
وَالْحُسَیْنِ ھٰذَانِ اَبْنَائِیْ وَاَبْنَاءُ اِبْنَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ
یُّحِبُّھُمَا **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ زید کے بیٹے نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے حسن
اور حسین علیہما السلام کے حق مین فرمایا کہ یہ دونو میرے بیٹے ہین اور میری بیٹی کے بیٹے ہین الٰہی
مین دوست رکھتا ہون اِن دونو کو سو تو بھی دوست رکھ اُنکو اور دوست رکھ اُسکو جو دوست
رکھے اُنکو اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّعَمْ ھٰذَا مَلَکٌ لَمْ
یَنْزِلْ اِلَی الْاَرْضِ قَطُّ قَبْلَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ اَنْ یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِیْ
بِاَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ
الْجَنَّۃِ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
یہ فرشتہ ہے کہ نہ اُترا زمین پر کبھی اس رات سے پہلے اجازت مانگی اُسنے اپنے رب سے
کہ مجھکو سلام کرے اور خوشخبری دے اسبات کی کہ بی بی فاطمہؓ سردار ہین بہشت کی سب
عورتون کی اور یہ کہ حسن اور حسین دونو سردار ہین بہشت کے جوانون کے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ
عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّعَمْ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَھُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَھُمْ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ زید بن ارقم
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسینؓ کے حق مین
کہ مین لڑون اُس سے جو لڑے اُن سے اور صُلح کرون اُس سے جو صلح کرے اُنسے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ باہر آئے پیغمبر خدا صلعم صبحکو اور ہی ہے ایک کملی کہ اوپر سیاہ بالون کے نقش تھے پھر آئے حسن تو لیلیا اونکو پھر آئے حسینؑ تو لیلیا اونکو پھر آئین فاطمہؑ تو لیلیا اونکو پھر آئے علیؑ تو لیلیا اونکو یعنی کملی کے اندر پھر فرمایا کہ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تجسے گندگی اے اہل بیت اور پاک کرے تمکو ستھرائی سے ف کلام اللہ مین اللہ تعالیٰ نے حضرت کی بیبیون اور گھر والون کے حق مین فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تجسے گندی باتین اے گھر والو اور پاک کرے تمکو ستھرائی سے اس آیت سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ آیت صرف حضرت کی بیبیون کے حق مین ہے سو حضرتؐ نے امام حسن اور امام حسین اور علی مرتضیٰؑ اور بی بی فاطمہؑ کو ایک کملی مین اپنی گود مین لیکر یہ آیت پڑہی تو مطلب تھا کہ اونکے حق مین یہ دعا ہی ہو جاوے اور لوگ سمجھ لین کہ اس آیت کے حکم مین یہ پانچون شخص ہی شامل ہین صرف بی بیان نہین اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے نقل کیا کہ جب یہ آیت اوتری کہ ندعو ابناءنا وابناءکم الخ بلایا پیغمبر خدا صلعم نے علی و فاطمہ اور حسنین کو پھر فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہل بیت ہین ف نصاریٰ حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا بتاتے تھے جب خدا تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بندہ ہین اور جیسی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو بے ماپ کے صرف اپنے حکم سے پیدا کیا تھا ویسے ہی حضرت عیسیٰ کو بھی بے باپ کے پیدا کیا نصاریٰ نے نمانا اوپر پیغمبر خدا صلعم کو جانا کہ انکا مذہب غلط ہے اور اپنا مذہب سچا جانا تب یہ آیت اوتری سورۂ آل عمران مین خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے پیغمبر تو ان نصاریٰ سے کہہ کہ ہم اپنے بیٹون کو بلاوین اور تم اپنے بیٹون کو بلاؤ اور ہم اپنے ہان کی عورتون کو بلاوین اور تم اپنے ہان کی عورتون کو بلاؤ اور ہم آپ ہون اور تم آپ ہو اور سب ملکر جھوٹون پر بد دعا کرین تو جب یہ آیت نازل ہوئی پیغمبر خدا نے علی مرتضیٰؑ کو اور بی بی فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلاکر اپنے ساتھہ لیا اور اللہ تعالیٰ سے

عرض کیا کہ الٰہی یہ میرے گھر والے ہین یعنی میرے بیٹے اور گھر والے یہ ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین کو اپنا بیٹا جانتے تھے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَةَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَکَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَنَا وَلِقُرَیْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بِوُجُوْہٍ مُسْتَبْشِرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْھُہٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ الرَّجُلِ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد المطلب بن ربیعہ نے نقل کیا کہ عباس آئے رسول خدا صلعم کے پاس ناخوش گئے ہوئے اور مین اونکے پاس تہا سو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ کس چیز نے غصہ کیا تجھکو کہا یا رسول اللہ کیا ہوا ہے ہمارے مناسبہ قریش کو کہ جب وہ ملتے ہین آپسمین تو ملتے ہین خوش ہوکر ہنستی پیشانی سے اور جب ملتے ہین ہمسے تو ملتے ہین بغیر اسکے تو غصہ ہوئے رسول خدا اسقدر کہ سرخ ہوگیا اونکا چہرہ پھر فرمایا کہ قسم اوسکی کہ جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے ہرگز پہنچیگا آدمیکے دل مین ایمان جبتک دوست نرکہے تجھکو اللہ کیواسطے اور اللہ کے رسول کیواسطے پھر فرمایا اے لوگو جسنے ایذا دی میرے چچا کو تو اوسنے ایذا دی مجھکو چچا آدمی کا تو برابر ہوتا ہے اوسکے باپ کے ف عباس رسول خدا کے چچا تھے اونے بعضی ایک خوشی کی قصہ مین حضرت سے شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ میرے چچا اور اہل بیت سے جو کوئی دوستی اور محبت نرکہے اوسکا ایمان ہی نہین اور جو کوئی میرے چچا کو ایذا اور رنج دی اوسنے مجھکو ایذا دی اسواسطے کہ چچا ہر شخص کا اوسکے باپ کے برابر کا بہائی ہوتا ہے بہلا کوئی کیسکی تعظیم کرے اور اوسکے باپ کی تعظیم کرے تو وہ خوش ہوگا اَخْرَجَ رَزِیْنٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا کَانَ غَدَاةُ الْاِثْنَیْنِ فَاْتِنِیْ اَنْتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی اَدْعُوَ لَکُمْ بِدَعْوَةٍ یَنْفَعُکُمُ اللّٰہُ بِھَا وَوَلَدَکَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَہٗ وَاَلْبَسَنَا کِسَاءَہٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَةً ظَاھِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰھُمَّ احْفَظْہُ فِیْ وَلَدِہٖ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِہٖ ترجمہ رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے عباس کو جب صبح ہو پیر کے دن کی تو تو آ میرے پاس اور تیرا بیٹا تو مین دعا کرون تمہارے لئے ایسی دعا کہ اوس سے فائدہ کرے خدا تیرا اور تیرے بیٹے کا پھر صبح کی عباس نے اور مین نے اور بھائی ہمارے فضل نے پیغمبر خدا صلعم نے ہم دونون کو ایک چادر اپنی پہر دعا کی کہ اے اللہ بخشدے

عباس کو اور اُسکے بیٹے کو بخشش ظاہری و باطنی کہ نچھوڑے کسی گناہ کو اور نچھوڑے کہ اُسکو اُسکی اولاد میں اور کرے خلافت باقی اُسکے پیچھے اَخرجَ الشَّیخانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ اِنْ زَیْدَ بْنَ حَارِثَۃَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کُنَّا نَدْعُوْہُ اِلَّا زَیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ زید بن حارث کو پیغمبر خدا کے چھوکرے کو ہم پکارا کرتے تھے زید بن محمد کہکر جب تک اُتری آیت قرآن مین کہ پکارو بیٹے ہوئے بیٹونکو اُنکے باپون کی طرف نسبت کرکے ف زید ایک شخص تھے کہ حضرت نے اُنکو بیٹا کیا تھا سب صحابہ اُنکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہا کرتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جسکا بیٹا نہوسکے بیٹا کہو اور جسنے بیٹا بنایا ہو اُسکا بیٹا کہنا کچھ ضرور نہین تب صحابہ نے زید بن محمد کہنا موقوف کیا اور زید ابن حارث کہنے لگے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ سب زید کو اہل بیت مین شمار کرتے تھے اَخرجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّجِیَٔ مَحَاطُ اُسَامَۃَ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ دَعْنِیْ حَتّٰی اَنَا الَّذِیْ اَفْعَلُ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اُحِبِّیْہِ فَاِنِّیْ اُحِبُّہٗ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ ارادہ کیا نبی صلعم نے کہ خود پاک کرین لعاب بہنی اُسامہ کی ناک سے عرض کیا عائشہ نے کہ چھوڑو مجکو کہ مین کرون فرمایا اے عائشہ محبت رکھ اُس سے کہ مین محبت رکھتا ہون اِس سے ف زید حضرت کے مُتبنّیٰ بیٹے تھے اُنکے بیٹے تھے یہ اسامہ سو اُنکی لڑکا لی کا ذکر ہے اَخرجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اُسَامَۃَ قَالَ اِنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِیًّا دَخَلَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْنَاکَ نَسْاَلُکَ اَیُّ اَھْلِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ اَحَبُّ اَھْلِیْ اِلَیَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْہِ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ قَالَا لَہٗ ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ نے نقل کیا کہ عباس اور علی آئے رسول خدا صلعم کے پاس تو کہا ہم آئے ہین سوال خدا آپ پاس پوچھتے ہین کون مرد تمہارے گھر والونمین سے تمکو دوست زیادہ ہے فرمایا مجکو زیادہ دوست اپنے سب گھر والون مین سے وہ ہے کہ اُسپر اللہ نے فضل کیا اور مین نے احسان کیا اُسپر اسامہ زید کا بیٹا پوچھا اُسکے بعد فرمایا علی ابی طالب کا بیٹا ف یہ اُنیس حدیثین مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل بیت مین لکھی ہین اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو اسامہ سے کمال محبت تھی اَخرجَ الشَّیخانِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب مناقب ازواج النبی صلعم مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ افضل سب عورتون کے اس امت مین عمران کی بیٹی بی بی مریم اور
افضل سب عورتون سے اس اُمت مین خویلد کی بیٹی خدیجہ ف بی بی مریم نام ہے عیسیٰ پیغمبر علیہ السلام
کی ماں کا اور بی بی خدیجہ نام ہے ہمارے پیغمبر صاحب کی زوجہ کا اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ
جِبْرَئِیْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِیْ خِرْقَةِ حَرِیْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ
زَوْجَتُكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ازواج النبی مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی
عائشہ نے نقل کیا کہ جبرئیل لائے صورت بی بی عائشہ کی سبز ریشمین کپڑے مین پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا کہ یہ زوجہ
تمہاری ہے دنیا مین اور آخرت مین ف یعنی بی بی عائشہ کی تصویر حضرت جبرئیل پیغمبر خدا کے پاس
لائے اور کہا کہ یہ بی بی دنیا مین اور بہشت مین و نوجہان مین آپکی زوجہ ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
اللہ تعالیٰ نے بھی دنیا اور بہشت و نوجہان کے واسطے بی بی عائشہ کو پسند کر کے حضرت کی زوجہ
بنایا تھا اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ یَتَحَرَّوْنَ بِهَدَایَاهُمْ یَوْمَ عَائِشَةَ
یَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صلعم اَنْ یَقُوْلَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُهْدِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَلْیُهْدِ اِلَیْهِ حَیْثُ كَانَ فَقَالَ هٰذَا
لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْیَ لَمْ یَاْتِنِیْ وَاَنَا فِیْ ثَوْبِ اِمْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ اَتُوْبُ
اِلَی اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
صلعم فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ یَا بُنَیَّةُ اَلَا تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَاَحِبِّیْ هٰذِهِ ترجمہ مشکوٰۃ
کے باب مناقب ازواج النبی مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ لوگ
قصد کرتے تھے اپنے تحفہ بھیجنے کا بی بی عائشہ کے دن چاہتے تھے اس سے خوشی رسول خدا صلعم کی سو
بولین ام سلمہ رسول خدا صلعم سے کہ فرماوین جو چاہے کہ تحفہ بھیجے رسول خدا صلعم کو تو چاہیئے کہ تحفہ بھیجے انکو جہان
کہین کہ وہ ہو وین تو فرمایا انکو پیغمبر خدا صلعم نے کہ ایذا نہ دے مجھکو عائشہ کے قصہ مین اسواسطے کہ وحی مجھکو نہین آتی
ہے جب مین اور عورت کے ساتھ سویا ہون سوا عائشہ کے کہا انہون نے مین توبہ مانگتی ہون خدا سے تمہاری ایذا
سے پھر بلایا بی بی ہون نے بی بی فاطمہ کو اور بھیجا انکو پیغمبر خدا صلعم کے پاس سو باتین کین انہون نے

اونسے تو فرمایا کہ ای بیٹی کیا تو چاہی جو مین چاہون کہا کیون نہین فرمایا تو تو محبت رکھہ اس سے ف
حضرت کا دستور تہا کہ ہر بی بی کے گہر باری باری سے رات کو آرام کرتے تہے اور بی بی عائشہ سے محبت زیادہ رکھتی
رکھتی تہے تو کوئی شخص جو آپکو تحفہ بہیجتا تو جس بی بی کے گہر آپ رات کو ہوتی تو وہ چیز اوسی بی بی کے خرچ
مین آتی تو جس شب کو پیغمبر صاحب بی بی عائشہ کے گہر تشریف رکہتے تو اوس رات کو لوگ اپنے اپنے
تحفہ بہیجتے تاکہ بی بی عائشہ کے خرچ مین آوے اور زیادہ حضرت خوش ہون یہ حال دیکہکر بی بی ام سلمہ
نے کہ وہ بہی حضرت کی زوجہ تہین حضرت سے عرض کیا کہ لوگون سے فرماوین کہ جب چاہین تب تحفہ آپکو
بہیجا کرین کسی ہی بی بی کے گہر آپ ہون حضرت عائشہ کی باری کی شب کی تخصیص لوگ کیون کرتے
ہین اس بات سے حضرت ناخوش ہوے اور فرمایا کہ تم عائشہ پر رشک کرو کہ مجہکو برا لگتا ہے اور سوا
اسکے عائشہ کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بہی زیادہ ہے کہ جب مین اور کسی بی بی کے گہر سوتا ہون تو وحی
نہین آتی مگر عائشہ کے گہر جب مین ہوتا ہون تو وحی آتی ہے یہ بات سنکر بیبیون کو معلوم ہوا حضرت
ناخوش ہوگئے تو بی بی فاطمہؓ کو بلایا کہ جاکر حضرت کو سمجہا وین سو اونہون نے جاکر حضرت کی
خدمت مین اس مقدمہ مین کلام کیا تو حضرت نے فرمایا کہ ای بیٹی جو بات مین چاہون وہی بات
تجہکو بہی چاہنا چاہیے اور مین عائشہ سے محبت رکہتا ہون تو تو بہی اوس سے محبت رکہہ اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ حضرت کو بی بی عائشہؓ سے کمال محبت تہی اور جو کوئی اونسے محبت ایمانی رکہتا تہا
وہ حضرت کو اچہا معلوم ہوتا تہا اور جو اونسے محبت کم رکہتا تہا وہ حضرت کو بہی برا معلوم ہوتا تہا
أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ
عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب بدء الخلق وذکر الانبیا مین
لکہا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ بزرگی
عائشہ کی سب عورتون پر ایسے بزرگی ثرید کی سب کہانون پر ف ثرید ایکطرح کا کہانا ہوتا ہے
کہ جسکے لوگ اوسکو کمال رغبت سے کہاتے ہین اور سب قسم کے کہانون سے افضل جانتے ہین
أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا
بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ أَلَا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ

وَاَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي وَفِي رِوَايَةٍ وَعِتْرَتِي وَاَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا وَفِي رِوَايَةٍ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي وَاَهْلُ بَيْتِي ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل البیت میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ زید بن ارقم نے نقل کیا کہ کہتے ہیں رسول خدا صلعم ایک روز ہمارے بیچ میں خطبہ پڑھنے کو پانی پر جسکو کہتے ہیں خم مکہ اور مدینہ کے بیچ میں سو تعریف کی اللہ کی اور ثنا کہی اللہ پر اور نصیحت کی اور پند دی پھر فرمایا کہ بعد اسکے یہ ہے کہ خبردار ہو لوگو کہ میں تو آدمی ہی ہوں اب آویگا میرے پاس قاصد میرے رب کا یعنی ملک الموت سو میں کہا مانونگا اسکے وفات پاؤنگا سو میں چھوڑتا ہوں تم میں دو چیزیں اول انمیں سے کتاب اللہ کی کہ وہ رسی ہے اللہ کی طرف سے جو اوسپر چلے وہ ہدایت پر اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ ہوا گمراہی پر سو میں نیک راہ اور نور ہے تو عمل کرو اللہ کی کتاب پر اور مضبوط پکڑو اوسکو تو جو رغبت دلائی اللہ کی کتاب پر اور رغبت دلائی اوسمیں پھر فرمایا اور میرے اہل بیت یاد دلاتا ہوں میں تمکو اللہ کو اپنے اہل بیت میں یاد دلاتا ہوں تمکو اللہ کو اپنے اہل بیت میں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا عترت میری گھر والے میرے اور ہرگز جدا نہونگے عترت اور کتاب جب تک کہ وارد ہوں میرے پاس حوض کوثر پر سو نگاہ رکھو کہ کیسا میرے پیچھے تم کرو گے انہونکے مقدمہ میں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا اے لوگو میں نے چھوڑیں تم میں دو چیزیں کہ اگر اختیار کرو اوسکو تو ہرگز گمراہ نہو اللہ کی کتاب اور میری عترت گھر والے میری **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلام اللہ کا اور اہل بیت کا ایک مرتبہ ہے جیسے اوسکی تعظیم چاہئے ویسی ہی انکی تعظیم چاہئے اور جیسے کلام اللہ سبب ہدایت کا ہے ویسی ہی اہلبیت سبب ہدایت کے ہیں چنانچہ یہی سبب ہے کہ اولیاء اللہ کے طریقہ سب اہل بیت پر منتہی ہوتے ہیں اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَاَحِبُّونِي لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب

اہل بیت مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محبت
رکھو اللہ سے اسواسطے کہ وہ تمکو کھلاتا ہے اپنی نعمتین اور محبت رکھو مجھ سے اللہ کی محبت کے سبب اور محبت رکھو
میرے اہل بیت سے میری محبت کے سبب اخرج احمد عن ابی ذر انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول
الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا ھلک
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل بیت مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی ذر نے نقل کیا کہ مین
نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ خبردار رہو کہ مثل میرے اہل بیت کی تمہارے بیچ مین
ایسی ہے جیسے ناؤ حضرت نوح کی جو سوار ہوا اسپر بچا اور جو چھٹ رہا اس سے وہ ہلاک ہوا ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اہل بیت سے محبت رکھے اور انکا رویہ اختیار کرے اور اہل بیت کے طریق
مین داخل ہو وہ کفر اور دوزخ سے نجات پاوے جیسے حضرت نوح کی کشتی مین جو لوگ سوار ہوے
تھے وہ طوفان سے بچ گئے اور جو شخص اہل بیت سے پھرے اور مخالفت کرے اور اہل بیت کے
طریق مین نہ داخل ہووے تو وہ ہلاکت مین پڑے جیسے نوح علیہ السلام کے وقت مین جو
لوگ کشتی مین نہ سوار ہوے وہ سب ڈوب گئے اور ایک بیٹا خود نوح کا بھی سوار نہوا تھا وہ بھی ڈوب گیا
اور نوح علیہ السلام کے اہل بیت مین داخل نہ ہا پھر اب اگر کوئی سید مخالف اہل بیت کے رویہ
اور طریقہ کو اختیار کرے تو وہ بھی ہلاکت مین پڑے اور اہل بیت حقیقی مین شمار نہو پھر اسکے
ساتھ جو ہو وہ بھی ہلاک ہو اور جو شخص غیر کہ اہل بیت کے طریق کو اختیار کرے وہ اہل بیت مین
شمار ہو اور نجات پاوے جیسے نوح علیہ السلام کی کشتی مین سوار ہونیوالون نے طوفان سے نجات پائی
جانا چاہئے کہ جیسے حضرت نے اہل بیت کو موجب نجات بتلایا ویسے ہی اپنے اصحابون کو موجب
امن کا فرمایا اخرج مسلم عن ابی بردۃ عن ابیہ قال قال النبی صلعم النجوم امنۃ للسماء
فاذا ذھبت النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنۃ لاصحابی فاذا ذھبت انا اتی
اصحابی ما یوعدون واصحابی امنۃ لامتی فاذا ذھب اصحابی اتی امتی ما یوعدون
ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ میرے باپ ابو موسی نے بیان کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تارے امان ہین آسمان کے تو جب جاتے رہین تارے تو آسمان پر آجاوے جو وعدہ
کیا اسکو اور مین امان ہون اپنے یارون کی تو جب چلا جاؤن مین تو آجاوے میرے اصحابون پر

صلب مین آدم کے تو کھا تھا حضرت
جب کہا تھا تجھسے مین قول اسکا
دہان پہی اقرار تھا قالوا بلیٰ
پڑگئی پھر تیرے اوپر کیا بلا
عہد توڑا تونے اور شرک ہوا
کی عبادت استعانت جا بجا
چھوڑ خالق حاجتی مخلوق کا
ہوگیا سمجھا اُسے حاجت روا
چھوڑ مجھسا قادر ذوالفضل

کسی سے بھی ہووے یا ہو سکے
دیکھئے یہ بخت منکر کی جگہ
جز خدا کوئی نہین مشکل کشا
اسکے سوا مدد کی موقوف جا بجا
ایسے بے وحدت کی مدد کرے
اسکے سوا مدد کا فرق بیان کرے
جو کہا فرق اسکے صاف کر دیئے
دن تھا سو روز روشن کر دیئے

جو وعدہ ہوا اُنسے اور میرے یار ہین امان میری امت کی تو جب جاتے رہین میرے یار تو آوے میری اُمت پر وہ جو
وعدہ دیا گیا اُنکو ف اللہ تعالیٰ نے یون مقرر کیا ہے کہ جب اخیر زمانہ آویگا تو بدعتین اور فساد اور
لڑائیان اور بُرے کام رائج ہونگے سو حضرت نے فرمایا کہ جب میرے یار نہ رہینگے تو امت مین یہ باتین
جو اللہ تعالیٰ نے ٹھیرا رکھی ہین سو ظاہر ہونگی اور جب تک میرے اصحاب رہینگے تب تک یہ فساد امت مین
نہونگے تو میرے اصحابون کے سبب سے امت پر امان ہے جیسے میرے سبب سے میرے اصحابون پر امان ہے اور جب
مین نہوینگا تو اصحابو نہین اختلاف پڑیگا تو میرے اصحاب اُمت کے حق مین مثل جب امن کا ہین جیسے آسمان کے
تارے کہ جب تارے نرہینگے تو آسمان بے نور رہجاویگا اور ٹوٹ جاویگا اور قیامت آجاویگی اخرج فی شرح
السنۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلعم مثل اصحابی فی امتی کالملح فی الطعام ولا
یصلح الطعام الا بالملح ترجمہ شرح السنہ مین نے ذکر کیا انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مثل میرے یارونکی میری امت مین ایسی ہے جیسے نمک کھانے مین کہ کھانا بے نمک کے درست نہین
ہوتا اخرج الترمذی عن عبید اللہ ابن بریدۃ عن ابیہ انہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما من اصحابی یموت بارض الا بعث قائدا ونورا لھم یوم القیمۃ ترجمہ
ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن بریدہ نے نقل کیا کہ مین نے اپنے باپ سے سُنا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جو میرا یار مرے
زمین پر زندہ ہوگا یعنی قیامت کو لیے جاتا ہوگا لوگونکو بہشت کیطرف اور وہ نور ہوگا واسطے لوگون کے قیامت کے
دن حضرت کے اصحاب قیامت کے دن نجات کا باعث ہونگے اخرج الترمذی عن جابر رض عن النبی
صلعم قال لا تمس النار مسلما رانی او رای من رانی ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا صلعم نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ نہ چھوویگی اُس مسلمان کو جسنے مجھے دیکھا یا اُسکو دیکھا جسنے دیکھا مجھکو
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصحابونکا ایسا بڑا مرتبہ ہے کہ اُنکی صورت دیکھنے سے مسلمان پر دوزخ کی آنچ حرام
ہوتی ہے اخرج النسائی عن عمر رض قال قال رسول اللہ صلعم اکرموا اصحابی فانھم خیارکم
ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ترجمہ نسائی نے ذکر کیا کہ عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ تعظیم کرو میرے یارون
کی واسطے کہ وہ تمسے بہتر ہین بعد اُنکے بہتر وہ لوگ جو اُنسے نزدیک یعنی تابعین بعد اُنکے وہ لوگ جو اُنسے نزدیک یعنی
تبع تابعین ف یعنی حضرت کے وقت سے قیامت تک جتنے لوگ پیدا ہوئے اور ہوتے ہین اور ہونگے سب سے بہتر حضرت کے اصحاب تھے
کہ وہ اصحابی دس سنہ اللہ تک تھے بعد اُنکے مرتبہ تابعین کا ہے جو اصحابون کے بعد ہوئے وہ لوگ ایکسو ستر سنہ تک رہے اُنکے بعد

اچھا زمانہ تبع تابعین کا ہے یعنی وہ لوگ جو تابعین کے بعد ہوئی تھی کہ وہ دو سو ساٹھ ہجری تک باقی تھی تو
ساری امت سے زیادہ بزرگی تبع تابعین کی کرنی چاہئے اور اونسی زیادہ تابعین کی بزرگی کیجئے اور اونسی
بھی زیادہ حضرت کی اصحابون کی کہ وہ سب سے بہتر تھے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ
مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ برا نکہو میرے اصحابونکو اسواسطے کہ اگر ایسا ہو کہ کوئی شخص
تمہین کا خرچ کرے احد پہاڑ برابر سونا تو نہ پہنچے اونکے ایک مد کے ثواب کو اور نہ اوسکی ادہائی کے
برابر ف مد ایک برتن ہوتا ہے غلہ ناپنے کا کہ اومین شاید بقدر وزن ایک سیر کی غلہ سماوے فرمایا
کہ اگر کوئی اور پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ مین خیرات کرے تو اوسکو اسقدر ثواب نہوگا جسقدر میرے
اصحاب کو ایک مد یا اوسکا ادہا برابر ناج خیرات کرنے مین ثواب ہوگا پھر جب خدا کے نزدیک اصحابونکا
ایسا بڑا مرتبہ ہے پھر اگر اونکو ذرا سے نیک کام مین اور کے پہاڑ برابر سونا خرچنے کے ثواب سے زیادہ
ثواب ہو تو اونہون نے بڑے بڑے نیک کام کئے ہین تو اونکو ہرگز برا کہنا نہ چاہیے کہ تم لوگ اونسے
ہر صورت کم ہی ہو اور وہ ہر طرح تمسے افضل ہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ
اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ
اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی
اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ ابن مغفل نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحابون کے مقدمہ مین
اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے یارون کے مقدمہ مین اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے
یارون کے مقدمہ مین نہ ٹہیراؤ اونکو نشانہ بعد میرے تو جسنے دوست رکہا اونکو تو میری
محبت سے دوست رکہا اونکو اور جسنے بغض کیا اون سے تو میرے بغض سے بغض
رکہا اونسے اور جسنے ایذا دی اونکو تو اوس نے ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو تو گویا
اوس نے ایذا دی اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو قریب ہے کہ اللہ گرفتار کرلے اوسکو

اوسکو ف حضرت نے اس جگہ تین بار اُمت کو تعدید کی اور چھ مرتبہ فرمایا کہ لوگو میرے اصحابون کے مقدمہ مین کوئی بات طعن اور طنز کی اونکے حق مین تمہاری زبان سے نہ نکلی اور ایسا نہ کیجیو کہ تم میرے بعد میرے یارونکو نشانہ بناؤ اور اونپر بولیان مارو اور طعن اونکی طرف متوجہ کرو بلکہ اونسے محبت رکھو اسواسطے کہ وہ میرے یار ہم صحبت ہمنشین ہین میرا لحاظ کرکے اونسے محبت اور دوستی رکھو چنانچہ قاعدہ مشہور ہے کہ اپنے دوست کا دوست اپنا بھی دوست ہوتا ہے سو میرے اصحاب میرے دوست ہین تو جسنے اونکو دوست رکھا تو اونکو میری ہی محبت کے سبب دوست رکھا اور اپنے دوست کا دشمن بھی اپنا دشمن ہوتا ہے اور میرے اصحاب میرے دوست ہین تو جو شخص اونسے بغض اور دشمنی رکھے تو وہ شخص مجھسے دشمنی رکھتا ہے اور جسنے میرے اصحابون کو ایذا دی اونسے گویا مجھی کو ایذا دی اسواسطے کہ وہ میرے یار ہین اور جسنے مجھکو ایذا دی گویا اللہ ہی کو ایذا دی اسلئے کہ مین اللہ کا محبوب ہون اور جو شخص اللہ کو ایذا پہنچاوے وہ اگرچہ دنیا مین چند روز چھوٹا ہوا کافرون کیطرح آرام سے رہے مگر آخر کو اللہ اوسکو گرفتار کرے گا اور سزا دیگا اور اللہ تعالی کو ایذا پہنچانا یہی ہے کہ اوسکے حکم کے خلاف کرے اور اوسکے محبوبون کو ایذا پہنچاوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اصحابون سے محبت کرے اوسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی محبت ہے، اور جو شخص اصحابون سے بغض رکھے وہ حقیقت مین پیغمبر صاحب سے بغض رکھتا ہے اگرچہ زبان سے نہ کہے سو وہ اللہ کے غضب مین گرفتار ہے افسوس ہے کہ حضرت کے بعد اُمت کے بعضے نا اہلون نے حضرت کی حدیث پر عمل کیا اور حضرت کے اصحابون کو نشانہ تیر الیا اور اونپر طعن لعن کرکے اپنی عاقبت تباہ کی لعنت کا خورہ بنے خدا اونکو ہدایت کرے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جب دیکھو اون لوگون کو جو بُرا کہتے ہین میرے اصحابونکو تو کہو کہ لعنت خدا کی اون بُرا کہنے والونکی بدی پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کے اصحابونکو کسیطرح بُرا کہنا اور اونکی کسی بات پر طعن کرنا درست نہین اور جو کوئی اونکو بُرا کہے اوسکے بُرا کہنے پر لعنت اور خدا کی طرف سے پھٹکار پڑتی ہے اگرچہ اون اصحابون سے ایسا کام ہوا ہو کہ اگر وہی کام

اور کسی سے تو یہ سکو برا کہیں مگر انکو برا کہنا نہیں دست ۵ کار پاکان را قیاس از خود مگیر ٭ گرچہ باشد در نوشتن شیر شیر ٭ انکا گناہ وہ کام کرتا تھا کہ اور کی عبادت وہ کام نہیں کرتی پیغمبر کے معجزے کافرونکو جادو معلوم ہوتے تھے اور ایماندارونکا یقین بڑھتا تھا اصحابونکا اختلاف امت کے حق مین رحمت ہے جیسے شریعت کے مسائل جزئی کا اختلاف اور امت کے اور لوگون کا اختلاف ضلالت ہے

اَخْرَجَ رَزِیْنٌ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَأَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ بَعْضُھَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَلِکُلِّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِمَّا ھُمْ عَلَیْہِ مِنْ اِخْتِلَافِھِمْ فَھُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ھُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّعَمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ ۞ رجمہ رزین نے ذکر کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ مین نے پوچھا اپنے رب سے اصحابونکے اختلاف کا حال اپنے بعد تو وحی بھیجی اللہ نے مجھپر کہ اے محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے بعضا خوب بعضے سے اور ہر ایک مین روشنی ہے تو جسنے اختیار کیا کچھ بھی اُس رویہ کو جسپر وہ اصحاب ہین اُنکے طرح طرح کے رویون سے تو وہی میرے نزدیک نیک راہ ہے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا نے اصحاب میرے ایسے ہین جیسے چمکتے تارے سو اُنمین سے جسکے رویہ پر چلوگے نیک راہ پاؤگے ف یہ دونو حدیثین مشکوۃ کے باب مناقب اصحاب مین لکھی ہین حضرت کے اصحاب لاکھ سے زیادہ تھے بعضے کے مزاج مین نرمی زیادہ بعضے کو غصہ کسیکو قرآن پڑھنے کا شوق بہت کسیکو روزیکا ایک جہاد کا ذکر دوسرے کو گوشہ نشینی کا فکر کوئی نصیحت اور وعظ اور احتساب مین مشغول کسیکا سکوت اور خاموشی معمول کسیکو مسائل بہت یاد کسیکو کم کسیکا گھر روم مین کسیکا شام مین کوئی مکہ کا کوئی مدینہ کا سو حضرت نے یہ حال دیکھکر خیال کیا کہ میرے بعد یہ سب لوگ جب متفرق ہونگے تو انمین اختلاف پڑیگا تو امت کے لوگ کس کس کے رویہ کو اختیار کرینگے سو حضرت نے اللہ تعالی سے پوچھا کہ الٰہی میرے بعد اصحابون مین اختلاف ہوگا یا نہ ہوگا اور اگر اختلاف ہوگا تو کیا ہوگا تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے پیغمبر ترے اصحاب ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے کہ نورانی اور روشن چمکتے سب ہین اور جہاز کشتی مسافر سب تارون کے پیچھے چلکر منزل مقصود کو پہنچتے ہین اگرچہ کوئی تارا بڑا ہے اور کوئی چھوٹا اور ایک دوسرے سے اچھا مگر جسکی طرف کی سمت باندھلے وہی تارا اُسکے راہ بتانے کو کافی ہے ویسے ہی یہ

اصحاب ہین اگرچہ باخود ہا اُنمین مختلف ہون لیکن اُنمین سے کسیکی راہ کو اور کچھ ہی رویہ کو جو شخص اختیار کرکے تو وہی اُسکے نزدیک نیک راہ ہے تو اُسکے بموجب حضرت نے ارشاد کیا کہ میرے یار ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے جسکی راہ اختیار کرو ہدایت پاؤ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجود آپس کے اختلاف کے ہر ایک صحابی کی راہ اللہ کے نزدیک نیک ہے اور سب کا رویہ درست غرضکہ حضرت کے سب اصحاب خدا کے مقبول تھے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب اور ایسے ہی بالکل درگاہ الہیت کے برگزیدہ اور حضرت کے پسندیدہ ایماندار آدمی کو سب سے محبت رکھنا چاہئے اور نہین تو ایمان نہین اور جسکو ایمان ہوگا اُسکو حضرت سے اور حضرت کے اصحابون سے اور رشتہ دار ایمان دارون سے بلکہ بالکل ملک عرب سے محبت ہوگی اَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ فَاِنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَالْکَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب قریش مین لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محبت رکھو عرب سے تین سبب سے اسواسطے کہ مین عربی ہون اور قرآن عربی ہے اور بولی بہشتیون کی عربی ہے ف دستور ہے کہ آدمی جس سے محبت رکھتا ہے تو اُسکے ملک اور بستی اور شہر کو بھی چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہے بلکہ وہانکا نام لینے سے اور اُسکے ذکر کرنے سے خوش ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ مسلمانو تم عرب کے ملک کو اور وہانکے رہنے والون کو دوست رکھو اسواسطے مین جو تمہارا پیغمبر ہون سو عربی ہون اور اللہ نے جو کتاب تمہاری ہدایت کے واسطے اُتاری ہے یعنی قرآن سو وہ بھی عربی زبان مین ہے اسمین ایک فائدہ اور بھی ہے کہ قرآن عربی زبان مین نازل ہوا اور اُسمین عرب کی رسم اور دستور خوب بیان ہوے اگر آدمی کو عرب سے محبت ہو تو عربی زبان اور عرب کا رویہ اور پوشاک لباس خوراک رسم دستور وہان کے دریافت کرے تو قرآن کے معنی اور مطلب خوب بوجھے اور سمجھے اور فرمایا کہ بہشتی لوگ بھی عربی بولین گے اور بہشت کی خواہش ہر مسلمان کو ہے تو چاہئے کہ عرب سے دوستی اور محبت رکھے کہ آخر کو بہشت مین بھی اُسی عربی سے کام پڑیگا سبحان اللہ کیا نیک حال اور بڑا درجہ اور مرتبہ اُن لوگون کا ہے جو حضرت پیغمبر خدا سے اور اُنکے صحابون سے اور اہل بیت سے اور حضرت کے ملک سے دوستی اور محبت رکھین اور اُنکا رویہ اور طریقہ اختیار کرین اللہ تعالیٰ ہمکو اور ہمارے سب بھائی مسلمانون کو یہ محبت نصیب

کرے اور اوسی محبت کے حال مین موت دی اور رافضیون اور غالیون اور نا صبیون کے عقیدون سے
محفوظ رکھے آمین یارب العالمین دریافت رہے کہ اصل محبت وہ ہی کہ جو اللہ اور رسول کے
نزدیک مقبول ہو سو ایسی محبت وہی ہے کہ اون بزرگون کے فرمانے موجب عمل کیجئے اور اونکا
راہ رویہ اختیار کرلے اس زمانہ مین نادان لوگ جانتے ہین کہ بزرگون کی قبرین بلند بنانا اور پختہ
بڑے بڑے اونہانا اور وہان روشنی اور عرس سلیہ کرنا چادرین ہار پھول سہائی کہانا چڑہانا اونسے منتین مرادین
مانگنا اونکے نام کی سہنیان اور توشے اور کونڈے اور پیالہ کرنا بزرگونکی محبت ہے سو یہ محبت نہین ہے
بلکہ اون بندگون کے رویہ اور مرضی کے خلاف ہے کہ اس سے وہ بزرگ ناراض ہوتے ہین اسواسطے

ایک فصل اس بیان مین علیحدہ لکہی جاتی ہے **اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِی ذِکْرِ**
بِدْعَاتِ الْقُبُوْرِ فصل پانچوین قبرون سے متعلق بدعتون کے ذکر مین ف یعنی
اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے کہ جنسے اون بدعتونکی برائی ثابت ہوتی ہے جو
بدعتین قبرون سے علاقہ رکہتے ہین سو سنا چاہیئے کہ اصل زیارت قبر کی بے قید دن اور تاریخ
اور سال اور وقت اور اجتماع کے مرد کیواسطے جایز بلکہ مستحب بلکہ سنت ہی اس پنت سو کہ قبرون
کے دیکہنے سے موت اور آخرت یاد آوے اور دنیا کی محبت جاوے سوا اس نیت کے اور نیت سے
قبرون کی زیارت کو جانا دور دور سے سفر کرکے جانا یا دن اور وقت اور تاریخ کے قید لگانا
میلا اور اجتماع قبرون پر کرنا دہان چراغ جلانا قبر کے سبب قبرستان مین مسجد بنانا عورت کا
قبر کی زیارت کو جانا قبرون پر چادرین ڈالنا قبرون پر گہم کرنا مردون کی تاریخین اور
کچہہ آیتین وغیرہ مقبرون مین یا قبرون پر لکہدینا قبرون پر مقبرے بنانا قبر ایک بالشت سے
اونچی بنانا قبر کے پاس بہتر جانکر نماز پڑہنا قبرون کے مجاور بنکے بیٹہنا قبرون کے ساتھہ وہ معاملہ کرنا جو
مسجد کے واسطے مخصوص ہے قبر کے پاس سر ور اور لہو کے کام کرنا جو عید مین چاہئین اون مردون
کی خوشی جانکر یا ثواب جانکے کرنا یہ سب کام مکروہ حرام اور بدعت ہین اور لوگ جو ان کاموں کو
کرتے ہین تو اس سبب سے اکثر کرتے ہین کہ بزرگون کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا جانتے ہین
تو اون سے حاجتین اور مرادین مانگتے ہین سو ان مردون کی خوشامد کے واسطے یہ
کام کرتے ہین اور حقیقت مین حاجت روا اور مشکل کشا سوا خدا کے کوئی نہین وہ بزرگ

خود اللہ کے محتاج تھے اور ہر امر مین خدا ہی کیطرف رجوع کرتے تھے اور یہی اونمین بزرگی تھی کہ ہر امر
مین اللہ ہی کیطرف متوجہ رہتے تھے سوا خدا کے غیرون سے انکار رکھتے تھے پھر وہ کیونکر حاجت
روا اور مشکل کشا ہوگئے اور اصل ان کامون کی یہود اور نصاریٰ سے ہے کہ وہ اپنے پیغمبرون اور اور
بزرگون سے جب وہ مرجاتے تھے تب اونکی قبرین پکی سنگین چنا کاریگی بنا کر اونکے ساتھ ایسی پرستش
کے کام کرتے تھے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ
بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی
سورۂ آل عمران مین کہ تو کہہ اے کتاب والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے تمہارے درمیان کی کہ بندگی نکرین
ہم مگر اللہ کو اور شریک ٹھیراوین اوسکا کسی چیز کو اور نہ کچھ پکڑین آپسمین ایک دوسرے کو رب سوائے اللہ کے
پھر اگر وے قبول نرکھین تو کہو کہ شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہین ف یہودی حضرت عزیر پیغمبر کو
خدا کا بیٹا کہتے اور یہ جانتے کہ وہ اللہ کے ہان کا رندہ مختار ہین جو چاہین سو کرین پھر اونکی روح کو
پوجتے اور اونسے منتین اور مرادین مانگتے اور جو کوئی عالم یا درویش اچھا نامی اوسمین مرتا تو
اوسکی روح کو اور قبر کو پوجتے اور قبر پاس مسجدین بناتے اور وہان نماز پڑھنا زیادہ ثواب
جانتے اور وہان مراقب ہو کر بیٹھتے اور نصارے حضرت عیسیٰ پیغمبر کو خدا کا بیٹا بتاتے
اور اپنی دانست مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیون نے جس مقام پر سولی دیا
ہے اوس مقام پر اور انطاکیہ مین حضرت عیسیٰ کے یاریوحنا کی قبر پر میلہ کرتے تھے اور
جو عالم سولوی درویش اون مین مرتا تو اوسکی اونچی بلند پختہ قبر اور وہان مسجد بناتے
اور روشنی کرتے اور نبیون ولیون کی قبرون پر مراقب بیٹھتے تھے اور یہود اور نصاریٰ
دونو اپنے پیغمبرون اور بزرگون کو خدا کا کارندہ مختار اپنا حاجت روا اور مشکل کشا جانتے
اور اون کے عالم مولوی درویش جو بات کہدیتے اوسکو یہ خدا کا حکم سمجھتے اور اوسکی
تحقیق نکرتے ان عقیدون کو اون کے اللہ صاحب نے شرک فرمایا اور یون
بتایا کہ یہ تمہارے پیغمبر اور عالم اور درویش آدمی ہی تھے تمسے پھر تم اونکو اپنا رب پرورش
کنندہ اصل فیضرسان کیون سمجھتے ہو اور اسی طرح اون بزرگون کو ماننا نہ نذر اور

انجیل خدا کی کتاب مین لکھا ہے نہ اُن پیغمبرون نے کہا ہے پھر اپنی طرف سے کیون ایسے شرک کے کام کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مین بھی مسلمانون کو یہی حکم کیا کہ سوائے خدا کے کسیکو نہ پوجو اور کسی سے سوا خدا کے حاجتین نہ مانگو سو ہماری کتاب قرآن اور یہود و نصاریٰ کی کتاب توریت و انجیل کا مطلب اس مقدمہ مین ایک ہی تھا مگر یہود و نصاریٰ اپنی کتاب موافق عمل نہین کرتے تھے سو اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین پیغمبر صاحب سے فرمایا کہ اے پیغمبر ان یہود و نصاریٰ سے کہہ اے کتاب والو سوا خدا کے اورون کی روحون اور قبرون کا پوجنا چھوڑو اور سیدھی بات پر آؤ جو بات ہماری کتاب قرآن اور تورات اور انجیل تمہاری کتاب دونو کے موافق ہے کہ ہم اور تم سوا خدا کے کسی پیر اور پیغمبر اور ولی اور درویش اور جن اور بھوت اور درخت اور قبر وغیرہ کی بندگی نہ کرین اور کسی چیز کو خدا کا شریک نہ ٹھیراوین اور کوئی آدمی کسی آدمی کو اپنا رب اور پرورش کنندہ اصل فیضرسان نہ ٹھیرائے پھر اے پیغمبر اگر یہود اور نصاریٰ ان بات کو قبول نکرین اور پیغمبر اور بزرگون کی روح اور قبرون کا اور بزرگون کی نشانیون کا پوجنا نہ چھوڑین تو تو اُنسے کہدے کہ ہم تو خدا کا حکم مانتے ہین تم بھی گواہ رہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ سوائے خدا کے کسی پیر اور پیغمبر کو اسیطرح ماننا اور اپنا حاجت روا اور مشکلکشا سمجھنا اور اُنکی قبرون پر حاجت روائی کے واسطے جانا خدا کی سب کتابون کے خلاف ہے اور کسی شریعت مین اسکا حکم نہین اور شرک ہے یہود اور نصاریٰ کی ایجاد ہے کہ اب کے جاہل مسلمان بھی وہی کام اپنے پیغمبرون اور بزرگون کی روحون اور قبرون کے ساتھ کرنے لگے اور اگر سمجھائیے کہ یہ بات قرآن کی رو سے منع ہے تو واہی واہی دلیلین لاتے ہین اور اپنے بعضے بزرگون کے کلام کو قرآن کے مقابلہ مین سند پکڑتے ہین تو اب اُنسے بھی یون ہی کہنا چاہیئے کہ جو بات ہمارے تمہارے دونو کے نزدیک ثابت ہے کہ سوائے خدا کے کسیکی بندگی نچاہیئے اُسی بات کی طرف آجاؤ کہ ہم اور تم دونو خدا ہی کی عبادت کرین اور سوائے خدا کے کسی کو اپنا حمایتی اور مشکلکشا اور حاجت روا نہ سمجھین اور کسی خورد و بزرگ کو خدا شریک نہ ٹھیراوین اور سوائے خدا کے کسیکو اپنا پرورش کنندہ فیضرسان نجانین پھر اگر یہ لوگ مانین تو فہو المراد اور اگر نہ مانین اور اسیطرح بزرگون کا پوجنا نہ چھوڑین تو اُنسے کہنا چاہیئے کہ ہم تو خدا کے حکم کے تابع ہین ہمنے

اُسکا حکم مانا تم بھی گواہ رہو قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ
الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ کُوْنُوْا
رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ الْکِتٰبَ وَبِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی
سورۂ آل عمران مین کہ کسی بشر کا کام نہین کہ اللہ اُسکو دیوے کتاب و عقلمندی اور پیغمبری پھر
کہے لوگون کو کہ تم میرے بندے ہو جاؤ اللہ کو چھوڑ کر ولیکن تم رب کی طرف متوجہ ہو جیسے تم
کتاب سکھاتے تھے اور جیسے تم پڑھتے تھے ف یعنی جس آدمی کو اللہ تعالٰی نے عقلمندی اور
پیغمبری دی اُس سے یہ ہرگز نہو سکے اور اُسکا یہ کام نہین کہ لوگون سے یہ بات کہے کہ تم اللہ کو چھوڑو اور میری بندگی
کرو اور مجھی کو مانو مین تمہارا مشکلکشا اور حاجت روا ہون اللہ نے مجھی کو مختار کر دیا ہے میری
پرستش کرنے سے اللہ کی بندگی کی حاجت نہین رہتی لیکن ہان عقلمند اور پیغمبر یہی بات کہتے ہین
لوگون سے کہ تم رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور ربّانی بنجاؤ جیسے تمہاری کتابون مین لکھا ہے کہ تم لوگون کو وہ
کتاب سکھاتے ہو اور خود اُس کتاب مین بھی مضمون پڑھتے ہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی عقلمند
اور پیغمبر کا یہ حکم نہین کہ اللہ کو چھوڑ کر پیغمبر اور بزرگون کی پرستش مانا کیجئے اور نہ کسی عقلمند
پیغمبر کا یہ مرتبہ اور مقدور ہے کہ وہ لوگون سے ایسی بات کہہ سکے کہ اللہ کے سوا میری پرستش کرو اور
پیغمبر اور عقلمند لوگون کو یہی کہتے آئے ہین کہ اللہ ہی کی طرف متوجہ ہو جاؤ اُسیکو اپنا مالک اور رب
پرورش کنندہ حاجت برآرندہ سمجھو پھر اب اگر کوئی شخص اس مضمون کی حدیث یا کسی بزرگ کا قول
نقل کرے کہ سوا خدا کے اور کسی مُردے کی بھی بندگی درست ہے یعنی جو کام خدا کی عبادت ہین ان کا مومنین سے
کسی کام کو اور کسی کے واسطے بھی کرنا درست بتاوے سو وہ غلط ہے پیغمبر کا یا کسی عقلمند کا فرمانا خلاف
حکم خدا کے ممکن نہین اور اگر وہ الفاظ فرمانا ثابت ہو تو اُسکے معنی ہی کچھ اور ہونگے غرضکہ یہ جو اس
زمانہ مین لوگ مُردے بزرگون کو اسطرح سے جو مانتے ہین کہ اپنی حاجتین برآنیکے لیے اُنکی منتین مانتے
ہین اور قبرون پر نذر نیاز چڑھاتے ہین اور سفرون سے سفر کر کے قبرونکو پوجنے جاتے ہین اور قبر کے گرد اگرد
پھرتے ہین لوٹتے وقت اُلٹے پاؤن پھرتے ہین اور قبرون کو چومتے ہین سو ان کا موجب یہ وہ بزرگ خوش
نہین اور اُنہون نے یہ بات نہین کہی قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ
مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ط قَالَ

سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِيْ
نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَا اَمَرْتَنِيْ
بِهٖ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا
تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ
عِبَادُكَ ج وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ
مائدہ مین کہ اور جب کہیگا اللہ کہ ای عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے کہا لوگونکو کہ ٹھہراؤ مجکو اور میری ماکو
دو معبود سوائے اللہ کے بولا تو پاک ہے مجھکو نہین بن آتا کہ کہون جو مجھکو نہین پہنچتا اگر مین نے یہ کہا
ہوگا تو تجھکو معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی مین ہے اور مین نہین جانتا جو تیرے جی مین ہے بیشک تو ہی ہے
جاننا چھپی بات مین نے نہین کہا اونکو مگر جو تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا اور مین اونپر
خبردار رہتا تھا جبتک رہا مین اونمین پھر جب تو نے مجھے پھیر لیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا اونکی اور تو ہر چیز سے
خبردار ہے اگر تو اونکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور اگر اونکو معاف کرے تو تو ہی زبردست
حکمت والا ف حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے خدا کی قدرت سے پیدا ہوئے اور اونکی ماہمیشہ
مرے زندہ ہوئے اور مادرزاد اندھے آنکھون والے اور کوڑھی چنگے ہوئے یہ معجزہ دیکھکر نصاریٰ اونکو
خدا کا بیٹا اور اونکی مامریم کو خدا کی زوجہ کہنے لگے اور یہ جانا کہ یہ دونو خدا کے ہان مختار ہین جسکو وسیلے
جو چاہین سو کرین یہ بات سمجھکر مرادین اونسے مانگنے لگے اور یہود یون نے اپنے گمان مین حضرت عیسیٰ
کو سولی دیا سو یہ نصاریٰ اوس سولی کی شکل بنا کر اوسکی تعظیم کرنے لگے اور جاننے کہ اللہ ان باتون سے
خوش ہوتا ہے سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روز حشر کو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ سے پوچھیگا کہ کیا تمنے
نصاریٰ سے کہا تھا کہ تم لوگ مجکو اور میری ماکو سوائے خدا کے معبود مقرر کرو اور اپنی حاجتین اور مرادین
مانگو تب حضرت عیسیٰ عرض کرینگے کہ سبحان اللہ میری کیا طاقت جو تیری شان مین دخل کرون اور
ایسی بات لوگون سے کہون جو میرے لایق نہین کہ مین تو اسواسطے ہون کہ لوگون کو خدا کیطرف رجوع کرون
نہ یہ کہ خدا کیطرف سے روکون اور اپنی طرف رجوع کرون اور اپنی ہی پوجا کراؤن اور خود ہی معبود بنون
مین تو بشر ہون اگر مین نے یہ بات کہی ہوگی تو تیرے دفتر مین لکھی ہوگی اور تجکو معلوم ہوگی
بلکہ میرے دل مین بھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ کوئی مجکو پوجے جو میرے دل مین ہے وہ تو خوب

جانتا ہے مین آدمی ہی ہون اور جو معجزہ ظاہر ہوتے ہے وہ تو ہی میرے ہاتھون سے کراتا تہا اور مجکو تو وہ بہی نہین معلوم جو تیرے جیمین ہے پہر اور کچہہ مجہسے کیا بن آوے دوسرے کے جی کی چہپی بات تو ہی جانتا ہے اور مینے ان لوگون سے وہی بات کہی تہی جو تو نے حکم کیا تہا کہ بندگی اللہ ہی کی کرو جو میرا اور تمہارا دونون کا ایک رب ہے اور میرے آسمان پر جانے کے بعد ان لوگون نے مجہکو اور میری ماکو پوجا اور پرستش کی اور جبتک مین دنیا مین انکے پاس موجود رہا تب تک انکے حال سے خبردار رہا اور انکو نیک راہ توحید کی سمجہاتا رہا پہر جب تو نے مجکو اپنی طرف پہیر لیا اور مین آسمان پر گیا پہر مجکو خبر نہین کہ انہون نے میرے بعد کیا کیا اسکی تجہی کو خبر ہوگی اسواسطے کہ ہر چیز سے تو ہی خبردار ہے مجکو کیا خبر اب اگر تو ان لوگون کو عذاب کرے تو یہ تیرے بندے ہین مجکو کچہہ دخل نہین مین بچا نہین سکتا اور انکی حمایت کر نہین سکتا اور باوجود اسکے تو زبردست ہے اگر تو انکو معاف کردے تو بہی تیرے کام حکمت کے ہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر اور بزرگ کی یہ شان اور کبریا یہ مرتبہ نہین کہ لوگون کو کہے کہ تم میری بندگی کرو اور یہ بہی معلوم ہوا کہ اون بزرگون کو خود خبر نہین ہوتی کہ لوگ ہمارے ساتہہ کیا معاملہ کرتے ہین اور جب معلوم ہوگا کہ یہ لوگ ایسے معاملے کرتے تہے تو وہ بزرگ ناخوش ہونگے بلکہ قیامت کے روز اون لوگون کے دشمن بنجاوینگے اور اونسے بیزاری اپنے اللہ کے روبرو ظاہر کرینگے تو اب معلوم کیا چاہیے کہ قبر ونکا پوجنا جو اب رائج ہے اور جو لوگ بزرگون کو اپنا حاجت روا مشکل کشا سمجہتے ہین سو وہ بزرگ روز قیامت کو اونکو الزام دینگے اور اپنی بیزاری اونسے ظاہر کرینگے اسواسطے کہ اسطرح سے قبر ونکا پوجنا نہ قرآن مین ہے نہ حدیث مین نہ حضرت علی نے کہا نہ حضرت محی الدین جیلانی نے بنایا نہ اور کسی خدا کے مقبول نے سکہایا صرف اپنی طرف سے لوگون نے ایجاد کیا

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ یونس مین کہ اور پوجتے ہین وے اللہ سے ایسی چیز کو کہ نہ کچہہ فائدہ دیوے نہ نقصان اور کہتے ہین یہ لوگ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس کہدیا بتاتے ہو اللہ کو جو نہین جانتا وہ آسمانون مین اور نہ زمین مین سو وہ نرا لاتے اوس سے جسے یہ شریک بناتے ہین ف یعنی جو لوگ تصویرین یا مورتین یا قبرین یا جہنڈے یا نشان یا مکان یا روح وغیرہ چیزین اپنی بزرگون کی پوجتے ہین سو اللہ کے سو حقیقت مین اون چیزون سے نہ کچہہ برا ہوسکے نہ کچہہ بہلا اور یہ بات جو کہتے ہین کہ جنکی تصویرین یا مورتین یا قبرین یا جہنڈے یا نشان یا روحین ہم پوجتے ہین یہ بزرگ ہمارے سفارشی ہین

اللہ کے پاس یہ بات اللہ نے نہین بتائی کہ فلانا شخص فلانے شخص کا سفارشی ہے پھر کیا یہ
لوگ اللہ سے بھی زیادہ خبردار ہین جو اُسکو بتاتے ہین جو وہ نہین جانتا اِس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی بزرگ اور
خود ایسا سفارشی کیسکا آسمان اور زمین مین نہین کہ اُس بزرگ کی روح یا قبر کو یا جھنڈے نشان
چھڑی کو مانیئے تو کچھ فائدہ ہو اور نہ مانیئے تو نقصان ہو اور انبیا اولیا کی سفارش جو ہے سو اُنکے
اختیار مین ہے اُنکے اسطرح کے ماننے سے کچھ نہین ہوتا بلکہ اِن چیزون کا پوجنے والا اور اُنکو اِسطرح
ماننے والا مشرک ہو جاتا ہے اگرچہ اس بزرگ کو خدا نہ سمجھے خدا کی جناب مین سفارشی ہی اپنا جانے
اور پوجے تو بھی سیر شرک ثابت ہوتا ہے قال اللہ تبارک و تعالی قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا
كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مائدہ مین کہ تو کہہ کہ اے
کتاب والو مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات مین ناحق کا اور مت چلو خیال پر ایک لوگون کے
جو بہک گئے ہین آگے اور بہکا گئے بہتون کو اور بھولے سیدھی راہ سے ف سب دینون مین
یہ بات ثابت ہے کہ دین کے کام مین جسقدر خدا اور رسول کا حکم ہوا اسیقدر کام کیجیئے اپنی طرف سے کچھ
اور اُسمین زیادہ بڑھا کر نہ کہیئے اور نہ لکھیئے کہ زیادہ بات بڑھنے سے وہ کام دین کا نہین رہتا اور دین
کی راہ سے علیحدہ ہو جاتا ہے پھر جو کوئی اُس کام کو کرے وہ گمراہ ہو جاتا ہے سو یہود اور نصاریٰ کے مولوی اور
درویشون نے دین کے کام مین اپنی طرف سے زیادہ باتین بہت سی نکالی تھین اور کتابون مین لکھ گئے تھے
جیسے یہ بات کہ جو شخص فلانے بزرگ کو اسطرح سے مانے اُسکا یہ رتبہ ہوگا اور فلانا مطلب فلانے بزرگ کے نام
لینے سے یون روا ہوتا ہے اور فلانے کی قبر پر جائے سے یون مرادین پوری ہوتی ہین اور فلانے
کی قبر تریاق مجرب اور اکسیر اعظم ہے سو پچھلے لوگ وہ لکھا ہوا دیکھکر وہ بات سچی جانتے اور ان بزرگون
کو اسطرح مانتے اور انکی قبرین اور نشانیان پوجتے تو فرمایا کہ دین کی بات کتاب اللہ سے
زیادہ مت کہو اور دین کے کام مین مبالغہ مت کرو اور اگلے اپنے مولویون اور درویشون کے
لکھے ہوئے اور کہے ہوئے پر دھوکا نہ کھاؤ کہ وہ مولوی اور درویش خود بھی گمراہ تھے اور انہون
نے بہتون کو گمراہ کر دیا سو وہ لوگ اور سب لوگ برابر سیدھی راہ سے بہک گئے پھر انکی بات کی کیا
سند ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عالم مولوی درویش کا ایسا کلام ہو جو قرآن حدیث کے

برخلاف ہو اگر کوئی نقل کرے تو اُسکو ہرگز نمانا چاہیئے بہت خلقت اسی سے گمراہ ہو گئی کسی نے کہا میرے
پیر کی قبر سے مجھکو وہی فائدہ ہوتا ہے جو پیر سے ہوتا تھا یا پیر میرا قبر میں بھی مریدوں کی طرف
متوجہ ہے جاہلوں نے ایسی بات کو سند پکڑا اور زیارات قبور میں مبالغہ کیا اور مولوی بزرگوں سے استمداد
اور استعانت کرنے لگے اور قبر میں پوجنے لگے اور سینکڑوں کام دنیا اور دین کے چھوڑ کر قبروں کے پوجنے
کو منہ لون جانے لگے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ
الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد و مواضع الصلوۃ میں لکھا ہے کہ بخاری و
مسلم نے ذکر کیا کہ ابی سعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نہ کیا جاوے مگر تین
مسجدوں کیطرف مسجد الحرام یعنی کعبہ کی مسجد اور مسجد الاقصیٰ یعنی بیت المقدس کی مسجد اور مسجد میری
یعنی مدینہ کی مسجد ف یعنی زیارت کے واسطے کسی مکان متبرک کو سفر کر کے جانا درست نہیں مگر کعبہ
اور مسجد اقصیٰ کو اور مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی کی زیارت کے واسطے جانا درست ہے اگلی امتوں کے لوگ کوہ طور
اور مرقع عیسیٰ اور یوحنا کی قبر وغیرہ کو زیارت کرنے دور دور سے سفر کر کے جاتے تھے اس حدیث
سے وہ جانا منع ہو گیا کہ سوائے ان تین جگہہ کے اور جگہہ زیارت کے واسطے سفر کر کے جانا منع ہے اور
لکن پورا اور اجمیر اور بہرائچ اور بغداد اور کربلا اور نجف اشرف کو صرف قبروں کی زیارت کو
سفر کر کے جانا درست نہیں اَخْرَجَ النَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ
ترجمہ مشکوۃ کے باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھا ہے کہ نسائی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ
نے نقل کیا میں نے سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ مت بناؤ میری قبر کو عید گاہ اور
درود بھیجو مجھپر اسلیئے کہ درود تمہاری پہنچائی جاتی ہے مجھکو تم کہیں ہو ف حضرت نے حق ہود
و نصاریٰ کو ملاحظہ کیا کہ اپنے بزرگوں کی قبر پر سال کے بعد میلا اور جاڈ کرتے ہیں اور ہوتے ہوتے پھر یہ ملک
نوبت پہنچی کہ اُنسے منتیں مُرادیں مانگنے لگے تو پیشتر سے اپنی اُمت کو فرمایا کہ تم میری قبر
کو عید گاہ مت بنائیو یعنی جیسے عید گاہ میں برسوں دن لوگ اچھی اچھی پوشاک پہنکر
خوشی سے روز و تاریخ معین میں جمع ہوا کرتے ہیں سو تم میری قبر پر اسطرح سے اجتماع نکیجیو

اور اگر تمکو اپنے واسطے اور میرے واسطے ثواب منظور ہے تو درود پڑہو کہ مجکو تمکو دونو کو ثواب ملے اور درود کے لئے
نزدیک ہونا قبر سے کچھہ ضرور نہین بلکہ لاکھون منزلون سے اگر درود پڑہوگے تو ہی مجکو اللہ تعالے وہ درود تمہارے
پہنچاویگا اسواسطے کہ درود پہنچانیکے لئے اللہ تعالے نے فرشتے مقرر کئے ہین اور درود جو ہے سو خدا تعالے
سے دعا ہے کہ اللھم صل علے محمد یعنی اے اللہ رحمت بھیج محمد پر اور اللہ سب حال مین ہر جگہہ سے سنتا ہے
اس حدیث سے کئی مسئلہ معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضرتؐ کے مزار شریف پر روز و تاریخ معین مین اجتماع اور جماؤ
کرنا درست نہین پھر جب حضرتؐ کی قبر شریف کیواسطے یہ بات منع ہے تو اور کسی کی قبر پر عرس اور جماؤ
اور میلا کرنا اور تاریخ معین مین قبر کی زیارت کو جانا اور بہی زیادہ منع ہے دوسرے یہ کہ خوشی کے
اسباب قبر کے پاس یا قبر کے سبب سے جمع کرنا درست نہین جیسے راگ وغیرہ کہ لوگ عرسون مین
کرتے ہین تیسرے یہ کہ اگر مردونکو ثواب پہنچانا ہو تو دور ہی سے اوسکے واسطے اللہ سے دعا کرے
یا اوسکی طرف سے کچھہ خیرات کردی اسواسطے کہ قبر کے پاس نزدیک ہونا ضرور نہین چوتھے یہ کہ
حضرتؐ نے جو یہ فرمایا کہ درود مجکو پہنچائی جاتی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ جانتے ہین کہ جہان
درود پڑہی جاوی وہان حضرت کی روح مبارک آتی ہے سو یہ بات غلط ہے پھر بعضے نادان جو کہانے
وغیرہ پر فاتحہ پڑہتے ہین تو یہ جانتے ہین کہ اسوقت اوس مردہ کی روح آتی ہے پھر اس لحاظ سے
وہانپر عطر اور پان اور پانی بہی رکھہ دیتے ہین سو یہ بات لغو اور غلط ہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ
الْقُبُوْرِ ترجمہ مشکوۃ کے باب زیارت القبور مین لکہا ہے کہ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ
نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے قبرونکے
زیارت کرنیوالی عورتون کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتونکو قبر کے پاس قبر کی زیارت کے
واسطے جانا حرام ہے اَخْرَجَ مَالِکٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی قَوْمٍ
اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ مین لکہا ہے
کہ امام مالک نے ذکر کیا کہ عطا ابن یسار نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اے اللہ مت کیجو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے شدت سے غضب ہے اللہ کا اون لوگون پر

جنہون نے کرلیا اپنے پیغمبرونکی قبرونکو مسجدین یعنی مسجد مین نماز پڑہنا اعتکاف کرنا زیادہ ثواب ہے بلکہ مسجد
اسیواسطے ہی اور وہان جہاڑو دینا اور فرش بچہانا لوگون کے آرام کے واسطے پانیکا برتن رکہنا مسجد
کی عمارت اچہی بنانا اور مسجد مین چراغ جلانا ثواب ہی سو اگلی امت کے لوگ اپنے پیغمبرونکی قبرون پر ایسے
کام جو مسجد کیواسطے چاہئین کرتے تہے کہ اون لوگون پر نہایت سخت غضب پڑا کہ وہ خدا کی درگاہ سے ایسا
گئے سواسطے کہ ایسے کام کئے سے وہ قبر نہین رہتی بت ہوجاتی ہی سو ہمارے حضرت نے اللہ تعالی
سے دعا مانگی کہ اے اللہ میری قبر کو بت مت کیجیو یعنی ایسا نہووے کہ میری قبر پر لوگ ایسی حرکتین کرین
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی قبر کے ساتہہ ایسے کام کرنا جیسے مسجد کے ساتہہ چاہئے درست نہین اور جو
کوئی کرے اوسپر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جس قبر کے ساتہہ لوگ ایسی کام کرین وہ
قبر قبر نہین رہتی بت ہوجاتی ہی جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل اور لات وغیرہ کی تصویرین اور
قبرین لوگون کے پوجنے کے سبب بت ہوگئین تہین اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ لَمْ یَقُمْ مِنْہُ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارٰی
اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد و مواضع الصلوۃ مین لکہا ہے کہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ عائشہ نے نقل کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس بیماری مین جس سے اونہی نہین
فرمایا کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاری پر کہ اونہون نے کرلیا اپنے پیغمبرونکی قبرونکو مسجدین ف یعنی جب بیمار ہے
اور وفات کا وقت قریب ہوا تب اپنی امت کو خبردار کرنیکو فرمایا کہ یہود و نصاری پر خدا لعنت کرے
کہ اونہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرونکو مسجدین ٹہہرالیا کہ جیسے مسجد مین سجدہ کرنا چاہئے خدا کو ویسے
ہی یہ قبرون کیطرف کرنے لگے اور جیسے مسجدین پختہ پتہر کی عمارت کی بنانا چاہئے ویسے ہی یہ
قبرین اونچی اونچی بنانے لگے اور جیسے مسجد مین چراغ جلانا چاہئے ویسے ہی یہ قبرون پر روشنی
کرتے ہین اور جیسے مسجد مین عبادت کرنا زیادہ ثواب ہے ویسے ہی یہ قبر کے پاس
مقبرون مین مراقبہ کرنا اور نماز پڑہنا زیادہ موثر جانتے لگے اور جیسے مسجد مین فرش
بچہانا چاہئے ویسے بلکہ اوس سے بہی زیادہ قبرون پر اور مقبرونمین فرش فروش بچہانے لگے
اور چادرین زرین قبرون پر ڈالنے لگے سبحان اللہ جس کام کے سبب حضرت
صلعم نے یہود و نصارے پر لعنت فرمائی اور بد دعا کی وہی کام بلکہ اوس سے

ہزار چند زیادہ انہین کے اُمت کے جاہل اور بعضے ضدی پیرزادے اور بعضے پیرپرست کرنے
لگے پھر اب یہانتک نوبت پہنچی قبرونکو منقش بناوین اور مسجد کے مؤذن کو دیکھی سونکھی بھی ٹی
ندین اور قبرون کے مجاورون کو حلوے اور مٹھائیان کھلاوین مسجد مین برتن وضو وغسل کے واسطے
نہ چڑھاوین اور قبرون پر نقارے بجاوین مسجد مین جانماز بوریے اور کپڑے کی ٹٹالین اور اگر ٹپکے
چھت مسجد کی مرمت کھوین اور قبرون پر چادرین زربفت کی اور رنگیرے اطلس کے چڑھاوین پھر
کیون نہ خدا کی لعنت برسے جب خدا کی تعظیم کی اور بندونکی زیادہ یا خدا کی برابر اور کی بھی تعظیم کی پھر ویسا
لعنت خدا کے اور کیا چاہیئے غرضکہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کام مسجد کے واسطے کرنا چاہیئے وہ
کام اور کسی بزرگ کی قبر کے ساتھ کرنے سے خدا کی طرف سے کرنے والے پر لعنت پڑتی ہے اور جب سب
پیر اور سب بزرگون کے بزرگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنے سے بدُعا کرین
اور لعنت بھیجین تو اور بزرگ اپنی قبرون کے ساتھ معاملہ کرنے سے کیا راضی ہونگے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ
جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ مِنْ قَبْلِکُمْ کَانُوْا
یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِہِمْ وَصَالِحِیْہِمْ مَسَاجِدَ فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْھٰکُمْ عَنْ
ذٰلِکَ ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جندب نے نقل کیا کہ
مینے سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ خبردار ہو کہ جو لوگ تمسے پہلے تھے وہ کرتے تھے اپنے نبیون
اور اچھے لوگونکی قبرونکو مسجدین سو تم مت بناٴیو قبرون کو مسجدین منع کرتا ہون مین تمکو اس کام سے +
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر کی یا کسی ولی شہید کی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنا جو مسجد کے ساتھ
چاہئین درست نہین اور اگلے کافر یہود ونصاریٰ کی یہ رسم ہے کہ حضرت نے اس سے مسلمانونکو منع کیا +
اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا
عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْھَا ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن میت مین لکھا ہے کہ مسلم نے ابی مرثد
غنوی سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ نہ قبرون پر بیٹھو اور نہ اُنکی طرف نماز پڑھو +
ف قبر کی طرف نماز اگر معاذ اللہ مُردے کی تعظیم کے واسطے ہو تو کفر ہے اور اگر اسواسطے ہو گویا
اس قبر اور اس مقبور کو قبلہ توجہ کا کیا تو حرام ہے اور اگر یہبھی نیت نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے غرضکہ کسی
نیت سے قبر کی طرف نماز درست نہین اور قبر نظر سے غائب ہو تو درست ہے

اور بیٹھنا دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ قبر کے اوپر بیٹھ جاوے دوسرے یہ کہ قبر کے بھروسے بیٹھ رہے مجاور خادم بنکر کہ وہانکا مکان صاف رکھے اور ہر طرح کی خبر گیری کیا کرے اور جو حاجتی زوار وہان جاوین اُنکو زیارت کرایا کرے فاتحہ دیا کرے چراغ جلایا کرے اور اگر یوں کہیے کہ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ یعنی جلسہ مجلس بکر و قبروں پر تو صریح معلوم ہوتا ہے کہ عرس کی محفلیں کرنی قبروں پر درست نہین اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِی الْهَيَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو الہیاج نے نقل کیا کہ مجکو علیؓ نے کہا کہ بھلا نہ بھیجون مین تجھکو ایسے کام کو کہ بھیجا تھا مجکو رسول خدا صلعم نے اُس کام پر کہ تو نہ چھوڑے کوئی صورت مگر مٹا دے اُسکو اور نہ چھوڑے کوئی قبر اونچی مگر تو برابر کر دے اُسکو ف اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہیے کہ بالشت سے زیادہ اونچی قبر نہ بنا وے اور اگر کوئی بنا وے جو مقدور چلے تو مٹا دے کیونکہ اسی واسطے پیغمبر خدا نے حضرت علیؓ کو مامور کیا تھا اور حضرت علیؓ نے اپنے وقت مین ابو الہیاج کو یہی حکم دیا تھا سو اونچی قبر بنانا گناہ ہے پھر اگر کوئی اپنے بزرگ کی ایسی قبر ہو تو اُسکو زیادہ کوشش کرکے برابر کر دے اسواسطے کہ اپنے بزرگ کے حق مین گناہ کی چیز کا گوارا کرنا اور بھی زیادہ بُرا ہے جیسے اپنے بزرگ کے کپڑے پر نجاست لگی ہو تو اُسکو دور کرنا مقدم ہے کہ اُن بزرگون کی خوشی اسی مین ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ منع کیا رسول خدا صلعم نے اِس سے کہ گچ کیا جاوے قبر پر اور اِس سے کہ عمارت بنا کی جاوے قبر پر اور اِس سے کہ کوئی بیٹھے اسپر ف اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر گچ کرنا پختہ بنانا اور قبر کو مقبرہ عمارت بنانا اور قبر پر اپنی حاجت مراد کے واسطے یا مراقبہ کرنے کو یا مجاور خادم بنکر بیٹھنا حرام ہے کسی ولی کی قبر ہو اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ تُوْطَاَ ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر اون پر گچ کرنے سے اور قبرون پر لکھنے سے اور قبرون کو روندنے سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر

گچ کرنا پختہ بنانا قبرون پر آیتین یا حدیثین یا کچھ اور اشعار وغیرہ لکھدینا یا تختے وغیرہ پر لکھکر وہان لگانا
اور قبرون پر پاؤن رکھکر چلنا حرام ہے پھر کسی ہی کی قبر ہو کیسے واسطے نہین درست اَخْرَجَ
الشَّیْخَانِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ بَعْضُ نِسَائِہٖ کَنِیْسَۃً
یُقَالُ لَھَا مَارِیَۃُ وَکَانَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاُمُّ حَبِیْبَۃَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَۃِ فَذَکَرَتَا مِنْ حُسْنِھَا
وَتَصَاوِیْرَ فِیْھَا فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ اُولٰٓئِکَ اِذَا مَاتَ فِیْھِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ
مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِکَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰہِ ترجمہ مشکوۃ کے
باب التصاویر مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ جب بیمار ہوئے
پیغمبر خدا صلعم تو ذکر کیا بعضی بیبیون نے ایک گرجی کا جسکو ماریہ کہتے ہین اور بی بی ام سلمہ اور بی بی
ام حبیبہ گئی تھین حبشہ کے ملک کو سو اونہون نے ذکر کین اوسکی خوبیان اور اوسمین کی تصویر ونکا حال
تو اونہا یا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر پھیر فرمایا کہ اون لوگون مین جب کوئی نیک مرد مرجاتا تھا تو
بناتے تھے اوسکی قبر پر مسجد پھر بناتے اوسمین وہ صورتین وہ لوگ بہت برے ہین اللہ کے سب خلقت سے
ف یعنی بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ حضرت کی بیبیان حبشہ کے ملک کیطرف گئین تھین وہان نصارے
کا ایک عبادت خانہ کہ ماریہ اوسکا نام تہا دیکھا مین تھین کہ اوسمین تصویرین بنی ہوئی تھین سو
حضرت سے اونہون نے اوس مکان کا اور اوسمین کی تصویرون کا ذکر کیا تو حضرت نے باوجود
بیماری کے اپنا سر مبارک اوٹھا کر فرمایا کہ یہہ یہود اور نصاری کا دستور رہا کہ جب کوئی نیک آدمی
مرجاتا تو اوسکی قبر کے پاس ایک مسجد بنا دیتے اور اوسمین اوس مردے کی تصویر بنا دیتے
سو وہ یہود اور نصاری اللہ کی ساری خلقت سے برے ہتے کہ ایسے کام کرتے ہتے اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ کسی قبر کے سبب سے قبر کے پاس یا قبرستان مین مسجد بنانا بہت برا ہے پھر وہان تصویرین
بنانا اور بہی برا ہے اور نصاری یہود کی رسم ہے سو مسلمان کو اس سے نہایت پرہیز کرنا چاہیے
اور جو بناوے وہ ساری خلق کے بدون سے برا ہے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ غَزَاۃٍ فَاَخَذَتْ نَمَطًا فَسَتَرَتْہُ عَلَی الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ
فَرَاَی النَّمَطَ جَذَبَہٗ حَتّٰی ھَتَکَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَاْمُرْنَا اَنْ نَکْسُوَ الْحِجَارَۃَ
وَالطِّیْنَ ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے

ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے جہاد کو تو مینے لیا ایک نمط یعنی کپڑا روئی دار سو پردہ بنایا اوسکو دروازہ پر پہر جب آئے حضرتؐ تو دیکھا اوس کپڑے کو تو کہینچا اوسکو اسقدر کہ پہاڑ ڈالا اوسکو اوسکے بعد فرمایا کہ اللہ تعالی نے نہین اجازت دی ہمکو کپڑا اوڑہانیکی پتہر اور مٹی کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر چادر قبر پوش ڈالنا اور مقبرے پر غلاف اوڑہانا اور جھنڈے پر یا کسی بزرگ کے نام کی چھڑی پر غلاف چڑہانا اور کپڑے کی دیوار گیریان اور چھتین لگانا نہین درست اور ایسے کام سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ناراض اور بیزار ہوتے ہین مسلمان کو بموجب اس حدیث کے چاہیے کہ جہان کہین ایسا دیکھے تو حتی المقدور دور کرے اور پہاڑ ڈالے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ مین لکہا ہے کہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے اون عورتون کو جو زیارت کرین قبرونکی اور اون لوگون کو لعنت خدا کی جو بناوین قبرون پر مسجدین اور روشن کرین قبرون پر چراغ ف قبرونپر چراغ اور شمع جلانا اور روشنی کرنا خواہ خود کرے خواہ اسواسطے اپنا پیسا خرچے موجب لعنت کا ہے اور عقل کے بہی خلاف ہے اسواسطے کہ چراغ سے فائدہ یہ ہے کہ اندہیری مین روشنی ہوتا کہ آدمی اپنا کام کرے پہر جب کام سے فارغ ہو سونے لگے تو گل کردی سو وہان مُردیکو روشنی کی کیا حاجت کچھہ کام اوسکو لگا نہین اور سوا اسکے اگر وہ مُردہ خدا کا مقبول ہے تو اوسکے واسطے خدا کیطرف سے روشنی ہے پہر یہ روشنی فضول ہے اور اگر وہ بدکار ہے تو عذاب اور حساب مین گرفتار ہے اوسکو یہ روشنی کیا درکار ہے اور علاوہ اسکے قبر کے اوپر کی روشنی سے اندر کا اندہیرا کیونکر جاوے چراغ جلانا روشنی کرنا ایک تو اسراف ہے دوسرے شرع اور عقل کے خلاف اور جلانیوالا اور جلوانیوالا دونون خدا کی لعنت سے روسیاہ ہین اور قبر پر مسجد بنانا اگر نماز کیواسطے ہو تو جہان قبر زیر نگاہ ہو وہان نماز درست نہین اور نماز ہی اگر مُردہ کی تعظیم کیواسطے ہو تو کفر ہے اور اگر وہان مسجد بنانا نام کیواسطے ہے تو حرام ہے اور اسراف اور اگر مُردہ کی تعظیم کیواسطے ہے تو وہ مسجد مُردیکے واسطے ٹہہری خدا کا سکان مخلوق کیواسطے بنانا یہ شرک ہے پہر ایسی مسجد بنانیوالے پر یہی خدا کی لعنت ہے

اور سمار بھی اُسمین شریک ہے اور عورتونکو اگر خاوند مرضی سے قبر کی زیارت کو جانے دے تو اُس خاوند کو بھی لعنت نصیب ہے اسواسطے کہ بُرا کام کرنا اور کرانا اور بُرے کام کی اجازت دینی برابر ہے عن مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَتَوَسَّدُ الْقُبُوْرَ وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَا ترجمہ امام مالک نے نقل کیا کہ علی رضؓ ٹیکی لگا لیتے تھے قبرون سے اور لیٹ جاتے تھے قبر پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پاس جاکر بیٹھ جانا یا اتفاقاً بعض وقت قبر سے ٹیکہ لگا لینا مضائقہ نہین منع وہی ہے جو قبر پر مجاور بنکر بیٹھے یا وہان مجلس کرے یا وہان مراقب ہو کر بیٹھے یا مُردے سے استمداد و استعانت کے واسطے بیٹھے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ مین لکھا ہے کہ ابوداود اور ترمذی اور دارمی نے ذکر کیا کہ ابوسعید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب مین مسجد ہے یعنی قابل نماز کے ہے سوا قبرستان اور حمام کے ف یعنی قبرستان اور حمام مین نماز درست نہین اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ ترجمہ مشکوۃ کے باب زیارۃ القبور مین لکھا ہے کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ منع کیا تھا مین نے تمکو قبرون کی زیارت کرنے سے سو تم قبرونکی زیارت کرو اسواسطے کہ قبرون کے پاس جانا بے رغبت کرتا ہے دنیا سے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو ف حضرت نے پہلے قبر پاس جانیکا مطلق منع فرماتا تھا بعد اسکے یہ اجازت دی اور فرمایا کہ قبر پاس جایا کرو کہ اسمین دو فائدہ ہین ایک یہ کہ دنیا کی طرف سے رغبت کم ہو دوسرے یہ کہ موت اور قیامت یاد آوے سو وہ یون ہے کہ جب آدمی اس نیت سے قبر کے پاس گیا اور اُسنے خیال کیا کہ یہ مُردہ کبھی دنیا مین زندہ تھا چلتا پھرتا تھا کھاتا پیتا طرح طرح کی آرزوئین اور حوصلے اور ارادہ رکھتا تھا دوست آشنا کے ساتھ اسمین مجلسین گرم کرتا تھا اور سب اُسکے ہنسین محظوظ تھے اور کیا کیا بڑے ارادے رکھتے تھے کہ آیندہ کو یون کرینگے اور ایسا ہوگا اور آج یہ شخص قبر کے اندھیرے گڑھے میدان مین بے یار و غمخوار بے زر و زور اکیلا پڑا ہے کہ اب اُسکو نہ آشنا پوچھتا ہے نہ یار خبر لیتا ہے نہ جورو کے کام آئی نہ بھائی برادر ساتھ گئے

اب اس جگہ اُسکو خدا ہی سے کام پڑا اور کوئی کام نہ آیا پھر ایسے ہی ایکدن مجکو بھی مرنا ہے اور دنیا کے
سب بھائی برادر جورو لڑکے نوکر چاکر گھر بار مال متاع چھوٹ جائیگا اور عمل اپنا ساتھ جائیگا اور صرف
اللہ ہی سے کام پڑیگا جب آدمی یہ خیال کریگا تو البتہ دنیا کی خواہش اور حرص کم ہوگی اور موت
اور آخرت یاد آویگی خصوصاً ٹوٹی پرانی قبروں کے دیکھنے سے یہ فائدہ اور بھی زیادہ ہوتا ہے تو آدمی
البتہ نیک کام کرنے لگتا ہے اور بُرے کام سے باز رہتا ہے تو اسواسطے اسطرح قبر کی زیارت کرنی
جائز اور مباح اور سنت ہے اور جس زیارت سے کہ نہ دنیا کی رغبت کم ہو اور نہ آخرت یاد آوے وہ زیارت
نہین درست پھر جو کوئی قبر کی زیارت کو اسواسطے جاوے کہ وہان نماز پڑھے اور قبر کا طواف کرے
یا اسکو بوسہ دے یا اپنے رخسارے اور چھاتی قبر پر ملے اور اُن مردوں کو پکارے اور اُنسے مراد مانگے روزی
اولاد بیمار کی شفا قرض سے چھٹکارا چاہے اور کچھ حاجت مانگے یا وہان چادر شامیانہ نقارے کھانا
مٹھائی چڑھاوے یا لڑکون لڑکیون عورتون کو لیجاوے یا وہاں شبی مجلس میلا کرے یا اور کچھ خرافات کرے
سو وہ بدعتی ہے یا مشرک یا مرتکب مکروہ اور فعل حرام کا اسواسطے زمانہ مین اکثر لوگ قبرون پر انہین کامون
کے واسطے جاتے ہین دنیا سے بے رغبتی اور آخرت یاد کرنیکو کوئی نہین جاتا بلکہ دنیا ہی کی رغبت
کے سبب سے جاتے ہین اور جو کوئی منع کرے تو اہی تباہی دیتے ہین اُسکے مقابلہ مین لاتے ہین اور سب
اسکا یہ ہے کہ بعضے مولوی دنیا طلب اور نام کے مشائخ عاقبت سلب قبرون پر جا کر مراقب ہو کر بیٹھنے
لگے عرس کرنے لگے روشنی راگ وہان ہونے لگا اور ریوڑی گٹا حلوا شیرمال چڑھنے لگا چادرین
مُفت کی آنے لگین اور عورتین جوان بڑھیان جانے لگین نوبت نقارے بجنے لگے نذر نیاز کا روپیہ پیسا
جمع ہونے لگا وہ مولوی مجاور مشائخ بجنے لگے تب اُنہون نے عوام جاہلون کے خراب کرنے کو دو چار اِدھر
اُدھر کے قصّہ کہانی اُن قبرون والونکی بنالین دو ایک رواتین جھوٹی سچی نکال لین دو تین
حدیثین اور جگہ کی اپنے مطلب پر لگالین اپنی دنیا کا بناہ کیا اور اُنکی عاقبت کو تباہ کیا بلکہ اپنا
روسیاہ کیا پھر ایسے لوگ اُنکے کام اور بات کی سند پکڑنے لگے حالانکہ مسلمان کو اللہ اور رسول
کے سوا کسیکی سند پکڑنا نچاہیئے اسواسطے ایک فصل علیحدہ بیان کی جاتی ہے سُنا چاہیئے **اَلْفَصْلُ**
السَّادِسُ فِی رَدِّ بِدْعَةِ التَّقْلِیْدِ ترجمہ فصل چھٹی تقلید کی بدعت کے رد کے بیان مین
یعنی اس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے جنسے تقلید کی برائی اور تقلید کا

فصل چھٹی تقلید کی بدعت کے رد مین

رد ثابت ہوتا ہے سو سننا چاہیئے کہ اکثر لوگ مولویون اور درویشون کے کلام اور کام کو سند پکڑتے ہین اور اونکے
کلام اور کام کی پیروی کرتے ہین اور اونکے حقمین یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ جو اونہون نے کیا اور کہا وہی
ٹہیک ہے اور اللہ کی راہ وہی ہے پھر خواہ وہ کلام اور کام خدا اور رسول خدا کے یعنی قرآن وحدیث کے
خلاف ہو خواہ موافق اور کہین سے اوسکی سند ہو یا نہو گویا اون مولویون و درویشونکو حاکم شرع کا اور
شارع جانتے ہین پھر اگر کوئی اون مولویون و درویشون کے قول وفعل کے خلاف آیت اور حدیث
پڑہے تو اوسکا انکار اور اوسکے مطلب مین تکرار کرنیکو موجود ہوجاتے ہین اور ایمان جانے رہنے کا کچھہ
لحاظ نہین کرتے اور اصل بات یہ ہے کہ حاکم مطلق اللہ ہی ہے اوسکے حکم کو ماننا چاہیئے اوسکے
سوا اور کسیکا حکم نہ مانیئے اور رسول کا حکم ماننا بہی خدا ہی کا حکم ہے خود پیغمبر بہی حاکم نہین پھر اور کوئی
مجتہد اور فقیہ اور مولوی مفتی قاضی ملا طالب علم اور غوث قطب اور ولی اور پیر شہید پیرزادے
خادم مجاور مرید تو کس گنتی اور شمار مین ہین مگر ہان قرآن وحدیث کی بات جو جانتا نہو وہ اون
واقف کار لوگون سے دریافت کرلے کہ یہ بہی اللہ تعالے ہی کا حکم ہے فَاسْئَلُوْا
اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے جو تم نجانو تو تم پوچہہ لو یاد رکہنے والے لوگونسے
تو اسواسطے مجتہد اور عالم اور فقیہ اور مولوی مفتی قاضی سے مسئلہ شریعت کا اور غوث
قطب ولی مشایخ سے مسئلہ طریقت کا دریافت کرلے مگر اونکو حاکم شریعت کا نجانے اور جو
مسئلہ کہ قرآن مین مفصل مذکور نہین اوسکا حال حدیث سے دریافت کرے اور جو حدیث مین بہی
صریح بیان نہو وہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابون کے اجماع سے دریافت کرکے اوس
اجماع کے موافق عمل کرے اسواسطے کہ حدیث کی رو سے صحابہ کے اجماع کی پیروی کرنیکا حکم ثابت
ہے پھر جو مسئلہ کہ اجماع سے ثابت نہو یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت مین ویسا واقع نہوا جو اوسپر
وہ حکم ٹہراکر اجماع کرتے تو ایسی بات پر مجتہدون کے قیاس صحیح کے موافق عمل کرے پھر وہ مجتہد
بہی ایسا ہو کہ جسکا اجتہاد امت کے اکثر عالم مسلمانون نے قبول کیا ہو جیسے امام اعظم ابوحنیفہ امام
شافعی اور امام مالک اور امام احمد اور قیاس بہی فاسد نہو تو معلوم ہوا کہ پکا مسئلہ وہی ہے جو
قرآن کی آیت سے معلوم ہوا اسواسطے کہ قرآن محفوظ ہے متواتر اسکے بعد وہ مسئلہ ہے جو
حدیث سے ثابت ہوا اسواسطے کہ وہ کلام پیغمبر معصوم کا ہے مگر قرآن کا مسئلہ اس سے

زیادہ بکا اور مضبوط ہے کہ حدیث مین راویون کو بھی دخل ہے اور راوی معصوم نہین پھر اسکے بعد وہ مسئلہ ہے
جسپر اصحابون نے اتفاق اور اجماع کیا ہر چند وہ لوگ حضرتؐ کی صحبت مین رہے اور ہر کام کا حکم
سنا گئے اور ہر فعل حضرتؐ کا دیکھا گئے اور قرآن و حدیث کا مطلب اور اللہ اور رسول کی غرض اور
اونکو ہر حکم کی وجہ دریافت ہوئی مگر پھر بھی معصوم نہ تھے اور اجماع کے مسئلہ مین کچھ نہ فی الجملہ اونکی عقل کو
قیاس مین دخل ہوا اسواسطے وہ مسئلہ اجماعی اوس صریح حکم خدا رسول کے درجہ کو نہ پہنچا پھر ان تینون
طرح کے مسئلہ سے ضعیف وہ مسئلہ ہے جو مجتہدون نے اپنے قیاس سے بموجب حکم آیۃ فَاعْتَبِرُوا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ
کے نکالا اسواسطے کہ قیاس مین عقل بشری کو بھی بہت دخل ہے اور جب عقل کو دخل ہوا تو بھول چوک
بھی ممکن ہے بلکہ اکثر ہو جاتی ہے چنانچہ اکثر مسئلون مین خود حضرت امام اعظم اور امام شافعی وغیرہ نے
رجوع کیا کہ پہلے کچھ کہا تھا پھر بعد ایک مدت کے اور طرح پر تحقیق ہوا تو اوسطرح پر فرمایا پھر اور کوئی مولوی
مشایخ جو اپنی عقل کو دخل دیکر کوئی بات نکالے تو اوسکا کیا ٹھکانا مگر ہان اگر اکثر عالم دیندار
متقی پرہیزگار اوس مسئلہ کو قبول کر لین تو البتہ وہ بھی معتبر ہے غرض کہ مسلمان کو چاہئے کہ
جبتک مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت نہو تب تک مجتہد کی پیروی تقلید کرے اور تحقیق کے فکر مین رہے
اور کوشش کرے محض تقلید ہی پر خاطر جمع کر کے نہ بیٹھ رہے پھر جب قرآن و حدیث سے خلاف
مجتہد کا ثابت ہو جاوے تو اوسکے موافق عمل کرے پھر تقلید حرام ہے اور تقلید کے معنی یہ ہین کہ
بے دلیل کے دریافت کئے کسی کے حکم کو مان لینا اور یہ دریافت نکرنا کہ اسنے کس سبب سے یہ حکم کیا سو
اکثر لوگ جو اکثر مولویون و درویشون کے بے سند کام اور کلام کو سند پکڑے ہین اور اوسکی تحقیق
نہین کرتے گویا اون مولویون درویشون کو حاکم شرع کا جانتے ہین سو ایسے تقلید بدعت
اور حرام ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ط
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ انعام مین کہ حکم کسیکا نہین سوا اللہ کے ف یعنی یہ
کسیکی شان نہین اور کسیکا مرتبہ نہین کہ وہ مخلوق پر اپنی طرف سے اپنا حکم جاری کرے
اور خلق پر واجب ہو کہ اوسکا حکم مانے اسواسطے کہ سب مخلوق کا خالق مالک اللہ ہی ہے
تو حکم بھی اوسیکا چاہئے اور مخلوق کو اوسیکی حکم برداری کرنا چاہئے اس آیت سے
معلوم ہوا کہ خود کسی عالم فاضل ملان مخدوم مشایخ کا حکم خلق پر جاری نہین

ہوسکتا مگر ان جسکی حکم برداری کا اللہ حکم دیدے تو اُسکا حکم ماننا چاہیئے تو وہ اُسکا حکم اُسیکی طرف
نہ ٹھیرا بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ٹھیرا جیسے اللہ نے لوگون کو حکم دیا کہ پیغمبر کا حکم مانو اور رعایا کو حکم دیا کہ اپنے
بادشاہ کا حکم مانو اور عورت کو حکم کیا کہ اپنے خاوند کا حکم مانے اور اولاد کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ کا حکم مانو
اور غلام کو حکم دیا کہ اپنے میان کا حکم مانے مگر وہ حکم جو بادشاہ اور خاوند اور ماں باپ اور میان خلاف
حکم خدا کے نہ بتاوین اور پیغمبر معصوم ہے وہ خلاف حکم خدا کے نہ بتاویگا البتہ جو حکم کہ پیغمبر مشورہ کی
سے بتاوین اُسمین اُمی کو اختیار ہے چاہے کرے چاہے نکرے پھر اور بادشاہ ہیر مولوی مشائخ کا حکم
کیا ہے جو باوجود مخالفت حکم خدا کے اُسکو مانیئے اور جیسے خدا کے حکم کو مانتا ویسے ہی اور کسی مولوی
درویش کا حکم ماننا شرک ہے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوْٓا اِلٰھًا وَّاحِدًا
سُبْحٰنَہٗ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے پیچھے سورۂ برات مین کہ ٹھیرایا ہے اپنے عالمون
اور درویشون کو مالک اپنا ورے اللہ سے اور مریم کے بیٹے مسیح کو حالانکہ اُنکو تو حکم یہی ہوا ہے
کہ بندگی کرین ایک مالک کی کہ نہین کوئی مالک سوا اُسکے سو وہ پاک ہے اُنکے شریک بنانے سے ف
یعنی اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہین اور اُس سے چھوٹے اور مالک ٹھیراتے ہین عیسی مسیح پیغمبر اور
مولوی اور درویش کہ اُنکا بھی حکم اپنے اوپر واجب اور فرض سمجھتے ہین جیسا اللہ کا حکم حالانکہ
اس بات کا اُنکو حکم نہین ہوا اور اُس سے اُنپر شرک ثابت ہوتا ہے اور اللہ بڑا ہے اسکا
کوئی شریک نہین ہوسکتا نہ چھوٹا نہ بڑا نہ عیسی مسیح پیغمبر نہ مولوی اور درویش بلکہ یہ سب اُسکے
بندے ہین خود معلوم پھر یہ کہان سے خود حاکم اور مالک ہوگئے کہ اپنی راے سے مسئلہ بتاوین
اور خدا کے حکم قرآن مین اپنے حکم کو دخل دین قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَمْ لَھُمْ شُرَکٰٓؤُا
شَرَعُوْا لَھُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْ بِہِ اللّٰہُ وَلَوْلَا کَلِمَۃُ الْفَصْلِ لَقُضِیَ بَیْنَھُمْ وَاِنَّ
الظّٰلِمِیْنَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ شوریٰ مین کہ کیا اُنکے شریک ہین
کہ اُنہون نے راہ ڈالی ہے اُنکے واسطے دین کی جسکا حکم دیا نہین اللہ نے اور اگر نہ ہوتی بات فیصلہ
کی تو فیصلہ کردیا جاتا اُنمین اور بیشک ناانصافون کے واسطے عذاب دردناک ہے ف
یعنی یہ بڑی ناانصافی ہے کہ اللہ کی حکومت کی شان مین دخل دیجیئے سو جو لوگون نے

رسالہ حارق الاشرار - بسم اللہ الرحمن الرحیم

دین کی بات مین راہ نکالی ہے اپنی طرف سے کہ اُس بات کا اللہ نے حکم نہین دیا سو اُن لوگون کو کیا لوگ اللہ کا شریک سمجھتے ہین جو اُنکی راہ پر چلتے ہین سو وہ لوگ بڑے ناانصاف ہین اگر اللہ نے قیامت کا دن فیصلے کے واسطے نہ ٹھیرادیا ہوتا تو ابھی اُنکا فیصلہ ہوکر اُنپر عذاب دردناک ہونے لگتا مگر قیامت کو ہوگا اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنی طرف سے دین مین کوئی راہ نکالے پھر جو شخص اُسپر عمل کرے وہ شرک کی راہ چلتا ہے اور قیامت کو عذاب دردناک مین گرفتار ہوگا قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نساء مین کہ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین سے پھر اگر جھگڑ پڑے کسی چیز مین تو اسکو رجوع کرو اللہ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر یہ خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا ہے ف یعنی اللہ اور رسول کے حکم بموجب عمل کرو پھر جو مسلمان حاکم ہو اُسکے کہنے پر بھی عمل کرو اور مسلمان حاکم قاضی مفتی بادشاہ ہین پھر اگر اُس حاکم کی اور تمہاری بات مین کچھ تنازع پڑے کہ تم کچھ کہو وہ کچھ کہے تو اُسکو اللہ رسول کی طرف رجوع کرو پھر جو وہان سے حکم ہو وہ عمل مین لاؤ اِس آیت سے بوجھا گیا کہ اختلافی مسائل مین قرآن وحدیث کی طرف رجوع کیا چاہیئے جو اُس سے ثابت ہو وہ ماننا چاہیئے اور کوئی متاع مطلق نہین اَخْرَجَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَمَا کَانَ سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب العلم مین لکھا ہے کہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عبداللہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم تین ہین آیت محکم یعنی قرآن یا سُنت قائم یعنی حدیث یا فرض برابر کا یعنی اجماع امت کا اور جو سوا اسکے ہو وہ فضول ہے ف یعنی قرآن وحدیث اجماع امت ان تین اصول سے دین کی بات ثابت اور معلوم ہوتی ہے اور مسئلہ قرار پاتا ہے اور جو دلیل کہ سوائے قرآن وحدیث واجماع امت کے ہو وہ فضول ہے یعنی جیسے ہنر کی بات اَخْرَجَ اَلْبَیْھَقِیُّ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

ہزاروں قرنا فنار ہے
جسکے عیب کا نوحہ شتر ہے
جسکے آگے ہر سخن لاطائل ہے
سخن گو کا نوحہ سر ہے
فضل تیرا ہر طرح درکار ہے
کیا بلند عالی تیرا سب کا سردار ہے
حور و غلمان و ملائک اس پہ قربان ہیں
عرش و کرسی زمین و آسمان
جو ترے کوچے کی خاک کا نثار ہے
عاجز اسجاب بیری گنہگار ہے

دو سخن ہین اتنا سا بحر معنی
جو لفظ ناحق لا احمق
جو کہ سکے طاقت دو لات کہان
اگر کرے تعریف تو تیری بیان
قلم اور کاغذ نحیف اور زار ہے
انبیا اور اولیا کی کیا شمار
فرشتہ تیری ثنا میں ہے شمار
اولیا و اتقیا تیرے ہی ہیں
ہین تیری درگاہ کے امیدوار
کیا بلند عالی تیرا سب کا سردار ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب العلم مین لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابراہیم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیکھتے ہین اس علم کو سب پیچھلے لوگون مین سے جو عادل ہین مٹاتے ہین اوس سے بگاڑنا مبالغہ کرنیوالون کا اور جھوٹھہ باندھنا جھوٹے اور کل پہلا نادانونکا خلف یعنی آیندہ کو کچھہ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن وحدیث کے مطلب مین مبالغہ کرکے اوسکے معنی بگاڑ دینگے اور کچھہ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن وحدیث کے لفظون مین کچھہ لفظین یا معنون مین کچھہ معنی اپنی طرف سے لگا دینگے اور کچھہ نادان لوگ ایسے ہونگے جو قرآن وحدیث کے مشکل مقامونکے معنی درست کرینگے اور اون معنونکی کل پہلا ئینگے پہر ایک لوگ عادل منصف لیاقت والے ایسے ہونگے کہ اپنے لگے لوگون سے اس قرآن وحدیث کے علم کو سیکھہ کر اصل مطلب قرآن وحدیث کا بیان کرینگے اور جو مبالغہ کرنیوالون نے بگاڑا تھا اوسکو مٹا دینگے اور جھوٹون کا جھوٹھہ باندھا ہوا دور کرینگے اور نادانونکی تاویل کی ہوئی کو مٹا دین گے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علماء دیندار کو مناسب ہے کہ دین کے مسائل مین جو غالیون نے تحریف کردی اور مبطلین نے جو جھوٹی باتین بنالین اور جاہلون نے جو تاویلین نکالی ہین اوسکو مٹا دین اور سوائے قرآن وحدیث کے ایسے لوگون کی بات کی پیروی نکرین یہ عجیب حیرت کی بات ہے کہ آپ صرف ونحو ولغت ومنطق بیان معنی اصول تفسیر وحدیث سب علم پڑہکر حقیقت کے دریافت نکرین کہ یہ مسئلہ کس آیۃ اور کس حدیث سے نکلا ہے اور کہان سے لکھا ہے اور بنا اس مسئلہ کی کس بات پر ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اپنی آنکھین بند کرلے اور اندہے کیطرح اورونکی آواز کے پیچھے چلے مسائل فقہی اونہین لوگون کیواسطے ہین جو قرآن وحدیث کا مطلب سمجھہ نہین سکتے اور جو عالم اصول اور تفسیر اور حدیث ولغت ونحو جانتا ہو اوسکیو ہی چاہیئے کہ ہر مسئلہ کو اصول کے موافق قرآن وحدیث سے مقابل کرے اگر موافق پاوے تو عمل کرے اور اگر مخالف پاوے تو قواعد اصول کے موافق اوسکی تاویل صحیح مین فکر کرے پہر اگر صریح مخالف پاوے تو اوسکو رد کرے اور نمانے پہر کسیکا قول ہو خواہ امام کا خواہ مشایخ کا کیا تعجب ہے کہ اوس امام ومشایخ کو غلطی ہوگئی ہو اسواسطے کہ سوائے پیغمبر کے کوئی معصوم نہین اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے کہ المجتہد یخطی یعنی مجتہد کبھی خطا بھی کرجاتا ہے تو واقف کار پر فرض ہے کہ اوس خطا کو مٹا کر

جز تیرے مشکلکشا کوئی نہین ✦ دینے والا مدعا کوئی نہین ✦
تجھ سوا باقی رہا کوئی نہین ✦ سچ تو ہے جسکو بقا کوئی نہین ✦ پھر مدد کرنا اوسے دشوار ہے ✦

درست کردے اَخْرَجَ الدَّارِمِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب العلم مین لکھا ہے کہ دارمی نے ذکر کیا کہ زیاد جدیر کے بیٹے نے نقل کیا کہ مجکو عمرؓ نے کہا کہ بھلا تو جانتا ہے کہ کیا چیز ڈھاتی ہے مسلمانی کو مینے کہا نہ فرمایا ڈھاتا ہے مسلمانی کو بھلا جانا عالم کا اور جھگڑا منافق کا قرآن سے اور حکم کرنا گمراہ کرنیوالون حاکمون کا ف یعنی عالم اور مولوی جو پہلے اور غلطی مین پڑجاوے تو ایک عالم اوسکے پیچھے غلطی پر چلکر غلطی مین پڑجاتا ہی اور دین اسلام مین خلل آتا ہے پھر جو شخص اوس غلطی کو باوجود واقفیت کے نہ مٹاوی وہ گویا دین اور اسلام کے خلل کا روادار ہے اور ایسے ہی جو لوگ ظاہر مین کلمہ گو مسلمان ہین اور باطن مین اسلام سے کام نہین رکھتے جب قرآن کی بعضی آیتون کو سند پکڑکے لوگون سے بحث کرنے لگتے ہین تو اور لوگ بھی اونکو دیکھکر خراب ہوتے ہین سو دین اسلام مین خلل آجاتا ہے اور اسیطرح جب حاکم امیر بادشاہ قاضی خود گمراہ ہوجاوین اور لوگون کو حکم کرین تو ہزارون خلقت خوف ورجا مین آکر گمراہ ہوجاتی ہے سو دین مین خلل آجاتا ہے تو دیندار کو چاہئے کہ ایسے عالمون اور امیرون اور جھوٹے مسلمانونکی بات پر دھیان نکرین اور نمانے بلکہ رد کرے اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الامارۃ والقضا مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سننا اور حکم ماننا واجب ہے مرد مسلمان پر بھلا اوسکو حکم نہو گناہ کا پھر جب گناہ کا حکم کیا گیا پھر نہ سنتا ہے نہ حکم ماننا ف یعنی حاکم اگر گناہ کو نہ کہے تو اوسکا حکم ماننا اور اوسکی بات سننا مسلمان آدمی پر فرض ہے اور اگر وہ گناہ کے کام کو کہے تو اوسمین اوسکا حکم ماننا حرام ہے مثلا حدیث سے یہ تحقیق ہوگیا قبر پر گچ کرنا اور چراغ جلانا وغیرہ حرکات حرام ہین پھر اوسکے خلاف اگر کوئی حاکم اور مفتی یا مولوی مشایخ جائز کہے یا کسی کتاب مین کسیکا قول و فعل لکھا ہو تو اوسکا ماننا حرام ہے ایسے ہی اور مسئلون کا حال ہے اَخْرَجَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

ترجمہ مشکوٰۃ کی کتاب الامارۃ والقضا میں لکھا ہے کہ شرح السنۃ میں مذکور کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اطاعت نہیں ہے کسی مخلوق کی جس امر میں نافرمانی ہو خالق کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کے خلاف کوئی کہے اور کیسی ہی تقریر بنائے نمانیئے بلکہ اگر تمام مخلوق دنیا کی کہے تو بھی خلاف قرآن کے نمانیئے اور جس بات میں خدا کا امر ہو چکا اسکو کوئی منع کرے خیال میں نہ لائے اور جو بات قرآن کی رو سے منع ہو چکی اسکو کوئی کرنے کو کہے نہ مانئے اور جو مانے وہ گویا خالق سے مخلوق کو بڑا جانتا ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ عُنُقِیْ صَلِیْبٌ مِّنْ ذَھَبٍ فَقَالَ یَا عَدِیُّ اِطْرَحْ عَنْکَ الْوَثَنَ وَسَمِعْتُہٗ یَقْرَأُ فِیْ سُوْرَۃِ الْبَرَاءَۃِ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَقَالَ اَمَا اِنَّھُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا یَعْبُدُوْنَھُمْ وَلٰکِنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَھُمْ شَیْئًا اِسْتَحَلُّوْہُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَیْھِمْ شَیْئًا حَرَّمُوْہُ ترجمہ عدی ابن حاتم نے نقل کیا کہ میں آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرے گلے میں سونے کی چلیپا تھی تو فرمایا کہ اے عدی پھینک دے اپنے پاس سے بت کو اور میں نے سنا حضرت کو کہ پڑھتے تھے یہ آیت سورۂ برات میں اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ الخ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ٹھیرایا ہے اپنے مولویوں اور درویشوں کو رب اپنا اللہ سے ورے اور فرمایا حضرت نے کہ وہ لوگ پوجتے نہیں تھے انکو لیکن حلال جانتے تھے وہ لوگ جو وہ حلال بتاتے تھے اور حرام جانتے تھے جو چیز وہ حرام کہدیتے تھے ف یہودیوں نے اپنی دانست میں عیسیٰ پیغمبر کو سولی دیا اُس سولی کی شکل نصاریٰ بناکر تعظیم کرتے ہیں اور اُسکو چلیپا کہتے ہیں اور سونے چاندی کی بناکر گلے میں بطور تعویذ کے ڈالتے ہیں سو وہ چلیپا سونے کی عدی کے گلے میں تھی سو حضرتؐ نے اُسکو بت فرمایا اور اُسکا پھینکنا ارشاد فرمایا اور کلام اللہ کی آیت پڑھکر اُسکا مطلب بیان کیا کہ یہود و نصاریٰ اپنے مولویوں اور درویشوں سے جو کام حلال سنتے وہ کرنے لگتے اور حلال جانتے اور جو حرام سنتے وہ حرام جانتے اور اللہ کی کتاب تورات و انجیل سے اُسکی تحقیق نہ کرتے سو انکو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُنہوں نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو گویا اپنا رب مالک ٹھیرا لیا کہ اُنہوں کے حکم کو مانتے ہیں خواہ وہ کتاب اللہ سے موافق ہو خواہ مخالف سو یہ شرک ہے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہیئے کہ یہود و نصاریٰ کے راہ رویہ اختیار نکرے اور اصل حاکم اور شارع اللہ ہی کو جانے

یا خدا مقبول کر میرا کلام — مدعا یہ ہے کہ سمجھیں خاص و عام — واسطے اُنکے کیا تیار ہے
گرچہ ہے وہ عروض و شعر خام — جہل مین جو ہو رہے ہین کالانعام

اور قرآن کو مقدم رکھے جسکی تابعداری کا قرآن مین حکم ہوا اُسکی تابعداری کرے اور کہا مانے اور قرآن کے خلاف کسی مولوی شائخ کا کلام نمانے اللہ سب مسلمانون کو یہی توفیق دے اور اپنی نیک راہ پر لگاوے آمین جو بات لوگون مین رائج ہو گئی کہ اللہ و رسول کے کلام کو دریافت نہین کرتے کوئی قصے بزرگون کے دیکھتا ہے کوئی تواریخ مین مشغول ہے کوئی کلام بزرگون کے جمع کر رہا ہے تو اسکا سبب یہ ہوا کہ ان لوگون نے اپنے باپ دادے کو اسی رویہ پر دیکھا پھر ہوتے ہوتے یہ رسم پڑ گئی اور اسکی قباحت نظر سے چھپ گئی اسواسطے اس مقام پر رسوم کی قباحت بیان کرنا مناسب معلوم ہوا اور ایک فصل اس باب مین بھی علحدہ لکھی جاتی ہے **الفصل السابع فی ذکر ردّ الرسوم**

ترجمہ ساتوین فصل رسمون کے ردّ کے ذکر مین **ف** جو چیز خواص و عوام اکثر لوگون مین رائج ہو اور وہ لوگ اُسکو بُرا نہ سمجھین اگرچہ اُسکا کرنا ثواب یا نکرنا عذاب نہ جانین مگر اُسکے کرنے والے کو کوئی اُنپر مطعون نہ کرے بلکہ نہ کرنے والا مطعون ہو اور لوگ اُسپر تعجب کرین پھر خواہ وہ کام شرع کی رو سے جائز اور مباح ہو خواہ مکروہ حرام ہو اس بات کا کچھ اُسمین لحاظ نہو صرف زمانہ کے رواج کا لحاظ ہو ایسے کام کو رسم کہتے ہین پھر ایسے کام اہل شرع کی رو سے اگرچہ جائز اور مباح ہون مگر جب اُن کامون کو شرعی کامون کی طرح لوگ کرنے لگین اور کرنے والے کی تعریف اور مدح اور نکرنیوالے کی ہجو اور مذمت ہونے لگے اور ایسے بعض کامون مین ہوتے ہوتے آخر کو یہ نوبت پہنچی کہ مکروہ اور حرام بلکہ کفر اور شرک اُس کام کے سبب ہونے لگے تو ایسے سب کام کبھی بدعت کبھی مکروہ کبھی حرام کبھی شرک کبھی کفر مین شمار ہو کر شرع کی رو سے منع ہو جاتے ہین رسم کی مثال یہ ہے کہ مثلاً قربانی کرنا دسوین اور گیارھوین اور بارھوین اِن تینون تاریخون مین ذی الحجہ کے شرع سے جائز ہے پھر اکثر لوگ جانور اُسی روز اگرچہ گران قیمت اور مشکل سے تبلاش ملے اور دوست آشنائون فقیرون محتاجون کو اُس روز گوشت کی چنداں احتیاج نہین ہوتی اور ہر چند عید کی نماز مین دیر ہو حالانکہ عید دو روز تک اور بھی قربانی کا وقت ہے مگر اکثر لوگ صرف رسم اور رواج کے لحاظ سے مخصوص عید کے روز قربانی کرتے ہین یا مثلاً جس روز کوئی مر جاوے اگرچہ اُس روز غم و الم سے فرصت نہو اور محتاجی بھی ہو اور موسم برسات کا ہو اور گھر والون مین کوئی بیمار بھی ہو اور پڑھنے پڑھانے مین خلل آتا ہو یا سفر ضروری موقوف ہوتا ہو اور عبادت اطمینان سے نہ ہو سکے اور جماعت یا جمعہ کی نماز فوت ہو اور کھانا

برسات مین خراب ہوتا ہو اور نوبت سودی لینے یا قرض یا بھیک مانگنے کی پہنچے گرموت کے دن یا تین دن تک یا ساتوین دن یا چالیسوین دن یا چھہ ماہی یا برسی کے روز ضرور ہی اوس مُردے کے سبب کہانا پکے اور بانٹا جاوے حالانکہ اور روز بھی کہانا پکانا مُردے کیطرف سے خیرات کرنا جائز اور رسباح ہے مگر لوگ صرف رسم ورواج کے سبب اونہین دلو نہین کرتے ہین اور نکرین تو مطعون ہون یا مثلاً جب عورت کا شوہر مرجاوے باوجودیکہ اوسکو مرد کی خواہش ہو اور بے واریثی کے سبب محتاجگی بھی ہو اور کوئی باہر کے کام کرنے والا اوسکا نہو اور اکیلے گہر مین اوداس بیٹھی رہے اور شرع کی رو سے دوسرا نکاح جائز بھی جانتی ہو مگر وہ صرف رسم ورواج کے سبب اور خاوند نکرگئی تو لوگ اوسکو اچھا کہین گے اور کرے تو اوسپر طعن کرین یا مثلاً نکاح اور ختنے اور بسم اللہ وغیرہ مین باوجود فقیری اور محتاجی کے اگرچہ سودی قرض لینا یا بھیک مانگنا پڑے مگر چھوٹی معمولی اور برادری کا کہانا اور کپڑے وغیرہ رسمین خاندانی بلکہ اور خرافاتین ناچ راگ رنگ ضرور ہی ہون اگرچہ وہ لوگ ان رسمونکو فرض واجب سنت مستحب نہ جانین مگر رسم ورواج کے سبب کرتے ہین نکرین تو مطعون ہون اور کرین تو تعریف ہو سو ایسی باتونکا جو رسم ٹہرگئی ہین اس فصل مین رد ہے تو اب معلوم کیا چاہیے کہ بعضے اگلے نیک لوگون نے بعضے مباح کام اوسوقتین کچھہ مصلحت سمجھہ کر کسی فائدہ کیواسطے کرنے تجویز کئے پہر لوگ اوس فائدہ کے سبب اون کامون کو کرنے لگے پہر بولتے بولتے خاص وعام مین وہ کام رائج اور جاری ہوگئے اور عوام کے نزدیک اوس فائدہ کا لحاظ نرہا اور وہ کام باقی رہے اور بسبب رواج کے رسم پڑگئی اوسکے کرنیوالیکی تعریف اور نکرنے والی کی مذمت ہونے لگی پہر یہانتک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی شخص اوس سے بہتر طریقہ اوسی کام مین زیادہ فائدہ کا نکالے تو اوسکو کوئی نمانے مثلاً اگلے عقلمندون نے مُردونکو ثواب پہنچانیکے واسطے کہانا پکاکر خیرات کرنا مقرر کیا تہا اور بموجب اسکے صدقہ خیرات رشتہ مند محتاجون کو پہلے دینا چاہیے وہ لوگ رشتہ مند محتاجون کو وہ خیرات کا کہانا اول دیا کرتے تہے پہر ہوتے ہوتے اب یہ نوبت پہنچی کہ اوس کہانے مین اب خیرات اور ثواب کا لحاظ مطلق نرہا لوگ صرف رسم ورواج کے سبب کہانا پکاکر رشتہ مندونمین حصے مقرر کرکے تقسیم کرتے ہین اور وہ رشتہ دار اگرچہ غنی دولت مند ہون مگر کہانے کا حصہ نہ پہنچے تو شکوہ کرین پہر اگر کوئی خیرات صدقہ کا نام لے تو بعضے غیرت والے رشتہ مند قبول نکرین اور وہ کہانا نہ لین تو اب یہ رسم ٹہرگئی خیرات

وحی نوح اللہ کو کب ارے ان ✦ قصہ یوسف بھی ہے سب پر عیان ✦
بادشاہی اوسکو بخشی بیگمان ✦ کہو دیا اوسے غلامی کا نشان ✦

دلمین سوچو یہ اوسیکا کار ہے۔

صدقہ نر یا پھر اب اگر کوئی نقد یا کچھ خیرات کرکے یا اور طرح سے مردونکو ثواب پہنچادی اور رسم کے طور پر کہانا
نکرے تو اسقدر مطعون ہو کہ اگر کچھ بھی نکرے تو اسقدر مطعون نہو اسیطرح کہانے پر فاتحہ پڑہنا اور شادی
اور غمی وغیرہ سب امور مین رسمین رائج ہوگئین کہ وہی بات اگر اور طرح پر ہو تو لوگ نامنین اور تعجب کرین بلکہ
برا کہین اور اگر چہ برا ہی کام ہو مگر جب رسم ہوگیا پھر نہ کوئی تعجب کرتا ہے نہ انکار رکہتا ہے مثلاً
اگر کوئی فرنگی یا چمار یا بہنگی کے گہر کا کہانا کہالے یا پانی پی لے تو مطعون ہو اور ہندون کے گہر کا کہانا
پانی کوئی برا نہین سمجہتا سبب یہ ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین
یا اگر کوئی مسلمان دوکاندار کنہیا کا جنم کرے تو مطعون ہو اور مسلمان کہلاتے ہین اور دیوالی ہولی
اپنے گہر کرتے ہین کوئی برا نہین سمجہتا سبب یہ ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین
دونو ایک ہین یا اگر کوئی اپنے لڑکے کو جنیو پہناوے تو مطعون ہو اور لڑکونکی چوٹیان کہتے اور یہ چوٹیان
پہناتے ہین کوئی برا نہین سمجہتا سبب یہی ہے کہ اسکا رواج نہین اوسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو
ایک ہین یا اگر کوئی حضرت عیسیٰ کے تولد کے بڑے دن محفل کرے تو مطعون ہو اور مولود شریف کی محفلین کرتے
ہین اور برا نہین سمجہتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین
یا اگر کوئی خچر گدہے پر چڑہے تو مطعون ہو اور چہوٹے ٹٹو پر سوار ہو کوئی برا نہ سمجہے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج
نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی کسی مرد کیواسطے ایک کسی علیحدہ مکان مین
بلاوے تو بہرو اٹہرے اور مطعون ہو اور یہ جو لوگ ہزارون مردون کے واسطے طائفی کے طائفی
ایک مکان مین جمع کردیتے ہین اونکو کوئی برا نہین سمجہتا سبب یہی ہے کہ اسکا رواج نہین اوسکی
رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی عورت کسی مرد کو زنا کروانیکے لئے نوکر رکہے تو
تعجب آوے اور وہ مطعون ہو اور اگر کوئی مرد کسیکو زنا کے لئے نوکر رکہے تو کوئی ویسا برا نہ سمجہے
سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی
عورت اپنا سر منڈاوے تو تعجب آوے اور وہ مطعون ہو اور مرد ڈاڑہی منڈاوے تو اوتنا تعجب نہ آوے
اور کوئی اسقدر برا نہ سمجہے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور
حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر عورت گہوڑے پر سوار ہو ہتیار باندہے تو ایک انگشت نما
اور مطعون ہو اور مرد جو مہدی مسی لگاوے سرخ کپڑے انگوٹہی چہلے پہنے تو کوئی

جب ہر الاعیب منجمن منقلا
منین نے کہ کر تعجبی کی طاقت کہو دیا
منین نے تعجب کرنیکی طاقت کہو دیا
اوسکو اوسکے حال پر چہوڑ دیا
قرآن مین
ایسی تعجبی نہین فرمون مین اللہ یارہے
جب سلطنت پر ایسی تعجبی نہین ہوئی
سلطنت پر ایسی تعجبی نہین ہوئی
سلطنت اور سلطنت والون کی
جاننا اوسکو ہر اک ہوشیار ہے

۱۴۹

بیروی پہلی کیونکی اوسکی ذات
وی اوسی کے اکرم اوسکی ذات
وقت پہی کردی مسلمان اوسکا
ہوگیا کے تعداد بس اوسکی صفات
کیا لکہے خاکسار بے سعادت ہے
ہوا کہ جب عاصی تعجبی کیا
تو ڈاڑہی دی دیا اوسکو ورنہ
اوسکو تو وہ کرکے جدا
قہر اوتہا تو دیا کردیا
اسطرح کا قادر جبار ہے

بُرا نہ سمجھے سبب یہی ہے کہ اِسکا رواج نہین اور اُسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی سور یا کُتا یا گدھا کھاوے تو مطعون ہو اور لوگ شراب اور سود اور رشوت کھاتے ہین کوئی بُرا نہین سمجھتا سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر مسلمان آپ کو پنڈت اور دیوتا مصر کہلاوے تو مطعون ہو اور ٹھاکر اور کنور کہلاتے ہین کوئی بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی آدمی کے چرکین سے گھر لیپے تو مطعون ہو اور جانورون کے چرکین سے مکان لیپتے ہین بلکہ روٹی پکاتے ہین اور بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہین اور اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی شخص بند کوٹھری مین سوتا ہو اور کوئی اُس کو ٹھری کی چھت پر بیٹھکر اُسکو راگ سناوے اور اُس سے عرض معروض کرے اور جانے کہ وہ سوتا ہے سنتا ہے تو لوگ احمق بناوین اور مطعون کرین اور مُردون کی قبرون پر گاتے ہین اور مردون سے عرض معروض کرتے ہین کوئی بُرا نہین سمجھتا سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی کسیکو مسجد بیت المقدس قرآن کہے تو مطعون اور کعبہ قبلہ کہتے ہین اور بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی سلام کی جگہ عبادت یا پوجا کہے تو تعجب آوے اور مطعون ہو اور بندگی کہتے ہین اور بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی لکڑی کپڑے پر فاتحہ دلاوے تو مطعون ہو اور کھانے پر فاتحہ دلاتے ہین بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی غیر آدمی کسیکے گھر مین چلا آوے اور پردہ نشین عورت سامنے ہو تو مطعون ہو اور دیور اور جیٹھ اور خاوند کے بھانجے بھتیجے جوان گھرون مین بے پردہ جاتے ہین اور عورتین اُسکے سامنے ہوتی ہین اور کوئی بُرا نہین سمجھتا سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی کسی فرنگی کو اپنی بیٹی دے تو مطعون ہو اور رافضیون کو بیٹیان دیتے ہین اور بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کسی انگریز کی نوکری کرے تو مطعون ہو اور ہندؤنکی نوکری کرتے ہین اور بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہین اور اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین یا بعضے ملکون مین اگر کوئی ہندؤنکی نوکری کرے تو مطعون ہو اور نصاری کی نوکری کرتے ہین اور بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اُسکا

ابھی ہمارون کا حال لکھا گیا
ہمارون کی کشش پر غالب ہوگا
دونون کی کشش میں غالب ہوگا
تحقیق رحمت سبب ہوگا
وہ اشداء علی الکفار ہونگے
جب کہ حق تعالیٰ کے دشمنون کے
دین کے گلزار مین آئی بہار
دن بدن ہو سرسبز لگے کھلنے خوار
امرد کے گلشن بڑھے بدبین بدد
نام اُنکا اور نشان مسماری ہے

فرض ہین جبکہ سب حضرت حیات
اور اگر کوئی مین تھا وہ جا بجا بات
زندگی سے وہ ہوا تھا اسپے بات
کہان تک کہا ہوتا ساری رات
دیدۂ عاشق سدا بیدار ہے
شمع اسپر سدا پروانہ تھا
عشق مین ثابت قدم مردانہ تھا
صحبت احباب سے بیگانہ تھا
صحبت جانان مین بھی دیوانہ تھا
جان عاشق خرقہ انوار ہے

بعد حضرت کے بھی وہ مرغوا — بعد اُسکے پھر یہ چرچا اُٹھ گیا — پوچھے لے علماسے کر انکار ہے

کافرون سے روز و شب لڑتا رہا — کوئی بھی گھر سے نہ لڑنے کو بڑھا

رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین اگر کوئی بخوم و انگریزی پڑھے تو معطون ہو اور ریاضی منطق ہیئت پڑھتے ہین اور بُرا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین غرضکہ اسیطرح کی ہزارون رسمون مین لوگ گرفتار ہین بسبب رواج کے اُسکی بُرائی خیال مین نہین آتی اور اگر کوئی سمجھاوے تو اب لوگ وہی جواب دیتے ہین جو اگلے کافر کہتے تھے قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ بقر مین اور جو اُنکو کہیے چلو اُسپر جو نازل کیا اللہ نے کہین نہین ہم چلینگے اُسپر جسپر کہ پایا ہمنے اپنے باپ دادون کو اور بھلا اگرچہ اُنکے باپ دادے نہ عقل رکھتے ہون اور نہ راہ کی خبر ف جب کافرون کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سمجھاتے کہ شرک و بدعت کی رسمین جو تم مین رائج ہین چھوڑ دو اللہ نے جو قرآن اُتارا ہے اُسپر چلو تو وہ کہتے کہ اگر ہم اس قرآن کے موافق چلین تو باپ دادون کی راہ چھوٹے سو ہم اُسپر نہین چلینگے بلکہ اُن رسمون پر چلین گے جسپر اپنے باپ دادون کو ہمنے دیکھا اگر یہ راہ و رسم بُری ہوتی تو ہمارے باپ دادے کیون اسپر چلتے سو اللہ تعالیٰ نے اُسکے جواب مین فرمایا کہ یہ عجب احمق لوگ ہین اگر انکے باپ دادے مطلق بے عقل اور محض بے شعور اور بیوقوف ہون اور اُنکو نیک راہ کی کچھ خبر بھی نہو یعنی اُنمین اگر اپنی عقل بھی نہو اور کتاب کا علم بھی نہ ہو تو بھی یہ لوگ کیا اُنہین احمق جاہل باپ دادونکی راہ و رسم پر چلینگے آخر بعقلی بعلمی کے کامو نمین باپ دادے کی راہ چلین گے مثلاً کسی بزرگ نے ایکبار کپڑے کی سوداگری کی اور اُسمین نقصان پڑا تو وہ راہ اُسکی اولاد نہ اختیار کرگی یا کسیکا باپ بے دریافت کئے راہ چلا تو بہک گیا تو اُسکا بیٹا وہ راہ نہ چلیگا تو جس مقام پر دنیا کا نقصان ہوا اُس مقام پر آدمی باپ دادے کی راہ چھوڑ دے تو دین کے نقصان مین تو چاہیئے اور بھی زیادہ اُسکو چھوڑ دے عجب مسلمان ہین کہ خدا و رسول کی راہ و رسم کو چھوڑ کر باپ دادے کی راہ و رسم کو مقدم کرتے ہین اگرچہ باپ دادے کی رسم بے عقلی اور گمراہی کی ہو مگر کبھی نہ چھوڑین اور اُسکے مقابلہ مین اللہ و رسول کی راہ کو کہ دنیا و دین دونو جہان کے فائدہ کی مقبول ہدایت کی ہو لیکن نہ اختیار کرین اور پھر دعوی مسلمانی کا کئے جاوین اور یہانتک نوبت پہنچاوین کہ اگر باپ دادے کچھ عقلمندی کی بات کچھ فائدہ سوچکر کے اور اب اُس مین

وہ فائدہ مرتا تو ہی اوس کام کو کیے جاتے ہین مثلاً باپ پیر کا مرید ہوا تو بیٹا بھی اوسی خاندان کا مرید ہوگا اگرچہ باپ کا پیر اچھا اور نیک خدا آگاہ اور عارف باللہ تھا اور اوسکی اولاد ریاکار ٹھگ ہوگئی مگر اوسی خاندان کا مرید ہوگا یا مثلاً باپ دادے سے اتفاقی ایکبار کوئی کام بیہوشی مین ہوگیا تو اولاد اوس کام کو اپنے اوپر واجب جانکر کریگی چنانچہ ایک بزرگ دریا سے پانی کا گھڑا بھرے اپنے گھر کو لاتے تھے اتفاقاً بسنت کا روز تھا راستے مین اون بزرگ کو ہندو گاتے بجاتے ملے اون بزرگ کو حال مگر اہی کا دیکھکر شاید خدا کا خوف اور قیامت یاد آئی تو اونکو حال آیا اور بیخود ہوکر مستی کی حالتمین گھر تک آئے اب اونکی اولاد نے یہ رسم ٹھہرائی کہ بسنت کے روز بہت سے مریدونکو ساتھ لیکر دریا سے پانیکا گھڑا بھر کر سر پر رکھکر اپنے گھر تک ناچتے چلے آتے ہین اور کوئی منع کرے تو باپ دادے کی سند لاتے ہین پھر بعضونمین یہانتک جہالت کی نوبت پہنچی کہ لڑکیون کو قرآن اور مسائل نہین سکھاتے کہ ہمارے بزرگون سے یونہین چلا آتا ہے کہ عورتون کو کچھہ پڑھاتے نہین یہ بات بعینہٖ ہندوؤن کی ہے کہ اونکے ہان بھی عورتونکو مسائل پڑھنا منع ہے اور بعضے یون کہتے ہین کہ ہمارے خاندان مین کسی پر مسجد بنانا نہین پڑتا سبحان اللہ پہلے منہ پھر دعوی مسلمانی کا کرتے ہین مسلمان کو چاہیے کہ کافرون کیطرح باپ دادے کی رسوم کو سند نہ پکڑے جو حکم خدا کا ہو اوسپر چلے اور باپ دادے کی اگر نیک راہ قرآن و حدیث کے موافق ہو تو اوسپر اللہ و رسول کی راہ سمجھہ کر چلے نہ باپ دادے کی رسوم کو اختیار کرنا عزضکہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باپ دادے کی رسوم کو اختیار کرنا اور قرآن حدیث کے مقابلہ مین سند پکڑنا کفر کی بات ہے جسپر اللہ تعالیٰ نے اگلے کافرونکو الزام دیا قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ زخرف مین کہ اور اسیطرح جو بھیجا ہمنے تجھسے پہلے ڈر سنانیوالا کسی گاؤن مین سو کہنے لگے وہان کے آسودہ لوگ ہمنے پائے باپ دادے ایک راہ پر اور ہم اونہین کے قدمون پر چلتے ہین وہ بولا اور مین جو لادون تم کو اوس سے زیادہ سوجھہ کی راہ جسپر تمنے پائی اپنے باپ دادے تو یہی کہنے لگے ہمکو تمہارے ہاتھہ بھیجا نہ مانتا پھر ہمنے اونسے بدلا لیا سو دیکھہ آخر کیا ہوا

تمام

پیر زادے بعض ہین ایسے پلید ✦ واسطے دنیا کے کرتے ہین مرید ✦
حق و باطل کی نہین کچھہ او نکو دید ✦ کسبیو نکا مال کہاتے ہین یزید ✦ مگر او نکا جبّہ و دستار ہے۔

جہٹلانیوالونکا ف یعنی اللہ کیطرف سے جتنے پیغمبر آئے سب سے یہی معاملہ ہوا کہ اسوقت لوگ کہنے لگے کہ جس راہ پر ہمنے اپنے باپ دادا کو دیکھا اوسی راہ اور اونہین کے قدم بقدم چلینگے پھر وہ پیغمبر جب اونسے یون کہتے کہ بھلا اگر تمہارے باپ دادے کی راہ سے زیادہ سوجھ کی راہ اور بہتر طریق ہم تمکو بتادین تو بھی کیا تم باپ دادے ہی کی راہ پر چلوگے تب اونکو کچھہ جواب نہ بنتا تو عاجز ہوکر آخر کو کہتے کہ جو علم اور کتاب تمہاری معرفت اللہ نے بھیجا سو اوسکے ہم منکر ہین وہ ہم نمانینگے اگرچہ ہمارے باپ دادے کی راہ سے بہتر ہو جب یہانتک اون کافرون کی جہالت اور شرارت پہنچی تب اللہ تعالی نے اوس شرارت کا اونسے بدلا لیا پھر کسی کافرونکی قوم پر پتھر برسائے اور کسی پر آگ برسی اور کوئی ہوا سے ہلاک ہوا اور کوئی زمین مین دہس گیا اور کسی قوم کو دریا مین ڈبو دیا اور کسیکو زمین ہلا کر ہلاک کردیا سو دیکھو جن لوگون نے ہمارا حکم جہٹلایا اور اپنے باپ دادے کی رسم وراہ مقدم کی اوسکا انجام کیسا ہوا کہ وہ تو اپنے باپ دادے کی رسم قایم رکھا چاہتے تھے اللہ تعالی نے اوسکے بدلے اونہین کو نیست و نابود کردیا پھر کسیکا پتا بھی نہ لگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر پیغمبر کی اُمت کے بڑے لوگ اسیطرح کہتے چلے آئے ہین اور اپنے باپ دادے کے رسومات کو چھوڑنا اونکو از بس دشوار و ناگوار رہا تو مسلمان کو چاہیے کہ باپ دادے کی رسوم کو اوٹھا دین اور اپنے پیغمبر کے فرمودی موافق خدا کے حکم پر عمل کرین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ آسودہ کہاتے پیتے ہوتے ہین وہ ہی اکثر باپ دادے کے رسومات کو سند پکڑتے ہین اور اونہین کو رسومات کا چھوڑنا بہت مشکل اور گران ہوتا ہے اور ہر کا چوار محتاج آدمی خدا اور رسول کی بات جلدی مان لیتے ہین تو آسودہ مسلمانونکو مقدم چاہیے کہ پہلے اس رسوم کو ترک کرین اور لوگون کو ترغیب دین کہ باپ دادے کی رسوم کو چھوڑدین پھر محتاج لوگ خود بخود دیکھا دیکھی دونی چھوڑدینگے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب آدمی باپ دادے کی رسومات مین گرفتار رہوتا ہے اور باپ دادے کے راہ پر اڑجاتا ہے تو کسیکا سمجھانا اوسکے خیال مین نہین آتا اور معقول بات بھی نہین مانتا تو غضب الہی اوسپر نازل ہوتا ہے پھر اوسکا نام و نشان باقی نہین رہتا تو مسلمان کو چاہیے کہ خدا کے غضب سے ڈرے اور باپ دادے کی رسم پر اڑنا چھوڑے اور سبکو ترک کرے اور اللہ اور رسول کی راہ کو پکڑ کر شیطان کی باتون کے پیچھے نہ لگے قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۙ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى

عذاب السعیر ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حج مین کہ اور بعضا شخص ہے جو جھگڑتا ہے اللہ کی
بات مین بیخبر اور ساتھ پکڑتا ہے ہر شیطان بیحکم کا جسکی قسمت مین لکھا ہے کہ جو کوئی اُسکا دوست ہووے
اُسکو بہکاوے اور لیجاوے عذاب مین دوزخ کے ف یعنی بعضے آدمی ایسے بھی ہین کہ اللہ کا حکم سُنکر اُسمین
گفتگو اور چون وچرا کرتے ہین اور حجت و تکرار اُٹھاتے ہین حالانکہ اُنکو اپنی بات کی خبر نہین کہ ہم کہانسے
کہتے ہین اور کیا کہتے ہین سو وہ لوگ شیطان کا ساتھ پکڑ رہے ہین کہ شیطان کی سکھائی ہوئی رسمون
اور باتون کو سند پکڑ رہے ہین سو اُنکا انجام دنیا مین گمراہی ہے اور مرنیکے بعد دوزخ ہے اسواسطے کہ
لوگ شیطانکی سکھائی ہوئی بات پر چلتے ہین تو شیطان کے دوست ہین اور شیطان کی قسمت مین
اللہ تعالیٰ نے لکھدیا ہے کہ جو شخص اُسکی دوستی اختیار کرے اُسکو یہ بہکاوے اور گمراہ کردے اور دوزخ
مین پہنچاوے اِس آیت سے معلوم ہوا کہ اِس زمانہ مین جو بعضے لوگ چون وچرا کرتے ہین اور شیطان
کی سکھائی ہوئی رسمون کو دلیل ٹھیراتے ہین سو شیطان کے دوست ہین اور شیطان کے بہکائے
ہوے ہین کہ انجام اُسکا دوزخ ہے اِن آیتون سے معلوم ہوا کہ باپ دادے کی رسم کو اختیار کرنا باوجود
مخالفت قرآن وحدیث کے ترک نکرنا کفر کی رسم ہے کہ اسی بات پر اللہ تعالیٰ نے کافرون کو الزام دیا اور
گمراہ فرمایا اور انجام اُنکا دوزخ فرمایا تو مسلمان کو چاہیئے کہ بالکل رسم ورسوم کو اٹھاوین اور کافرون کی
سی راہ نہ اختیار کرین اور برادری کے لوگون کے برا ماننے اور طعن کرنیکا لحاظ نہ کرین کہ اللہ اور رسول
کی طرف سے شاباشی ملیگی اور اگر برادری چھوٹیگی تو اللہ اور رسول کا ساتھ ہوگا ہرچند رسمین بہت سی
لوگونمین رائج ہین کہ سبکا حال بیان کرنا مفصل خصوصًا اس چھوٹی سی کتاب مین مشکل اور دشوار ہے مگر
چند رسمون کی قباحت بیان کرنا ضرور ہوا کہ وہ رسمین اکثر خواص لوگون مین بھی رائج ہین اور اُنکا
چھوٹنا خواص عوام سے مشکل اور دشوار ہے سو وہ سات چیزین ہین اوّل راگ یا جاسُننا دوسرے
اپنے نسب پر فخر کرنا تیسرے آپسمین ایک دوسرے کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا چوتھے مہر بڑے مقرر کرنا
اور شادیون مین بیجا خرچ کرنا پانچوین بیوہ عورتکا دوسرا نکاح نکرنا چھٹے مصیبت مین چلانا اور زیادہ
سوگ مین بیٹھنا ساتوین زینت بہت سی کرنا **رسم پہلی** سماع الغناء والمعازف ہے یعنی
راگ یا جاسُننا اب سنا چاہیئے کہ راگ سُننا اِس زمانہ مین اکثر رائج ہوگیا کہ شادیون مین اور عرسون
مین اور محفلون مجلسون مین خواہ مخواہ مقرر کرتے ہین پھر بعضے جاہل کہتے ہین کہ اِسکے بغیر

تعزیہ داروں کو کر جلدی تباہ — یہ بُرے ہین بدطریق و زشت راہ
مرثیہ خوانون کے ہوے رو سیاہ — راتدن بدعت پہ ہے اُنکی نگاہ — بُت پرستی صاف اُنکا کار ہے

شادی مین کچھ لُطف ہی نہین اور جس شادی مین راگ باجا نہو اور شادی موافق سنت کے ہو تو بعضے مرد کہتے ہین کہ یہ گویا غمی کی محفل ہے یہان تک لاکر اُسپر کلمہ پڑھو اس سنت پر طعن کیا اور اپنے ایمان کا لحاظ نہ کیا کہ وہ جاتا رہا اور بعضے شخص اس راگ کو عبادت سمجھنے لگے اور قبر و نیز بزرگون کے گانے بجانے ناچنے لگے اور حالانکہ قرآن و حدیث سے راگ باجے کی بُرائی اور گانے ناچنے والے کی بُرائی مذمت ثابت ہے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ لقمان مین کہ اور ایک لوگ ہین کہ خریدار ہین کھیل کی باتون کے تاکہ بچلاوین اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھیراوین اُسکو ہنسی وُہ جو ہین اُنکو ذلت کی مار ہے ف کھیل کی بات یہان فرمایا راگ کو کہ بعضے ناسمجھ آدمی اُسپر پیسا خرچتے ہین اور قوالون سرودیون بھڑوون بھانڈ بھگتیون رنڈیون کو روپے دیتے ہین سو اس راگ کے سبب سُننے والے بھی اللہ کی راہ سے بچل جاتے ہین کہ کسیکی نماز جاتی رہتی ہے اور کسیکو وقت تنگ ہوتا ہے اور کسیکا دل عین نماز مین اُس راگ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور کسیکو زنا یاد آتا ہے اور کوئی اُسمین بیخود اور بیہوش ہو جاتا ہے اور کوئی اُچھلنے کودنے لگتا ہے اور آپ پر لوگون کو ہنساتا ہے اور روپیہ پیسا جو اللہ کی راہ مین خرچنا تھا مفت برباد جاتا ہے پھر یہ ہوتے ہوتے اُسکے نزدیک شریعت کی بات ہنسی ٹھیر جاتی ہے اور وہ گانے بجانے والے بھی اللہ کی راہ سے بچل جاتے ہین کہ نماز روزہ دین کے ہور کے مسائل نہین سیکھتے ابتدا سے راگ تال سُر راگنیان دریافت کرتے ہین اور راگ کے شغل مین نماز روزے سے باز رہتے ہین پھر اسمین جو پیسا پاتے ہین وُہ بھی بُرے کامون مین اُڑاتے ہین اور مسائل دینی کو کھیل سمجھتے ہین سو فرمایا کہ ایسے لوگون کو ذلت کا عذاب ہوگا قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ اِلَّا غُرُوْرًا ط ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ اسرا مین اور گھیر لے اُنمین سے جسکو گھیر سکے اپنی آواز سے اور پکار لا اُنپر اپنے سوار اور پیادے اور ساجھا کر اُنکے مال مین اور اولاد مین اور وعدے دے اُنکو اور کچھ نہین وعدہ دیتا اُنکو شیطان مگر دغابازی ف جب شیطان اللہ کی درگاہ سے راندہ گیا تب اُسنے دعا مانگی مجھ کو قیامت تک زندہ رکھ تو مین

نفس کو بُرے بُرے بہانون سے بہلانا
نفس کو بُرے بُرے بہانون سے بہلانا
نفس کو بُرے بُرے بہانون سے بہلانا

لوگو تمکو بہکاؤن تو اللہ تعالی نے اوسکی دعا قبول کی اور فرمایا کہ جا جو شخص تیری نابعداری کرے اوسکا اور تیرا
دونو نکا ٹھکانا دوزخ ہی اب جس آدمی پر تیرا مقدور چلے اوسکو اپنی آواز یعنی راگ سنا کر اور راگ باجے کا
مزا اوسکے دلمین ڈالکر اور اپنے سوار و پیادے جیسے جن و پری و بڑے لوگ ناچنے گانیوالی رنڈیان لوسے
بہانڈ بہگتے قوال سروے گنکرے ڈفالی بگانی عورتین امرد اور جنکے سبب سے آدمی برائیکی طرف متوجہ
ہووہ اونپر جمع کرلے کہ لوگ اونکیطرف متوجہ ہوکر بڑے کام مین لگجاوین اور مال مین لوگون کے
ساجھا کرلے کہ تیری راہ پر یہی مال خرچین کہ تیرے ان سوار و پیادون کو دیوین کہ کبھی شیخ سدو
اور کبھی زین خان اور کبھی سرور اور بالے میان اور کبھی بی بی اوتاولی اور لعل پری کے نام
کی نیاز ٹھہراوین اور کبھی ظاہر مین بعضے بزرگون کا نام ٹھہراکر حقیقت مین تیرے واسطے نذر کر
مال خرچین اور اونکی اولاد مین بھی اپنا ساجھا کرلے کہ اللہ کی بخشی ہوئی اولاد کو تیری طرف نسبت
کرین اور تیرے کام مین لگاوین کہ کوئی بھوانی بخش اور کوئی گنگا بخش نام رکھے اور کوئی مدار بخش
اور سالار بخش ٹھہرائے پھر اوس اولاد کو کوئی گانا بجانا سکھاوے اور کوئی ناچنا تعلیم کرے اور کوئی
شراب بنانا بتاوے پھر اون لوگون کو ترغیب کر اور وعدہ دے کہ ایسا کروگے تو ایسا ہوگا اور یون کروگے
تو یون ہوگا راگ سنوگے تو شوق الہی اور سرور قلبی ہوگا اور ایسی صورت دیکھوگے تو قدرت خدا یاد
آویگی اور فلانی جگہہ مال خرچوگے تو نام زیادہ ہوگا اور فلانے کی نیاز اور چنگی نکالوگے تو مال مین
برکت ہوگی اور اولاد کو فلانا فلانا کسب سکھلاوگے تو کمائی خوب ہوگی اور فلانیکی طرف نسبت کروگے
تو اولاد کی عمر زیادہ ہوگی سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ سب شیطان کے وعدے غابازیکے ہین ان کاموں سے
یہ باتین جو شیطان سمجھاتا ہے نہین ہوتین جو اللہ و رسول کی راہ موافق آدمی کام کرے تو البتہ ہوتی ہین
غرضکہ اگ یا جا شیطانکی آواز ہے اور گانے ناچنے والے جو لوگ اگ کی ترغیب دین یہ شیطان کے سوار پیادے
ہین کہ نیکی کی راہ مارتے ہین اور جو لوگ اسمین اپنا مال خرچتے ہین وہ مال شیطان کا حصہ ٹھہراتا ہے
اور اپنی اولاد کو ایسے کام مین مشغول کرتے ہین وہ اولاد شیطان کے حصہ مین پڑجاتی ہے پھر جا جا راگ
سننے والونکو جو یہ خیال آتا ہے کہ اس سے شوق الہی زیادہ ہوتا ہے اور بزرگون کی روح خوش
ہوتی ہے اور اس سے نام آوری ہوتی ہے سو یہ شیطان کا خیال ڈالا ہوا ہے دھوکے
کا کام کہ اسکا انجام افسوس ہے اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ

حقتعالی سے نہین کوئی بڑا ✦ قول وفعل اوسکا سراپا بے خطا ✦
اوسنے یہ قرآن مین کسجا کہا ✦ رو مسلمانو یہ ماتم اوکیا ✦
ورنہ یہ شیطان کا اشرار ہے ✦

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ ترجمہ مشکوۃ کے باب البیان والشعر مین لکھا ہے کہ بیہقی نے شعب الایمان مین ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راگ اوگاتا ہے نفاق دلمین جیسے اوگاتا ہے پانی کھیتی ف نفاق اوسکو کہتے ہین کہ آدمی ظاہر مین دعوی مسلمانی کا کرے روزہ نماز بجالاوے اور دلمین اوسکو خدا ورسول سے کچھہ کام نہو سو فرمایا کہ جیسے کھیتی پانی دینے سے جمتی اور زیادہ ہوتی ہے ویسے ہی راگ سننے سے نفاق دلمین پیدا اور زیادہ ہوتا ہے جو سچا مسلمان ہو اوسکو راگ سننے سے نفاق پیدا ہوتا ہی اور جسکے دلمین کچھہ بھی نفاق ہو تو وہ زیادہ ہو پھر شوق الٰہی پیدا ہونیکا یا زیادہ ہونیکا تو کیا امکان ہے اور جو شخص ایسے امور کرے وہ جھوٹا ہے جسکو پیغمبر نفاق فرماوے اوسکو شوق الٰہی کہانسے آوے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ طَرِیْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَنَاٰی عَنِ الطَّرِیْقِ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِیْ بَعْدَ اَنْ بَعُدَ یَا نَافِعُ ھَلْ تَسْمَعُ شَیْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَیْہِ عَنْ اُذُنَیْہِ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ یَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَکُنْتُ اِذْ ذَاکَ صَغِیْرًا ترجمہ مشکوۃ کے باب البیان والشعر مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ابو داود نے ذکر کیا کہ نافع رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ مین ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھہ تھا ایک راہ مین سونا اونہون نے ایک باجا تو دونون انگلیان اپنے دونو کانون مین اور چلے گئے اوس راہ سے دوسری طرف کو اور جب دور نکل گئے مجھسے کہا اے نافع بھلا تو کچھہ سنتا ہے مینے کہا نہ تب دونو ہاتھ دونو کانون سے اور کہا مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھا تو سنی اونہون نے آواز بانسلی کی تو ایسا کیا جیسا مینے کیا نافع نے کہا مین اوسوقت مین لڑکا تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلعم اور اصحابونکا یہی عمل تھا کہ باجا سنے سے اسقدر پرہیز کرتے تھے کہ راہ چلتے مین بھی اگر کہین سے باجے کی آواز کانمین پڑجاتی تو اپنے کان بند کر لیتے تھے پھر معاذ اللہ باجا سننا یا راگ کی محفل اپنے گھر کرنا یا راگ کی محفل مین جانا اور اوسمین سرور آنا اور اوسکو موجب شوق الٰہی کا سمجھنا تو کیا امکان تھا اَخْرَجَ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْکُوْبَۃَ وَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ترجمہ

سب نشے حرام ہین ف نشہ نہین ہوتا مگر عقل زائل ہونیسے اور عقل زائل ہونیسے بیہودہ حرکتین ہوتی ہین اور بیہودہ حرکتین شیطان کی طرف سے ہین

مرثیہ پڑھنا جسمین بیتابی اور بیصبری ظاہر ہو حرام ہے ف مرثیہ سے سوز اور اشعار ہے

ہون تو ہون جسمین نہ ہو بیتابی اور بیصبری کا نام صبر ف حدیث مین ہے بیتابی اور بیصبری کا نام صبر نہین ہے

نوحہ اور سینہ پیٹنا ناروا ف نوحہ اور سینہ پیٹنا جو جہلا مین مروج ہے حرام ہے

دنیا کی زندگی مین ہمارے جسمین دنیا کی محبت ہے اور دنیا کی محبت کا ثبوت یہ ہے کہ ہم کو اپنے بھائی بند کے مرنے کا رنج ہوتا ہے اور اسکی جدائی کا غم ہوتا ہے اور یہ غم کا ہونا ناقص ایمان کی نشانی ہے

راحت حسنین سے انکار ہے ف حال یہ ہے کہ باجا تو اونہون نے سنا اور ہم کو رنج ہوا ف یہ ایمان کی کمزوری ہے اب کسی کو ہو کہ ہم کو رنج ہوا ف یہ بھی بیصبری کی کمزوری ہے

جہل مین بدبخت خود بیتاب ہے

مشکوٰۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کی شراب اور جوا اور کوبہ اور فرمایا کہ جو چیز نشہ کرے حرام ہے **ف** کوبہ اس باجے کو کہتے ہین جو دونو طرف سے منڈھا ہوتا ہے جیسے ڈھول ڈھولک اور ڈوڈو یعنی ہڑک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے شراب اور نشہ کی چیز جیسے بنگ بوزہ ڈربہرہ تاڑی سیندھی جوا حرام ہے ویسے ہی ڈھولک کی قسم کا باجا بجانا اور سننا بھی حرام ہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ اَنْ اَمْحَقَ الْمَعَازِفَ وَالْمَزَامِیْرَ وَالْاَوْثَانَ وَالصُّلُبَ وَاَمْرَ الْجَاھِلِیَّۃِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الخمر مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کیا مجکو سارے عالمونپر رحمت کے سبب اور ہدایت کے واسطے سارے عالمون کے اور حکم کیا مجھ کو میرے رب عزوجل نے تار کے باجون اور رتے کے باجون کے دفع کرنیکا اور بتون اور صلیب کے دفع کرنیکا اور ناوانی کے کامون کے دفع کرنیکا **ف** یعنی اللہ تعالیٰ کی جب رحمت کاملہ ساری مخلوق کی طرف متوجہ ہوئی اور منظور ہوا کہ لوگونکو ہدایت ہو اور برے کامون سے باز رہین تو اللہ تعالیٰ نے مجکو نبی کیا اور مجکو حکم کیا کہ جو باجے تارون سے بنتے ہین جیسے ستار اور طنبورہ اور سرود اور سارنگی اور چکارا اور بین اور رباب وغیرہ ان سب کو دفع کرون اور جو باجے کہ رتے کی قسم سے ہوتے ہین جیسے بانسلی اور الغوزہ اور شہنائی اور سرنائی اور قرنائی اور ترئی وغیرہ ان سب کو دفع کرون اور بتون کو دفع کرون اور چلیپا کو دفع کرون اور کفر کی رسمین جو لوگون مین رائج اور جاری ہین انکو دفع کرون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا جیسے حضرت کو بتون کی اور چلیپا اور ایام جہالت کی رسمون کے مٹانیکا حکم تھا ویسا ہی جو ان کے دفع کرنے اور مٹانے کا حکم تھا کہ لوگون کو باجے کی چیزین بنانے اور بیچنے اور رکھنے اور بجانے اور سننے سے منع کرین اور جو کوئی خوشی سے نہ مانے تو توڑ ڈالین لیکن ایسی چیزونکا دفع ہونا موجب رحمت الٰہی کا اور موجود ہونا باعث غضب الٰہی کا ہے اور فی الحقیقت جس کام کے مٹانے کو اللہ کی طرف سے رسول آوے وہ کام البتہ غضب الٰہی کا موجب ہوگا پھر اسمین شوق الٰہی پیدا ہونا تو کیا امکان ہے اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ عَامِرٍ وَاَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَکُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ یَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِیْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ ترجمہ مشکوٰۃ کے

مولوی مُلّا ہے جو باندھے کمر — علم پڑھوائی مین لیوے سیم وزر
پیروی مین بدعتون کے ہے وہ خر — مال شاگرد ونکا کھاوین لقمۂ تر

وہ مثل مین بعمل الاسفار ہے

باب البکاء والخوف مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابی عامر اور ابی مالک اشعری نے نقل کیا کہ مین نے سُنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے مقرر البتہ ہونگی میری اُمت مین سے کئی قوم ایسی کہ حلال کرلینگی خز اور دارائی اور شراب اور باجے **ف** حضرت کا فرمانا پیچ ہوا اور ظہور مین آیا کہ اس زمانہ مین اکثر لوگ آپکو حضرت کی اُمت مین کہتے ہین مگر ریشمی کپڑے اور باجا سُنّا اور بجانا بطور حلال کے استعمال کرتے ہین پھر بعضے جاہل حلال بھی جانتے ہین پھر یہانتک نوبت پہنچی کہ نوبت اور نقارے اور تاشے اور مرفے اور دائرہ اور بانا اور ڈھولک اور مجیرے اور جھانجین اور ستار اور طنبورہ اور سارنگی اور طبلہ اور بین اور رباب اور چنگ اور ارغنون اور چکارا اور مہچنگ اور بانسلی اور شہنائی اور ترئی اور قرنائی وغیرہ باجے بیدھڑک بجواتے اور بجاتے اور گاتے اور گواتے اور سنتے اور سُنواتے ہین اور کوئی محفل راگ باجے سے خالی نہین ہوتی نکاح اور ختنہ اور دعوت اور عرس کی محفل ہین تو راگ باجے ناچ کو مردود واجبات سے جانتے ہین اور بعضے جاہل پیرزادے اور صورت کے مشائخ راگ سُننا عبادت جانتے ہین اور راگ کی محفل مین ذوق شوق سے جاتے ہین اور لوگون کو بلاتے ہین پھر زندے تو درکنار یہانتک نوبت پہنچی کہ مُردون کو بھی راگ سُناتے ہین اور قرآن وحدیث سے ثابت ہوچکا کہ راگ باجا شیطانی کام ہے سو وہی شیطان کبھی ان لوگون کے خیالات مین تصرف کرتا ہے اور ذوق شوق دلاتا ہے یہ نادان اُسکو انوار الٰہی تصوّر کرتے ہین اور اُس حال کو کمال جانتے ہین سُبحان اللہ شیطانی کام مین انوار الٰہی کا کیا ذکر جیسے کے گھونسلے مین گوشت کی دھروڑا گر انوار الٰہی ہوتے تو نماز اور تلاوت قرآن اور سماعت حدیث مین طاری ہوتے شیطانی کام سے اور انوار الٰہی سے کیا علاقہ اور جس نکاح اور ختنہ مین ایسے باجے راگ ناچ ہون وہان مبارکی اور سعادت کا کیا ذکر مگر اتنا معلوم رہے کہ جہاد مین فوج کی خبر کرنیکو طبل بجانا درست اور نکاح مین صرف اتنے واسطے کہ نکاح کا مشہور ہوجاوے ڈھپ بجادینا مباح ہے فرض واجب سنّت مستحب وہ بھی نہین اور جس مقام پر بہت آدمی ہون اور نکاح ہونا سب کو معلوم ہو تو وہان بھی ضرور نہین غرضکہ یہ سب خرافات ممنوعات ہین اُنکے بچنے ہی سے ایمان کامل ہوتا ہے **دوسری رسم** افتخار بالانساب ہے کہ لوگون مین خصوص شیخ سید مغل پٹھان پھر ان مین بالتخصیص پیرزادے مولویون مین بہت رائج اور جاری ہے اور اُسکی قباحت اور بُرائی کو نہین سوچتے باوجودیکہ

دوسری رسم نسب کے فخر کرنے مین

اسکے کہنے والے مولوی ہین وہ پڑھے ہوئے ہین قرآن مین فخر کرنے سے منع فرمایا ہے

اسکے کہنے والے مولوی ہین وہ پڑھے ہوئے ہین قرآن مین فخر کرنے سے منع فرمایا ہے

جملہ گمراہونکا وہ سردار ہے

وہ سرداری بھی اُن مین ہے

جسکے ہاتھ مین ہے

یعنی جسکے ہاتھ مین ہے

کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے

اُنکی بڑی بیسیار ہین

اُنکا بڑا کھانے کو بتاتے ہین

ہے ہر وہ چیز جو مُردار ہے

فال گنڈا کام شیطانی ہے

استخارہ اور شگون

دقت سعد و نحس کا

شرک فی العادت ہے

جو بچا اُسنے وہ برخوردار ہے

یہ سب کو معلوم ہے کہ سید شیخ مغل پٹھان دو سینے جولاہے ترکاری فروش قصاب موچی تیلی تنبولی چوڑے چمار دولتمند مفلس تونگر پیر ولی غوث قطب نیک و بد کافر مسلمان غرضکہ سب آدمی حضرت آدم اور حضرت حوا ایک ماں باپ کی اولاد ہین کوئی نیک ہوا کوئی بد ہوا کسی نے پیشہ سپہ گری کیا کسی نے متصدی گری کیا کسی نے روٹی پکانیکا کسی نے کپڑا بننے کا اور کسی نے سینے کا کسی نے دھونے کا کسی نے جوتا بنانے کا کسی نے لہاری کا کسی نے سناری کا کسی نے معماری کا اور کسی نے گلکاری کا اختیار کیا چنانچہ خود حضرت آدم کپڑا بنتے تھے اور کھیتی کرتے تھے اور حضرت ادریس کپڑا سیتے تھے اور حضرت نوح بڑھئی کا کام کرتے تھے اور حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کھیتی کرتے تھے اور حضرت صالح اور حضرت ہود تجارت کرتے تھے اور حضرت داؤد لہاری کرتے زرہ بناتے اور حضرت سلیمان پنکھے بنتے بوریئے ڈلیا بناتے اور حضرت شعیب بکریان بھیڑین پالتے اوس سے اپنی گذران کرتے اور حضرت ابوبکر صدیق بزازی کرتے یعنی کپڑا بیچتے اور حضرت عمر فاروق خبشت پزی کرتے تھے اسیطرح بڑے چھوٹے سب لوگ اپنی گذران کیواسطے کچھ کچھ پیشہ کر لیتے تھے مگر اصل مین ایک ہی ماں باپ کی اولاد تھے پھر جب حضرت آدم کی اولاد ملک ملک مین پھیلی تو ہر کنبہ کے لوگ اپنے اپنے بزرگ کے نام سے مشہور ہوے پھر اب وہی اونکی ذات ٹھہر گئی چنانچہ حضرت یعقوب پیغمبر کا نام اسرائیل تھا اونکی اولاد بنی اسرائیل اور حضرت اسمعیل کی اولاد بنی اسمعیل کہلائی اور ہمارے حضرت کا لقب سید تھا آپکی اولاد سید مشہور ہوئی اور حضرت ابوبکر کا لقب صدیق تھا اونکے اولاد شیخ صدیقی کہلائے اور حضرت عمر کا لقب فاروق تھا اونکی اولاد شیخ فاروقی ٹھہرے پھر انمین بھی جس شخص نے کسی بزرگ کو اپنا وسیلہ ٹھہرایا وہ اوس بزرگ کیطرف منسوب ہوا جو عبدالقادر جیلانی رح کا مرید ہوا وہ قادری کہلایا اور جو بہاؤالدین نقشبند رح کا مرید ہوا وہ نقشبندی ٹھہرا اور جو شہاب الدین رح سہروردی کا مرید ہوا وہ سہروردی مشہور ہوا پھر اسیطرح حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی اور امامیہ وغیرہ فرقے ہوگئے پھر انمین سے جب نادان لوگون نے معلوم کیا کہ ہمارے لوگ ایسے ہتے کہ لوگ اونکی تعظیم و توقیر کرتے تھے اور اونکو بڑا سمجھتے تھے اور اونکے کہنے پر چلتے تھے اور ہماری کوئی ویسی تعظیم نہین کرتا اور نہ کوئی ہمکو ویسا بڑا سمجھتا اور نہ کوئی ہمارے کہنے پر چلتا ہے اور اپنے آپ کو بھی لوگون کا مقتدا بنانا چاہا تو لوگون کے سامنے اپنے بزرگون کی بزرگیان اور بڑائیان کرکے اوسپر فخر کرنے لگے کہ ہمارے بزرگ ایسے تھے اور ویسے تھے تاکہ لوگ ہماری بھی ویسی تعظیم کرین اور ہمکو بھی

تو بیشک یہ سراسر ہے حرام ✦ اسکا کہانا مومنو کا کب ہے کام ✦
یا وہ بکرا جسپہ ہو پیر دنکا نام ✦ جسطرح کرتے ہین اونپر عقل حکام ✦
صاف وہ مردار بے تکرار ہے ✦

معتقد اور پیشوا ٹہراوین حالانکہ اون بزرگون کی بزرگی اس سبب سے تہی کہ اونمین وہ بزرگی کی بات تہی اور انمین وہ بات نہین سے انکو اونسے کچھ نہین نسبت ذرا ✦ ہین یہ ویسے جیسے بیٹا نوح کا ✦ پہر اب کوئی باپ دادے کی پیغمبری پر فخر کرتا ہے اور کوئی اپنے بزرگونکی ولایت اور کرامت پر غرور کرتا ہے اور کوئی باپ دادے کی حکومت پر اور کوئی اگلونکی دولتمندی پر مسرور اور ہر ایک اسی سبب سے دوسرے کو ذلیل جانتا ہے کہ وہ دوسرا اس سے افضل ہو مثلاً سید گو کہ خود بدکار رہو مگر اور کسی ذات والے سے اگرچہ وہ متقی اور پرہیزگار رہو وہ سید آپ کو اوس سے افضل جانیگا کہ ہم پیغمبر کی اولاد ہین حالانکہ انکو اونسے کچھ نہین نسبت ذرا ✦ نور سے جیسے ہیولیٰ پیدا ہوا ✦ اور شیخ آپ کو قریش اور صدیق اکبر یا عمر فاروق یا عثمان ذی النورین کی اولاد خیال کرکے اور وون سے افضل جانتے ہین اگرچہ خود اون بزرگون کی راہ پر نہین چلتے پہر بہی اونپر فخر کرتے ہین اور پٹھان جانتے ہین کہ ہم بنی اسرائیل ہین کہ ہزارون پیغمبر اور ہزارون بادشاہ اس قوم مین گزرے اور شجاعت اور دلیری اسی قوم سے اکثر ہوتی آئی ہے اور اکثر ولی اور قطب انمین ہوئے چنانچہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا مزار شاہجہان آباد مین موجود و مشہور ہے تو ان باتون سے پٹھان اور سب پر فخر کرنے لگے اگرچہ خود بدکار و مفلس نامرد ہی ہون اور مغلون نے جانا کہ مدت سے بادشاہت اور حکومت ہمارے ہی ہان چلی آتی ہے تو اس سبب سے وہ فخر کرتے ہین اگرچہ خود بہیک مانگتے ہون پہر اب یہانتک نوبت پہنچی کہ اور قوم کے مفلس مسلمان کو اپنی برابر نہین بیٹہنے دیتے اور اگر کوئی دہنیا جولاہا اسلام علیک کرے تو مردود و ناخوش ہوتے ہین کہ اسنے ہمکو اپنے برابر جانا اور یہ نجانا کہ وہ بہی بہائی ہے ایک آدم و حوا کی اولاد سو یہ فخر کرنا اور اپنی ذات بہانت کی بڑائی طرح طرح سے بیان کرنا اور اپنے آپ کو بڑا جاننا اگلے کافرونکی رسم اور قرآن و حدیث سے ممنوع ہے مگر ہان جو شخص کسی بزرگ کی اولاد مین ہو جیسے سید تو لوگون کو چاہیئے کہ اوسکے بزرگون کے لحاظ سے اوسکی تعظیم و تکریم کرین پہر اگر وہ نیک ہو تو سبحان اللہ اوسکی تعظیم اور زیادہ چاہیئے اور اگر بدکار گنہگار ہو تو اوسکو خیر خواہی سے نصیحت کرین اور اوسکو ایسا جانین جیسے قرآن کی سورۃ منسوخ اور اگر اوس سے کفر کے کام و کلام ہون تو اوسکے کفر مین اور کافرون کے کفر مین کچھ فرق نہین نہ دنیا مین نہ آخرت مین جب یہ معلوم ہو چکا تو اب سنا چاہیئے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ

اتقٰکم ان اللہ علیم خبیر ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حجرات مین کہ اے لوگو ہمنے تمکو پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت سے اور بنائین تمہاری ذاتین اور گوتین تاکہ آپسمین پہچان ہو مقرر بزرگی اللہ کے یہان اُسیکی بڑی ہے جو پرہیزگار بڑا ہے اللہ سب جانتا ہے خبردار ف یعنی ذات بڑی ہونے سے کچھ آدمی مین بڑائی بزرگی نہین آجاتی ذاتین صرف پہچاننے اور تعارف کے واسطے ہین بزرگی اور بڑائی اللہ کے نزدیک تقوی کی ہے تقوی بہت جسکو ہے وہ اللہ کے نزدیک بزرگ ہے اگرچہ کم ذات ہو اور جسکو تقوی نہین وہ اللہ کے یہان بزرگ ہی نہین اگرچہ ذات کا بڑا ہو موچی دُھنیا جولاہا پرہیزگار شیخ سید مغل پٹھان فاسق بدکار سے اچھا ہے پھر بڑی ذات پر مغرور ہونا اور فخر کرنا محض حماقت اور نادانی ہے اس مقام پر بعضے یون شبہ کرتے ہین کہ ذات پات کا کچھ مرتبہ اگر نہین ہے تو شریعت مین غیر کفو سے نکاح منع ہوا اور بڑی ذات والے کم ذاتون سے کیون نہین رشتہ ناتا کرتے سو یہ شبہ غلط ہے کہ کفو اعتبار صرف اسواسطے ہے کہ مرد اور عورت مین موافقت ہے اور گھر مین فساد نہ پڑے اور اگر کسی رشتہ مندنے یا غیر شخص نے کسی کی نابالغ لڑکی کا نکاح اُسکے باپ وغیرہ قریب کی غیبت مین کسی فاسق بدکار یا خوار محتاج یا رذیل پیشہ والے کے ساتھ کردیا پھر اُسکے باپ یا قریب کو خبر ہو تو اُسکو اختیار ہے کہ اُس عورت کا نکاح فسخ کردے اور اگر عورت بالغہ اپنا نکاح کسی غیر کفو سے آپ کرلے تو اُسپر کسیکو اختیار نہین کہ فسخ کرنے تو اس سے کچھ ذات کی بڑائی نہین ثابت ہوتی ہے اور کفو مین جیسا لحاظ ذات کا ہے ویسا ہی لحاظ دینداری اور مالداری کا بھی ہے اور سوا اسکے ذات کا لحاظ مسئلہ کی رو سے صرف عرب کے لوگون کے واسطے ہے سوا عرب کے اوسکے واسطے نہین اور اس مقام پر مقصود یہ ہے کہ وہ اپنی ذات پات کی بڑائی اور بزرگی پر فخر نکرے کہ ذات پات محض نکمی چیز ہے قال اللہ تعالٰی فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ مؤمنون مین پھر جب پھونکا جائے صور تو نہ ذاتین رہین اُسدن آپسمین پوچھنا ف یعنی قیامت کے روز کسیکے نسب اور ذات پات کا لحاظ نکیا جاویگا اور نہ کوئی کسیکو پوچھیگا پھر یہ جو لوگ جانتے ہین کہ ہم سید اور شیخ اور فلانے فلانے بزرگون کی اولاد ہین روز قیامت کو ہماری بڑی عزت ہوگی ہمارے بزرگون کے سبب اور جو ہمارے گناہ ہونگے وہ ہمارے باپ دادے بخشالین گے پھر ہم اپنے مریدون شاگردون کو بھی معرفت سے بچالین گے سو یہ بات غلط ہے وہان نسب کا لحاظ ہی نہوگا اور

اب ذرا اسبات کا بیان ہے

حج کو جاتو جب خدا دے تجھکو زر — لائق خرچہ و سفر ہے رکھا گھر — یک زیارت احمد مختار ہے
اور زیارت کے لئے متکر سفر — یہ حق اُسکا غیر جامت صرف کر

نسب ذات بات کا علاقہ جاتا رہیگا تو نسب اور ذات پر فخر کرنا محض نادانی ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ والنجم مین کہ پس نہ کہو اپنی ستھرائیان ف یعنی محض بے عیب ذات خدا کی ہے ہر آدمی مین کچھ کچھ عیب تھوڑا یا بہت لگا ہے پھر اپنی تعریفین اور بڑائیان کرنا کہ ہم ایسے ہین اور ایسے ہین ہما باپ ایسا تھا اور دادا ایسا تھا بیجا ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی ثُمَّ یُجْزٰىہُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ والنجم مین کہ نہ اُٹھاویگا یا نہین اُٹھاتا کوئی اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو خود کمایا اور یہ کہ اُسکی کمائی اب اُسکو دکھائی جاویگی پھر اُسکو بدلا دیا جائیگا بدلا اُسکا پورا ف یعنی کوئی کسیکا بوجھ نہ اُٹھاویگا جیسے دنیا مین تقصیروار کے بدلے دوسرے کو سزا نہین ہوتی ہر شخص جو کمائی کریگا وہی اُسکو ملیگا جیسی کرنی ویسی بھرنی جو بونے سے گیہون نہین جمتے اور آدمی جیسے کام کریگا وہی اُسکے سامنے آویگے اپنا کیا آگے آتا ہے جب وہ جانیگا کہ یہ کام میرے کیئے ہوے ہین تب اُسکو اُسکے موافق پورا بے کم و کاست بدلا ملیگا تو معلوم ہوا کہ جیسے دنیا مین خون چوری کرے وہی سزا پاتا ہے کسی شیخ سید کے بدلے کوئی چمار چوڑھا نہین مارا جاتا اولاد کے قصور سے ماباپ کو سزا نہین ہوتی باپ کے روٹی کھانے سے اولاد کا پیٹ نہین بھرتا باپ پیر اُستاد کے کپڑا پہننے سے اولاد کا یا مرید یا شاگرد کا گرمی جاڑا نہین جاتا یا باپ کے یا پیر اُستاد کے مولوی درویش ہونے سے اولاد اور مرید اور شاگرد عالم درویش نہین ہوجاتے ویسے ہی عاقبت مین کسیکے گناہ ماباپ پیر اور شاگرد اور مرید کے گناہ پیر اُستاد پر نہ ڈالے جائینگے اور جیسی دنیا مین کمائی کی ہوگی ویسی ہر ایک آدمی اپنا کیا بھگتیگا تو دنیا مین اسبات پر بھروسا کرنا اور فخر کرنا کہ میرا دادا یا باپ یا چچا یا نانا یا اُستاد یا پیر ایسا عالم اور ایسا درویش کامل تھا اور اُنسے فلانی فلانی کرامات مین ظاہر ہوئین محض بیجا اور نادانی ہے اپنا عمل اچھا چاہیئے ؎ حسن بتلاوے اگر ماکا دو چند زشت رو سے نازیبا کب پسند اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَطَّاَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب العلم مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکا عمل دیر کریگا اُسکا نسب جلدی نہ لیگا ف یعنی

ہاتھ حضرت سے پیر رضا کا اور جو فرزند ان ہین ہے سب کا
لیکن اُنکے بھروسہ پر کرنا حاجت طلب نادانی ہے
ہر شخص جیسی کرنی ویسی بھرنی کا دیگا غضب
اور رحیم اس خبر سے بیزار ہے *
جیسا کہ ہووے شخص ویسا ہی ملیگا
جو کہ دوسرے کے بدلے کچھ نہ پاویگا
عیب ہے شیخ سید کے بدلے چمار کا مارا جانا
ہے قصور اولاد کے ماباپ کا سزا پانا
کوچ ہی کرے اگر زر و مار ہے

۱۶۳

ہووے کسیکا دوسرے کے بدلے کچھ نہ پاوے
جو کہ روزہ سے ہووے کسی کا جاتا رہا پیٹ
پیٹ نہ بھرے قرض دوسرے کا کھاوے
مالدار ہووے کسی کا اب کون ضرور ہے
تجھکو جانا کیا وہان دشوار ہے
جو کہ آگے ہووے کسی کا کیا
دیکھتا جا دشت و دریا کی بہار
ہے رفاقت بین جو مومن دو چار
کاہلی مت کر جو تو دیندار ہے

دنیا و آخرت مین آدمی کا عمل کام آتا ہے ذات پات کام نہین آتی کیسی ہی ذات پات کا بڑا ہو عالی خاندان اور کام
بُرے ہون وہ کوڑیکے کام کا نہین اور کیسا ہی کم ذات ہو اگر وہ فنون ہر بابی کا رگذار ہو سکو عزیز حضرت بلال رضؓ
باوجودیکہ غلام تھے اگر کام کے سبب اللہ کے ان مقبول ٹہرے اور ابوجہل باوجودیکہ قوم مین نجیب تہا اگر نا کارگی
کے سبب بُرا شہر الہلال رضؓ کی کمذاتی نے اثر نکیا اور ابوجہل کی نجابت مین شرافت بیش نکی ابوجہل نے نیک کام مین
دیر کی تو اوسکے نسب نے اوسکی نجات کیواسطے جلدی نکی تو معلوم ہوا کہ ذات بہانت محض نائیڈ چیز ہے
بیکار کہ نہ دنیا مین اوس سے کچھ کام نکلے اور نہ آخرت مین پہر اسپر فخر کرنا محض نادانی ہے بلکہ بُری ذات
بہانت کو موجب غرور تکبر کا سمجھکر کبھی اسکا خیال بہی نکیا چاہیے مسلمان کو مسلمان ہونا کیا تہوڑا فخر ہے
جو اور فخر چاہیے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ
وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت
مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو مالک اشعری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزین
میری امت مین جاہلیت کے کاموں سے ہین کہ نہ چہوڑین لوگ انکو بڑا بیان کرنے اپنے خاندان کی خوبیون
کی اور باتین مارنا لوگونکی ذاتون پر اور پانی مانگنا نجمتر ون سے اور مردے پر آواز سے رونا ف
یعنی کفر کی یہ چار رسمین مسلمانونمین بہی جاری ہین کہ لوگ اونکو نہین چہوڑتے ایک یہ کہ اپنے بزرگون کے
کامون پر اور اپنی امیری دولتمندی کے مالون پر فخر کرنا کہ ہمارے فلانے بزرگ ایسے تہے کہ اونسی یون
ہوا اور ایسا ہوا اور فلانے ہمارے ایسے سپاہی شجاع تہے کہ اونہون نے یون کیا اور فلانے ہمارے
ایسے بڑے امیر تہے دولتمند کہ فلانا فلانا کام کیا دوسرے یہ کہ اور ونکی نسب فی ات پر طعن کرنا اور حقارت
اور بُرائی بیان کرنا کہ فلانے کا پردادا غلام تہا اور فلانے کی نانی فلانیکے گہر کی اصیل نہی یا لونڈی تہی
یا باہر سے آئی تہی تیسرے تارون سے پانی مانگنا یعنی یون سمجہنا کہ فلانا نجمتر جب فلانی جگہہ پہر آویگا تب ہی
پانی برسے گا اور یون کہنا کہ میگہا پانی دے چوتہے مردے پر چلا کر رونا اور اوس مردے کے بیان کرنا کہ
ایسا تہا اور ویسا تہا سو یہ چارون رسمین اگلے کافرون کی تہین کہ مسلمانونمین رائج ہین کہ لوگ بسبب جہالت
کے اونکو نہین چہوڑتے تو مسلمان کو چاہیے کہ ان باتون کو بالکل ترک کرے بڑی غیرت کی بات ہے
کہ مسلمان ہو کر آدمی کفر کی رسم اختیار کرے اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

قرب حق بندہ کہے اندر نماز ✦ پانچ وقت اوسکو ادا کر پاکباز ✦
با ادب اور شرط سے اسپر فراز ✦ تاکہ وہ ہووے مقبول بے نیاز ✦

باطنی تحقیق والا بکار ہے ✦

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ قَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا ترجمہ مشکوٰۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پوچھا گیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کون آدمی زیادہ بزرگ ہی فرمایا کہ سب سے بزرگ اللہ کے نزدیک زیادہ وہ ہے جو پرہیزگار زیادہ ہے لوگون نے عرض کیا ہم یہ بات آپ سے نہین پوچھتے فرمایا جو سب آدمیون سے زیادہ بزرگ یوسف ہے اللہ کا نبی بیٹا اللہ کے نبی یعنی یعقوب بیٹے اللہ کے نبی یعنے اسحاق بیٹے اللہ کے نبی خلیل اللہ کے یعنی ابراہیم کے عرض کیا ہم یہی نہین پوچھتے تو فرمایا کہ عرب کی جڑ کا حال پوچھتے ہو عرض کیا ان فرمایا کہ جو شخص کفر کی حالت مین اچھا تھا وہ اسلام کی یہی حالت مین اچھا ہے جب واقف ہو جاوے مسئلہ نکاف یعنی آدمی مین برائی یہی ہے یا آدمی متقی پرہیزگار ہو یا پیغمبر ہو خصوصاً پشتینی پیغمبر جیسے حضرت یوسف کہ خود پیغمبر حضرت یعقوب اونکے باپ پیغمبر حضرت اسحق اونکے باپ پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اونکے باپ پیغمبر یا آدمی اپنے عادات واخلاق مین نیک ہو مسائل کا عالم عمل کنندہ برائی آدمی مین علم کی اور پرہیزگاری کی اور نبوت پیغمبری کی ہے سوا اسکے اور نسب خاندان کے بندگی پر مغرور ہونا اور فخر کرنا محض نادانی ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْتَخِرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عیاض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے حکم کیا مجکو کہ عاجزی کرو یعنے عاجزی کرو اسقدر کہ فخر نکرے کوئی کسی پر اور نہ برائی کرے ایک ایک پر ف یعنی آدمی ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہوئے پھر مرکر آخر سبکو خاکمین ملنا ہے اور اصل مین ہیں خاک سے ہی پیدا ہوئے پھر ایک دوسرے پر فخر اور اپنے باپ دادے کی اور اپنی قوم کے برائی کرنا عبث ہے بلکہ عجز وانکسار جسقدر ہو سکے اسقدر بہتر ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِي يُدَهْدِهُ الْخِرْءَ بِأَنْفِهِ إِنَّ اللهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ

اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَّفَاجِرٌ شَقِیٌّ کُلُّکُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب المفاخرت مین لکھا ہے کہ ترمذی اور ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ لوگون کو چاہیے کہ باز آوین مرے ہوئے باپ دادون پر فخر کرنے سے کہ وہ تو کوئلے تھے دوزخ کے یا ہو جاوینگے ناکارے زیادہ اللہ کے نزدیک گبروری سے جو لڑھکاتا ہے گوبر اپنی ناک سے اللہ نے تو دور کی نخوت تمسے کفر کے وقت کی اور دور کیا باپ دادون پر فخر کرنا آدمی یا تو مؤمن متقی پرہیزگار ہوگا یا گنہگار بدکردار ہوگا سب آدم کی اولاد ہین اور آدم ہے مٹی سے پیدا **ف** یعنی اصل مین سب آدمی مٹی سے پیدا ہوے ہین پھر انکو غرور اور تکبر کیون چاہیے اور علاوہ اسکے سب کے سب ایک باپ حضرت آدم کی اولاد ہین برابر کے بھائی پھر ایک کو دوسرے پر فخر کرنا بیجا ہے اور اس بات پر فخر کرنا کہ ہمارا باپ ایسا تھا یہ بھی بیہودہ ہے اسواسطے کہ باپ دادون مین کچھ اگلے لوگ کافر بھی گزرے کہ وہ دوزخ کے کوئلے تھے پھر ایسے باپ دادون پر فخر کرنا حماقت ہے بلکہ ایسے باپ دادونکا نام لینا بھی ننگ اور عار کا ہے سو حضرت نے فرمایا کہ لوگون کو چاہیے کہ اس فخر کرنے سے باز آوین اور نہین تو اللہ کے نزدیک ایسے حقیر بیقدر ہو جاوینگے جیسے گوبر کا کیڑا کہ گوبر کو اپنی ناک سے لڑھکاتا پھرتا ہے سو لوگ جانتے ہین کہ ہم اپنی بڑائی کرنے سے کچھ بڑے ہوتے ہین مگر حقیقت مین اللہ کے نزدیک نہایت بیقدر اور ذلیل ہوتے جاتے ہین اور اپنے بزرگون پر فخر کرنا اگلے کافرون کی رسم ہے کہ اللہ نے اس دین سے اسکو دور کیا اور مسلمان کو اس سے منع کیا اب وہی باتین باقی ہین کہ یا تو آدمی مؤمن ہوگا پرہیزگار یا کمبخت ہوگا گنہگار سو مؤمن کے واسطے پرہیزگاری کا فخر کافی ہے اور گنہگار کے لیئے بدکاری کی کمبختی رہی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ وَالتَّقْوٰی **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب المفاخرت مین لکھا ہے کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ سمرہ نے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مال ٹھیرا اور کرم تقوی ہے **ف** یعنی کرم اور بزرگی جو ہے سو تقوی ہے اور پرہیزگاری ہے جو پرہیزگار ہو سو بزرگ ہے کسی ذات کا ہو اور جسمین تقوی نہین وہ بزرگ اور بڑا نہین کسی ذات کا ہو اور حسب جسے ہے سو مال ہے اگر آدمی مالدار ہو پھر اسکی کوئی ذات نہین پوچھتا اور محتاج مین عیب نکالتے ہین اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

گو کہ فاسق ہمکو بیغیرت کہین یا ہمین گمراہ بدطینت کہین اپنے حق مین صیقل زنگار ہے
یا وہابی اور بے ملت کہین یا کہ کافر اور بیغیرت کہین ؛

علیہ وسلم انتم بکو ھذہ لیست بمسبۃ علی احد کلکم بنو ادم طف الصاع بالصاع
لم تملؤا لیس لاحد فضل الا بدین و تقوی کفی بالرجل ان یکون بذیا فاحشا بخیلا

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب المفاخرت مین لکھا ہے کہ امام احمد اور بیہقی نے ذکر کیا کہ عقبہ بن عامر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ذاتین تمہاری اسواسطے نہین ہین کہ اورونکو برا کہو تم سب اولاد آدم ہو آدم کے نقصان مین ایکدوسرے برابر کسیکو دوسرے پر بڑائی نہین مگر دینداری پرہیزگاری کی کفایت کرتا ہے آدمی کو بیہودہ بدزبان بخیل ہونا **ف** یعنی کسیکا نسب برا نہین جو اُسپر طعن کیجئے اور کسیکا نسب افضل نہین جو وہ اپنے آپکو افضل اور بڑا جانے سب حضرت آدم کی اولاد ہین اگر ایک مین کچھ نقصان ہے تو دوسرے مین بھی وہی نقصان ہے مگر ہان جو لوگ دیندار پرہیزگار ہین وہ البتہ اچھے ہین اور جو لوگ بدزبان بخیل ہین وہ البتہ برے ہین پھر کسی قوم مین ہون اس مقام پر یاد رہے کہ لوگ دو باتون پر اکثر طعن کرتے ہین ایک کسیکی اگلی پشت مین اگر کوئی غلام تھا یا کسیکی نانی دادی اگر لونڈی تھی تو اُسپر طعن کرتے ہین اور ذلیل وحقیر جانتے ہین اور اپنا فخر کرتے ہین سو یہ بات محض بیہودہ ہے اسلیئے کہ ایکمرتبہ حضرت یوسف کو لوگون نے بیچا تو وہ ایک کافر کے غلام تھے اور پھر ایکبار اُنہین کے وقت مین قحط پڑا سات برس تک اُس وقت مین ساری مخلوق ایک دوسرے کے ہاتھ بک گئی تھی اور ایک دوسرے کا غلام ہوگیا تھا اُسکے دادے سکڑدادے غلام ہوچکے ہین اور علاوہ اسکے حضرت اسماعیل پیغمبر کی بی بی ہاجرہ باندی تھین سو اُنہین کی اولاد مین تمام قریش ہین اور بی بی شہربانو بھی حضرت امام حسینؓ کی زوجہ ایسی ہی آئین تھین جہاد مین پکڑی ہوئی پھر جو کوئی کسیکے غلام لونڈی ہونے پر طعن کرے وہ گویا اپنے بزرگون پر طعن کرتا ہے اور دوسرے طعن کا سبب پیشہ ہوتا ہے کہ بعضے پیشہ والون پر لوگ طعن کرتے ہین اور پہلے معلوم ہوچکا کہ حضرت آدم علیہ السلام کپڑا بنتے کھیتی کرتے تھے تو اب جو کوئی کسی پر کپڑا بُننے کے سبب طعن کرے اور جولاہے کے پیشے کو حقیر سمجھے وہ گویا حضرت آدمؑ کے پیشہ کو حقیر بتاتا ہے اور جو کوئی تجارت پیشہ کو حقیر جانے وہ گویا حضرت ہود وصالح کے پیشہ کو حقیر جانتا ہے اور جو کوئی درزی کے پیشہ کو حقیر جانے وہ گویا حضرت ادریسؑ کے پیشہ کو حقیر جانتا ہے غرضکہ اسیطرح لڑھئی اور لوہار اور خشت پزی اور کھیتی وغیرہ اکثر پیشہ انبیاء اولیا سے ہین ان پیشون کو حقیر سمجھنا گویا معاذ اللہ انبیاء اولیا کو حقیر

سمجھتا ہے اور طرفہ بات یہ ہے کہ لوگ غلام لونڈی ہونیکو اور اہل پیشہ کو حقیر تو سمجھتے ہین مگر جب غلام لونڈی یعنے
جولاہے چوڑے چمار عرضکہ کوئی قوم ہو اوسکے پاس جب روپیہ پیسا بہت ہوجاوے یا حکومت کہین کی بجاوے
پھر نہ کوئی اوسکے غلام ہونے پر طعن کرتا ہے نہ کوئی اوسکے باپ دادے کے پیشہ کو برا کہتا ہے اور
مفلس ہو تو اوسمین ہزارون عیب نکالنے کو موجود ہوجاتے ہین حالانکہ جتنے دنیا مین آدمی ہین سب ایک مرغلام
اور آقا اور نوکر اور حاکم اور محکوم اور رعایا اور زمیندار اور چوڑے ہے اور چار سب ایک باپ حضرت آدم اور ایک
حضرت حوا کی اولاد ہین پھر ایک کو دوسرے پر ذات پات کی بڑائی اور بزرگی کا سہکی لگی اور آدمی اگر آپ
بزرگون کی وضع کے خلاف ہو پھر بزرگون کا ذکر کرے اور اون بزرگون پر فخر کرے تو از بس بے غیرت
اور بے حیا ہے چنانچہ اس مضمون کو ایک بزرگ نے کیا خوب بیان کیا ہے **مثنوی**

اے تفضل و ہنر سے ہین بری	نام لین اجداد کا پر ہر گھڑی	فخر سے کرتا ہی کوئی یون بیان	ہے مرید داد اجو حضرت ہے فلان
کوئی کہتا پیرزادہ ہون کوئی	خواجہ زادہ ہون کوئی کہتا علیم	قاضی زادہ کوئی کہتا آپ کو	کوئی بتلاتا ہے مفتی باپ کو
مولوی صاحب کے مشہور عام	کوئی کہتا ہی چچا میرے کا نام	کوئی کرتا شیخ صدیقی بیان	صدق کی پر بو نہین اون مین عیان
کوئی فاروقی یہ ہے زمانہ کا شعار	با جلال و حشمت نہین فاروق مگر	کوئی ذی النورین پر مغرور ہے	خود سخا و حلم سے بے نور ہے
کوئی لیتا حیدر و ہر کا نام	زہد و تقوی سی نہین کچھ اسکو کام	ہے کسیکو قادری ہونے پہ خبط	گو کہ اوسکو کچھ نہین قادر سے ربط
خود معین الدین نہین ہے بے نماز	پر معین الدین چشتی پر ہے ناز	نقشبندی ہے پر کوئی نقشبند	بندہ ہے ہر نقش کا پر خود پسند
ہی عوارف سے نہ کچھ عارف مگر	ناز کرتا سہروردی نام پر	نام سے انکے فقط تو شاد ہین	صورت و سیرت سے گو آزاد ہین
باپ ایک جاہل کا تو فاضل بھلا	فضل سے اوسکی اسی پر کر یا گلا	زشت رو سے نازک ہے پسند	حسن بتلاوے اگر یا کادو چند
آتش و روشن کا ہے دونگ	گرچہ ہر آتش سے پیدا ہے رنگ	ہر چند اسکے جزئیات بہت ہین مگر خوف طالت طبع سامع	

طوالت سے مانع ہے لہذا اسیقدر پر کفایت کی عقلمند کو اسقدر ہی سمجھ کیواسطے کافی ہے اب معلوم کیا چاہیے کہ تیسری رسم
افراط التعظیم ہے یعنی ایسمین ایکدوسرے کی تعظیم زیادہ کرنی کہ یہ رسم نہایت کثرت سے رائج ہے اور اوسکی برائی خیالمین نہین
آتی حالانکہ بعضی تعظیمین ایسی ہین کہ اونکے کرنیسے خدا کی بے ادبی ہوتی ہے یا پیغمبر بلکہ ہوتا ہے مثلاً سجدہ خدا کیواسطے
مقرر ہے پھر اور کسیکو سجدہ کرنا خدا کی بے ادبی ہے یا مثلاً رکوع کرنا اور ہاتھ باندھکر چپ چاپ کھڑے رہنا نماز مین خدا کیواسطے مقرر ہے
اور سارے جہانکا پیدا کرنیوالا بادشاہ ہونکا بادشاہ وہی ہے بندگی عبادت کرنا اوسیکو چاہیے اور غریبون کا پالنیوالا
ساری خلقت کا حق حق انصاف کرنیوالا عالم غیب کا وہی ہے پھر اور کسیکے سلام مین جھکنا یا اور کسیکے سامنے ہاتھ باندھکر کھڑے

تغزیہ بھی خوب ہے زینت بہرا ✦ سجدہ ہے تعظیم ہے قرآن دہرا ✦ اور کہا شیطان نے دہنکارہے ✦
فرش ہے اور روشنی ہے جابجا ✦ بعد دس دنکے اوسے ٹکڑے کیا ✦

ہونا اور کسیکو مالک الملک شاہنشاہ کہنا یا لکھنا اور کسیکو بندگی کہنا غریب پرور عادل نان شتفیہ کہنا یا لکھنا یا تملا
آپکو کسیکا بندہ پرستار کہنا اور کسیکو خداوند خدائیگان قبلہ وکعبہ دوجہان کہنا خدا کی بے ادبی ہی پہر اب تو
یہانتک نوبت پہنچی کہ لوگ کافرونکو اور فاسقون کو ایسے الفاظ کہنے لگے اور لکھنے لگے اور نہایت
جہک جہک کر سلام کرنے لگے یا مثلاً یون سمجھنا کہ چہوٹے اگر بڑون سے السّلام علیکم کہین تو بے ادبی ہے
تو رسول خدا صلعم کی جناب مین بے ادبی ہوئی اسواسطے کہ السّلام علیکم کہنا اونکی سنت ہے تو اس
سنت کو معاذاللہ بے ادبی سمجھنا تو اس سے ایمان ہی سلامت نرہا پہر اسیطرح اور ہزارون باتین
رائج ہین جیسے کسیکو لکھنا کہ بعد ادائے آداب عبودیت وبندگی یا آپکا خط کا لوحی من السماء یا حکم قضا
توام آیا یا آپ ضمیر آگاہ ہین آپ پر سب کچہہ روشن ہے اور تم مالک ہو جا ہو سو کرو مین غلامان غلام
ہون فدوی خیر خواہ ہون یا کسیکو دیکہہ کر اوسکے واسطے کہڑے ہونا یا کسیکے پانو پر گر پڑنا یا پانو چومنا قدم
چہونا یا نظم ونثر مین کسیکی جہوٹی جہوٹی تعریفین لکہنا یہ سب باتین بیہودہ ہین قرآن وحدیث سے ممنوع
مسلمان کو چاہیئے کہ ان سب باتون کو ترک کرے سیدہا سچا رویا اختیار کرے اور جو شخص جس مرتبہ کا ہو
اوس مرتبہ سے زیادہ اوسکو نہ بڑہاوے قال اللہ تبارک وتعالی فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ برات مین کہ
پہر اگر توبہ کرین اور قایم کرین نماز اور دیوے رہین زکوۃ تو تمہارے بہائی ہین حکم شرع مین ف
اس آیت مین مسلمانونکو حکم ہے کہ جو آدمی بڑے کامون سے توبہ کرے اور باز آوے اور نماز پر
قایم ہو اور زکوۃ دیتا ہو اوسکو اپنا بہائی جانو یعنی اوسکے ساتہہ ایسا معاملہ کرو جیسے بہائیون سے
معاملہ کرتے ہین نہایت یہ کہ اگر وہ نہایت متقی وپرہیزگار ہو تو اوسکو ایسا جانے کہ جیسا بڑا
بہائی اور بہائیون سے ایسا معاملہ ہوا کرتا ہے کہ اونکو نہ کوئی سجدہ کرے نہ ہاتہہ باندہکر اونکے
سامنے کہڑا ہو نہ کوئی رکوع کرے نہ مالک الملک شاہنشاہ قبلہ علم جہان پناہ غریب پرور کہے اور
نہ آپکو اوسکا بندہ اور فدوی کہے اور نہ اوسکے واسطے بندگی چاہیئے بلکہ السّلام علیکم کہنا چاہیئے اور
ملے تو مصافحہ کرے اور اگر کہین سفر سے آیا ہو تو معانقہ کرے پہر قدم چہونا اور پانو پر گرنا اسکے خلاف ہے
اور یہ بہی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص گناہ کرتا ہو یا تارک نماز ہو یا زکوۃ نہ دیتا ہو
تو اوسکو اپنے بہائی برابر بہی نہ جاننا چاہیئے گو کہ حقیقی بہائی ہو کافر وفاسق کے

سجدہ ہے تعظیم ہے قرآن دہرا
فرض ہے اور روشنی ہے جابجا
کفر کرتا پہر گیا عیار ہے
عقل اس حسن وچرامین خوار ہے

بار کر اوم کو امین کیا ہوا
دل پہر پہر پاس کا ہوا
چشم گویا یا دل مدار ہے
کافرونکی مارے اے مومنان
جائے ہر ہم طعن بد گفتار ہے

واسطے تو کچھ بھی تعظیم نچاہیئے بلکہ اُسکی تحقیر اور اہانت چاہیئے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ط **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ برات مین کہ ایمان والے مرد اور عورتین ایک دوسرے کے مددگار ہین **ف** اگر کسی مسلمان کو کسی مسلمان سے کچھ فائدہ پہنچے تو اُسکو یون سمجھے کہ اصل فائدہ پہنچانیوالا اللہ ہے یہ مسلمان صرف مددگار تھا دوست کہ بسبب دوستی کے اُسنے بھی مدد کی پھر اُسکو خداوند خدائیگان فیاض زمان مالک اصل فیض رسان غریب پرور سمجھنا یا کہنا اُسکی نمکگذاری مین سر جھکا کر اُسکو سلام و مجرا کرنا تو کیا ذکر ہے پھر خواہ وہ حاکم وقت ہو خواہ زمیندار خواہ آقا ہو یا میان ہو کسی کے واسطے نہین درست پھر جب مسلمان حاکم اور مسلمان زمیندار اور مسلمان آقا اور مسلمان میان کے واسطے ایسے کام کرنا درست نہون اور اُسکا درجہ مددگار سے زیادہ بڑھانا نہ چاہیئے تو کافر حاکم اور کافر زمیندار اور کافر آقا اور کافر میان سے محکوم اور رعایا اور نوکر اور غلام کو تو ایسا معاملہ کرنا اور بھی بُرا ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حجرات مین کہ مسلمان تو سب بھائی ہین **ف** تو جو شخص مسلمانی کے کامون مین بڑا ہے وہ ایسا ہے جیسا بڑا بھائی اور جو مسلمانی کے کامون مین بودا ہے وہ ایسا ہے جیسا چھوٹا بھائی اور جو مسلمان نہین وہ بھائی نہین پھر خواہ بادشاہ ہو خواہ امیر خواہ حاکم ہو خواہ وزیر خواہ مولوی مفتی ہو خواہ مشائخ و پیر خواہ دنیادار ہو خواہ فقیر بھائی سے زیادہ مرتبہ کسیکا بھی نہین پھر جب مسلمان کے واسطے یہ بات ہے تو کافر کو ایسا سمجھنا چاہیئے کہ جیسے گدھے کُتے کو جانتے ہین یا چوڑھے چمار کو سمجھتے ہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلرَّجُلُ مِنَّا یَلْقٰی اَخَاہُ اَوْ صَدِیْقَہٗ اَیَنْحَنِیْ لَہٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَلْتَزِمُہٗ وَیُقَبِّلُہٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَاْخُذُ بِیَدِہٖ وَیُصَافِحُہٗ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المصافحہ والمعانقہ مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ کوئی مسلمان جو ملاقات کرتا ہے دوسرے مسلمان سے یا دوست اپنے سے کیا مجھکے اُسکے لیئے فرمایا نہ۔ پوچھا کہ بھلا پھر لپٹ جاوے اُسکو اور چوم لے اُسکو فرمایا نہ۔ پوچھا بھلا پھر کیا پکڑے اُسکو اور مصافحہ کرے اُس سے فرمایا ہان **ف** اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے بھائی سے یا اور کسی مسلمان سے اور دوست سے جو ملاقات ہو تو سوا مصافحہ کے اُسکو جھک کر سلام کرنا اور لپٹ جانا اور اُسکے ہاتھ کو یا پانون کو یا بیٹھ کو

لوط نے ایکدم نہین پایا فرار قوم کرتی تھی لواطت بدشعار آخرش اکٹھا پڑا گھر بار سے
رنج اور تکلیف کا رہتا گذار آپ ہی ہوتی ہے ایسے دلفگار

بوسہ دینا نہین درست پھر کافر اور منافق کے واسطے تو بدرجہ اولی یہ کام منع ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّعَمْ وَکَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاهِیَتِهٖ لِذٰلِكَ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ نہ تھا کوئی شخص محبوب زیادہ پیغمبر خدا صلعم سے اصحابون کے نزدیک اور اصحاب جب دیکھتے تھے حضرت کو تو کھڑے نہین ہو جاتے تھے اسواسطے کہ سمجھتے تھے ناخوشی حضرت کی اسمین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کسی کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جانے سے ناخوش ہوتے تھے تو یہی بات سمجھکر اصحاب بھی حضرت کو آتے ہوئے دیکھ کر کھڑے نہین ہو جاتے تھے پھر جو بات حضرت کو بُری لگتی ہو اُس بات کو اور مسلمان کیون پسند کرے اور برخلاف عادت اصحاب کے کیون رسم جاری کرے مگر ہان جگہ خالی کرنے کے واسطے یا کسی بزرگ کے استقبال کے لیئے اُٹھنا اور بات ہے صرف اُٹھ کھڑے ہونے کو تعظیم سمجھنا اور بات ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّعَمْ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہے کہ ترمذی اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ معاویہ رضہ نقل کیا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کی طرح کھڑے رہین لوگ اُسکے روبرو سو ٹھیراوے اپنا ٹھکانا دوزخ مین **ف** یعنی جو شخص چاہے کہ اُسکے روبرو لوگ ہاتھ باندھکر ادب سے کھڑے رہین ہلین نہ جُلین نہ اِدھر اُدھر دیکھین بلکہ تصویر کی طرح بنجاوین تو وہ شخص دوزخی ہے تو معلوم ہوا کہ کسیکی محض تعظیم کے واسطے اُسکے روبرو ادب سے کھڑے رہنا درست نہین اور جسکو پسند ہو وہ دوزخ ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَکِئًا عَلٰی عَصًا فَقُمْنَا لَهٗ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا کَمَا یَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ یُعَظِّمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا **ترجمہ** مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوامامہ نے نقل کیا کہ باہر آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹیکی لگائے ہوئے لاٹھی پر تو ہم کھڑے ہو گئے اُنکی تعظیم کے لیئے سو فرمایا کہ نہ کھڑے ہو جایا کرو جیسے کھڑے ہو جاتے ہین عجمی لوگ تعظیم دیتا ہے بعضا بعضے کو **ف** عجمی لوگ بڑے آدمیون کو دیکھکر اُنکی تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوتے ہین چنانچہ اب بھی اِن ملکون مین یہی معمول ہے سو حضرت نے اِس کھڑے ہو جانے سے منع فرمایا جیسا پہلے ترمذی کی حدیث سے کسیکی محبت کے سبب تعظیم کو کھڑے ہونا منع معلوم ہوا

اس حدیث سے کسی بڑے آدمی کیواسطے کہنا ہوا ناجائز معلوم ہوتا ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ مُطَرِّفِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِیْ وَفْدِ بَنِیْ عَامِرٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَیِّدُنَا فَقَالَ اَلسَّیِّدُ ھُوَ اللّٰہُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا
وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَکُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِکُمْ وَلَا یَسْتَجْرِیَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ مطرف نے نقل کیا کہ مین آیا بنی
عامر کے ایلچیون کے ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ہمنے کہا کہ تم ہمارے سردار ہو تو فرمایا کہ
سردار تو اللہ ہی ہے پھر ہمنے کہا کہ تم ہمارے بڑے ہو بزرگی مین اور بڑے سخی ہو فرمایا کہ خیر اسطرح کا کلام
کہو یا اسمین سے کچھ تھوڑا کلام کرو اور تمکو کہین لے اُڑ نہ دے شیطان ف یعنی کسی بزرگ کی تعریف مین زبان
سنبھال کر بولا کرو اور جو بشر کی سی تعریف ہو اور سچے ہو تو اوسکا مضائقہ نہین مگر اوسمین بھی اختصار
ہی کرو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ بزرگون کی یا بڑے آدمیونکی تعریف مین کہا کرتے ہین
کہ تم ہمارے مالک ہو زمانہ کے سردار ہو جہان پناہ ہو معاذ اللہ داتا ہو معبود ہو غریب پرور ہو قاضی الحاجات
ہو تو ایسی تعظیم کسیکے واسطے کہنا درست نہین - اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا
اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہے کہ بخاری
اور مسلم نے ذکر کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو حد سے زیادہ مت
بڑہاؤ جیسا کہ عیسے بن مریم کو نصاریٰ نے بڑہایا سو مین تو اوسکا بندہ ہون سو یہی کہو اللہ کا بندہ
اور اوسکا رسول ف یعنی جو خوبیان اور کمالات اللہ نے مجکو بخشی ہین سو بیان کرو سو رسول کہنے
مین سب آگئین اسواسطے کہ بشر کے حق مین پیغمبری سے بڑا کوئی مرتبہ نہین اور سارے مرتبے اوس سے نیچے ہین
آدمی رسول ہو کر بھی آدمی ہی رہتا ہے اور بندہ رہتا ہے اور بندہ ہونا ہی اوسکو فخر ہے کچھ اوسمین
خدائی کی شان نہین آجاتی ہے اور خدا کی ذات مین نہین ملجاتا سو ایسی باتین کسی بندہ کے حق مین کیا
چاہیے کہ نصاری ایسی ہی باتین حضرت عیسیٰ کے حق مین کہکر کافر ہوگئے اور اللہ کی درگاہ سے راندے گئے
سواسلیے حضرت نے اپنی اُمت کو فرمایا کہ تم نصاریٰ کی چال نہ چلو اور اپنے پیغمبر کی تعریف
مین حد سے مت بڑہو کہ نصاری کیطرح کہین مردود نہو جاؤ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو

بعد موسیٰ کے ہوئے عیسیٰ نبی + ہوگئے انکے یہودی مدعی +
سالہا جنگ و جدل اونسے رہی + مانے مین کچھہ کی انکی کمی +
دار پر کھینچا کہ بدکردار ہے +

لوگ پیرون اور بزرگون اور بڑے آدمیونکی نظم و نثر مین یا گفتگو مین زیادہ یا دہ تعریفین کرتے ہین سو یہ سب
نصاریٰ کی روبہ پر چلتے ہین ادب کے طریقہ سے باہر اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْھِھِمُ
التُّرَابَ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب حفظ اللسان مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ مقداد نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو بہت تعریفین کرنیوالون کو تو بھردو اونکے مونہون
مین خاک ف یعنی جو لوگ بزرگون اور امیرون کی تعریفین مین خوشامد سے مبالغہ کرتے ہین تو خود
بھی دیدہ و دانستہ جھوٹ بولتے ہین اور جسکی تعریف کرتے ہین وہ بھی مغرور ہوجاتا ہے پھر ایسے شخص کو
کچھہ دینا تو کیا چاہیے بلکہ ایسے شخص کے مُنہ مین خاک بھردینی تاکہ پھر ایسی حرکت نکرے
اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ
اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یَرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب حفظ اللسان مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابی بکرہؓ نے نقل کیا کہ
تعریف کی ایک شخص نے دوسرے شخص کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو تین دفعہ حضرت نے فرمایا
کہ خرابی تیری تو نے گردن کاٹی اپنے بھائی کی جسکو تم مین سے کسیکی تعریف کرنا ہو خواہ مخواہ تو
چاہیے کہ اتنا کہے کہ مین محبت رکھتا ہون فلانے سے اور اللہ اوسکا حال خوب جانتا ہی اگر
خیال کرے کہ وہ شخص ایسا ہے اور تعریف نکرے اللہ پر کسیکی ف یعنی حقیقت مین ہر ایک کی اللہ
ہی کو خوب معلوم ہے کہ یہ شخص بُرا ہے یا اچھا ہے یا جیسا اسکا ظاہر ہی ویسا ہی باطن ہی یا ظاہر اور ہے
اور باطن اور ہے یا انجام اسکا نیک ہے یا بد ہی پھر آدمی تو ظاہر ہی کا حال کہتا ہی سو اوسکے موجب اوسکی
تعریف کرتا ہے پھر اگر کسیکی تعریف کی کہ فلانا شخص بہت خوب بڑا عابد زاہد جواد سخی ہے اور حقیقت مین وہ شخص
اللہ کے نزدیک ایسا نہ تھا تو اس تعریف کرنیوالے نے گویا اللہ کے علم کے برخلاف حکم کیا کہ جسکو اللہ
بُرا جانتا تھا اوسنے اوسکو اچھا ٹھہرایا سو حضرت نے فرمایا کہ جسکو آدمی اپنی دانست مین نیک جانتا ہو اور
اوسکی تعریف کرنی منظور ہو تو اسیقدر کہے کہ مین فلانے شخص کو دوست رکھتا ہون اصل
حقیقت اوسکی اللہ ہی جانتا پھر جو شخص بغیر جانے کسیکی تعریف کرے یا تعریف مین مبالغہ کرے تو گویا

اُسنے اُسکی گردن ماری کہ اُسکو مغرور کردیا اور دنیا اور عاقبت دونون سے کھودیا پھر یہ جو خوشامدی لوگ بزرگون کے یا بڑے آدمیون کے پاس بیٹھکر اُنکی جھوٹی جھوٹی تعریفین کرتے چلے جاتے ہین تو یہ اُسکے دشمن ہین دوست نہین کہ جھوٹ بولکر اپنی دنیا و آخرت خراب کرتے ہین اور اُسکو مغرور کردیتے ہین کہ وہ احمق اپنے آپ کو پھر ویسا ہی جانتا ہے اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ ترجمہ مشکوۃ کے باب حفظ اللسان مین لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تعریف کی جاوے کسی بدکار کی غضب ہوجاتا ہے خدا تعالیٰ اور کانپ جاتا ہے اُسکے سبب عرش ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ڈاڑھی منڈے بے نماز تارک کوٹہ حج و روزہ شرابی زنا کار یا راگ باجے کو عبادت سمجھنے والے اور قبرون کے پوجنے والون کی تعریفین کرتے ہین پھر کوئی قصیدہ کہتا ہے کوئی رباعیان بناتا ہے کوئی شر ہی لکھتا ہے کوئی ویسی ہی سامنے خوشامد کرتا ہے سو یہ سب خدا کے غضب مین گرفتار ہین اور اُنکی ایسی تعریف کرنے سے خدا کا عرش کانپ جاتا ہے اور زلزلہ مین آجاتا ہے پھر جو کوئی کسی کافر کی تعریف اور مدح کرے اُسکا تو کیا ذکر ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّعَمَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت غصہ اُس آدمی پر ہوگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اور نہایت خبیث ہے وہ آدمی جو کہلاتا تھا بادشاہ ہونکا بادشاہ ف یعنی جو شخص ملک الملاک شاہنشاہ جہان پناہ شاہجہان کہلاتا تھا وہ نہایت بڑا خبیث ہے اور خدا کا غضب اُسکے اوپر قیامت کو نہایت ہوگا پھر جو شخص اُسکو یہ الفاظ کہے وہ بھی بڑا خبیث اور مغضوب الٰہی ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّعَمَ لَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ مَوْلَايَ فَاِنَّ مَوْلٰكُمُ اللّٰهُ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کہے غلام اپنے میان کو رب اپنا مگر کہے سردار اپنا اور ایک روایت

طالب علو نا یہی کتاب پڑھا
کافرون کا اب اوتار ہوا
دین احمد کا منسوخ اب ہوگیا
چل کے انجیل کا میدان کا ہے
بے وفائی عورتون کا کام ہے
نوح انجیل کی ہے بے قرار
روز و شب انسان کا ہے انتظار
کیا ہوئے یعنی ہمارے دوستدار
کیون نہین آتے ہو اب کا کیا ہے
کیا شہادت سے اُنہین انکار ہے

۱۷۴

خوش ہو کر مین زمانی پر ہوئے
شادمان اس کامرانی پر ہوئے
مثل دنیا ہے کہ جاوید و فانی پر ہوئے
کیون نہ ایسے ہو کہ ملک لامکانی پر ہوئے
تیہانی خانہ غفار ہے

چل غزا کو گرچہ تو بیمار ہے

توجہ سمجھا ہے وہ ہے باطل خیال بخشدے عقبیٰ مین دے دنیا مین مال خبط ہے تجھکو بڑا آنا رہے
دین دنیا مین ہے کافی ذوالجلال غیر سے حاصل یہ ہوتا ہی محال

یون ہے کہ نہ کہے غلام اپنے میان کو مالک اپنا اسواسطے کہ مالک تہارا اللہ ہی ہے **ف** یعنی غلام اپنے میان کو رب یا اپنا مالک نہ کہے اسواسطے کہ میان اور غلام سبکا مالک اللہ ہی ہے اور باقی سب اُسیکے بندے ہین پھر جب یہ حکم اصلی میان اور غلام کے واسطے ٹھیرا تو جھوٹ موٹ کے لوگون کو بندہ پرور بندہ نواز اور اپنا مالک کہنا نہایت بیجا اور محض بیہودہ ہے اَخْرَجَ فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ مُحَمَّدٌ وَّ قُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ شرح السنۃ مین ذکر کیا کہ حذیفہ رضؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یون نہ بولا کرو جو چاہے اللہ اور محمد اور بولا کرو جو چاہے اللہ فقط **ف** اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی سے یون کہنا کہ آپ جیسا چاہین ویسا ہی ہوگا یا یون کہنا کہ خدا کے کرے سے ہوگا یا تمہارے کرے سے ہوگا شرک کا کلام ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدًا فَاِنَّہٗ اِنْ یَّکُ سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ حذیفہ رضؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کہو منافق کو سردار کہ اگر اُسکو سردار ٹھیرایا تھا تو البتہ بہت ناخوش کیا تمنے اپنے رب کو **ف** یعنی جو شخص نام کا مسلمان ہو اُسکو کوئی سید سردار کہے تو اللہ ناخوش ہوتا ہے پھر یہ جو لوگ کافرون کو اور نام کے جھوٹے فاسق مسلمان کو عرضیان لکھا کرتے ہین پھر اُسمین اُسکو غریب پرور اور حاکم عادل و منصف مان اور فلک رتبہ اور سلیمان جاہ اور سکندر طالع اور سردار لکھا کرتے ہین اور کہا کرتے ہین سو ایسے الفاظ اُسکے واسطے موجب نارضامندی اللہ کے ہین اللہ تعالیٰ سب مسلمانون کو توفیق ادب کی دے **چوتھی رسم مَغَالَاۃٌ فِی الْمُھُوْرِ وَالْاِسْرَافِ فِیْ کُلِّ مَا یَتَعَلَّقُ بِالْاَعْرَاسِ** ہے یعنی مہر زیادہ مقرر کرنا اور بیجا خرچ کرنا شادیون مین سو یہ رسم سب لوگون مین رائج ہے ہرچند نکاح متعلق رسمین بہت ہین اور ہر ملک مین ہر فرقے کی جدی جدی رسمین ہین مگر کئی رسمین ایسی ہین کہ وہ اکثر ملکون مین بہت لوگون مین رائج ہین اور اُنکا چھوڑنا لوگون پر دشوار ہے اوّل یہ شادی سے پہلے برادری کی کھانا کرتے ہین دوسرے یہ کہ اگر برات اُسی شہر مین بلکہ اُسی محلہ مین ہو مگر لڑکی کے طرف والے کھانا برادری کا اور جو لوگ

چوتھی رسم زیادہ مہر مقرر کرنے اور شادیون مین بیجا خرچ کرنے کے بیان مین +

رب جو سمجھا ہے وہ ہے باطل خیال ... (duplicate)
علما سے دین و شرع مین مشورت کرنا ... (duplicate)
جب آپھون سے نہ نکلے حق ... (duplicate)
پھر گیا جو مرد نا ہنجار ہے ... (duplicate)
یعنی جسکا ... (duplicate)
مرد کون کی اور یہ گفتار ہے ... (duplicate)

بسم اللہ کا کہون کیا جانا حرام
بیکار کون کی رسمون کا بھی قلع قمع ہونا
لعنت کا کھانا اور اُسکا شرک و حرام
بیراجی کی رسم خوش نہ تھی لاکلام
گھونگرو کی ہر طرف جھنکار ہے
صوفیو نکو لوگ سمجھا تا تھا حال
مست ہو مستی مین یاد دوست کا
بیراجی کا ہر برس بڑھنا کمال
خادمون کے ہاتھ لگانا تھا مال
کیا چھپر ہے چادر زرکار ہے

نکاح مین جمع ہون اونکے واسطے ضرور کرین تیسرے اوس شخص کی پوشاک نارنجی یا سُرخ یا زری تاش دار
کی ہو چوتھی یہ کہ ناچ راگ مع باجے کے ہو پانچوین نقارے روشن چوکی تاشے ڈہول ہون چھٹے آتشبازی ہو
اتار وشٹیان وغیرہ ساتوین آرایش پہول کہولی شکیان گہڑے وغیرہ آٹھوین روشنی بہت سی بتیان
اور مشعلین اور نہرنوین لڑکی کیطرف سے جورے بہت سی شوہر کیطرف والے رشتہ مندون کیواسطے
دسوین یہ کہ شادی کی شب مین اوس مرد کا لڑکی کے گہر مین جانا پہر وہان جلوہ اور آرسی مصحف
اور ٹونے وغیرہ ضرور ہون گیارہوین مہر کا زیادہ مقرر ہونا بارہوین شادی کے چوتھے روز شوہر کا
اوس عورت کے گہر جانا اور چوتھی کہیلنا تیرہوین بعضونکے ہان کنگنا باندہنا ہاتھہ مین مرد عورت دونون کے
دستور ہے چودہوین سہرا باندہنا پہران رسمون مین بعضی کفر کی رسمین ہین کہ لوگون نے ہندون سے سیکہین ہین مثلاً
کنگنا باندہنا اور سہرا بجائے مور کے اور بعضی رسمین بفسہ حرام ہین کہ جو اوسکو اچہا جانے اور اوس سے
خوش ہو وہ کافر ہے مسلمان نہین جیسے ناچ اور بعضے حرام و مکروہ تحریمی ہین جیسے مرد کی پوشاک
سُرخ دوری وغیرہ کی اور نقارے ڈہول اور تاشے اور آتشبازی اور مرد کا گہر مین بیگانی عورتون کے
جانا کہ وہ اون عورتون کو تو نگاہ دیکہتا ہے اور وہ عورتین اوسکو دیکہتی ہین پہر اون عورتون کے ساتہہ کہیلنا اور
بہی زیادہ حرام ہے اور بعضے کام خلاف سنت ہین بدعت جیسے برادر کا شادی سے پہلے کہانا کرنا
اور آرایش وغیرہ اور چوتھی اور مہر کا زیادہ مقرر کرنا پہران سب رسمون کو لوگ لوازمات نکاح سے
سمجہتے ہین کہ بغیر ان رسوم کے نکاح بے حقیقت انکی دانست مین ہوتا ہے حالانکہ نکاح مین
صرف دو گواہونکے سامنے ایجاب و قبول اور کچہہ تقریر مہر کا چاہیے سوا سکے سوا ان لوگون نے یہ
رسوم بہی نکاح مین داخل کین تو اس راہ سے یہ سب رسمین نہایت قبیح بدعت ہین کہ لوگون نے
مفت مین بدعت کو سنت مین ملاکر ایک ٹہہرالیا اور علاوہ اسکے ان رسمون مین مال بیجا خرچا ہوتا
ہے محض بیجا ہے کہ اس سے دین کا فائدہ تو کیا ہوتا ہے دنیا کا فائدہ بہی کچہہ نہین اموال بیجا خرچنا حرام
سو بدعتونکا حال اور رسمونکی برائیون کا حال پہلے معلوم ہو چکا اب اس مقام پر بیجا خرچ کرنے
اور مہر زیادہ مقرر کرنے اور برادری کے کہانا دینے کا حال سننا چاہیے قال اللہ تبارک وتعالی
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ اسرا مین کہ اور بیجا مت خرچ کر دیکہیر کر مقرر بیجا

اور اسیواسطے آپکے بھائی ہین شیطانون کے اور شیطان اپنے رب کا ناشکر ہے ف یعنی مال اللہ کی نعمت ہے کہ اسکے
سبب عبادت خاطر جمع سے ہوتی ہے اور مسلمانونکو فائدہ پہنچتا ہے دین کو مضبوطی ہوتی ہے سو اللہ تعالے
آدمیونکو مال دیتا ہے سواسطے کہ اللہ کی مرضی کی جگہہ خرچ ہو اور یہی مال کا شکر ہے اور شیطان چاہتا ہے
کہ مال رائگان بیکار خرچ ہوتا کہ آدمی سے اللہ ناراض ہو اور مال بیجا خرچنا ناشکری ہے تو شیطان خود
ناشکر ہے وہ یہی چاہتا ہے کہ آدمی بھی ناشکر ہوجاوے سو جو لوگ مال بیجا خرچتے ہین نام و نشان
کیواسطے یہ سب شیطان کے بھائی ہین کہ شیطان کے کہنے موافق مال خرچتے ہین سو فرمایا کہ مال بیجا خرچ
کرکے خراب نکرو اور شیطان کے بھائی مت بنو تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ شادی سے پہلے
کھانا کرتے ہین اور بوشہ کی پوشاک سرخ اور زری وغیرہ مین اور ناچ راگ مین نقاری تاشو نمین
آتشبازی آرایش پھول کہلو نمین روشنی مین اور لڑکیوالے برادری کے جوڑو نمین پیسا خرچتے ہین سو
یہ سب شیطان کے بھائی ہین خدا کے ناشکری پھر بعضونکو یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ سودی قرض لیکر ان خرافاتو
خرچتے ہین پھر اوسکا ادا کرنا مشکل پڑتا ہے اور سود لینا اور دینا دونو حرام ہین برابر یہ اور ایک حرام ہوتا ہے
ایک نشدد و شداد بعضون کی یہ نوبت پہنچی ہے کہ بیاہ برات کیواسطے لوگون سے بھیک مانگتے ہین اور
سوال کرنا بے ضرورت شرعی حرام ہے چنانچہ مسئلہ ہے کہ اگر آدمی بھوکا ہو مرتیکے قریب اور وہانپر
مرا ہوا مردار جانور جیسے کوا یا کتا پڑا ہو تو بعضے علمانے لکھا ہے کہ اوس مردار کو کھالے اور سوال
نکرے پھر ان خرافاتون کیواسطے سوال کرنا تو کیونکر جائز ہو اور علاوہ اسکے ان خرافات سے وہ عزت
حاصل نہین جو اوس سوال سے ذلت ہے اور بعضونکے نزدیک ایسی مانگنے والے کو دینا بھی حرام ہے تو دینے والا
اور مانگنے والا دونو گناہ مین پڑے بلکہ مانگنے والیکو ایک گناہ کہ سوال کیا دوسرا یہ گناہ کہ اوسنے والیکو
گناہ مین پہنسایا کہ اوسنے اوسکو دیا یا اگر نہ مانگتا تو وہ اوسنے کیونکر گناہ مین کیون پڑتا تیسرا یہ کہ اس
پیسے کو بیجا خرچ کیا تو اوسکے تینون حرام جمع ہوے صرف شیطان کے بھائیونکی خوشی کیواسطے اللہ
کی ناخوشی اختیار کی پھر بعضے جاہل جو ایسے مقام پر خیال کرتے ہین کہ ایسی جگہہ خرچ مین بھی
اور لوگونکو فائدہ ہوتا ہے تو یہ بھی ایک فیض ہے اوسکا بھی کچھہ ثواب ہوگا سو یہ بات غلط ہے اس
برادری کو ایسا کھانا دینے مین کسیکو ثواب کی نیت نہین ہوتی ہے اور گناہ کے کام مین اگرچہ
آدمی نیت ثواب کی کرے مگر ثواب نہین بلکہ اور عذاب ہے اور جب گناہ کے کام کو ثواب کا کام سمجھا تو کفر ہے

راگ سے آویگا حال صوفیان ✦ کون میں شیطان کریگا انگلیان ✦
فرش پر لوٹینگے جیسے پہلیان ✦ واہ واہ ہوگی بجینگی تالیان ✦
دم بخود ہے عقل حیران کا

قال اللہ تبارک وتعالی وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
یعنی سورۂ انعام مین اور بیجا نہ اڑاؤ اوسکو خوش نہین اوڑانیوالے ف مال کا بیجا خرچنا حرام ہے
اور جو شخص بیجا خرچ کرے وہ اللہ کو بڑا معلوم ہوتا ہے پھر اوس کام کو قبول کرنا یا اوسمین برکت دینا
یا اوس کام مین برکت ہونا تو کیا امکان ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ جس شادی مین کہ بیجا خرچ ہو بہانڈ
بیگلیون رنڈیون بھروون کو ملے تاشہ نواز نقارچیون کو دیا جاوے اور سہرے زری کی جوڑی اتشبازی
آرایش مین خرچ ہو وہ کام اور وہ لوگ اللہ کو پسند نہین آتے اور اللہ کے مخالفون مین شمار ہوجاتے ہین
پھر اوس کام مین برکت کی نہین ہوتی بلکہ نحوست آجاتی ہے پھر اوس نکاح سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے
وہ بھی اکثر بدہی ہوتی ہے اَخْرَجَ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صلعم
اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مَؤُنَۃً ترجمہ مشکوۃ کے باب النکاح مین لکھا ہے کہ بیہقی
نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بڑی برکت والا
وہ نکاح ہے جو سہل ہو تکلیف مین ف یعنی جس نکاح مین اسباب جمع کرنے مین تکلیف نہو اور عورت
تھوڑی مہر پر راضی ہوجاوے اوس نکاح مین برکت ہوتی ہے تو جسقدر تکلیف اسباب کی زیادہ
اوسیقدر برکت کم اور جو بالکل تکلیف ہی تکلیف ہو تو برکت ہی نہین بلکہ نحوست ہے اور ایک اور
کمبختی یہ ہے کہ لوگ مہر ادا نہین کرتے تو اس سبب مہر کی زیادتی اور کمی کا لحاظ نہین کہتے حالانکہ اگر
مہر ادا کرے تو بہتر ہے اور اگر ادا نہو تو جیسے اور قرض مین ویسا ہی یہ بھی قرض ہے کچھ فرق نہین بلکہ
عورت کے رشتہ دار والی اسی لحاظ سے مہر زیادہ مقرر کرتے ہین کہ زندگی مین تو یہ ادا نہ کریگا مرنیکے
بعد اسکے ترکہ سے لینگے تو وہ مرنا اسکا پہلے چیت لیتے ہین اور پھر مرنیکے بعد ترکہ سب اوسکے
پھر مین جاتا ہے اور رشتہ مند محروم رہتے ہین تو میراث و فرائض کا باب بالکل مسدود ہوجاتا ہے
اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ کَمْ کَانَ صِدَاقُ النَّبِیِّ صلعم قَالَتْ کَانَ
صِدَاقُ اَزْوَاجِہٖ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ اُوْقِیَۃً وَنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ
نِصْفُ اُوْقِیَۃٍ فَتِلْکَ خَمْسُمِائَۃِ دِرْھَمٍ ترجمہ مشکوۃ کے باب الصداق مین
لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سلمہ نے نقل کیا کہ مینے پوچھا بی بی عائشہؓ سے کہ کتنا تھا مہر نبی صلعم
کا کہ مہر انکی بیویون کا تھا بارہ اوقیہ اور ایک نش پوچھا تو جانتا ہے کیا ہوتا ہے نش کہا نہین

کوئی کہتی ہے میرا کردو یہ کام ✦ رت جگا تیرا کرون تا دھوم دھام ✦
جو تہان مارون نہ بولے کچھ کلام ✦ ہے خصم سرکش وہ ہو جاوے تمام ✦ گلگلا چوک بہی چکر دار ہے

فرمایا اداء اوقیہ تو یہ پانچ سو درم ہوئے یہانکے حساب سے ایک سو چالیس روپیہ کچھ کم و بیش ہوتے ہین تو اور مسلمان کی عورتون کا تو چاہیئے اون سے کم ہو اور نہین تو اسقدر سے زیادہ مہر مقرر کرنا باوجود بیمقدوری کے فضول ہی اور زیادہ مہر مقرر کرنہین اگر کچھ بہتر اور ثواب ہوتا تو حضرت اپنی ازواج کا اور بیٹیون کا البتہ زیادہ مہر مقرر کیا ہوتا اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَلَا لَا تُغَالُوْا صُدُقَۃَ النِّسَاءِ فَاِنَّھَا لَوْ کَانَتْ مَکْرُمَۃً فِی الدُّنْیَا وَتَقْوٰی عِنْدَ اللّٰہِ لَکَانَ اَوْلَاکُمْ بِھَا نَبِیُّ اللّٰہِ صلعم مَا عَلِمْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم نَکَحَ شَیْئًا مِنْ نِسَائِہٖ وَلَا اَنْکَحَ شَیْئًا مِنْ بَنَاتِہٖ عَلٰی اَکْثَرَ مِنْ اِثْنَتَیْ عَشْرَۃَ اُوْقِیَّۃً ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الصداق مین لکہا ہے کہ امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ذکر کیا کہ عمر خطاب کے بیٹے نے فرمایا کہ خبردار ہو زیادہ نہ ٹہراؤ مہر عورتون کا اسواسطے کہ اگر اوسمین بزرگی ہوتی دنیا مین اور پرہیزگاری ہوتی اللہ کے نزدیک تو البتہ زیادہ لایق تہے اسکے پیغمبر خدا صلعم مجکو نہین معلوم کہ نکاح کیا ہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مین سے کسیکا اور نہ اپنی بیٹیون مین سے کسیکا بارہ اوقیہ سے زیادہ پر ف پیغمبر دنیا مین بہی سب سے زیادہ شریف ہوتے ہین اور اللہ کے نزدیک بہی پرہیزگاری مین اور خوبی مین سب سے زیادہ اونکا مرتبہ ہوتا ہے بالخصوص ہمارے حضرت سب سے خوبیون مین افضل تہے سو حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر زیادہ مہر مقرر کرنہین کچھ دنیا مین بزرگی ہوتی یا اللہ کے نزدیک کچھ خوبی ہوتی تو حضرت رسول خدا صلعم اپنی ازواج اور اپنی بیٹیون کا زیادہ مہر ضرور ہی مقرر کرتے غرضکہ وہ ساری جہان سے زیادہ دنیا مین بہی بزرگ تہے اور اللہ کے نزدیک بہی بڑے متقی و پرہیزگار تہے سو اونہون نے تو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر کیا ہی نہین پہر اور لوگ تو نہ ایسے دنیا کی راہ سے بزرگ ہین اور نہ اللہ کے نزدیک ایسے متقی ہین تو اونکو تو چاہیئے اونسے کم کرین اور بارہ اوقیہ کے وہی اکیسو چالیس روپیہ سے کچھ کم ہوتے ہین اور حضرت فاطمہ کا مہر چار سو درم تہا کہ اوسکے اکیسو پندرہ روپیہ کم و بیش ہوتے ہین پہر اور کسیکی عورتین حضرت کے ازواج سے اور کسکی بیٹیان حضرت کی بیٹیون سے افضل نہین نہ دنیا کی راہ سے نہ آخرت کی راہ سے جو انکا مہر اون سے زیادہ ہو اور حضرت امام حبیبہ ابوسفیان کے بیٹے حضرت معاویہ کی بہن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی

دوستو تجانہ مین ہوتا ہے کیا + جز قضا و تیرات مخلوق خدا +
تعزیہ خانہ مین پہرہ اور کیا + کون ہے براق پر دیکھا چڑہا +

راکب و جال خر بردار ہے۔

زوجہ تہین اونکا مہر جو چار ہزار درم تہا سو حضرت نے خود نہین مقرر کیا تہا حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اپنی طرف سے مقرر کیا تہا اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِیُّ النَّبِیَّ صَلَّعَمْ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ الْاٰفِ دِرْهَمٍ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب صداق مین لکہا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ام حبیبہ نے نقل کیا کہ مین تہی عبداللہ بن جحش کے نکاح مین سو وہ مر گیا حبشہ کے ملک مین تو نکاح کیا مجہہ سے نبی صلعم نے نجاشی نے اور مہر ٹہرایا اونکا چار ہزار درم ف چار ہزار درم کے کم و بیش الیکہزار ایک سو روپیہ ہوتے ہین بادشاہ نے اسقدر مہر ٹہرایا تہا پہر اور لوگ جو پانچ پانچ دس دس ہزار بلکہ لاکہہ لاکہہ کروڑ کروڑ مہر مقرر کیا کرتے ہین محض فضول اور بیجا اور خلاف سنت ہے اور اگر آدمی کے ذمہ مہر قرض ہا اور مر گیا تو جبتک قرض والیکو راضی نکریگا بہشت کو نجاویگا مہر اور قرض کے بیچ کچہہ فرق نہین ہے بہر زیادہ قرض لینے پر جرات کرنا دینداری سے بعید ہے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب ولیمہ مین لکہا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے فرمایا کہ نہ کہانا دیا پیغمبر خدا صلعم نے اپنی کسی عورت پر جسقدر کہانا دیا بی بی زینب پر کہ کہانا دیا ایک بکریکا ف یعنی ایک بکریکا گوشت پکاکر اونکے نکاح کے بعد کہانا لوگون کو کہلایا اس سے زیادہ اور کسی بی بی کے نکاح مین کہانا نہ دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ بے تکلف اور بے تلاش اسقدر اگر میسر ہو اور دوست آشنا برادری کو کہلاوے تو بہتر ہے اور ولیمہ اوسی کہانیکو کہتے ہین جو نکاح کے بعد ہو پہر نکاح سے پہلے کہانا کرنا لغو اور اسراف ہے سنت کے خلاف اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِیَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَیْهَا بِحَیْسٍ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب ولیمہ مین لکہا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کر لیا اون سے اور ٹہرایا اونکا آزاد کرنا مہر اونکا کہانا دیا اون پر حیس ف حیس کہانا ہوتا ہے جیسے حلوا تو اس سے معلوم ہوا کہ جو دستور ہے کہ کہانا بہت ہی کہلائے جب سب برادری کے لائق ہو اور نہین تو نہین سو یہ

۱۸۰

بیٹے زانی عورت دجال ہے
اور سواری کو گدہا بروز ہا رہے
مورچہل شیطان ہے دجال ہے
اوسکی خدمت مین بہت تو نکا ہے
ولے اس دانش پہ اوپر شاہ ہے
وہ اوسی صورت کریگا جب ظہور
بہ اوسکی نفس بیجا کے حضور
بہانگ لاحول بر گردوں دود
دیندار یکا یہی آثار ہے

جو کران آنحضرت نے مین عمل
مین کہانا کہلوانا مسنون عمل
سعین ان عباس سے ہوا معلوم
سعین ان عباس مین ہے عمل

پیشوا ابلیس سا مکار ہے
ہے خلاف سنت جو ایسا کار ہے
اس سوا جو راہ ہے پر خار ہے

رافضی کی نسل ہے آتش پرست ✤ بغض سے اصحاب کے بیہودہ مست ✤
ہوئی عمر کے ہاتھ سے ایران گئی ✤ وہ عداوت آتی ہے دست بدست ✤ جز علی سب سے عداوت دارہے

رسم بیہودہ ہی جسقدر بے تکلف میسر ہو اور مقدر کسی قسم کا کھانا ہو حلوا ہو خواہ گوشت ہو دو چار دوست آشنا
کو کہلا دیجئے اور تکلفات سارے بیہودہ ہین اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ قَالَتْ
اَوْلَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّیْنِ مِنْ شَعِیْرٍ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ بی بی صفیہ نے نقل کیا کہ کہانا دیا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعضی ازواج کے نکاح مین دو مد جو کے ستو بقدر دو سیر کے تخمینا
ہوئے تو اسیقدر کہی کہلا دیا غرضکہ اوسوقت بے تکلف جو میسر ہوا کہلا دیا یہ پلاؤ اور زردہ اور متنجن
شیرمال فیرنی وغیرہ تکلفات کا بکھیڑا کرنا اور رنج مین پڑنا لاحاصل ہے سنی مسلمان کو سنت کی پیروی
کرنا چاہیے چار جاہل خوش ہوئے تو کیا اور ناخوش ہوئے تو کیا اور وہی کہانا آگے دیا تو کیا اور
پیچھے دیا تو کیا کہانا دینے مین دو نو باتین برابر ہین اتنا فرق ہے کہ شادی سے پہلے کہانا دینا
بیہودہ اور خلاف سنت اور خلاف عقل ہے اور بعد شادی کے خدا اور رسول کی مرضی موافق
ہے اور عقل بھی یہی حکم کرتی ہے کہ شادی کی خوشی کا کہانا بعد شادی کے ہو اور شادی ابھی
ہوئی نہین کہانا پہلے سے کیون چاہیے اور شادی کے بعد بھی جو بعضے لوگ مہینے مہینے بلکہ
دو دو مہینے بلکہ برس برس روز کے بعد کہانا کرتے ہین دوسرے کا عوض پورا کرنیکو یا نام کیواسطے
یہ بھی بیہودہ ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ یَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِیْ سُنَّةٌ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ
وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہانا دینا پہلے دن کا حق ہے اور دوسرے دن کا ستو
ہے اور تیسرے دن کا مشہور ہونے کو ہے اور جسنے مشہور کرنا چاہا اللہ آپ کو رسوا کریگا اور سکو اللہ ف
یعنی جب نکاح کرلاوے تو اوس روز دستون بہاسیونکو کہانا واجبی ہے یعنی واجب یا سنت مؤکدہ
ہے پھر اوسکو دوسرے دن کہانا کہلانا یہ بھی دستور ہے یعنی سنت یا مستحب ہے بعد اسکے تیسرے دن اگر
کوئی کہانا کہلاوے تو معلوم کیا چاہیے کہ یہ فقط نام کیواسطے ہے تاکہ لوگ سنین اور مشہور کرین تو ایسے
شخص کو اللہ تعالیٰ رسوا کرتا ہے پھر شادی سے پہلے کہانا کرنا اور یہی بیہودہ ہے آمین اوسمین محض نام کیواسطے
جسکا انجام یا دہ رسوائی ہے پھر ایسا کہانا کہانا درست نہین اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

رافضی کی نسل ہے آتش پرست ✤ بغض سے اصحاب کے بیہودہ مست ✤
ہوئی عمر کے ہاتھ سے ایران گئی ✤ وہ عداوت آتی ہے دست بدست ✤ جز علی سب سے عداوت دارہے

جب خصم اُسکو نظر آیا قوی + اوسکی جورو بن گیا یہ راضی +
دین وآئین اور رسوم اسکی سہی + کین قبول اوسنے بچایا اپنا جی +

واقف ہر خواندہ اخبار ہے

المتباریان لا یجابان ولا یوکل طعامهما ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الولیمہ مین لکہا ہے کہ احمد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جو لوگ کہ بدلے پر اور نام کے لئے کہانا کرین تو اونکا کہانا قبول نکیجے اور نہ وہ اونکا کہانا کہائے ف اس زمانہ مین یہی دستور ہو رہا ہے کہ لوگ نام کیواسطے اور ایک دوسرے کے مقابلہ پر شادیون مین اور غمیون مین کہانا کرتے ہین کہ فلانے نے ایسا کیا تو ہم بہی ویسا ہی کرین بلکہ اوس سے بہی زیادہ کرین تاکہ ہمارا بہی ویسا ہی نام ہو پہر اس لحاظ کے سبب کوئی اپنا باغ بیچتا ہے کوئی مکان گرو رکہتا ہے کوئی ویسے ہی قرض لیتا ہے کوئی بہیک مانگتا ہے اور دنیا و دین دونون جہان کی آفت مین لوگ پہنستے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ ایسے لوگ کہانیکو بلاوین تو نہ جاؤ اور نہ اونکا وہ کہانا کہاؤ پہر جب وہ کہانا کہانا حرام ٹہہرا تو ایسا کہانا بدرجہ اولی حرام ہوا پہر حرام کام پر اپنا پیسا خرچنا شیطان کی برادری مین اپنے آپ کو داخل کرنا ہے پہر بہتر طریق شریعت کا آدمی کیون نہ اختیار کرے اللہم وفقنا

پانچوین رسم مُمانعۃ النساء عن النکاح الثانی یعنے بیوہ عورت کو دوسرے نکاح سے باز رکہنا کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اوسکے خویش و اقارب اوس عورت کو کنایہ یا اشارہ سے دوسرے نکاح سے باز رکہتے ہین پہر یہانتک نوبت پہنچی کہ زن و مرد سب دوسرا نکاح کرنا عیب جانتے ہین اور اگر کوئی عورت کرے تو اوسپر طعن کرتے ہین بلکہ دوسرا نکاح کرنا شرافت کے خلاف جانتے ہین پہر اگر جوان عورت کا شوہر مرجاوے اور اوسکا کوئی خبر گیران نہو اور وہ نہایت مفلس محتاج ہو جاوے اور جی اوسکا نکاح کو چاہے تو وہ بیچاری لوگون کے طعن کے ڈر سے نہین کرتی اور اصل اس رسم کی ہندؤن سے ہے کہ ہندؤن کے مذہب مین عورت کا دوسرا بیاہ کرنا جائز نہین سو وہی رسم نام کی ان مسلمانون نے اپنے ہان جاری کرلی اور نہ سمجہے کہ شرافت کسکی یہان مسلمانی ہی جاتی ہے حالانکہ یہ رسم عقل اور شرع دونو کے برخلاف ہے جسطرح اللہ تعالے نے کہانے پینے سونے جاگنے پیشاب جا ضرور کی حاجت آدمی کے واسطے بنائی ہے ویسی ہی مرد کے واسطے عورت کی خواہش اور عورت کے لئے مرد کی حاجت لگائی اسیواسطے دستور ہے کہ کواری عورت اور نوجوان مرد کے نکاح کی فکر وارثون کو جلدی اور مقدم ہوتی ہے کہ یہ جوان مرد اور کواری عورت بُرے کام کیطرف نہ متوجہ ہو جاوے تو رسوائی ہو پہر جو

عورت خاوند پاس رہے اوسکو زیادہ خواہش مرد کی ہوتی ہے اسواسطے کہ وہ اس بات سے خوب واقف ہوجاتی ہے پھر جس عورت کو شوہر نے طلاق دی یا شوہر مرگیا تو وہ عورت اگر مد لحاظ ہے تو حرام کریگی اور اگر لحاظ والی ہے تو بدکام سے شاید بچے تو مرد کا خیال تو البتہ اوسکے دلمین رہتا ہے اور مردون کی آواز سنا اور صورتین دیکھنا اوسکو خوش آتا ہے اور اس سب کا علاج یہی ہے کہ دوسرا نکاح کرے بڑے تعجب کی بات ہے کہ جب عورت مرجاوے تو مرد دوسری عورت سے نکاح کرلے اور ملعون نہو اور اگر عورت بے شوہر رہجاوے تو دوسرا شوہر کرنیسے ملعون ہو اور طرفہ یہ کہ کواری لڑکی کے نکاح مین دیر ہونا معیوب سمجھین اور جوان عورت کا بیوہ رہنا قباحت سمجھین حالانکہ جو قباحت اوسمین ہے وہی قباحت بلکہ اوس سے زیادہ اسمین ہے سبحان اللہ مینہہ سے بہاگنا اور پرنالے کے نیچے کھڑے ہونا ایسے ہی عقلمندون کا کام ہے چرا نباشد اگر کچھہ عقل ہوتی تو خدا اور رسول کے فرمانیکو گیون نہ لحاظ کرتے قال اللہ تبارک وتعالی وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ بقر مین اور جب طلاق دی تمنے عورتون کو پھر پہنچ چلین اپنی حدت تک تو اب نہ روکو اونکو کہ نکاح کرین اپنے خاوندون سے جب راضی ہوجاوین موافق دستور کے یہ نصیحت ہوتی ہے اوسکو جو کوئی تم مین اللہ پر یقین رکھتا ہے اور قیامت کے دن پر اسمین صفائی زیادہ ہے تمہارے لئے اور ستھرائی بہت اور اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے ف عدت مقرر ہے تین حیض یا تین مہینے تک سو جس عورت کو شوہر طلاق دے وہ عورت اگر عدت کے بعد کسی سے شرع کے دستور موافق نکاح کرنا چاہے تو اوسکے والیون کو یہ حکم ہے کہ اوسکو دوسرے نکاح سے نہ روکین اگر وہ خدا پر اور قیامت پر یقین رکھتے ہین اسواسطے کہ یہ خدا کا حکم ہے اگر اسکے برخلاف کرینگے تو قیامت کو سزا پاوینگے بعد عدت کے اس دوسرے نکاح مین صفائی زیادہ ہے کہ وہ زنا سے بچے اور ستھرائی بہت ہے کہ برے خیالون سے دل بھی ستھرا رہے اور اسمین اور بہت خوبیان ہین کہ اللہ تعالی جانتا ہے اور تم نہین جانتے اس آیت مین اللہ صاحب نے کئی طرح سے دوسرے نکاح کا

فرض اجب اب کرے تو کیون ادا + اور زکوٰۃ مال دے تیری بلا +
اور جہاد و حج سے تجکو کام کیا + ردلیا اب جنتی تو ہوگیا +

خوب چوکیا نشہ کا تارے

تقید کیا اول یہ کہ والی وارثونکو فرمایا کہ دوسرے نکاح سے نہ روکو تو والیونکو چاہیئے کہ اوسکو اور ترغیب دلاوین دوسرے یہ فرمایا کہ یہ نصیحت ہے اوسکے واسطے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان کہتا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اس نصیحت کو نمانے اور بُرا جانے تو وہ اللہ پر اور قیامت پر یقین نہین کہتا ہی یعنی مسلمان ہی نہین اور نصیحت ماننے کے یہی معنی ہین کہ اوس نصیحت کے موافق کرنے لگے تیسرے یہ فرمایا کہ آمیز سہرائی ہے جو شخص اسکو عیب جانے وہ گویا گندہ ناپاک ہے کہ سہرائی چھوڑ کر ناپاک کیطرف جاتا ہے چوتھے یہ فرمایا کہ اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے تو جو شخص یون جانے کہ دوسرے نکاح کرنے مین بُری بُری قباحتین ہین تو وہ شخص گویا آپ کو زیادہ دانا جانتا ہے پھر معاذ اللہ اوسکے ایمان کا کیا ٹھکانا قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِهٖ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نور مین اور بیاہ دو رانڈونکو اپنے اندر اور جو نیک ہون تمہارے غلام اور لونڈیان اگر وہ مفلس ہونگے اللہ اونکو غنی کریگا اپنے فضل سے اور اللہ سمائی والا ہے سب جانتا

ف یعنی جو عورتین تمہارے اندر برادری مین رشتہ نالے مین بیوہ ہو جاوین اور خاوند مر جاوے تو اونکو ایسمین برادری مین بیاہ دو اور جو غلام لونڈی نیک ہون کہ بیاہ لیے سے معزور نہو جاوین تمہارا کام چھوڑ دین اونکا بھی نکاح ایک دوسرے سے کر دو اور جب تم اون رانڈونکو بیاہ دوگے تو اللہ اونکو اپنے فضل سے غنی کر دیگا محتاجی اور افلاس اونکا جاتا رہیگا اللہ کے ہان کچھ کمی نہین وہ بڑا سمائی والا ہے اور وہ سبکا حال جانتا ہے کہ فلانے کو محتاجی اور افلاس ہے اور فلانے کا بی نکاح کو چاہتا ہے اور فلانیکا نہین چاہتا اس آیت مین بھی کئی طرح پر تقید دوسرے نکاح کا نیکو ثابت ہوتا ہے اول یہ کہ بیوہ کے والیونکو حکم دیا کہ تم بیاہ دو اپنی رشتہ مند بیوہ قوم رانڈونکو تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ ضرور نہین کہ جب بیوہ خود درخواست کرے تب اوسکا دوسرا نکاح کیا چاہیئے بلکہ والیونکو چاہیئے کہ خود اوسکے نکاح کی تدبیر کرکے موافق شریعت کے اوسکی اجازت لے لین اسواسطے کہ وہ عورت خصوصاً اس ملک مین بسبب شرم کے یا شرم کے ہرگز اپنے آپسے درخواست دوسرے نکاح کی نکریگی دوسرے یہ کہ فرمایا کہ محتاج بیوہ عورت کو اللہ تعالیٰ دوسرا نکاح کرنیسے غنی کر دیگا تو معلوم ہوا کہ دوسرا نکاح بیوہ عورت کو کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت پسند ہے کہ اوسکے سبب اللہ تعالےٰ

اوس گدہے کے ہین یہ شیطان ناہین ✦ فکر ہو دانس ذرا انکو نہین ✦ خواب دیکہا خرنے سبزہ زار ہے۔
کیا نبی ہین وارث خلد برین ✦ ہے انہین اس خر کے کہنے کا یقین ✦

کی رحمت اوسکیطرف متوجہ ہوتی ہے کہ محتاج عورت غنی ہوجاتی ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ باوجود فقر وغیرہ مانع کی بہی توکلاً علی اللہ نکاح ثانی کردیا چاہیے اور یہ جو فرمایا کہ غنی کریگا اللہ اپنے فضل سے تو اس سے دریافت ہوا کہ نکاح کرنیوالے پر خاص رحمت الٰہی نازل ہوتی ہی اسواسطے پیغمبر صاحب نے بہی بیوہ کے دوسرے نکاح کی تقید کی لَخَرَّجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْھَا الصَّلٰوۃُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَھَا کُفْوًا ترجمہ مشکوٰۃ کے باب تعجیل الصلوٰۃ مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تین کام مین دیر نکیجیو نماز مین جب وقت آجاوے اور دیر نکیجیو جنازہ کی نماز مین جب جنازہ موجود ہوجاوے اور دیر نکیجیو بیوہ عورت کے نکاح کرنے مین جب اوسکا جوڑ ملجاوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت قابل نکاح کے بیوہ ہوجاوے اور کوئی اوسکے میل موافق مرد نکاح کیواسطے ملجاوے تو ایمان دار آدمی کو چاہیے کہ اوسکا نکاح کردینے مین ہرگز دیر نکرے اور دیر کرنا ایسا برا جانے کہ جیسے جنازہ پڑا رکہنا یا نماز مین دیر کرنا معیوب ہے اور مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے اوپر اسبات کو لازم کرلے جہان کہین کوئی عورت بیوہ ہو تو جسطرح ہو اوسکا نکاح کرادے اسواسطے کہ خدا اور رسول کے نزدیک یہی یون ہی ہی اور عقل صحیح مین بہی اسیطرح آتا ہے اور سب مسلمانون کی ولایتون مین اب بہی یہی جاری ہے کہ بیوہ عورتون کا نکاح جلدی سے کرتے ہین اور آگے بہی یہی دیہ جاری تہا اگلی سب بیبیان پیغمبر زادیان اسیطرح کرتی آئی ہین چنانچہ حضرت رقیہ پیغمبر خدا صلعم کی بیٹی ابولہب کے بیٹے عتبہ کے نکاح مین تہین اوسکے بعد حضرت عثمانؓ سے اون بی بی کا نکاح ہوا اور حضرت ام کلثوم دوسری بیٹی پیغمبر خدا صلعم کی پہلے ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ کے نکاح مین تہین اوسکے بعد دوسرا نکاح اونکا حضرت عثمانؓ سے ہوا اور حضرت فاطمہ کی بیٹی بی بی ام کلثوم پیغمبر خدا صلعم کی نواسی پہلے حضرت عمرؓ کے نکاح مین تہین جب اونکی وفات ہوئی تب حضرت کلثوم نے حضرت جعفرؓ کے ایک بیٹے عون سے نکاح کیا جب عون مرگئے تب جعفر کے دوسرے بیٹے محمد نے اون سے نکاح کیا جب وہ بہی مرگئے جب حضرت جعفر کے تیسرے بیٹے عبداللہ نے اونسے نکاح کیا اور بی بی امامہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نواسی حضرت زینب کی بیٹی کہ حضرت فاطمہ کے بعد حضرت علیؓ کے نکاح مین تہین بعد حضرت علیؓ کی وفات کے اونہون نے حضرت

لوگ جانتے ہین یہ بیٹا ناخلف + ترک کر بیٹھا یہ سب رسم خلف +
آبرو اوسکی مین آجاوے حرف + پھر بھی صاحب سے جو ہو منحرف +

قوم کی آنکھون مین ناہموار ہے -

علی کی وصیت کے بموجب مغیرہ بن نوفل سے نکاح کیا اور یہ حضرت عائشہ صدیقہ کے سب کے بیان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی تہین کہ کسیکا ایک خاوند مرچکا تہا کسیکا دوسرا خاوند بہی مرچکا تہا اور کسیکا تیسرا بہی اسکے بعد حضرت سے نکاح ہوا تہا یہ حال ہی حضرت کی بیٹیون اور نواسیون اور بیبیون سیدانیون کا اور سوا اونکے ایک بی بی ام رومان تہین پیغمبر خدا صلعم کی ساس کہ پہلے عبداللہ بن منجرہ کے نکاح مین تہین پہر دوسرا نکاح اونہون نے حضرت ابوبکر صدیق سے کیا کہ اونسی بی بی عائشہ صدیقہ اور عبدالرحمن پیدا ہوئے اور بی بی اسما بنت عمیس کہ پہلے جعفر ابن ابیطالب کے نکاح مین تہین اونکے بعد حضرت ابوبکر سے نکاح ہوا کہ محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے بعد حضرت ابوبکر کے حضرت علی سے اون بی بی نے نکاح کیا یہ حال ہے بزرگ شیخانیونکا جنسے شرافت کی بنیاد ہی پہر جو کوئی اونکی کام اور رسم اور عادات کو برا جانے اوسکے ایمان مین نقصان ہے، اور اشراف نہین وہ کمینا ہے اسواسطے کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی برابر کسیکی عزت اور آبرو نہین اور اونسے زیادہ عزت کیسکو نہین اور حضرت کی بیٹیون اور نواسیون کا اور حضرت کے یارونکی عورتونکا یہی دستور رہا کہ جب خاوند مراتب اور کرلیا اگر یہ بات معاذاللہ بے عزتی کی ہوتی تو خدا اور رسول کیون منظور اور روا رکہتے تو اب جو شخص بیوہ کے دوسرے نکاح کو عیب جانے اور بے عزتی سمجہے وہ مسلمان نہین مردود کافر ہے کہ جو بات پیغمبر خدا نے اپنے گہر مین گوارا کی اوسکو یہ بے عزتی بتاتا ہے گویا اپنی بیٹیون بیبیون اور عورتونکو حضرت کی بیٹیون اور بیبیون سے اچہا جانتا ہے تو ایسے شخص کو چاہئے کہ اپنے آپکو شیخ سیدانی اشراف قوم سے خارج نکرے بلکہ آپکو راجپوت راٹہور کہلاوے اسواسطے کہ مسلمانون کے بزرگون کی ان اور مسلمان کے ملک مین اور مسلمانونکی کتاب قرآن و حدیث کی رو سے یہ رسم جاری ہے پہر جو کوئی اوسکو برا جانے گویا وہ خدا اور رسول کے حکم کو اور اونکے صحابون کو جنسے شرافت پائی بدجانتا ہے اور ہندو بہی رسم کو نیک جانتا اور اختیار کرتا ہے پہر وہ مسلمان کاہیکا اور حضرت کے بعد حضرت کی بیبیون نے جو اور کسی سے نکاح نکیا تو اسکا یہ سبب تہا کہ آدمی دو طرح پر ہین ایک مسلمان دوسرے کافر سو مسلمان کو اللہ تعالی نے یہ فرمایا کہ ازواجہ امہتہم یعنے بیبیان پیغمبر کی مائین ہین مسلمانون کی اور ماکا نکاح بیٹے کے ساتہہ درست نہین ما سواسطے کسی مسلمان کے اونکا نکاح نہوا باقی رہے کافر سو کافر کسی مسلمان عورتون کا نکاح نہین جائز اسواسطے یہ بات حضرت کے ازواج کیواسطے مخصوص تہی

۱۸۶

الف

اور غزا کی بھی اد اسنت ہوئی ✦ بعد عمر کے اس سے یہ ہمت ہوئی ✦
یہ سوا اسلاف سے جرات ہوئی ✦ توپ اور بندوق کی شدت ہوئی ✦ اسے سلف مین تیر اور تلوار ہے

اگر کوئی اور بھی اپنے آپ کو ایسا سمجھے اور اپنی جورو بیٹی بہنون کا دوسرا نکاح ہونا عیب جانے تو وہ گویا اپنی آپ کو پیغمبر کے برابر جانتا ہے اور در پردہ دعوی پیغمبری کا رکھتا ہے استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ خدا جہالت سے سب مسلمانون کو پناہ مین رکھے چھٹی رسم فی النوحۃ والاحداد ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو لوگ خصوصا اوسکے رشتہ مند چلا کر رولتے ہین اور عورتین پیٹتی چلاتی ہین پہر جو عورت ماتم پرسی کو آتی ہے وہ بھی اونکے پیٹنے چلانے مین شریک ہوتی ہے پہر کسیکے ہان تین دن کسیکے ہان سات دن کسیکے ہان دس دن کسیکے ہان چالیس دن کسیکے ہان چھ مہینے مہینے تک یہی معمول رہتا ہے کہ عورتین حلقہ باندہ کر کہڑی ہوتی ہین اور ایک عورت اوس مردہ کے بیان کرتی جاتی ہے کہ فلانا ایسا اور ایسا تھا تو وہ سب عورتین اپنی زانو اور منہہ پر تماچے مارتی ہین اور ہائے ہائے کرتی جاتی ہین اور بعضون کے ہان صرف اسقدر ہوتا ہے کہ ہر صبح و شام عورتین اکٹھا بیٹھ کر چلا کر روتی ہین پہر کسیکے ہان چالیس دن اور کسیکے ہان چھ مہینے تک کسی کے ہان برس روز تک کسیکے ہان دو برس تک یہی بات جاری رہتی ہے جتنے دنون جسقدر یہ نوحہ زیادہ ہوا سیقدر اوسمین اون لوگون کی تعریف ہوا اور اگر نہو تو بعضے خاندان کی عورتین طعن کرتی ہین کہ فلانے کے ہان فلانے کی موت کی کچھہ قدر نہوئی اور کچھہ غم نہوا اور بموجب حکم خدا اور رسول کے نوحہ کرنا یعنی چلا کر رونا اور پیٹنا اور مردے کے اوصاف اسیطرح پر بیان کرنا حرام ہے اور احداد کہتے ہین سوگ مین بیٹھنے کو یعنی اچھے کپڑے نہ پہنا اور خوشبو نہ لگانا سرمہ نہ لگانا کسیکی شادی مین شریک نہونا اپنے مکانون مین بیٹھے رہنا سو شریعت کی رو سے جس عورت کا خاوند مرجاوے تو اوسکو چاہیئے کہ چار مہینے اور دس دن تک اپنا سنگار نہ کرے بعد اوسکے اوسکو منع نہین اور اوسکے گہر کی نامحرم رشتہ والی عورتین اگر تین دن تک اپنا سنگار کرین تو مضائقہ نہین تین دن سے زیادہ اونکو سوگ مین بیٹھنا منع ہے سو اسکے برخلاف اب یہ رسم ہوگئی ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اوس گہر کے سب لوگ سوگ مین رہتے ہین اور جس عورت کا شوہر مرے پہر وہ کبھی رنگین سرخ کپڑے اور زنہ وغیرہ زیور جو شوہر والی عورتین پہنتی ہین وہ نہین پہنتی اور خوشبو نہین لگاتی اور اوس گہر مین بوریا فرش وغیرہ بچھا کر عورتین اوسی پر رہا کرتی ہین پہر بعضون کے ہان چالیس دن تک اور بعضون کے ہان چھ مہینے تک اور بعضون کے ہان برس روز تک وہ فرش بچھا رہتا ہے گویا اوسکو سوگ اور غم

دار جس کا فرنے نیزہ کا کیا + چبھین کر نیزہ وہین اوسکو چڑا +
آپ جہٹ پٹ لوسکی گھوڑے پہ چڑہا + وار شمشیر و سپر کرنے لگا + اک تنکا دو دو کا چبا رہے

کی علامت مقرر کیا ہی پھر یہانتک نوبت پہنچی ان دونون مین کسیکا نکاح یا خطبہ نہین کرتے اور دوست آشنا رشتہ ناتے کے مرد اور عورتین اوسکے ہان جمع ہوا کرتی ہین اور مدت تک اوسکی ماتم پرسی کیا کرتے ہین اور ماتم پرسی کی حقیقت اتنی ہی ہی کہ جب کسیکا کوئی مرجاوے تو اوسکے دوست آشناؤن رشتہ مندونکو چاہیے کہ اوسکے پس ماندونکو تسلی اور دلاسا دین اور سمجھاوین کہ صبر کرو سو اسکے برخلاف عورتین جو کسیکے گھر ہوتون پاس ماتم پرسی کو جاتی ہین تو اونکو بھی رولاتی پٹاتی ہین اور آپ بھی روتی پیٹتی ہین اور مرحوم جاتے ہین تو صرف دستور رواج کے موافق اون لوگونکے دکھلانیکو کچھہ فاتحہ وغیرہ پڑہتے ہین اور اوس فاتحہ سے اونکو مردکے واسطے ثواب منظور نہین ہوتا صرف اوسکے پس ماندون رشتہ مندون کی خوشی منظور ہوتی ہی اگر ثواب منظور ہوتا تو کبھی اپنے گھر یا اکیلے تنہائی مین بیٹھہ کر کے بھی اوسکو ثواب بخشتے اور اب اگر کوئی اکیلے اپنے گھر بیٹہ کر اوس مردکو سو قرآن کا ثواب بخشے مگر اوسکے رشتہ مندونکے پاس جاکر فاتحہ مروجہ نہ پڑہے تو وہ رشتہ مند ناخوش ہوتے ہین تو اب صرف یہ رسم ٹھہر گئی کچھہ ثواب منظور نہا غرضکہ ماتم پرسی کا مضمون برہم ہو گیا اور فاتحہ مقصود اصلی ہو گئی اور ماتم پرسی بھی تین روز بعد حرکت لغو اور بیہودہ ہے اور اب دستور یون پڑ گیا کہ مہینے مہینے اور برس برس روز کے بعد بھی لوگ ماتم پرسی کو جاتے ہین اور خوشی مین غم یاد دلاتے ہین سو یہ رسم سب بیہودہ ہین اور اسطرح رونا اور مطلق پیٹنا اور ایسے سوگ مین بیٹھنا خدا اور رسول کے حکم کے خلاف ہے قال اللہ تبارک وتعالی یاایھا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ ان اللہ مع الصبرین ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ بقر مین کہ اے مسلمانو قوت پکڑو صبر سے اور نماز سے بیشک اللہ ساتھہ ہے صبر کرنیوالون کے ف جب کوئی خویش و قریب مرجاتا ہے یا اور کچھہ مصیبت پڑتی ہی تو آدمی گھبرا جاتا ہے رونا چلانا بے صبری کے کام کرنے لگتا ہے سو فرمایا کہ جب کچھہ مصیبت پڑے تو صبر سے قوت پکڑی یعنی صبر کرو اور اللہ کی تقدیر پر راضی رہو اور فرمایا کہ واویلا مت کرو بلکہ اللہ ہی کیطرف رجوع کرو اور نماز مین مشغول ہو جاؤ تاکہ اللہ کی رحمت تم پر متوجہ ہو اسواسطے کہ جو لوگ صبر کرتے ہین اللہ اونکے ساتھہ ہی پھر لاحاصل رونا پیٹنا سوگ مین بیٹھنا اللہ کا ساتھہ چھوڑنا ایمان داری سے بعید ہے اور ایمان دارون کی یہ بات ہے کہ مصیبت مین صبر کرنا اور نماز کیطرف دھیان لگانا قال اللہ تبارک وتعالی وبشر الصبرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ

اوس لڑائی مین کوئی کافر نتہا ✦ جو نہ گولی سے مرا زخمی ہوا ✦
مار کا اور پٹ کا نقشہ کہلا ✦ تہی نہ وہ بندوق تہا قہر خدا ✦ وہ حمیم مومنین غفار ہے

قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ بقر مین اور خوشی سناؤن صبر کرنیوالون کو کہ جب اونکو پہنچے کچہہ مصیبت کہین ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اوسکی طرف پہر جانا ہی ایسے لوگ اونہین پر شاباشین ہین اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر یعنی جو لوگ مصیبت مین یہ بات کہین کہ ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اوسنے پیدا کیا اور وہی کہانے پینے کو دیتا ہی اوسکو ہمیشہ ہی جو چاہے سو کری اوسکے کام مین ہمکو دم مارنے کی مجال نہین اور ایک روز آخر ہم سب اوسکی طرف پہر جاینگے کہ مرینگے اور حشر نشر ہوگا سو ایسے لوگونکو اے پیغمبر خوشخبری سنا کہ اللہ اسبات پر اونکو شاباشی دیتا ہے اور اللہ کی مہربانی اونپر ہے اور وہی لوگ نیک راہ پر ہین پہر جو شخص برخلاف اسکے مصیبت مین صبر نکرے اور پیٹے چلاوے ہائے ہائے کرے اور کہے کہ ہائے فلانیکی موت ابہی سے آگئی اور اوسنے کچہہ دنیا کا فائدہ نہ اوٹہایا اور کیا خدا کو اوسکو مارنا تہا اور ہمکو خدا نے رنج مین پہنسایا غرضکہ ایسی ہی خرافاتین بکے اور بے صبری کے کام کرے تو اوسکو سخت برخلاف شاباشی کے پہٹکار اور برخلاف رحمت کے غضب چاہیے کہ وہ نیک راہ پر نہین بلکہ بہکا ہوا ہے قال اللہ تبارک وتعالی مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حدید مین کہ کوئی مصیبت مین نہین پڑا ملک مین اور نہ اب تم مین جو نہین لکہی ایک کتاب مین اس سے پہلے کہ پیدا کرین ہم اوسکو دنیا مین بیشک یہ اللہ پر آسان ہے تاکہ تم افسوس نکرو اوسپر جو فوت ہوا تمسے اور نہ یہ بہو اوسپر جو ہمکو اوسنے دیا اور اللہ نہین چاہتا کسے اترانے بڑائی مارنے کو ف یعنی جتنے خوشی اور غم کے اسباب ہین سبکا حال اونکے دنیا مین پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ کے ہان کتاب مین لکہا ہی پہر جسکو کچہہ آفت پہنچے خواہ وہ آفت عام ہو جیسے وبا اور قحط وغیرہ خواہ آفت خاص ہو جیسے کسیکا کوئی مرگیا اور کچہہ آفت پہنچی سو وہ سب پہلے ہی سے تقدیر کی کتاب مین لکہی تہی ٹلنے والی نہ تہی پہر جو مصیبت پہنچے تو آدمی کو غم کرنا نچاہیے اور جو کچہہ مل گیا اور خوشی ہوئی تو اوسپر بہولنا نچاہیے کہ ہم ایسے ہین کہ ہمکو یہ ملا اور ہمارے واسطے ایسا ہوا اسواسطے

جنگ آگرے جو اسمعیل نے + سیکڑوں کا فرد ہان کشتہ ہوئے +
دس مسلمانوں سے وہ ایسا لڑے + کہ دیے بس پاسوارون کے پرے +

راکب اور مرکب کی گولی پار ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ کو اترانے والے اور بڑائیاں مارنے والے اچھے نہیں آتے اور بری معلوم ہوتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب کوئی مرجاوے تو یہ جانے کہ اسکی تقدیر میں اتنی ہی عمر تھی اب افسوس کرنا اور چلانے پیٹنے سے کیا ہوتا ہے وہ مردہ تو ہرگز ہرگز جینے کا نہیں اور پھر اوس روئے پیٹنے چلانے سوگ کرنے پر فخر کرنا اللہ کی درگاہ سے مغضوب ہونا ہے کہ اللہ تعالیٰ اترانے والے فخر کرنیوالے کو دوست نہیں رکھتا اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَلنَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکا، علی المیت میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوسعید خدری نے نقل کیا کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چلانے والی عورت پر اور سننے والے پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نوحہ کرنیوالی عورت اور سننے والے دونو ملعون ہیں اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ بِھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِہٖ اَوْ یَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نہیں سنتے ہو کہ اللہ تعالیٰ عذاب نہیں کرتا آنکھ کے آنسو نکلنے پر اور نہ دل کے غم پر مگر عذاب کرتا ہے اسکے سبب اور اشارہ اپنی زبان کیطرف کیا یا رحم کرتا ہے اور مقرر عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے اوپر صرف یعنی دلمیں غم ہونا اور آنکھ سے آنسو نکلنا یہ آدمی کے اختیار میں نہیں پھر اگر کوئی شخص مرگیا اور کسیکو غم ہوا اور آنکھ سے آنسو نکلے تو کچھ مضایقہ نہیں مگر ہان زبان سے اگر کچھ اللہ کی شکایت کی یا اوس مردے کے بیان کئے تو البتہ عذاب ہوگا اور اگر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور صبر کیا تو اللہ رحم کریگا اور مرنے کے بیان کرنے اور اوسکے اوصاف بیان کرنے سے صرف ان لوگون ہی پر عذاب نہیں بلکہ اوس مردے پر بھی عذاب ہوتا ہے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ بیان کرکے پیٹنے چلانے والیان اور وہ مردہ دونو عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعٰی بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ

سید احمد کو یہی وہ رتبہ ملا + لاش کا اونکی نہین پایا پتا +
ورنہ اندونو کو کا فر بے حیا + کھینچتے اور کہتے رسوا جا بجا +

دوست کی ذلت سے حق کو عار ہے۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے ہمارے گروہ مین سے جو تمانچے مارے اور گریبان پھاڑے اور چلاوے جاہلیت کا سا چلانا ف ہمارے حضرت سے پہلے جاہلیت کا وقت تھا اوسوقت مین کافرون کا دستور تھا کہ کوئی مرتا تو عورتین چلا کر روتی تھین اور پیٹتی تھین اور مردے کے بیان کرتی تھین سو فرمایا کہ جو ایسے کام کرے وہ ہمارے گروہ مین نہین یعنی مسلمانون مین داخل نہین اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِّنَ الْحَالِقَۃِ وَالصَّالِقَۃِ وَالْخَارِقَۃِ

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابی بردہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بیزار ہون اوس سے جو سر کے بال مونڈے اور چلا کر روے اور گریبان پھاڑے ف یعنی کسیکو غم اور مصیبت مین جو کوئی اپنے سر کے بال نوچے اور آواز سے روے اور کپڑے پھاڑ ڈالے اوس سے مین بیزار ہون پھر جس سے پیغمبر بیزار ہون وہ مسلمان کاہیکا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ لَا یَتْرُکُوْنَھُنَّ فَذَکَرَ مِنْھَا النِّیَاحَۃَ وَقَالَ النَّائِحَۃُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِھَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلَیْھَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو مالک الاشعری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتین میری امت مین کفر کی باتون مین سے ہین لوگ اونکو نہین چھوڑتے سو ذکر کیا اونمین چلا کر رونے کو اور فرمایا کہ چلا کر رونے والی عورت نے جو توبہ نکی اپنے مرنیسے پہلے تو کھڑی کیجاویگی قیامت کے دن اور اوسکا پیراہن ہوگا چیڑہ کے تیل کا اور اوڑھنی خارش کی ف یعنی جو عورت دنیا مین مردون پر نوحہ کیا کرتی ہی اور اوس نے اس سے توبہ نکی اور مرگئی تو روز قیامت کو اللہ تعالیٰ اوسکو خارشی کریگا اور چیڑہ کے تیل کا پیراہن اوسکو اوڑہایا جاویگا تاکہ دور سے خوب جلے اور خارش کے سبب سے اور زیادہ پاوی معاذ اللہ جسکا کام کے سبب دنیا مین کچھ فائدہ نہین بلکہ اوس سے مردے کو عذاب ہو اور قیامت کے روز اوسکو عذاب ہو کیا برا کام ہی اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْہِ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ مغیرہ بن شعبہ نے

ہے لڑائیمین جو سر کٹنے کا ڈر ✦ گھر کا جھگڑا اور تلافی مال و زر ✦
گر تو اس طرح کا گانا نہ کر ✦ لو مری بیبی ہو گی یہ اپنے گھر ✦ پیشوا بیٹھا چھپا در غار ہے۔

عورت کے صفات جو عورتوں کو کرنا چاہیے
کیون نہ ہو دوزخ کی آگ کے کلام
عورتین اونکی کتابین سب نام
کذب سے بہتان سے بیہودہ کلام ہے
غرق کر دیتا اوسے دریا کے بیچ

جن مسلمانون کو نہین فوق وہ مسلمان ہی نہین نزد خدا
نار و فرقت مین اگر مردہ رہا
عمر تک چیختا رہا تو کیا ہوا
ایکدن مرنا اوسے ناچار ہے

۱۹۲

نقل کیا سنا مینے پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرماتے تہے کہ جس مردہ پر کہ نوحہ ہوا عذاب کیا جائیگا اوسسے اوسی بات پر اوس مردہ کو قیامت کے دن ف یعنی جو بات بیان کرکے عورتین چلاتی پیٹتی ہین وہی بات قیامت کے روز فرشتے کہہ کہہ کر عذاب کرینگے کہ ایسا تہا اور ایسا تہا اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ بَاکِیْھِمْ فَیَقُوْلُ وَاجَبَلَاہُ وَاسَیِّدَاہُ وَنَحْوُ ذٰلِکَ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکَیْنِ یَلْھَزَانِہٖ وَیَقُوْلَانِ اَھٰکَذَا کُنْتَ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ مینے سنا پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرماتے تہے کہ جو مردہ مرے پہر کہڑا ہووے اونمین کوئی رونیوالا سو کہے کہ ہاے میرے پہاڑ اور اے میرے سردار اور اسیطرح کی باتین کہین تو متعین کرتا ہے اللہ دو فرشتے اوسکے لئے کہ وہ اس مردے کی چھاتی پر گھونسے مارتے ہین اور کہتے ہین کہ کیا تو ایسا تہا ف یعنی جو بیان کرکے عورتین یہان پیٹتی ہین وہی بات کہکر فرشتے اوس مردے پر عذاب کرتے ہین تو ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے مردونکو عذاب سے بچاوین اور کبھی پیٹنے چلانے بیان کرنے نہ دین اور اپنے واسطے بہی وصیت کر دین کہ ہماری موت مین کوئی ایسی حرکتین نکرے اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَکَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ یَضْرِبُھُنَّ بِسَوْطِہٖ فَاَخَذَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ مَھْلًا یَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ اِیَّاکُنَّ وَنَعِیْقَ الشَّیْطٰنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّہٗ مَھْمَا کَانَ مِنَ الْعَیْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَۃِ وَمَا کَانَ مِنَ الْیَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّیْطٰنِ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکہا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ مرین بی بی زینب پیغمبر خدا صلعم کی بیٹی تو روئین عورتین چلا کر تو حضرت عمرؓ اونکو مارنے لگے اپنے کوڑے سے تو علیحدہ کر دیا اونکو پیغمبر خدا صلعم نے اپنے ہاتہ سے اور فرمایا کہ رہ اے عمر پہر فرمایا عورتون کو کہ بچو شیطانی آواز سے پہر فرمایا کہ جو کچہہ ہووے آنکہہ سے اور دل سے سو وہ اللہ عزوجل کیطرف سے ہے اور رحمت کی قسم سے ہے اور جو کچہہ ہووے ہاتہہ سے اور زبان سے سو شیطان کی طرف سے ہے یعنی اگر دل سے غم ہو اور آنکہہ سے آنسو نکلین تو اوسکا مضائقہ نہین بلکہ اس مین اوس کا اختیار ہے

رحم ہے یا قہر ہے یا مار ہے
اس سے کیا زیادہ تجھ پر کار ہے

دین کے حق مین حمیت چل کے کر ✦ دنیا رون کی عیست چل کے کر ✦
تیز رونے پر طبیعت چل کے کر ✦ مرد بن جا آدمیت چل کے کر ✦ کیا گرفتار زن مکار ہے۔

نہین سو یہ اللہ کیطرف سے رحمت ہے مگر ہاتھہ سے پیٹنا اور زبان سے بیان کرنا اور چلانا یہ شیطان کے بہکانیسے ہی کہ شیطان یہ بات دلمین ڈالتا ہے اور چلا کر رونے کی آواز شیطانی آواز ہی اس سے مسلمان کو بچنا چاہیے پھر کوئی مرد ہو کسیکے واسطے ایسے کام کرنا نہین درست خواہ پیغمبرزادہ ہو یا امام یا امام زادہ ہو یا عوام مسلمانون سے ہو اور جو کوئی چلا کر روے یا پیٹے یا بیان کرے وہ شیطان کے پھندے مین پھنسا ہے اوسکو باز رکھنا چاہیے اگر کہنے سے نہ مانے تو مقدور چلے تو ماننا چاہیے اور مقدور نہ چلے تو ایسی جگہہ جانا نہ چاہیے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ ط

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس جنازہ کے ساتھہ جانے سے جسکے ساتھہ نوحہ کرنیوالی عورت ہو ف یعنی جنازہ کے ساتھہ جانا دفن کرنے کو سنت ہے لیکن اوس جنازہ کے ساتھہ جانا منع ہے جسکے ساتھہ پیٹنے والی عورت ہو جیسے دعوت کہانیکو جانا سنت ہے مگر جس دعوت مین راگ باجا ہو وہان جانا منع ہے۔

اَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّوَائِحَ يُجْعَلْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَفَّيْنِ فِيْ جَهَنَّمَ صَفٌّ عَنْ يَمِيْنِهِمْ وَصَفٌّ عَنْ يَسَارِهِمْ فَيَنُحْنَ عَلٰى اَهْلِ النَّارِ كَمَا تَنُوْحُ الْكِلَابُ

ترجمہ طبرانی نے ذکر کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پیٹنے والیان بنائی جاوین گی دو قطارین دوزخ مین ایک قطار داہنی طرف اور ایک قطار بائین طرف تو نوحہ کرین گی دوزخیون پر جیسے روتے ہین کتے ف یعنی یہ عورتین دوزخ مین جاوینگی اور اونکی آواز کتون کی سی ہو جاویگی اور جیسے دنیا مین یہ مردون پر پیٹنا چلایا کرتی تہین وہان دوزخیون کیواسطے پیٹین گی ادہر اودہر اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ الَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهٗ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ جب مرحسن حضرت علی کے پوتے یعنی من سنی تو کھڑا کیا اوسکے

مرد کو رشتہ سپر تلوار ہے
عاشق و عیاش ہر زردار ہے
۱۹۳

جان کندن کا نہین غازیکو ڈر ✦ مثل خادم منکر اسکو آنکر ✦ مستفیض رحمت غفار ہے۔
داخل جنت کی دیتا ہے خبر ✦ روح لیجاتا ہے اوسکی عرش پر ✦

عورت نے خیمہ اونکی قبر پاس ایک سال بہر بہر اوٹھایا تو سنا ایک پکارنیوالا کہتا ہی کہ سن لو کیا بھلا پا لیا جو کھویا تھا بہر جواب یا اوسکو دوسرے نے کہ نہ پایا بلکہ ناامید ہو کر لوٹ گئے ف یعنی غیب سے آواز آئی کہ جس مردکے غم مین برس روز اوسکی قبر پاس بیٹھی رہی اوسکو تو پایا ہی نہین آخر کو اوس سے ناامید ہو کر گھر کو پھر گئی اسیطرح اگر ہزار برس تک اوسکے غم مین رہو تو وہ مردہ تو پھر آنیکا نہین زیادہ سوگ مین بیٹھنا اور بہت غم مین رہنا لاحاصل ہے اسقدر آدمی خدا ہی کی عبادت کرے رائگان غم کرنا بیفایدہ ہے

عَنْ زَيْنَبَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةُ خَلُوقٍ أَوْ غَيْرِهِ فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ بی بی زینب نے نقل کیا کہ مین گئی بی بی ام حبیبہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ پاس جب مرا تھا ابو سفیان اون بی بی کا باپ تو اونہون نے منگائی خوشبو کہ اوسمین زردی زعفران کی تہی یا اور کچھ سو لی اپنے منہ پر پھر فرمایا کہ قسم خدا کی مجکو کچھ خوشبو کی حاجت نہین سوا اسکے کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرماتے تہے کہ حلال نہین اوس عورت پر جو ایمان رکہے خدا پر اور قیامت کے دن کہ سوگ مین بیٹھے کسی مرد کے تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ سوگ مین رہنا بہائی کے باپ کے چچا کے ماموں کے بہانجے بہتیجے کے کسیکے واسطے ہو حرام ہی مگر ہان اپنے شوہر کیواسطے چار مہینے دس دن درست ہی اوسکے بعد پھر حرام ہے اور مرد کیواسطے سوگ مین رہنا کہین سے درست نہین پھر یہ جو عورتین اور مرد مدتہا تک سوگ مین رہا کرتی ہین کہ کوئی سرخ کپڑا نہ پہنے سرمہ نہ لگاوے پان نہ کہاوے خوشبو نہ لگاوے چوڑیان نہ پہنے کپڑا نہ سیے گہر مین یا رشتہ دار و نہین کسیکی شادی نہووے یا بعض خرافات وہ ہین جو سوگ سے بہی علاقہ نہین رکہتے صرف لوگون نے حماقت کی راہ سے سوگ مین ٹہہرا لئے ہین کہ جب کوئی مرجاوے تو اوس گہر مین کڑہائی

جاگ اور غافل نرہ صورت پرست ✦ ملت ابراہیم کی اب کر درست ✦
لا احب الافلین سے ہو کے شست ✦ سبکو وحدت کی تبر سے کر شکست ✦

سات پانچ ارباب کیا درکار ہے۔

نہ چڑھے اور پکوان نہ پکے اور چالیس روز تک گوشت نہ پکے یا کوئی چارپائی پر نہ سووے یا برس روز تک گھر مین سر کیلا اچار نہ پڑے بڑیان سویان بنین سو یہ سب حرام ہے مسلمان کو چاہیئے کہ ان سب سوم کو اپنے گھر سے دور کرے اور یہ بھی معلوم ہوا اگرچہ حاجت خوشبو کی اور سنگار کی نہو مگر اور عورتون کو چاہیئے کہ تین روز کے بعد اور جس عورت کا شوہر مرا ہو وہ چار مہینے دس دن کے بعد سوگ موقوف کرے اور خوشبو لگاوے اور سنگار کرے اور سرخ کپڑے پہنے تاکہ یہ رسم اوٹھہ جاوے۔ اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمران اور ابوہریرہ نے نقل کیا کہ ہم باہر نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک جنازہ کے پیچھے سو دیکھا ایک لوگون کو کہ اوتار ڈالین تھین اونہین نے اپنی چادرین چلے جاتے تھے پیراہن پہنے تو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ کیا جاہلیت کے کام کو اختیار کرتے ہو یا جاہلیت کی رسم کے مشابہت کرتے ہو البتہ مین نے تو قصد کیا کہ بددعا کرون تمپر کہ تم اولٹ جاؤ اپنی اور صورت مین سو کہا پہیر لین اونہون نے اپنی چادرین اور نہ عادت کی اس رسم کی

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین لباس کو ترک کرنا اور سر ننگے کرنا اور پانو ننگے کرنا درست نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفر کی کوئی رسم اختیار کرنا مسلمان کو نچاہیئے کہ اگلے کافرونکی یہ عادت تھی کہ جنازہ کے ساتھہ جو جاتے تھے تو چادرین اوتار ڈالتے تھے یہ بات کچھہ مسلمانون نے بھی ناواقفیت سے کی تو حضرت اسقدر ناخوش ہوئے کہ اونکے واسطے بددعا کرنیکا ارادہ کیا پھر جب اونکو سمجھایا تو اونہون نے اپنی اپنی چادرین لے لین اگر نہ لیتے تو حضرت بددعا کرتے تو وہ لوگ مسخ ہو کر آدمی سے سور یا بندر یا اور کچھہ جانور کی صورت ہو جاتے تو مسلمان کو چاہیئے کہ کافرون کی رسمین اپنے ہان سے دور کرے جیسے موت کے سبب چوڑیان نہ پہننا اور کپڑا نہ سینا یا چارپائی پر نہ سونا یا بڑیان سویان پکوان نہ پکانا کہ یہ بہت رسمین ہندؤن کی سیکھی ہین اور تیجا دسوان چالیسوان

یا الٰہی اب غنی کردے مجھے ✦ بار ثابت بخت یاور دے مجھے ✦
سرخ رو چون مہر انور دے مجھے ✦ نقد جان ماہ منور دے مجھے ✦ یا خدا محتاج ہون زر دے مجھے۔

چہلم ہاہی برسی اور عید اور شب برات کے روز مُردونکا غم تازہ کرنا یہ سب ہندوؤنکی رسمین ہین کہ وہ بھی تیجا رسوان چالیسوان برسی کنگت کرتے ہین اور ہولی وغیرہ تیوہارون مین اگلے مُردون کی بھی غم یاد دلاتے ہین خدا جہالت سے پناہ مین رکھے **ساتوین رسم** افراط فی التزیین ہے یعنی زینت زیادہ کرنا اور سادی سیدہی وضع کو معیوب جاننا سو معلوم کیا چاہیے کہ بہتر کپڑا قیمتی پہننا یا بہتر قیمتی برتن مین اچھا کھانا یا بہتر مکان مین رہنا اور بہتر سواری پر سوار ہونا۔ بشرطیکہ وہ کپڑا یا کھانا یا برتن اور سواری حلال کی قسم ہو اور جس قدر جائز ہے اوسقدر زینت کرنا منع نہین بلکہ اگر شکر کے واسطے ہو تو بہتر ہے مگر نام اور نمود کیواسطے یا تکبر اور اترانے کی راہ سے ہو تو وہ مکروہ و حرام ہے پھر اگر نمود اور نام کے لئے یا تکبر اور اترانے کی راہ سے نہو مگر اوسمین کافرون یا فاسقون یا بدعتیون سے مشابہت ہو تو وہ کام بھی منع ہو جاتا ہے اگرچہ کرنیوالے کو مشابہت مقصود نہو اس زمانہ مین خصوصًا ہندوستان مین لوگ جو مکان اور پوشاک اور سواری اور اسباب خانہ داری مین تکلف اور زینت زیادہ کرتے ہین صرف اسیواسطے کہ نمود ہو اور ہمجنسون مین ہمقوم برادری مین نام اور بڑائی ہو پھر یہانتک نوبت پہنچی کہ جائز ناجائز حرام اور حلال کی تمیز بھی نہین رہی چنانچہ بعضی چیزین خود بنفسہ حرام ہین جیسے مکانون مین تصویرین لگانا اور فرش اور تکیے مشجر و ریائی کمخواب اطلس کے مرد کے حق مین اور ایسے ہی کمخواب اور اطلس اور تمامی اور طاش بادلہ داری اور ٹھپا اور بہت سا گوٹا اور سُرخ کسنبی یا زرد زعفرانی کپڑا یا پاٹ بافی جوتا انگوٹھیان چھلے سونے کے مرد کو پہننا اور عطر دان خاصدان اور پنکھی اور رکابیان اور کٹورے اور آبخورے چاندی سونے کے استعمال کرنا اور عورت کو نہایت باریک کپڑا پہننا اور بعضی چیزین زینت کی کافرون فاسقون کی مشابہت کے سبب سے حرام ہین اور بعض اس سبب سے کہ اونکے سبب تکبر اور غرور ہوتا ہے اور نمودداری اور نام کیواسطے آدمی کرتا ہے اور جب ایسے کامون مین آدمی پھنس جاتا ہے تو دنیا ہی کیطرف رجوع رہتا ہے اور اللہ سے اور عاقبت سے غافل ہو جاتا ہے۔ قال اللہ تبارک وتعالی زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

حسن

سمجھتے ہین عالمونسے جاہلان ✦ جانتے ہین مارسکتے ہین کہان ✦
کہل گئی ہر طعن کی انپر زبان ✦ کیا عجائب ہو علاج فازیان ✦ بخت و دولت گرچہ داور دے مجھے

حُسْنُ الْمَاٰبِ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ آل عمران مین کہ رچہایا ہے لوگون کی مرغوب
کی محبت پر عورتون اور بیٹیون اور دمبر چوڑے ہوئے سونے کے اور پرلے کے اور گھوڑے پلے ہوئے اور مواشی
اور کھیتی سے یہ برتنا ہے دنیا کی زندگانی کا اور اللہ جو ہے اوسی پاس ہے اچھا ٹھکانا ف یعنی لوگونکو
عورتونکی اور بیٹیون کی اور بہت سی اشرفیون روپے کی اور اچھے گھوڑونکی اور گائے بہینس اونٹ
بیل بھیڑ بکری وغیرہ جانورون کی اور کھیتی کی خواہش ہے اور اوسمین اونکو مزا ملا ہے سو ان
چیزون کی محبت پر یہ سمجھ رہے ہین اور مشغول ہو رہے ہین راتدن اوسیکے فکر مین لگے رہتے ہین اور انہین
چیزونمین اپنی عزت اور زینت سمجھتے ہین جسقدر اشرفی روپیا اور پیسے زیادہ ہون اور گھوڑے
موٹے موٹے پلے ہوئے بہت ہون اور گائین بہینس اونٹ کثرت سے ہون اور کھیتی گانو علاقہ بہت
ہو اوسیقدر اپنی عزت زیادہ سمجھتے ہین پھر اوس اشرفی روپے سے بڑے بڑے اونچے سنگین
وسیع گلکاریون کے مکان بنانا پھر اوسمین چھتین اور دیوارگیریان اور جھاڑ لور فانوسین اور
تصویرین اور آئینے لگانا اور پردے بانانی لگانا اور تخت چوکیان کرسیان مسجر سے منڈی
ہوئی بچھانا اور فرش طرح طرح کے اور قالین اور قالیچے تصویرون کے بچھانا اور پلنگ اور مسہریان
موقع موقع سے وہان بچھانا اور اوچے تکیے اور پلنگ پوش اقسام اقسام کے لگانا اور خاصدان
اور پاندان عطردان اور رکابیان اور آبخورے اور گلاس چاندی سونے کے رکھنا اور استعمال کرنا
اور کمخواب اور اطلس اور تمامی اور بادلہ اور تاش اور کمتان اور ردارائی اور رتن زیب اور خاصہ
اور ململ پہننا اور بہت سے گھوڑے کوتل جلو مین رکھنا اور ہاتھیون اور رتھیون پر سوار ہونا
اور چوبدار اور نقیب اور نوبت نقارہ ماہی مراتب رکھنا اور محل مین بہت سی عورتین ہونا اور خزانہ
بہت ہونا اور ملک بہت ہونا اپنا فخر سمجھتے ہین حالانکہ یہ جتنا اسباب دنیا کا ہی اول تو ملتا
نہین اوسکی تلاش مین کیا کیا محنتین مشقتین اوٹھاتے ہین اور ادنا ادنا کی خوشامد مین صبح سے
شام اور شام سے صبح کرتے ہین اور سکڑون طرحکے جھوٹ اور فریب کرتے ہین پھر اگر کسیکو دیتا
ہاتھ لگی تو رات دن اوسکی محافظت مین اور اوسکی افزایش مین بسر کرتے ہین اور ایک دوسرے سے حسد
اور بغض اور دشمنی پیدا کرتے ہین اور انجام اوسکا یہ ہے کہ بعضے اوسکی تلاش مین اور بعضے حاصل ہونیکے بعد
مرجاتے ہین اور یہ کارخانہ یونہین پڑا رہتا ہے اوسکے چھوٹنے کا افسوس تا نہ لگتا ہے اور وہ عورتین بیوہ ہو جاتی ہین

تنگ اس بدعت سے ہینگے دیندار ✦ اولیا بھی حاجتین اندر مزار ✦
کچھ نہین کرتا کوئی تدبیر کار ✦ ٹھیک کرانکو نوسی یا کردگار ✦ باسبب مثل سکندر دے مجھے

مال اور گھوڑے اور جانور اور کھیتی کچھ کام نہین آتا ہے پھر ایسی چیز کی محبت مین کیون مشغول رہے جو چیز تھوڑی محنت سے تو ملے اور ہمیشہ باقی رہے اور عیش وآرام اوسمین زیادہ ہو کیون نہ حاصل کیجئے کہ وہ اللہ کے ہان ٹھکانا ہے نیک قال اللہ تبارک وتعالیٰ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ یونس مین دنیا کا جینا وہی کہاوت ہے جیسے ہمنے پانی اوتارا آسمان سے پھر ایک مل نکلا اوسمین سے سبزہ زمین کا جو کھاوین آدمی اور جانور یہانتک کہ جب پکڑی زمین نے چمک اور سنگھار پر آئی اور اٹکا زمین والون نے کہ یہ ہمارے ہاتھ لگے پہنچا اوسپر ہمارا حکم رات کو یا دن کو پھر کر ڈالا اوسکو کاٹ کر ڈھیر گویا کل کو یہان نہ تھے بستے اسیطرح ہم کھولتے ہین پتے اون لوگون پاس جنکو دھیان ہے ف یعنی خشک زمین پر جیسے پانی آسمان سے برستا ہے تو زمین سے سبزہ کھیت مین جمتا ہے کہ اوسمین سے غلہ اور ساگ وغیرہ آدمیون کے کھانیکا ہوتا ہے اور گھاس پھونس جانورون کے کام آتا ہے تو اون کھیتون اور سبزہ کے سبب زمین کو رونق اور چمک ہو جاتی ہے کہ کوسون تک سبزہ اور گلزار نظر آتا ہے پھر جب مین اسیطرح سنگھار پر آتی ہے تو کھیتی والے اور کھانیوالے جانتے ہین کہ یہ اب ہمارے کام آویگی اوسکو دیکھکر خوش ہوتے ہین پھر یکایک کوئی فوج آن پڑی اوسنے اوس کھیتی اور سبزہ کو کاٹ کر ڈھیر کر دیا یا کوئی ہوا ایسی چلی یا کوئی کیڑا لگا یا دھوپ ایسی پڑی کہ وہ کھیتی اور سبزہ خشک ہو گیا گویا پہلے دن مین وہان تھا ہی نہین اور وہ لوگ افسوس مین رہگئے ایسے ہی دنیا مین آدمی کی زندگی کا حال ہے کہ آدمی پہلے نہ تھا پھر بنا تو روح آسمان سے آئی بدن مین ملکر قوت پکڑی اور انسانی حیوانی کام کرنے لگا اور ہنر اور عقل اور سلیقہ مین پورا ہوا پھر طرح طرح کی چیزین جمع کرنے لگا گھر والون نے جانا اب ہمارے نصیب جگے اور اوس سے گھر خوب درست ہو کر رونق پکڑیگا ناگاہ حکم الٰہی آیا رات کو یا دن کو پھر تر دہ مر گیا اور اوسکو خاک مین برابر کر دیا گویا پیدا ہی نہوا تھا اگر ہزار طبیب مسیح وقت اور لاکھ حکیم لقمان ثانی موجود

جس کسیکا آنگھنہ ہووے گذر ✦ دیکھکر بس موت یاد ہووے مگر ✦
ابتہ ہی زینت بہراد لہن کا گہر ✦ صورت دنیا وہان ہے جلوہ گر ✦ یا خدا ایمان کا گوہر دے مجھے

اور بالکل جہان کے علاج مہیا ہون اور خزانہ قارون کا پاس ہو ممکن نہین جو موت ایک لحظہ ٹل جاوے اور زندگی معلوم نہین کہ کتنی ہے اور موت یقینی اور عمر آدمی کی ہر ہر لحظہ کم ہوتی جاتی ہے لوگ جانتے ہین کہ زیادہ ہوتے ہی اور حال اوسکا ایسا ہے جیسے برف بیچنے والا کہ ہر دم اوسکا برف پگلتا کم ہوتا جاتا ہے پگلنا یقینی اور بکنا موہوم پھر مرنے کے بعد وہ کارخانہ اسباب پڑا رہجاتا ہے اور اوسکے چھوٹنے کا غم اور اپنی کم عمری کا الم ساتھہ جاتا ہے اور گھر والون دوست آشناؤن کو افسوس باقی رہجاتا ہے یہ بیان اوسکے واسطے ہے جسکو دہیان ہے اور بیوقوف ضدی کو سمجھانا اور اندہے کے آگے آئنہ رکھنا بیفائدہ ہے پھر اسقدر زندگی کے لئے اسباب اور تحمل بہت سا اکٹھا کرنا اور اپنا بہت سا بناؤ سنگھار بنانا اور طرح داریان اور وضعین نکالنا ہوشمندی سے بعید ہے بلکہ مسلمان کو یون جاننا چاہیے کہ دنیا کا عیش وآرام مخصوص کافرون کے واسطے ہے اور آخرت کی نعمت اور بہشت ہمارے لئے ہے پھر مسلمان دنیا کی لذتون مین کیون پھنس جاوے قال اللہ تعالی وَلَوْلَآ اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّکْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ وَلِبُیُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَیْهَا یَتَّکِئُوْنَ وَزُخْرُفًا وَاِنْ کُلُّ ذٰلِکَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّکَ لِلْمُتَّقِیْنَ ط ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ زخرف مین کہ اور اگر یہ لحاظ نہوتا کہ لوگ ہوجاوینگے ایک گروہ توہم کردیتے اونکو جو منکر ہین رحمن سے اونکے گہرون کی چھتین چاندی کی اور سیڑہیان جسپر چڑہین اور اونکے گہرون کے دروازے اور تخت جسپر تکیہ لگا بیٹھین اور سونے کے یہ سب کچھہ نہین مگر دنیا کے جیتے اور آخرت تیرے رب کے ہان اونہین کو ہے جو پرہیزگارہین ف یعنے کافرونکو آخرت مین عذاب ہونا ہے دنیا مین تو کچھہ آرام وعیش کرلین مگر لحاظ یہ ہے کہ اور اور لوگ بہی کافرون کو زیادہ عیش وآرام مین دیکھہ کر اونہین کی راہ اختیار کرکے سب ایک ہی گروہ ہوجاوینگے اس سبب سے کافرون کو زیادہ عیش دنیا مین نہ دیا اور نہین تو دنیا مین کافرونکو اسقدر آسودگی ہوتی کہ اونکے مکانون کی چھتین اور بالاخانہ کی سیڑہیان چاندی کی ہوتین سفید چمکتی ہوئی اور بڑے بڑے دروازے سونے کے عالیشان

ہوتے جھلکتے ہوئی اور وہان تکیہ دار تخت سونے کے بچھے ہوئے ہوتے اور ادنیر یہ کافر پیتے ہوتے اور یہ عیش
اور آسودگی اونکو فقط دنیا ہی مین تہی چندروز مین یہ سب چھوڑکر مرجاتے وہان دوزخ کے عذاب
مین گرفتار ہوتے جیتے ہی تک سب کچھ یہ ہتا پھر آخر کو یہ سب فانی تہا باقی ہمیشگی کے واسطے
وہی آخرت کا گھر ہے کہ وہان پرہیزگارونکو عیش وآرام دائمی ہوگا اس آیت سے معلوم ہوا
کہ دنیا کی عیش وعشرت اور سنہری روپہلی چیزین اور بڑے بڑے عالیشان مکان اور دروازے
کافرونکے ہی واسطے ہین بلکہ کافراس سے بہی زیادہ دنیا کے عیش آسودگی کے لایق ہین متقی مسلمانکو
یہان صرف گذران کرلینا چاہیئے آخر کو بہشت مین عیش وعشرت نصیب ہوگی اور یہ بہی دریافت
ہوا متقی مسلمان کو چاہیئے کہ دنیا کے عیش وعشرت سے پرہیز کرے اور جسقدر عیش وعشرت مین کافرونکو
دیکہے جانے کہ یہ اسکے واسطے کم ہے اس سے بہی زیادہ کے لایق یہ تہا اور بعضے مسلمان کو جو کچہہ
بادشاہت اور حکومت اور امیری دنیا کی ملے تو اونکو اپنا عیش وعشرت مقصود نہ تہا خلق اللہ
کا فائدہ منظور تہا اونکے حق مین وہ دنیاداری اور فقیری برابر تہی اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ
اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ
اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ ط ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ
ابوامامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو سنو پرانے کپڑے پہننا اور بہت نیست
نکرنا ایمان کی بات ہے اور پرانے کپڑے پہننا اور زیادہ بناؤ نکرنا ایمان کے کاموں مین سے ہے ف
یعنی جسکو آخرت کی نعمتون کی خواہش ہوتی ہے اور دنیا کی زیب وزینت خیال مین نہین آتی ہے تو
دنیا کے بہت تکلف کو وہ بیفائدہ جانتا ہے پہر اگر میلا کپڑا ہے تو کچہہ پروا نہین اور اگر پھٹا پرانا
پہندلگا ہے تو کچہہ خیال نہین اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ
اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ تَوَاضُعًا کَسَاہُ اللّٰہُ حُلَّۃَ الْکَرَامَۃِ
ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ سوید ابن وہب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم کے اصحابون کے بیٹون
مین سے ایک شخص اپنے باپ سے سنی ہوئی کہتا تہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جسنے چہوڑدیا زینت کا کپڑا پہننا عجز وانکسار کے لئے پنہادے گا اوسکو

مولوی صاحب جو ہین اکرام دین ✣ وعظ مین جنکے حلاوت ہے متین ✣
اب فصیح ایسا نظر آتا نہین ✣ مجھکو یارب کر تو انکا خوشہ چین ✣
صحبت انکی تا دم آخر دے مجھے۔

اللہ جو بڑا بزرگی کا اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ
عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا
وَالْبَسُوْا مَالَمْ یُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَلَا مَخِیْلَةٌ ترجمہ امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ذکر کیا کہ عمرو بن شعیب نے نقل کیا کہ میرا باپ دادا سے سنی ہوئی کہتا تھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ کھاؤ اور پیو اور خیرات کرو اور پہنو اسقدر کہ نہ ملجاوے بیجا خرچ کرنے مین اور اترانے مین
ف یعنی جو کھانا اور پینا اور خیرات بیجا خرچ کے طور پر ہو کہ کسیکا حق نہ تلف ہوتا ہو یا دنیا دین کا
کچھ فائدہ نکلتا ہو وہ نہین درست اور جسمین اترانا پن نکلتا ہو وہ کھانا پینا پوشاک بھی نہین درست
اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ مَالِیْ
اَرَاكَ شَثًّا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ کَثِیْرٍ مِنَ
الْاِرْفَاهِ قَالَ مَالِیْ لَا اَرٰی عَلَیْكَ حِذَاءً قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا
اَنْ نَّحْتَفِیَ اَحْیَانًا ترجمہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن بریدہ نے نقل کیا کہ ایک شخص نے
فضالہ بن عبید سے کہا کہ مین کیون تجکو دیکھتا ہون پریشان بال کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا ہے ہمکو بہت سے رفاہ سے کہا مین کیون نہین دیکھتا تیرے پاس جوتیان کہا کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو فرماتے تھے کہ ہم رہا کرین ننگے پانو کبھی کبھی ف بہت سا مرفع
حال اور آسودہ وضع خواہ مخواہ مقطع بنانا حضرت کو خوش نہین آتا تھا سو فرمایا کہ مقید تکلف کے
نہ ہو کبھی اگر جوتا نہین کنگھی نہین کی خوشبو نہین لگائی سفید تکلف کے کپڑے نہین ہوئے تو نہین رہی سہی
بلکہ کبھی کبھی ننگے پانو ہی پھر لیا کرو تاکہ تکلف کی عادت جاتی رہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ
عَنْ سَفِیْنَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَوَضَعَ
یَدَیْهِ عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاَی الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِیْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ فَرَجَعَ
فَتَبِعَتْهُ فَاطِمَةُ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَدَّكَ قَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ اَوْ
لِنَبِیٍّ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ بی بی سفینہ نے
نقل کیا کہ بی بی فاطمہ نے کہا نا کہلانے کو بلایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سو آئے

پڑے ہین بوجھ پر تیرے تو پتھر ✦ جو ناحق مانگتا پھرتا ہے در در ✦ جو خود محتاج ہووے دوسرے کا ✦
ولی اور غوث اور سارے پیغمبر ✦ بلا شک جان ہین محتاج داور ✦ بھلا اوس سے مدد کا مانگنا کیا ✦

تو رکھدیے اپنے دونون ہاتھہ دروازے کے دونون بازون پر سو دیکھا پردہ کہ لگا ہوا ہی گھر کے کونے مین تو لوٹی حضرت تو چلین اونکے پیچھے بی بی فاطمہ اور کہا کہ یارسول اللہ کس چیز نے لوٹایا تمکو فرمایا کہ مجکو یا کسی نبی کو نہین لایق ہے کہ پہنے منقش و مزین گھر مین ف سبحان اللہ حضرت سید المرسلین کے بیٹی محبوبہ سیدۃ النسا بی بی فاطمہ کے گھر مین صرف اس سبب سے کہ وہان گوشہ مین ایک پردہ لگا ہوا تہا اندر تشریف نہ لیگئے اور پھر آئے اور فرمایا کہ پیغمبر کی شان سے یہ بعید ہے اور پیغمبر کو لایق نہین کہ ایسے گھر مین داخل ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان مین دیوار گیریان لگانا اور آئینہ بندی کرنا اور جہاز فانوس لٹکانا زیب و زینت کیواسطے یا گلکاری کرنا درست نہین اور پیغمبر کی پیروی مسلمان کو چاہیے کہ ایسے مکان مین نہ جاوے پھر کوئی مکان ہو دیوان خاص ہو یا دیوان عام شب باشی کا مکان ہو یا دنمین نشست کا زنانہ کا مکان ہو یا مردیکا برج ہو یا مقبرہ حجلہ ہو یا دکان ہوا سیر کا ہو یا فقیر کا فاسق کا ہو یا متقی کا ہو مگر ہان جو دینی کچھہ ضرورت ہو وہ بات جدی

اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ

ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ صدیقہ نے نقل کیا کہ مجھسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ اگر تو چاہے مجھسے ملے رہنا تو البتہ تجکو کافی ہے دنیا سے اسقدر جیسے مسافر سوار کا توشہ اور بچیو پاس بیٹھنے سے بڑے آدمیون کے اور اپنے کپڑے کو پرانا مت جانیو جبتک پیوند نہ لگاوے ف یعنی کپڑے کو جب پیوند لگین تب جانیو کہ پرانا ہوا تب تک اوسکا پہنا نچھوڑ دیو اور بڑے آدمیون کے پاس نہ بیٹھیو نہ اونکو اپنے پاس بٹھلایو اور دنیا کے اسباب سے اسقدر فائدہ اوٹھایو اور اسیقدر اسباب کو کافی جانیو جسقدر سوار اپنے رستہ کیواسطے توشہ لیتا ہے اور سوار بسبب تیز روی کے توشہ تھوڑا لیتا ہے بہ نسبت پیادے کے یعنی جسقدر کم ہو سکے اوسقدر دنیا کے اسباب پر کفایت کیجیو تو دنیا اور آخرت مین میرا تیرا ساتھہ رہیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا کا اسباب جمع کرنا اور پرانے پھٹے کپڑے کو برا جاننا اور نہ پہننا اور بڑے آدمیون کے پاس نشست برخاست کرنا اچھا نہین خصوصًا علما اور مشایخ کے حق مین پھر بہت اپنی زینت کرنا اور صفتین نکالنا تو کاہیکو چاہیئے اب

بکا نیطان کے بہکانے سے کوئی کام کرے اور پھر اوسپر نازان ہو

کبھی فرض پر بھی ہم اور خدا فرشتون اور نبین سے تو ال سلام

خدا اسی اور بزرگون نے بھی کہا یہی ہے شرک یا ریا اس سے بچنا

فقیر کا گھر بھی کیسا ہونا چاہیے

۲۰۲

ولی یا پیغمبر کے گھر کی سی سادگی

خبر قرآن مین ہے یہ محقق نہ بخشیگا خدا مشرک کو ملحق

تصنع اور بناوٹ عالم کے لیے مضر ہے

بیہودہ تکلفات سے بچنا چاہیے

معاذ اللہ جسنے بخشا مقررہ جہنم مین پڑیگا

نہین بالکل تمہارے دلمین ایمان ✦ عبث کہلاتی ہو صاحب مسلمان ✦ اگر قرآن کو سچ جانتے ہو ✦
تمہارا دعوی ایمان ہے بہتان ✦ سمجھتے ہی نہین کیا شے ہو قرآن ✦ تو پھر تم سنتین کیون مانتے ہو ✦

معلوم کیا چاہیے کہ زینت کے کرنیسے کبھی کفار سے مشابہت ہو جاتی ہے کبھی آدمی دارائی ریشمی کپڑا پہنے لگتا ہے کبھی کبھی کپڑا استعمال کرتا ہے کبھی مکانمین تصویرین لگاتا ہے کبھی تصویرون کا کپڑا پہنتا ہے کبھی پاجامہ ٹخنون سے نیچا اور لمبی لمبی آستینین اوپر نیچے اگرکھے قبائین پہنتا ہے کبھی ایسا کپڑا پہنتا ہے جس سے مشہور ہو کہ یہ ملان ہے یہ مشایخ ہے یہ فقیہ ہے کبھی نہایت باریک کپڑے پہنتا ہے کبھی سونیکی انگوٹھیان چلے پہنتا ہے اور کوئی چاندی سونیکے برتن استعمال کرتا ہے اور کوئی اپنی وضع عورتونکی سی بناتا ہے کوئی ہتیارونکی بہت زینت کرتا ہے کوئی سواریکا بہت اہتمام کرتا ہے کوئی مکان کی بہت زیب و زینت کرتا ہے کوئی خوشبومین بہت مصروف رہتا ہے کوئی اپنے بالونکا سنگہار کرتا ہے اور بعضی زینتین ایسی ہین کہ عورتون کو بھی نہین درست سو ان سب زینتون سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا مجمل اور مفصل سو محل ہے۔ اَخْرَجَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ رَیْحَانَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُکَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَ عَنْ مُکَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَاَنْ یَجْعَلَ الرَّجُلُ فِیْ اَسْفَلِ ثِیَابِهٖ حَرِیْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ یَجْعَلَ عَلٰی مَنْکِبَیْهِ حَرِیْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبٰی وَعَنْ رُکُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ ترجمہ ابوداود اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابو ریحانہ نے نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے دس باتون سے عورت کو دانت باریک کرنے سے اور نیلا گودنے سے اور بال اوکہاڑنے سے یعنی داڑہی کا یا ماتھے کا اور دو مردون کے ساتھ سونے سے بے لباس اور دو عورتون کا ساتھ سونا بے لباس اور اس سے کہ لگاوی مرد اپنے کپڑونکے نیچے ریشمی عجمیون کیطرح اور اس سے کہ لگاوی اپنے مونڈہون پر ریشمی عجمیونکی طرح اور منع فرمایا لوٹنے سے اور چیتے کی کہال پر سوار ہونے سے اور انگوٹھی پہننے سے مگر حکومت والیکو۔ بعضی لوگ نمود اور شان کیواسطے سوڈہون پر قبا اور لبادے اور فرغل وغیرہ کے ریشمین کپڑا دارائی وغیرہ لگاتے ہین جیسے یہان لوگ سمور لگاتے ہین اور بعضے آرام کیواسطے یا شان و شوکت کے لئے کپڑونکا استر دارائی اور اطلس وغیرہ ریشمی کا لگاتے ہین یا نیچے کا کپڑا جیسے فتوحی وغیرہ ریشمی بناتے ہین اور بعضے لوگ چیتے کے چمڑے کا زین پوش بناتے ہین ✦

۲۰۳

تمہین یہ طور یہ کہنے سکھایا
محمد نے کہان ہے یہ بتا یا۔
شیطان ظاہر پر فریب کا
ہے شیطان دشمن اولاد آدم
سکھاتا ہے وہی راہ جہنم
بعض درجہ کراہت کو وہ فاسد
کوئی کہتا ہے واجب کا ارادہ
جہان کو درہم و دینار کا شیدا
کسیکو بت پرستی ہے سکھاتا
کسیکو ہے وہ قبر و پیر جھکاتا

سمجھائی کافرونکو مت کی تکریم ✦ کرائی پتھرون کی لوسنے تعظیم ✦ غرض اللہ سے دونو نکو رد کا ✦
مسلمانو نکو دیکھا اوس سے پرہیم ✦ اونہین قبرون کی دی عالم نے تعظیم ✦ بہلا کر راہ جا خندق مین جھوکا ✦

اور کوئی ایسے ہی چیتے یا شیر وغیرہ کی کہال پہنا کرتا ہے اور اکثر لوگ سفید بال ڈاڑہی کے اوکھاڑ
ہین بعضی عورتین ماتھے کے بال اوکھاڑتی ہین اور بعض عورتین نیلا گودتی ہین اور بعضی عورتین اپنے
سوئے دانت کو ریت کر یا ریکے برابر کرتی ہین اور اکثر لوگ مہراگونہی زیب کیواسطے بلا حاجت پہنے رہتے
ہین اور بعضے مرد مرد کے ساتھہ ننگے ہوکر سوتے ہین اور بعضی عورتین ننگی ہوکر عورت کے ساتھہ
سوتی ہین اور بعضے لوگ کسیکا مال لوٹ کر کہا لیتے ہین سو حضرت نے ان سب باتون سے منع فرمایا
کہ یہ سب کام زینت اور شان اور شوکت اور غرور کے ہین کہ دنیا کیطرف رجوع اور اللہ سے غافل
کرتے ہین اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَکْرَہُ الصُّفْرَۃَ یَعْنِی الْخُلُوْقَ وَلَعْنَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ
وَالْمُتَبَرِّجَاتِ بِالزِّیْنَۃِ لِغَیْرِ مَحَلِّہَا ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الخاتم مین لکھا ہے کہ ابوداؤد اور نسائی نے
ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بڑا لگتا تہا زرد یعنی سلگا مرد کو لگانا اور
سپید بالونکا تغیر کرنا اور ازار لٹکانا اور سونے کی انگوٹہی پہننا اور بناؤ سنگہار کرنا عورتکا حرام جگہہ
پر کہانیکو عرب مین دستور ہے کہ لوگ زعفران وغیرہ خوشبو جمع کرکے اوسکا رزد سلگا
بناتے ہین سو اگر کوئی مرد سلگا لگاتا یا سفید بالون کو سیاہ کرتا یا کوئی ٹخنے سے نیچے ازار پہنتا
یا کوئی سونے کی انگوٹہی پہنتا یا کوئی عورت سنگار کرتی غیرون کے دکہانیکے واسطے یہ کام حضرت
کو بُرے لگتے تہے تو مسلمان کو ان کامون سے بچنا اور پرہیز کرنا چاہیے کہ یہ سب زینتین بیجا ہین
جب مجمل زینتون کا حال معلوم ہوچکا تو اب مفصل سنا چاہیے بعضے کام ایسے ہوتے ہین کہ آدمی
اپنی زینت کیواسطے کرتا ہے تو اوس سے کافرونکے ساتھہ مشابہ ہوجاتا ہے اور مشابہت کفار کے
ساتھہ کرنا منع ہے سو سننا چاہیے کہ جو کام اپنے دین کی بات جانکر کافر کرین اور وہ بات مسلمانپر
فرض واجب نہو تو وہ بات مسلمان کو کرنا نچاہیے یا جو کام کافرون کا مخصوص ہو کہ وہ
علامت اور پتا اوسکا ٹہہر جاوے تو وہ کام بہی مسلمان کو کرنا منع ہوجاتا ہے پر بعضے کام وہ ہوتے
ہین کہ کافر جبتک اوس ملک مین رہین اور وہ کام کرتے ہین تب تک مسلمانون کو وہ کام
منع رہتا ہے اور جب وہ کافر جاتے رہین تب وہ کام جائز ہوجاتا ہے اور بعضے کام
ایسے ہوتے ہین کہ مسلمانون کو جائز ہین اور اتفاقاً ایک ملک مین کافر غالب ہوئے اور وہی

۲۰۴

خدا ساکون ہے مطلق توانا ✦ ہر اک بندہ کی امیدون سے دانا ✦ وہ کیا ہے جو نہین ہوتا خدا سے ✦
سمجھ کیا ہوگئی تیری روانا ✦ میان یا ہوگیا ہے تو دوانا ✦ جسے تم مانگتے ہو اولیا سے ✦

کام اپنے دین کی رو سے وہ کافر کرنے لگے تو وہ کام اوس ملک والے مسلمانون پر کافرون کی مشابہت کے سبب منع ہوجاتے ہین اور جو کام ہمارے دین مین فرض و واجب ہے اگر وہی کام کافر بھی کرنے لگین تو وہ کام ہمکو چھوڑنا نچاہیے اور جو کام مقتضاے بشریت اور آدمیت کا ہے اوس کام مین بھی کافرون کی مشابہت کا لحاظ نچاہیے جیسے کھانا پینا سونا جاگنا نکاح کرنا مگر ہان ان کاموں مین کافر کوئی وضع مخصوص اپنی نکالین تو وہ وضع مخصوص البتہ مسلمان کو منع ہوجاوے گی غرضکہ مشابہت کفار کی بہر حال نچاہیے خواہ لباس پوشاک مین ہو خواہ چال ڈھال وضع مین خواہ مکان وسواری مین ہو یا رسوم وعادات مین ہو یا اعیاد اور عبادات مین ہو اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ ترجمہ امام احمد نے اور ابوداود نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جس نے اپنے آپ کو مشابہ کیا کسی قوم سے تو وہ اونہین مین ہے ف یعنی جو شخص جس قوم کے ساتھہ مشابہت کریگا پھر وہ قوم خواہ نصاری ہو خواہ مجوس خواہ ہنود ہون خواہ فساق خواہ مردہون خواہ عورتین تو وہ شخص اونہین لوگون مین شمار ہوجاتا ہے پھر اگر بالکل مشابہت اختیار کی تو بالکل جو احکام اوس قوم کے حق مین جاری ہوتے ہین وہی اوسپر بھی جاری ہونگے اور اگر تھوڑی مشابہت اختیار کی تو اوسیقدر احکام اوس قوم کے اوسپر جاری ہونگے مثلاً کوئی کافر اگر کسی مسلمان کی وضع بالکل عبادات اور معاملات اور عادات اور رسوم کی اختیار کرے اور اپنے کام چھوڑدے تو اوسکو مسلمان کہا جائیگا اور مسلمانون کے ساتھہ جیسی معاملات کیجاتے ہین ویسے ہی اوسکے ساتھہ بھی کیجائینگے پھر اگر دل سے بھی مسلمان ہوگا تو آخرت مین بھی مسلمانون کے ساتھہ بہشت مین ہوگا اور اگر صرف ظاہرداری کیواسطے مسلمان ہے، تو دنیا ہی مین اوسکو مسلمان جانین گے اسیطرح جو مسلمان کافرونکی وضع اختیار کرے تو اوسکو پھر اونہین مین شمار کرینگے اگر نصاری کی وضع اختیار کی تو نصرانی ہے اور اگر مجوسی کی وضع اختیار کی تو مجوسی ہے اور اگر ہنود کی وضع اختیار کی تو ہنود ہے مسلمان نہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ رُکَانَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ رکانہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرق ہمارے اور مشرکون کے درمیان یہ ہے کہ پگڑیان ٹوپیون پر ف یعنی مکہ کے مشرک صرف پگڑی باندھا کرتے تھے

جو ہوتی دشمن آل پیمبر + تو تیری طرح ہم بھی شاد ہوکر + جیسے ہو بغض آل مصطفےٰ کا +
محرم کو منا تی عید کر کر + نلاتے یہ سخن ہرگز زبان پر + خدا اوسکو کرے دوزخ کا کندہ +

اوسکے نیچے ٹوپی نہین رکھتے ہے اور مسلمان ٹوپی پر پگڑی باندھتے ہے سو فرمایا کہ ہمارے اور اونکے درمیان یہ فرق ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو کافرون سے لباس مین فرق کرنا چاہیے اگرچہ اونے بات مین ہو اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اور نصاری ڈاڑہی رنگتے نہین سو تم مخالفت کرو اونکی یعنی رنگو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضع مین کفار سے مخالفت کرنا چاہیے تو ان تینون حدیثون کا مضمون دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ کسی امر مین کفار کی مشابہت کرنا نچاہیے مثلاً ہولی کی خوشی کرنا ہندو ہونے ہولی کی ملاقات کرنا ہولی کہیلنا اپنے آدمیون کو ہولی کا انعام دینا دیوالی مین روشنی کرنا دیوالی کی کہیلین مٹھائی کہلونے آپسمین بانٹنا لکشمی کو پوجنا دیوالی کا انعام نوکرون چاکرون کو دینا یا جیسے دیوالی مین روشنی کرتے ہین شب برات مین بہت سی روشنی کرنا دسہرے مین نیل کنٹھ دیکھنا مبارک سمجھنا نیل کنٹھ دکھانیوالیکو یا اپنے نوکرون چاکرون کو دسہرے کا انعام دینا دیوالی دسہرے مین جانور و نگار رنگنا بسنت مین بسنتی پوشاک پہنا بسنت کے سبب مکان بسنتی رنگنا دسہرے بسنت نوروز گنگا ہردوار وغیرہ میلون مین جانا جیسے ہندو جنیو کنٹھی پہنتے ہین سیلیان کنٹھی پہنا چوٹیان رکھنا ڈاڑہی مونڈنا موچھین بڑی رکھنا ماتھے پر قشقا ٹیکا لگانا گائے گنگا پیپل وغیرہ معابد ہنود کی تعظیم کرنا گائے کا گوشت نکھانا اوسکی تعظیم کے سبب بُرا سمجھنا دھوتی باندھنا عورتونکو لہنگا پہنا چوکا دیکر کہانا گوبر کو پاک سمجھنا اپنے آپ کو راجہ کنور ٹھاکر کہلانا پیتل پھول کے اکثر برتونکا استعمال کرنا لکڑونکو زیور پہنانا شادیمین کنگنا باندھنا ماڈہا چھانا مانڈہے کے طور پر اوپر کپڑا کرنا ریشمی پوشاک کو مرد کے حق میں مطلقاً نہ سمجھنا اور استعمال کرنا یہ سب ہندونکی مشابہت اور نوروز کی خوشی کرنا یہودکی مشابہت اور کرسی میز لگاکر بیٹھنا میز پر چھری کانٹے سے کہانا سینہ پر میش رومگریبان رکھکر اوسمین بوتام لگانا اور تنگ تنگ کپڑے پہنا گلوبند لگانا گفتار رفتار مین انگریزی وضع اختیار کرنا بڑے دن کی تعظیم کرنا نصاریٰ کو اوسکی مبارکباد دینا بڑے دن کے سلام کو جانا اوس سبب سے نذر دینا وایلیان گذرانا کبھی سیر گاڑی کی سواری اختیار کرنا دم بریدہ گھوڑون پر سوار ہونا

نصیحت کرتے کرتے ہم گئے ہار ✤ اثر ہوتا نہین پر تمکو زنہار ✤ ہمارا کام سمجھانا ہے یارو ✤
یہ پہر بہی کہتے ہین تمسے بہ تکرار ✤ ہمارا چہوڑو رسم شرک کفار ✤ اب آگے جا ہو تم مانو نہ مانو ✤

کوٹہیون جنگلون مین رہنا سکانو نکو فرش فروش جہاڑون فانوسون سے بہت آراستہ رکہنا چاندی سونیکی برتنونکا استعمال کرنا غم مین سیاہ کپڑا پہنا داڑہی مونچہہ مونڈانا یہ سب نصارے کی مشابہت ہے اور اپنی شان و شوکت کیواسطے سب سے اونچے ہوکر بیٹہنا ہاتہیونپر نمود کیواسطے سوار ہونا بہت سی جلو سواری مین شان و شوکت کیواسطے رکہنا دنکا ماہی مراتب اور گہریال رکہنا کوئی جہک کر سلام کرے آداب و تسلیمات بجالاوے یا معاذ اللہ سجدہ کرے آس پاس قربان ہووے اوس سے راضی ہونا زری کمخواب تاش بادلہ اطلس کا لباس پہنا چاندی سونیکے ظروف کا استعمال کرنا یہ سب قبایح اور اکاسرہ اور کفار متکبرین کی مشابہت ہے سو مشابہت کو نامور ترک کرنا اور ان امورسے مخالفت چاہیے اور بعضے اسباب زینت کے وہ ہین کہ مخصوص اونکے حق مین حدیثین آئی ہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّھَبُ وَالْحَرِیْرُ لِاِنَاثِ اُمَّتِیْ وَحُرِّمَ عَلٰی ذُکُوْرِھَا ترجمہ ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ حلال ہوا سونا اور حریر میری اُمت کی عورتون پر اور حرام ہوا مردون پر ف حریر اوس کپڑے کو کہتے ہین جسکا تانا بانا بالکل سب ریشم کا ہو یا بانا ریشم کا ہو سو ایسا کپڑا مرد کے حق مین اسکا استعمال کرنا حرام ہے خواہ بڑا ہو خواہ بچہ خواہ جوان خواہ لڑکا مگر لڑکا گنہگار نہین ہوتا جو اوسکو پہناوے وہ گنہگار ہوتا ہے اور عورتونکو جایز ہے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اُھْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُلَّۃٌ سِیَرَاءُ فَبَعَثَ بِھَا اِلَیَّ فَلَبِسْتُھَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْ بِھَا اِلَیْکَ لِتَلْبَسَھَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِھَا اِلَیْکَ لِتَشُقَّھَا خُمُرًا بَیْنَ النِّسَاءِ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ کسی نے بہیجا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا کہ اوسمین ریشمین دہاریان تہین سو بہیجا وہ اونہون نے مجکو سو پہنا مینے اوسکو تو در یافت کیا مینے غصہ حضرت کے چہرہ پر تو فرمایا حضرت نے کہ مینے نہین بہیجا تہا تجکو اسواسطے کہ تو پہنے مینے تو اسواسطے بہیجا تہا تیرے پاس تاکہ تو پہاڑ دے اوسکی اوڑنیان عورتونمین ف باوجود یکہ وہ کپڑا بالکل ریشمی نہ تہا صرف اوسمین ریشمین دہاریان تہین سو حضرت علی کو پیغمبر خدا پہنے ہوئے دیکہکر غصہ ہوا اور فرمایا کہ مینے اسواسطے بہیجا تہا کہ اوسکو پہاڑ کر عورتونکے واسطے اوڑنیان اوسکی بنا دو

خدا کے فضل سے کچھ ہے نہین دور ✦ میری کوشش ہو عند الناس مشکور ✦ سنو لے مو سنو اب گوش جان سے ✦
کرے اسکو اگر مقبول و مشہور ✦ قیامت مین ہون اجر و مغفور ✦ رقم کرتا ہو نمین تفسین یہان سے ✦

تو اس سے معلوم ہوا کہ مرد کو ریشمی کپڑے سے کمال احتیاط چاہیے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا ھٰکَذَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِصْبَعَیْہِ الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَۃَ وَضَمَّھُمَا ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہننا ریشمی کپڑے کا مگر اسقدر اور ٹھاہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیان بیچکی اور شہادت کی اور ملایا اون دونون کو ف دریائی شجر جو کپڑا بالکل ریشمی نرم دواونگل چوڑا گوٹ سنجاف اوسکی لگالینا درست ہے مرد کو اسیقدر زینت بہت ہے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حریر وہی پہنے گا دنیا مین جسکو کچھ نصیب نہین آخرت مین ف یعنی جو مرد دنیا مین حریر پہنے وہ اوس جہان کی نعمتون سے محروم رہیگا غرضکہ ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ مرد کو دارای اور جھالنے اور اطلس اور شجر اور گلبدن اور ریشمی مخمل وغیرہ لباس پہننا اور استعمال کرنا حرام ہے اور جو کرے وہ آخرت سے محروم ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ ترجمہ ترمذی اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمر نے نقل کیا کہ نکلا ایک مرد اور اوسکے بدن پر دو کپڑے سرخ تھے سو اوسنے سلام کیا پیغمبر خدا صلعم کو تو جواب نہ دیا حضرت نے اوسکے سلام کا وعلیک السلام ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو ایسا سخت حرام ہے کہ حضرت نے سرخ کپڑا پہنے ہوے شخص کے سلام کا جواب نہ دیا حالانکہ سلام کا جواب واجب ہے، تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فاسق کے سلام کا بھی جواب نہ دینا چاہیے تاکہ وہ باز آوے پھر فاسق سے دوستی محبت رکھنے کا تو کیا ذکر ہے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَائِشَۃَ رضہ اَنَّھَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَۃً فِیْھَا تَصَاوِیْرُ فَلَمَّا رَاٰھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْھِہِ الْکَرَاھَۃَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ فَاَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ ھٰذِہِ النُّمْرُقَۃِ

نصیحت دانوشی مزاج ای کمکار
فضول اللہ سے تو کہم دوکار
بی ہون یا ہون بنک کردار
نا پسند بنک ہو کوئی مخمار
خدا فرما چکا قرآن کے اندر
میرے محتاج ہین پیر و پیمبر
کرا کردہ کو اسکے خاتمہ تو فوز
نہین کردہ کو اسکے خاتمہ ہو دوزخ
ہو جا سب کو ڈر اس بہن دار
۲۰۹
نہین طاعت سوا اسکے کسی مین
کہ کام آوے وہی تنہا وہی بس مین
جو خود محتاج ہو اوسے دوسرے کا
بھلا اوس سے مدد کا مانگنا کیا

تیرے دلمین یہ کیسا بل پڑا ہے ✦ ولی مین قدرت حق جانتا ہے ✦ خدا سے اور بزرگون سے بھی کہنا
خدا سے پھر ولی سے مانگتا ہے ✦ یہ شرک خلق وحق مین کب روا ہے ✦ یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا ✦

قُلْتُ اِشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتُوَسِّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ رضؓ نے نقل کیا کہ مین نے خریدا ایک غالیچہ کہ اوسمین تصویرین تہین پھر جب اوسکو دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دروازہ پر کھڑے ہوے اور اندر نگئے تو پہچانی مینے اونکے چہرہ پر ناخوشی تو کہا مینے یارسول اللہ مین توبہ کرتی ہون اللہ رسول کے روبرو کیا گناہ کیا مینے تو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کیسا ہے یہ غالیچہ مینے کہا تمہاری لئے خریدا ہے کہ اسپر بیٹہو اور اسکا تکیہ بناؤ سو پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مقرران تصویرون والے عذاب مین پہنسین گے اور کہا جایگا اونکو کہ جان ڈالو تمین جو بنایا تمنے اور فرمایا کہ جس گہر مین تصویر ہوتی ہی اوسمین فرشتے نہین آتے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زینت کے واسطے بہی تصویر کی چیز کا مکان مین رکہنا سنجا ہی چہ جائیکہ تصویرین بالخصوص بنانا اور خریدنا اور مکانمین زیب و زینت کیواسطے آہنیمین لگانا بلکہ سب تصویرونکو ناپاک سمجہکر مکان سے دور کیجیے کہ پیغمبر بہی خوش ہون اور متقی پرہیزگار پیارے پیغمبر اور فرشتے اوس مکانمین آوین اونکے سبب مکان کی رونق اور زینت ہو اور یہ بہی معلوم ہوا کہ ایسے مکان سے بہی مانوس ہونا سنجا ہے جسمین تصویرین سامنے رکہی ہون اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ قَالَ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اُنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

خبر قرآن مین ہے یہ محقق
نہ بخشیگا خدا مشرک کو مطلق

ہوئی محفوظ شرک کی واقع
معاذ اللہ ہو ارسے نہ بچشا
مقرر وہ جہنم مین پرسیگا

بنی کی منکرین ہون یا علی کی
شہید و نبی ہون یا اجر والی
ہون اقرار کے قرآن مین سب کے
کہ یہ تینون ہون سب شرک کے حامی
کہ قرآن کو سچ جانتے ہو
تو پہر منتین کیون مانتے ہو

بہلا یہ مسئلہ حسلم خدا ہے ✦ نبی نے تمکو یا فرما دیا ہے ✦ تمہین یہ طور پر کس نے سکھایا ✦
کہین قول صحابہ یا ملا ہے ✦ امام اور مجتہد نے یا لکھو ہے ✦ محمدؐ نے کہان سے یہ بتایا ✦

فرمایا کہ آئے میرے پاس جبرئیل کہا کہ آیا تہا مین تمہارے پاس کل سو نہ رکا مجکو کسی نے مکان مین جانیکے
اس سبب سے مین اندر نگیا کہ تہین دروازے پر تصویرین اور گہر مین تہا زنگین پردہ کہ اوسمین
صورتین تہین اور گہر مین کتا تہا سو حکم کرو کہ سر دور کر لیے جاوین اون تصویرون کے جو دروازہ پر ہین
سو جاوین جیسے درخت کی تصویر اور حکم کر دے پردہ کو کہپاڑ جاوے تو بنائی جاوین دو تکیہ پڑے ہین پانو کے
نیچے روندے اور حکم کر دے کتے کیواسطے کہ نکالدیا جاوے سو کیا رسولؐ خدا نے ایسا ہی اور عرض کیا
پیغمبر خدا صلعم نے کہ نخلے گی ایک لمبی گردن دوزخ سے قیامت کے دن اوسکی دو آنکہین ہونگی
دیکہتی اور دو کان ہونگے سنتے اور زبان ہوگی بولتی کہیگی مین متعین ہون تین شخص پر
ہر مغرور ڈیٹ پر اور بالکل ایسے لوگون پر جنہون نے ٹہہرایا اللہ کے ساتہہ اور معبود اور تصویر
بنانے والون پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر درخت کی تصویر ہو یا ایسی تصویر ہو کہ ذلیل
وخراب پانو کے نیچے پڑی رہے اوس سے کچہہ خوبصورتی زینت دو چیز کی مقصود نہو اور وہ چیز بہی
نمود کی نہو جیسی پڑی رہتی ہو جیسے تکیہ وغیرہ کسی چیز کے اندر تصویر ہو کہ ظاہر مین معلوم نہوتی
ہو تو مضائقہ نہین مگر یہ زینت کے لئے مورتین تصویرین رکہنا خواہ دروازہ پر ہون خواہ مکان
کے اندر ہون خواہ دیوار پر ہون خواہ کپڑے پر ہون اور دیوار گیریان لگانا اور زینت کیواسطے
کتے پالنا اور گہر مین رکہنا ایسا برا ہے کہ رحمت کے فرشتے اوس گہر مین نہین آتے اور روز قیامت
کو مصور اور کافر اور تکبر اور غرور اور سرکشی کرنیوالے لوگ ایک ساتہہ دوزخ کے عذاب مین گرفتار
ہونگے اور دوزخ کی گردن دوڑ دوڑ کر اونکو پکڑیگی اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس
لٹکایا اپنا کپڑا ازار اپنا سے تو نظر نکرے گا خدا تعالی اوسکی طرف قیامت کے دن ف اگر کسیکا
پائجامہ یا قبا یا تہبند وغیرہ کپڑا اتفاقا نیچا ہوگیا تو وہ بات علیحدہ ہی مگر زینت اور وضعداری کیواسطے
کپڑا لٹکنے سے بچانا حرام ہے کہ اوس شخص کیطرف اللہ تعالی مہربانی کی نظر نکریگا اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ
الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا

فرمایا ✦ مصور ✦ کہان ✦ کیا ✦ کیا ✦ کیا

جو وان کرتے ہین ہندو بتکا پوجا ✦ تو یان کرتے ہو تم قبر وکو سجدہ ✦ مسلمانو ذرا سوچو تو دل مین ✦
برت کے روزہ وہ کرتے ہین فاقہ ✦ تو تم بھی غیر کار رکھتے ہو روزہ ✦ پہنسے ہو کسطرح تم آب و گل مین ✦

صلعم نے فرمایا کہ جو نیچے ہو ٹخنون سے ازار وہ دوزخ مین ہے ف ازار کہتے ہین لنگی تہمد کو اسمین شامل ہے پائجامہ سو جسقدر کہ ٹخنے سے نیچا ہو اوتنا پاؤن دوزخ مین ڈالا جاویگا یعنی نیچا پہننا کام دوزخیون کا ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِیْصِ وَالْعِمَامَۃِ مَنْ جَرَّ مِنْھَا شَیْئًا خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ فرمایا حضرت نے کہ نیچا کپڑا کرنا پائجامہ مین اور قمیص مین اور پگڑی مین منع ہے جسنے نیچا کیا انمین کچھ اترانے سے نظر نکریگا خدا اوسکیطرف قیامت کے دن ف لنگی پائجامہ آدہی پنڈلی تک بہتر ہے اور ٹخنے سے اوپر تک جائز ہے اور آستین گٹے تک چاہیے اور دامن نصف ساق تک چاہیے اور عمامہ پگڑی کا شملہ آدہی پیٹھ تک درست ہے پھر اس سے زیادہ نیچا کوئی کپڑا اگر کوئی شخص کرے تو اوسکی طرف اللہ تعالی قیامت کو نظر مہربانی کی نکریگا اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُھْرَۃٍ فِی الدُّنْیَا اَلْبَسَہُ اللّٰہُ ثَوْبَ مَذِلَّۃٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے کپڑا مشہور ہونیکا پہنا دنیا مین پہناویگا اوسکو خدا تعالی کپڑا رسوائی کا قیامت کے دن ف یعنی جسنے ایسا کپڑا پہنا کہ اوسکے سبب مشہور ہو کہ یہ شخص ایسا ہی مثلا سبز عمامہ اسواسطے باندہے کہ لوگ جانین کہ یہ سید ہے یا سیاہ یا سبز لباس اسواسطے پہنے کہ لوگ حاجی جانین یا اونچی اونچی ٹوپیان تاج سر پر دھرنا اور سلیپان اور کفشان پہننا اور لنگیان باندہنا تاکہ لوگ فقیر جانین یا ایسا لباس پہنا کہ لوگ جانین کہ یہ امیر ہے حاکم ہے گرتا جبا فرغل اسواسطے پہنے کہ لوگ جانین کہ یہ مشائخ ہے عالم ہے بزرگ ہے خواہ کپڑا اس وضع کا ہو خواہ رنگ اس وضع کا ہو سب حرام ہے اور جزا اسکی قیامت کے روز رسوائی ہے مگر یہ معلوم رہے کہ سیاہیونکی وردی اس سے باہر ہے وہ اور بات ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْھَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْھَا وَقَالَ یَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَمْ یَصْلُحْ اَنْ یُّرٰی مِنْھَا اِلَّا ھٰذَا وَھٰذَا

بہت غفلت مین سوئے ہو جاگو خدا کے ہونے بند و نسر نہ مانگو

صحبت صالحین ضرور ہے

اعانت متعلم علم دین ہے

نہین طاقت نبی کی دوزخ کا ایندھن

کلام اون نہالی اوپر

وہ مالک ہے سب آگے اوسکا لاچار نہین ہے کوئی اوسکے گہر کا مختار

کیا یوسف کو کنعان سے بھائی

پھر کیا یوسف کو مصر مین بھائی

سلیمان کو ہوا کا تخت بخشا

وہ کیا ہے جو نہین ہوتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیا سے

یہ اہل شرک کی دیکھو دہائی ✤ جو سمجھاؤ تو ٹھنتی ہے لڑائی ✤ بیان شرک سن کہتے ہین مردک ✤
یہ تہمت ہمپہ جاتی ہے لگائی ✤ کہ یہ ویہونکی کرتے ہین برائی ✤ کہ منکر ہین بزرگونسے یہ بیشک ✤

وَاَشَارَ اِلٰی وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ حضرت ابوبکر
کی بیٹی بی بی اسماء آئین پیغمبر خدا صلعم کے پاس اور اونکے بدن پر باریک کپڑے تھے سو منہ پھیر لیا اونکی
طرف سے حضرت نے اور فرمایا کہ اے اسماء عورت جب پہنچے جوانی کو ہرگز مناسب نہین اوسکو کہ دکھائی
دے اوسکا بدن سوا اسکے اور اسکے اور اشارہ کیا حضرتؐ نے اپنے چہرے اور دونون ہتیلیون
کیطرف ف یعنی ایسا باریک کپڑا جس سے بدن معلوم ہو پہننا نہین درست اور کوئی عضو
عورت کا کہلانا نچاہیے مگر چہرہ کا اور گٹے تک ہاتھہ کا کہلا رہنا مضائقہ نہین پھر لوٹ جالی اور گاچھ
اور بک اور لاہی اور باریک جھولا وغیرہ ایسا کپڑا کہ جس سے بدن نظر آوے پہنا نہین درست
اور وہ عورت گویا ننگی ہے پھر جسکے سامنے عورت کو ننگے پھرنا درست ہے اوسکے سامنے یہ بھی
روا ہے اَخْرَجَ مَالِكٌ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا
ترجمہ امام مالک نے ذکر کیا کہ علقمہ ابن ابی علقمہ نے اپنی ماسے سنا ہوا نقل کیا کہ عبدالرحمن
کی بیٹی بی بی حفصہ آئین بی بی عائشہ پاس باریک اوڑنی اوڑھے ہوے تو پھاڑ ڈالی بی بی
عائشہ نے وہ اوڑھنی اور اوڑھائی اونکو گاڑھی اوڑھنی ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ عورت کو عورتونکی بھی محفل مین ایسا باریک کپڑا پہنکر جانا درست نہین پھر دیوربیٹھے خاوندکے
بھانجے بھتیجے وغیرہ مردونکا تو کیا ذکر ہے سو یہ جو اس ملک مین رسم ہے کہ عورتین دیور بیٹھے غیر مردونسے
پردہ نہین کرتی ہین اور اونکے سامنے کہنیون تک ہاتھہ اور گردن تک سر کھلے ہوئی بیدھڑک پھرا
کرتی ہین یہ محض حرام ہے باہر کے غیر مردونمین اور ان مردونکے پرد دیکھنے مین کچھہ فرق نہین ہے چنانچہ
حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص نے پوچھا کہ شوہر کے بھائی بھتیجے کے سامنے ہونا عورت کا درست ہے یا نہین حضرت
نے فرمایا کہ ایسے رشتہ دار عورت کے حق مین گویا موت ہین یعنی جیسا لوگ موت سے ڈرتے اور بچتے
اور پرہیز کرتے ہین ویسا ہی خاوند کے بھائیون وغیرہ سے عورت کو چھپنا اور پرہیز کرنا چاہیے
مگر معلوم رہے کہ خاوند کے باپ سے یا بیٹے سے پردہ ضرور نہین اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِیْ يَدِ رَجُلٍ
فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰی جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِیْ يَدِهٖ

فقیر

صحابہ حضرت خیر البشر کے ✤ فضائل مین سبھون سے بیشتر تھے ✤ جسے اصحاب حضرت سے ہوا انکار ✤
رسول اللہ خوش تھا اونسے رہتے ✤ خدا اون سب پہ رحمت اپنی بھیجے ✤ رہے ہر دم خدا کی اوسپہ پھٹکار ✤

فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ
قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الخاتم
مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھی سونے کی
انگوٹھی ایک شخص کے ہاتھہ مین تو نکالا اوسکو اور پہینک دیا پھر فرمایا کہ متوجہ ہوتا ہے کوئی شخص
تم مین کا آگ کی چنگاری کیطرف تو لیتا ہے اوسکو اپنے ہاتھہ مین پھر لوگون نے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے اوٹھہ جانیکے بعد اوس آدمی سے کہا کہ لے لے اپنی انگوٹھی کچھہ فائدہ حاصل کر لے اس سے
اوسنے کہا کہ نہ لونگا مین اسکو کبھی کہ پہینک دیا ہے اوسکو پیغمبر خدا صلعم نے ف سبحان اللہ کامل
مسلمان ایسے ہوتے ہین جیسا کہ وہ شخص تہا کہ اوسنے اپنی سونے کی انگوٹھی کو پھر نہ اوٹھا
لیا اس لحاظ سے کہ جب خود حضرت نے اسکو سیر کے ہاتھہ سے نکالکر پہینک دیا پھر مین کیونکر
اسکو اوٹھاؤن باوجودیکہ اصحابون نے اوسکو سمجھایا کہ اوٹھالے اسے اور کچھہ فائدہ
حاصل کیجیو بیچیو یا عورت کو دیجیو مگر اوس نیک مرد نے نہ لی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کی
انگوٹھی چہلا مرد کو پہننا حرام ہے اور گویا یہ دوزخ کی چنگاریان ہین اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ
وَالنَّسَائِیُّ عَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِیْ يَمِيْنِهٖ
وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِیْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِیْ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الخاتم مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیا حریر اپنے داہنے ہاتھہ مین اور لیا سونا بائین ہاتھہ مین
پھر فرمایا کہ مقرر یہ دونون حرام ہین میری امت کے مردون پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد کو
استعمال کرنا زینت کیواسطے حریر اور سونے کا حرام ہے مگر ان کو ئی غرض صحیح اگر پیش آوے تو ہاتھہ
مین تہوڑی دیر لے لینا مضائقہ نہین جیسے اشرفی تڑانے کو اور حریر بیچنے کو یا کسیکے دکھلانیکو
ہاتھہ مین لے لینا مباح ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّحْلِقَ حَبِيْبَهٗ حَلْقَةً مِّنْ نَّارٍ فَلْيَحْلِقْهُ حَلْقَةً مِّنْ
ذَهَبٍ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّطَوِّقَ حَبِيْبَهٗ طَوْقًا مِّنْ نَّارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِّنْ ذَهَبٍ
وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّسَوِّرَ حَبِيْبَهٗ سِوَارًا مِّنْ نَّارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا

سو جہاد دینی ہے کافی راہ ایمان ✦ نہ مانیگے تو خود ہونگے پشیمان ✦ تو اپنے حال مین کہہ سوچ خرم تمام
سمجھے اصرار سے کیا کام آسان ✦ خدا جانے کہ کیا ہونا ساماں ✦ زبان اب بند کرو اللہ اعلم

عقائد سنت و الجماعت

مِنْ ذَهَبٍ وَّلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا ترجمہ مشکوۃ کے باب النکاح مین لکہا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جورو کو آگ کا بالا پہنانا چاہے تو بالا پہناوی سونیکا اور جو شخص اپنی جورو کو آگ کی ہنسلی ڈالا چاہے تو اوسکو چاہیے کہ ہنسلی ڈالے سونیکی اور جو کوئی چاہے کہ کڑے کنگن پہناوے اپنی جورو کو آگ کے تو کڑا یا کنگن پہناوے سونیکا مگر جائز ہے تمپر چاندی سو کہیل لواوس سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونیکا بالا دریان نتہہ کڑے کنگن چوڑیان ہنسلیان عورتون کو پہنا حرام ہے مگر اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ سونا پہنا عورتون کو جائز ہے اور مرد و نکو سونا چاندی دونو استعمال کرنا حرام ہے خواہ دونون ملے ہوے ہون خواہ علیحدہ علیحدہ تو ان مضمونون کو یون سمجھا چاہیئے کہ یا یہ مطلب ہے کہ چاندی کا زیور عورتونکو پہنا مطلق درست ہے اور سونا اگر نرا ہو جیسے کڑے ہنسلیان بالی نتہہ تو وہ نادرست ہے اور اگر اوسمین چاندی ملی ہو یا ملمع ہو یا جڑاؤ ہو تو جائز اور مباح ہے یا یہ مطلب ہے کہ سونا بھی مطلق مباح ہے مگر استعمال اوسکا اچھا نہین جیسے طلاق دینا جائز ہے پر اچھا نہین یا یہ حدیث اوس زیور کے حق مین ہے جسکی زکوۃ نہ دے لیکن اس حدیث مین یون فرمایا کہ سونیکا بالا اور ہنسلی اور کڑا گویا کہ آگ کا بالا اور ہنسلی اور کڑا ہے یعنی پہننے والے کا وہ جسم دوزخ مین جلیگا تو مسلمان کو بہر حال نر سونیکے زیور سے پرہیز ہی کرنا چاہیئے صرف زینت کیواسطے چاندی کیا کم ہے اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَنْ نَّشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَاَنْ نَّاْكُلَ فِيْهِمَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَيْهِ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع فرمایا چاندی اور سونے کے برتن مین پینے اور کہانے سے اور حریر اور دیبا پہننے اور اوسپر بیٹہنے سے ف دیبا نام ہے ایک ریشمی کپڑے کا سو دیبا اور داری کا پہننا اور مسند ین اوسکی بنانا اور سونے چاندی کے برتن مین کہانا پینا حرام ہے اور اوسمین داخل ہے چاندی کا عطردان اور پاندان خاصدان اور چمچے وغیرہ ظروف اور آلات چاندی سونیکے ان سبکا استعمال حرام ہے۔ اَخْرَجَ الدَّارَقُطْنِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءِ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاشربہ مین

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
اما بعد فان اصدق الحدیث
واحسن الھدی ھدی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم وشر
الامور محدثاتھا وکل
محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ
ضلالۃ وکل ضلالۃ فی
النار وعلیکم بالسواد
الاعظم فان ید اللہ علی
الجماعۃ ومن شذ شذ
الی النار وقال علیہ
الصلوٰۃ والسلام
انہ سیاتی علی امتی
اقوام تجاری بھم تلک
الاھواء کما یتجاری
الکلب لصاحبہ لا یبقی
منہ عرق ولا مفصل
الا دخلہ وقال علیہ
الصلوٰۃ والسلام
ستفترق امتی علی
ثلاث وسبعین ملۃ
کلھم فی النار الا
ملۃ واحدۃ وھی
ما انا علیہ الیوم
واصحابی وقال
علیہ الصلوٰۃ
والسلام
انما
اخشی
علی
امتی
بعدی
رجلا
یتاول
القرآن
یضعہ
علی
غیر
مواضعہ
وقال
علیہ
الصلوٰۃ
والسلام
ان
اللہ
لا
یقبل
توبۃ
صاحب
بدعۃ
حتی
یدع
بدعتہ
وقال
علیہ
الصلوٰۃ
والسلام
ان
اللہ
حجب
التوبۃ
عن
کل
صاحب
بدعۃ
حتی
یدع
بدعتہ
وقال
علیہ
الصلوٰۃ
والسلام
ان
اللہ
الذی
خلق
السموات
والارض
جعل
لکل
شیء
قدرا
وجعل
لکل
قدر
سببا
وجعل
لکل
سبب
شرحا
وجعل
لکل
شرح
علما
من
شاء
اضلہ
ومن
شاء
ھداہ
وقال
علیہ
الصلوٰۃ
والسلام
ان
اللہ
لا
یقبض
العلم
انتزاعا
ینتزعہ
من
العباد
ولکن
یقبض
العلم
بقبض
العلماء
حتی
اذا
لم
یبق
عالما
اتخذ
الناس
رؤسا
جہالا
فسئلوا
فافتوا
بغیر
علم
فضلوا
واضلوا

لکھا ہے کہ دار قطنی نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جسنے پیا برتن مین سونے
کے یا چاندی کے یا اوس برتن مین جسمین کچھ بھی سونا چاندی ہو سو وہ غرغر پیتا ہے اپنے پیٹ
مین دوزخکی آگ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونیکا برتن ہو یا چاندی کا یا دونوسے ملا ہو
یا جس برتن پر سونے یا چاندی کا ملمع ہو یا گل بوٹے سونیکے بنے ہوئے ہون یا فقط تحریر سونیکی
یا چاندی کی ہون اوسمین کھانا پینا ایسا بُرا ہے کہ قیامت کے روز اوسکو دوزخکی آگ پلائی جائیگی
اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِیْنَ مِنَ
الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ
لعنت کی پیغمبر خدا صلعم نے عورت کی وضع بنے والے مردونکو اور مرد کی وضع بننے والی عورتکو
ف یعنی جو عورت عورتون کی وضع چھوڑکر مردانی وضع اختیار کرے اوجیسے مرد مرد ائی وضع
چھوڑکر زنانی وضع اختیار کرے اون دونو پر لعنت ہے یعنی خدا کیطرف سے بہشکار پڑتی ہے
کہ وہ شخص جیسا اوسکو خدا نے بنایا ہے اوسپر راضی نہین دوسری قسم مین اپنے آپکو داخل کرتا ہے
پھر یہ جو بعضے نام کے مرد اپنے آپکو پیچھا خوجہ کرڈالتے ہین سر پر بڑی بڑے بال کہکڑ ہی منڈاکر
مہدی سی لگاکر پان کہاکر چھلے انگوٹھیان سرخ کپڑے پہنکر اپنے آپ کو عورت سا بناتے ہین وہ سب
اسمین داخل ہین اور جو شخص جسقدر عورتونکی وضع اختیار کرے وہ اوسقدر اوسمین شامل ہی اسیطرح جو
عورت گھوڑے پر سوار ہو ہتیار باندھے یا انگرکھہ قبا ٹوپی پگڑی مردانہ لباس پہنے اور مردانی گفتگو
کرے غرضکہ چال ڈھال وضع مردانی اختیار کرے تو اوسپر بھی لعنت ہے، اور یہ بھی معلوم رہے کہ
عورت کو سرمہ اور مہدی نہ لگانا خوشبو نہ ملنا اور باوجود میسر ہونیکے زیور اپنا نہ پہنا رنگین کپڑے
نہ پہننا اور سوا اپنے دین کی بات اور لکھنا پڑھنا زیادہ ہنر سیکھنا عورت کو منع ہے اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّہِیْنَ مِنَ
الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّہَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے مشابہت کرنیوالے مردون کو عورتون سے
اور مشابہت کرنیوالی عورتون کو مردون سے ف مرد کو عورت سے اور عورت کو مرد سے
وضع مین لباس مین گفتگو مین چال مین نشست و برخاست مین مشابہت حرام ہے کہ مشابہت

کرنیوالی پر لعنت پڑتی ہے اخرج ابوداؤد عن ابی ہریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمخنث قد خضب یدیہ ورجلیہ بالحناء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ھذا قالوا یتشبہ بالنساء فامر بہ فنفی الی البقیع فقیل یا رسول اللہ الا نقتلہ فقال انی نھیت عن قتل المصلین ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ سے نقل کیا کہ لوگ لائے پیغمبر خدا صلعم کے پاس ایک مخنث کو اوسنے رنگے تھے اپنے دونو ہاتھہ اور دونون پاؤن مہدی سے سو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ کیا ہے یہ شخص لوگون نے کہا کہ اپنے آپ کو بنایا ہے عورتونکی طرح تو حکم کیا حضرت نے اوسکے لیئے سو وہ نکالا گیا بقیع کیطرف پھر لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بھلا ہم اوسکو قتل نہ کردین فرمایا کہ مجکو منع ہوا ہے قتل کرنا نمازیون کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد ونکو ذرا باتین بھی عورتونکی مشابہت کرنا نچاہیئے کہ اوس شخص لیئے تو مہدی ہی ہاتھہ پاؤن مین لگائی تھی سو حضرت نے اوسکو نکلوا دیا اوبستی مین اوسکا رہنا گوارا نکیا پھر زینت کیواسطے مرد کو پان کھانا سرمہ لگانا یا کرتہ کا گریبان آگے عورتونکی طرح سی رکھنا یا نیچے نیچے پاجامہ پہننا یا بڑی بڑی بال سر پر رکھنا غرضکہ جس بات مین عورتونسے مشابہت پائی جاتی ہو مرد کو نچاہیئے اور سرمہ شب کو لگانا مرد کیواسطے سنت ہے کہ اوسمین کچھہ زینت نہین صرف فائدہ مقصود ہی اور یہ بھی اس حدیث سے دریافت ہوا کہ مخنث اور زنانے اور سدا سہاگن فقیر منہ دیکھنے کے قابل نہین ہین بلکہ اگر بے نمازی ہون تو قابل قتل کے ہین اخرج ابن ماجۃ عن علی قال کان بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوس عربیۃ فرای رجلا بیدہ قوس فارسیۃ قال لقاھا ھذا القھا وعلیکم بھذہ واشباھھا ورماحا لقنا فانھا یؤید اللہ لکم بھا فی الدین ویمکن لکم فی البلاد ترجمہ مشکوۃ کے باب اعداد آلات الجہاد مین لکھا ہے کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم کے ہاتھہ مین تھی کمان عربی سو دیکھا ایک آدمی کو اوسکے ہاتھہ مین تھی کمان فارسی فرمایا کہ یہ کیا ہے پھینک دے اسکو اور اختیار کر ایسی اور اسیطرح کی اور تیر کہ اس سے مدد کریگا اللہ تمہارے دین مین اور عمل دیگا تمہارا ملک مین ف فارسی کمان سخت ہوتی ہے اور عربی کمان نرم ہوتی ہے سو فرمایا کہ ایسی فارسی کمان رکھنا نچاہیئے اسواسطے کہ فتح شکست اللہ کیطرف سے ہے سو عربی کمانین اور تیر بھی کافی ہین کہ اسکے سبب اللہ مدد کریگا اور دین جاری ہوگا اور ملکونمین عمل ہوگا تو اس سے معلوم

ہو اکہ اپنی شجاعت اور جوانمردی اور زور جتانیکے واسطے بڑی بڑی تلوارین اور بڑی بڑی بالین اور بہاری بہاری
بندوقین باندہنا اور سخت سخت کمانین کہنا نہیں چاہیے شجاعت سے تعلق ہے اور فتح اللہ کیطرف سے ظاہری
اسباب کیواسطے ہلکے ہلکے ہتیار کافی ہین اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّیَاطِیْنِ اَمَّا اِبِلٌ فَقَدْ رَاَیْتَهَا تَخْرُجُ اَحْدَکُمْ
بِجَیْبَاتٍ مَعَهٗ قَدِ اسْمَنَهَا فَلَا یَعْلُوْا بَعِیْرًا مِنْهَا وَیَمُرُّ بِاَخِیْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ
فَلَا یَحْمِلُهٗ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب آداب السفر مین لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ بعضے اونٹ شیطانون کے ہوتے ہین سو وہ مینے دیکھے کہ نکلتے ہین بعضے شخص
سانڈنیان لیکر اپنے ساتھہ کہ اونکو موٹا کرکہا ہے سو وہ سوار نہین ہوتے کسی اونٹ پر اونمین سے اور ہو نکلتے
ہین اپنے بہائی پر کہ وہ تہک گیا چلنے سے تو نہین سوار کرلیتے اوسکو یعنی جو لوگ شان اور شوکت
نام کیواسطے اونٹ پالتے ہین پھر جلوکیواسطے سوار ہین ساتھہ لیکر چلتے ہین کہ نہ خود اوسپر چڑھتے ہین اور
کسی مسلمان بہائی کو اگر چہ وہ بیچارا منزل کا مارا تھکا ہو مگر اوسپر چڑھا نہین لیتے یہ صرف شان کے لئے
اون سانڈنیون کو کہلاکر موٹا موٹا کرتے ہین سو وہ کسی کام نوافی ہی نہین مگر شیطانون کی ٹہہر جاتی ہین
کہ شیطان اس بات سے خوش ہوتا ہے اس حدیث سے پوچھا گیا کہ یہ جلو کی سانڈنیان اونٹ شیطان کا کارخانہ ہے
اور مسلمانکو چاہیئے کہ اوسکو شیطانکی سواری سمجھکر دور کرے اور کام مین لگاوے اور اپنے اوپر شیطانکی ذرت مین
داخل نکرے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْخَیْلِ فَالْخَیْلُ ثَلَاثَةٌ هِیَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِیَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِیَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ
لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِیَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلٰی اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِیَ لَهٗ وِزْرٌ وَاَمَّا الَّتِیْ لَهٗ سِتْرٌ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِیَ لَهٗ سِتْرٌ وَاَمَّا الَّتِیْ هِیَ لَهٗ اَجْرٌ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الزکوٰۃ مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا
کہ پوچھا گیا پیغمبر خدا صلعم سے حال گہوڑون کا تو فرمایا کہ گہوڑے تین طرحکے ہین ایک طرحکے گہوڑے آدمی کیواسطے گناہ
ہین اور ایک گہوڑے آدمی کے حقمین موجب عیب پوشی کا ہین اور ایک قسم کے گہوڑے آدمیکے لئے ثواب ہین سو جو اوسکو ثواب ہے
گناہ ہین وہ یون ہے کہ آدمی نے گہوڑا باندہا دکہانیکو اور بڑائی کو اور چڑہائی کرنیکو مسلمان پر سو وہ گہوڑے
اوسکے لئے گناہ ہین اور وہ جو اوسکے لئے پردہ ہین سو وہ یون ہے کہ آدمی نے گہوڑا باندہا اللہ

کی راہ مین پہرہ نہو لاحق اللہ کا اوسکی سواری ہین اور نہ اوسکی گردن مین یعنی کسیکو کبھی مانگے بھی دے اور اوسکی
زکوٰۃ بھی دے اور خبر گیری اوسکے کہانے پینے کی رکھے سو ایسے گھوڑے آدمی کیواسطے موجب عیب پوشی کا ہین
کہ اوسکو کوئی محتاج نہین جانتا اور وہ جو اوسکے لئے اجر ہین سو وہ یون ہے کہ آدمی نے گھوڑا باندہا اللہ
کی راہ مین مسلمانون کیواسطے یعنی اسلئے کہ تا مسلمان اوسپر سوار ہوکر جہاد کرین ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ نام کیواسطے اور فخر کے لئے گھوڑے رکہنا حرام ہین پھر کونسی گھوڑدوڑ سواریون کے ساتھہ رکہنا تو صرف
گناہ کا کام ہے مگر ہان گھوڑے سواری کیلئے یا جہاد کی نیت پر باندہا درست اور بہتر ہے سو سواری
کے گھوڑے دو قسم ہین دو حق اور بہی لگے ہوئے ہین ایک یہ کہ کبھی کسی مسلمان حاجتمند کو عاریتاً بہی سوار ہونیکو
دے دوسرے یہ اگر وہ گھوڑے جنگل سے چرآتے ہون تو اونکی زکوٰۃ بہی ہے وَاَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا
الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الرقاق مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ خرچ سب اللہ کی راہ مین ہین سو مکان بنانیکے سوا اوسمین خیر نہین ف اور جتنے
خرچ ہین اگرچہ اپنی خانہ داری کے امور مین ہون اگر اون خرچون مین نیت ثواب کی ہو تو ثواب ملیگا مگر
عمارت بنانے مین اگرچہ نیت ثواب کی کرے مگر ثواب نہین ملتا مثلاً کسی نے کپڑا اپنے واسطے اسلئے
پہننا بنایا کہ اوسکو پہن کر عبادت کرونگا یا اپنی جورو لڑکیون غلامون چہوکریون کو یا اور رشتہ دارونکو
کہانا کپڑا دیا اتہا اس نیت پر کہ یہ اللہ کے بندے ہین اور اللہ نے انکا حق مجہپر کیا ہے تو البتہ ثواب
ملیگا اور مکان رہنے کا اگر حاجت ضرور سے زیادہ بنایا خواہ اپنے لئے خواہ جورو لڑکونکے لئے
اوسمین ثواب نہین ملتا پہر مکانکی بہت سی زینت کرنا وہ تو محض نکمّا کام ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ
مَا هٰذِهٖ قَالَ اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ
حَتّٰى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ
مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلٰى
اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ
الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوّٰيَهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتْ لُقْبَةُ قَالُوا اشْتَكَى إِلَيْنَا صَاحِبُهَا
إِعْرَاضَكَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا
إِلَّا مَا لَا يُغْنِي إِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الرقاق مین لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ انس نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم باہر آئے ایکدن اور ہم اونکے ساتھہ تھے تو دیکھا ایک گول بلند گھر
سو فرمایا کہ یہ کیا ہے اصحابون نے کہا یہ فلانے آدمی کا ہے انصار مین سے تو چپ ہو رہے اور انہون نے کہا اسبات کو
اپنے دلمین اوسوقت تک کہ وہ مالک اوسکا آیا تو سلام کیا حضرت کو لوگون مین تو منہ پھیر لیا حضرت
نے اوس سے کیا حضرت نے یہ کئی بار اسقدر کہ پہچانا اوس آدمی نے غصہ اوسمین اور منہ پھیرنا
اپنی طرف سے سو شکوہ کیا اوسنے انسات کا اصحابون سے اور کہا قسم خدا کی مین ناخوش پاتا
ہون رسول اللہ صلعم کو اصحابون نے کہا کہ آپ نکلتے تھے سو نیز اگول گھر دیکھا تھا تو پھیرا وہ
آدمی اپنے گول گھر کیطرف سو کھود ڈالا اوسکو ایسا کہ برابر کر دیا زمین سے پھر نکلے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم ایکدن تو نہ دیکھا اوس گول گھر کو سو فرمایا کیا ہوا وہ گول گھر یارون نے عرض کیا کہ شکوہ
کیا ہمارے سامنے اوسکے مالک نے آپ کے منہ پھیر لینے کا سو ہم نے خبر کر دی سو کھود ڈالا
اوسنے وہ تو فرمایا حضرت نے کہ خبردار ہو کہ کل مکان بنانا گناہ ہے مکان والے پر مگر جو ضرور
ہے اوسقدر جو لابد ہے ف یعنی جو مکان دن کے یا رات کے بیٹھنے رہنے کیواسطے ضرور ہے
یا اسباب کہنے کو جانور کے آرام کو ہو اوسکا مضائقہ نہین یا جس مکان کے بنانے کا خدا اور
رسول کا حکم ہو جیسے مسجد سو اسکے اور مکان بنانا یا اپنے مکان اونچے اونچے بلند بہت بنانا
وبال و گناہ ہے چنانچہ اوس مرد مسلمان انصار کا گول گھر بلند بنا ہوا دیکھکر حضرت ایسے ناخوش
ہوئے کہ اوس کیطرف سے منہ پھیر لیا اور باوجودیکہ اوسنے کئی مرتبہ سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا پھر
اوسے حضرت ناخوش ہونیکے سبب وہ کھود ڈالا سو ہر مسلمان کو ایسا ہی چاہیے اخرج ابوداؤد
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ بُيُوتٌ لِلشَّيَاطِينِ
قَالَ سَعِيدٌ لَا أَرَى لَهَا إِلَّا هَذِهِ الْأَقْفَاصَ الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيبَاجِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب آداب السفر
مین لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ہونگے بعضے
گھر شیطانون کے سعید نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون وہ گھر مگر یہی جنکے خبری کہ پوشش

اوسکی کرتے ہین لوگ دیباجے یعنی ریشمین سے ف یعنی یہ لوگ بعضی جویلی مکان کو آراستہ کرتے ہین کہ اوسمین ریشمین
دیوار گیریان اور چھتین اور پردہ لگاتے ہین یا عمارتون مین اور یا مکیون مین نالکیون مین سیاتون مین حریر وغیرہ
لگا کر مزین کرتے ہین سو یہی مکان شیطانی گھر ہین المقصود مکان حاجت سے زیادہ یا بہت اونچا بنانا یا مکان
کو بہت آراستہ جیتون پر دون دیوار گیرون سے کرنا یہ سب شیطان کے امور ہین کہ اسنے مسلمانون کو
پرہیز کرنا چاہیے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
یُّزَعْفَرَ الرَّجُلُ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے مرد کو ف یعنی مرد کو خوشبو کیواسطے یا زینت کیلئے اپنے کپڑون یا بالون مین
یا ہاتھ پاؤن مین زعفران یعنی کیسر لگانے سے منع فرمایا سو مرد کو اسطرح پر زعفران کا استعمال کرنا حرام
ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی
عَلَیْهِ خَلُوْقًا فَقَالَ اَلَكَ اِمْرَاَةٌ قَالَ لَا قَالَ اِغْسِلْهُ ثُمَّ اِغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ
ترجمہ ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا کہ یعلی ابن مرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا
خلوق اوسکو لگا ہوا فرمایا کیا تیرے عورت ہے شاید عورت کے بدن سے اوسکے خلوق لگ گیا اوسنے کہا
کہ نہ فرمایا اوسکو دھو پھر دھو پھر دھو پھر ایسا نہ کیجو ف عرب کی عورتین کیسر وغیرہ کئی چیزین خوشبو کی
ملا کر اوسکی خوشبو بناتی ہین جیسے ہندوستانین سلگا سو مرد کو لگانا حرام ہے سو حضرت نے یعلی کو لگائے
ہوئے دیکھا تو تین بار دھلوایا اور آیندہ کو منع فرمایا اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ فِیْ جَسَدِهٖ شَیْءٌ مِّنْ خَلُوْقٍ ترجمہ ابوداؤد نے ذکر
کیا کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نہین قبول کرتا نماز اوس شخص کی
جسکے بدن مین کچھ بھی خلوق ہو اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی اَهْلِیْ مِنْ سَفَرٍ
وَقَدْ تَشَقَّقَتْ یَدَایَ فَخَلَّقُوْنِیْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ وَقَالَ اِذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ
ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عمار نے نقل کیا کہ مین آیا تھا اپنے گھر سفر سے اوپر پھٹ گئے تھے میرے ہاتھ سو گھر والون
نے میری خلوق لگایا زعفران کا سو صبح کو مین آیا رسول خدا کے پاس تو سلام کیا مینے تو نہ جواب دیا
مجکو اور فرمایا کہ جاؤ دھو ڈال اسکو بدن سے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيِّبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ وَطَيِّبُ
النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ ترجمہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ خوشبو مردونکی وہ ہی جسکی کہلی ہووے بو اور چھپا ہو رنگ اور خوشبو عورتونکی وہ
جسکا ظاہر ہو رنگ اور چھپی ہو بو اور سکی ف یعنی مردونکو ایسی خوشبو لگانا حلال اور بہتر ہے کہ جسکی خوشبو تو
معلوم ہو اور رنگ نہ معلوم ہو جیسے عطر اور عورتون کو ایسی خوشبو لگانا چاہیے کہ جسکا رنگ ظاہر ہو اور
خوشبو تریک معلوم ہو جیسے زعفران اور صندل سے رنگا کپڑا اور جو اسطرح کا ہو اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ
جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ لَكَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِاَهْلِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ
وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا
کہ ایک بچھونا مرد کے لئے اور ایک اوسکی عورت کے لئے اور تیسرا مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کے لئے ف
یہ بیس حدیثین مشکوٰۃ کے کتاب اللباس مین لکھی ہین نشان کے لئے حاشیہ پر سہ سہ یعنی اپنے اور اپنی عورت کے
واسطے ایک بچھونا اور مہمان کیواسطے ایک بچھونا زیادہ چاہیئے پھر جسکے ہان مہمان اکثر آیا کرتے ہون اوسقدر
اوسکو مضائقہ نہین مگر اس مین قسم سے زیادہ بچھونا ہو وہ بچھونا شیطان کے لئے ہوگا یعنی وہ ریا اور سرف
اور تکبر کے اسباب مین داخل ہے شیطان اسکے کام تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ کسی ہوے پلنگ اور
مسہریان اور کوچین طیار کپڑے بچھوے ہوے مکانین زینت کے واسطے رکھا کرتے ہین اور ہر مکانمین فرش بچھے
رکھتے ہین سو یہ سب سامان شیطانی ہین اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اَوْفِرُوا اللُّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مخالفت کرو مشرکون سی بڑی بڑی کرو ڈاڑہیان اور کم کرو مونچہین
ف کافرونکے ملک مین اکثر نصاری ڈاڑہی موچہین منڈواتے ہین اور سکھ ڈاڑہی موچہیں دونو
رکھتے ہین اور ہندو اکثر ڈاڑہی منڈواتے اور بڑی بڑی موچہین رکھتے ہین اور بعضے گل مچھے رکھتے
ہین اور بعضے خوبصورتی کیواسطے ڈاڑہی رکھکر بچہین سی جیبکترکا لون پر باندہتے ہین اور مسلمانونکو کافرونکی
مخالفت چاہیئے اور ڈاڑہی موچہ آدمی کے چہرے پر ہوتی ہے اور پہلے چہرہ ہی پر خیال جاتا ہے سو فرمایا
ڈاڑہی موچھ اسطرح پر کہو کہ کسیطرح کافرون سے مشابہ نہو کہ صورت ہی دیکھنے سے معلوم ہو جاوے کہ یہ شخص
مسلمان ہے سو ڈاڑہیان بڑی بڑی کرو یعنی ایسی کہ جس جگہہ سے یہ معلوم ہو کہ یہ آدمی ہے وہین سے

اوسکے ساتھو یہ بھی معلوم ہوکہ اوسکے مُنہ پر ڈاڑھی بھی ہی سبا ہی باچونہ منہ پر نہین لگاؤ اور مونچھین کم کرو
یعنی جیسی بہوین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑی ڈاڑھی گویا علامت اور نشانی دین اسلام کی ہی بلکہ سلمانون
وردی کے قائم مقام ہے اور ایک مشت سے ڈاڑھی کم کرنا یا مونچھین بڑی بڑی کرنا علامت کفر کی ہے
اور ڈاڑھی سنڈانا یا تھوڑے پر کم اور چیت راست زیادہ رکھنا یہ علامت اور نشانی شرک کی ہی اور شعار اسلام
سے بعید اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتَرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا ترجمہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ
عبداللہ ابن مغفل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے منع کیا کنگھی کرنیسے مگر کبھی کبھی **ف** یعنی ہر روز
کنگھی کرنا سر کے بالونمین مرد کو یا ڈاڑھی مین یہ تکلف ہے اور محض زینت اور سنگار کیواسطے ہی سو یہ منع
ہے ہان کبھی کبھی ایک روز یا دو روز یا تین روز یا ہفتہ کے بعد کرلیا کرے تاکہ بال خراب نہ ہوجاوین
اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّیْبَ فَاِنَّہٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَتَبَ اللّٰہُ
لَہٗ بِھَا حَسَنَۃً وَکَفَّرَ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً وَرَفَعَہٗ بِھَا دَرَجَۃً ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عمرو ابن
شعیب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مت اوکھاڑو سفید بال اسلئے کہ یہ نور ہی مسلمان کا جسکا
سفید ہوا بال مسلمانی کی حالت مین اللہ لکھتا ہے خدا اوسکے لئے اوس سفیدی کے سبب نیکی اور معاف
کرتا ہی اوس سے اوسکا گناہ اور بلند کرتا ہے اوس سے اوسکا مرتبہ **ف** معلوم ہوا کہ سفید بال ہونے سے مسلمان پر
اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہی کہ ایک بال سفید ہونیسے اللہ تعالی کی طرف سے نور آتا ہے اور ایک نیکی کا
ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک درجہ اللہ کے ہان اوسکا بلند ہوتا ہی تو جون
جون اوسکے بال سفید ہوتے جاتے ہین اوتناہی نور بڑہتا جاتا ہے اور گناہ معاف ہوتے جاتے ہین
اور درجہ بلند ہوتے جاتے ہین اور نیکیان زیادہ ہوتی جاتی ہین سبحان اللہ جسکو حاجت توبہ کی ہو
اوسکے واسطے بال سفید ہونا خود بخود توبہ ہے کہ اس سے گناہ معاف ہوتے ہین اور عابدون کے لئے
خود بخود بے مشقت عبادت ہے کہ ثواب زیادہ ہوتا جاتا ہے اور درجے بلند ہوتے جاتے ہین اور
اوپر بڑہتا جاتا ہے بہرحال جسکو سفید بال ڈاڑھی کا یا اپنے سر کا برا لگے اور وہ اوکھاڑے تو وہ
شخص اپنے گناہونکی معافی یا اپنا بلند درجہ اور زیادہ ثواب اور خدا کا نور نہین چاہتا بلکہ طالب

بر ایسو نکا ہے اخرج مسلم عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیا قد حلق
بعض راسہ وترک بعضہ فنہاھم عن ذلک وقال احلقوا کلہ او اترکوا کلہ
ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک لڑکے کو کہ
مونڈا ہوتا تھا سر اوسکا اور چھوڑا ہوا تھا تھوڑا سا سو منع کیا اوسکے وارثون کو اس سے
اور فرمایا کہ مونڈو سب سر اوسکا یا چھوڑو سب سر اوسکا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پٹے
یا بیری یا چندوا یا کاکلین یا قلمین یا چوٹیان لڑکون کے
سر پر رکھنا نہین درست باوجودیکہ لڑکے غیر مکلف
ہین مگر اوس سے اونکے وارثون پر گناہ ہوتا ہے سو اونکو چاہیئے کہ اوسکا سر مونڈا دین یا سب سر پر بال
رکھین اور جب لڑکے غیر مکلف کو اسطرح بال رکھنا نچاہیئے تو بڑون کو تو درجہ اولیٰ نچا ہے بلکہ ہر مسلمان کو
مناسب ہے کہ جس مسلمان جوان یا لڑکیکو اسطرح پر بال رکھی ہوئی دیکھے تو سنت کی پیروی کر کے منع کرے
اخرج ابوداؤد عن الحجاج بن حسان قال دخلنا علی انس بن مالک فحدثتنی اختی المغیرۃ
قالت وانت یومئذ غلام مر ولک قرنکان او قصتان فمسح راسک وبرک
علیک وقال احلقوا ھذین او قصوھما فان ھذا زی الیھود
ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ حجاج ابن حسان نے نقل کیا کہ ہم گئے تھے انس بن مالکؓ پاس سو مجھسے ذکر کیا کہ
میری بہن مغیرہ نے کہا کہ اون دنون تو لڑکا تھا اور تیری دو کاکلین کندھے پر پڑی ہوئی تھین یا کہا
کہ دو چوٹیان تھین سو انس نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور بارک اللہ کہا منگوا اور فرمایا کہ مونڈا اونکو یا کترا دو
اونکو اسلئے کہ یہ وضع یہود کی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کاکلین چوٹیان پٹے رکھنا
یہود کی علامت اور وردی ہے مسلمان کو نچاہیئے کہ اپنی اولاد کو کافرونکی سی اولاد بنا دے اور اگر
کسی نے نجبری سے ایسے بال رکھی ہون تو دور کر دے مونڈ ڈالے یا کتروا ڈالے ایسے کہ اور بالونمیں ملجاوین
اور حضرت کے اصحاب جو بڑے بزرگ تھے جب وہ کاکل اور چوٹی رکھنے سے ناراض ہوتے تھے اور بزرگ چوٹیان
اور کاکلین رکھنے سے کب خوش ہونگے بزرگون کے نام کی چوٹیان اور کاکلین رکھنا اور زیادہ حماقت اور نادانی ہے
بزرگونکو بالون سے کیا مطلب اخرج ابوداؤد عن ابی الخطاب رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل خریم الاسدی لو کان طول جمتہ
او اسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فاخذ شفرۃ فقطع بھا جمتہ الی اذنیہ

وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا صلعم کے
اصحابون مین سے کہا کہ ابن حنظلہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ کیا خوب آدمی ہے خریم اسدی
اگر بڑی نہوتی اوسکی چوٹی اور نہ لٹکتی ہوتی اوسکی ازار سو پہنچی یہ خبر خریم کو تولی اوسنے چھری
پھر کاٹی چوٹی دونو کانون تک اور اونچی کرلی ازار پنڈلیون کے اوہ بیچ تک ف یعنے
خریم اسدی ایک اصحاب تھے اونکے حق مین حضرت نے فرمایا کہ اوسمین سب خوبیان ہین اور ہیبت
اچھا آدمی ہے مگر یہ دو نقصان ہین ایک تو یہ کہ اوسکے بال سر کے لمبے لمبے ہین دوسرے یہ کہ اوسکی
ازار نیچی ہے سو یہ خبر حضرت خریم کو پہنچی کہ حضرت نے میرے حق مین یون فرمایا تو اونہون نے
فوراً اپنے سر کے بال کاٹ کر دونو کانون تک کیے اور ازار اونچی کرکے باندھی کہ پنڈلی کے
درمیان مین رہی زانو سے نیچی ٹخنے سے اوپر زانو اور ٹخنے کے درمیان مین تو اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ سر کے بال زیادہ لمبے نہ رکھنا اور ازار یعنی تہمد یا پائجامہ نیچا رکھنا ممنوع ہے بہتر یون
ہی ہے جیسا حضرت خریم نے کیا أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صلعم قَالَ يَكُونُ فِي
فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ
ترجمہ ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا صلعم
نے کہ ہوگی ایک قوم اخیر زمانہ مین کہ خضاب کرینگے اس سیاہی سے جیسے سینہ کبوتر کا وہ
نہ پاوینگے خوشبو بہشت کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب کرنا چمکتا ہوا جیسے
کبوتر کا سینہ حرام ہے اور کرنیوالے کو بو بھی بہشت کی نہ نصیب ہوگی مگر ہان سرخ یا زرد خضاب
جہاد مین اگر مسلمان کرلے تاکہ کافر اوسکو بوڑھا نہ جانین تو درست ہی سیاہ وہان بھی درست نہین
اور اپنی زینت کیواسطے کیسا ہی خضاب ہو کرنا نچاہیے أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ
ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ لعنت کی اللہ نے بالون مین جوڑ ملانیوالے پر اور ملوانے والے پر اور نیلا گودنے والے اور
گدوانے والے پر ف یعنی خدا کی لعنت پڑتی ہے جسکے بال جوڑے جاوین اوس عورت پر بھی
اور جو عورت اپنے ہاتھ سے جوڑے اوسپر بھی اور جو اپنے بدن پر نیلا گودے اوسپر بھی

اور جو اپنے ہاتھ سے گودے اوس پر بھی لعنت ہے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبداللہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ لعنت کی اللہ نے اون عورتون پر جو نیلا گودین اور اپنے نیلا گودواوین اور ہاتھے کے بال اوکہڑانے والیان اور جو خوبصورتی کے لئے اپنے دانت الگ الگ کرین کہ یہ بدل ڈالنے والیان ہین اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو ف بعضی عورتون کے دانت بڑے بڑے ہوتے ہین سو وہ ریت کر چھوٹے چھوٹے الگ الگ کرتی ہین خوبصورتی کے لئے اور بعض عورتون کے سر کے بال ماتھے تک ہوتے ہین تو وہ اپنا ماتھا بڑا کرنیکو وہ بال اوکہاڑتی ہین اور بعضی عورتین نیلا گودتی اور گوداتی ہین سو یہ سب خدا کی لعنت مین گرفتار ہین کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت بدل ڈالتی ہین اَخْرَجَ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاجِلَۃَ مِنَ النِّسَاءِ ترجمہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ لعنت فرمائی پیغمبر خدا صلعم نے مرد بنے والی عورت پر

ف یہ سب حدیثین مشکوٰۃ کے باب الترجل مین لکھی ہین نشان اسکا ترجمہ پر ہندسہ ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت مردونکا لباس پہنے یعنی قبا انگرکھہ جوتا مردونکا سا پہنے پگڑی سندا سا ہتیار باندہے گھوڑے پر سوار ہووے مردونکی سی گفتگو کرے مردونکی طرح پائجامہ پہنے یا اور باتین مردونکی سی کرے تو اوسپر خدا کی لعنت پڑتی ہے پھر عورت کو اپنی زینت اور سنگہار نکونا یعنی مہدی سرمہ نہ لگانا یہی گویا مردونکی وضع اختیار کرنا ہے ہر چند زینت کے متعلق اور بہت باتین ممنوع ہین کہ لوگونمین رائج ہین مگر بسبب خوف طول ہونے کتاب کے مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اسیقدر پر کفایت کی اس خاکسار ہیچمدان مترجم نے بھی اسی لحاظ سے راہ اختصار کی اختیار کی ✤ الحمد للہ ثم الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ واز واجہ وعترتہ وعلی کل من اتخذ سبیلہ وحمل القرآن دلیلہ کہ یہ ترجمہ اتمام کو پہنچا اللہ تعالےٰ محض اپنے کرم سے قبول کرے اور اس گنہگار کو اور سب بھائی مسلمانون کو توفیق دے کہ عقیدہ توحید کا خوب درست کرین اور جمیع انواع شرک سے بچین اور سنت رسول کریم کو اختیار کرین اور بدعات سے اجتناب کہین اور تقدیر پر ایمان مضبوط کرکے ایمان اپنا ٹہیک کرین توکل اللہ پر کرین اور حضرت کے اصحاب اور اہلبیت بلکہ جمیع متوسلون سے محبت

رکھیں اور اونکے رویہ کو اختیار کریں اور بدعات قبور اور بدعات تقلید اور بدعات رسوم سے توبہ کریں اور راگ ماجا سننا اور اپنی نسب پر فخر کرنا اور شادیونمین بیجا خرچ کرنا اور بہت سی نئی نئی رسمیں دنیا کی امورمین کرنا ترک کرکے پاک باطن اور صاف ظاہر رہے مسلمان ہوجاوین اللہم آمین ثم آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وازواجہ وصحابہ واتباعہ اجمعین

فہرست

اس باب کی سات فصلون اور سات رسمونکی فصل پہلی سنت مضبوط پکڑنا ۲۴ فصل دوسری ایمان کی حقیقت ۲۹ فصل تیسری ایمان بالقدر ۵۳ فصل چوتھی صحابہ اور اہلبیت کے مناقب ۷۳، فصل پانچوین قبرونکی بدعت ۱۲۴ فصل چھٹی تقلید کی بدعت ۱۳۹ فصل ساتوین رسمون کا رد ۱۴۷ پہلی رسم سماع الغناء والمعازف ۱۵۴ دوسری رسم نسبت پر فخر کرنا ۱۵۹ تیسری رسم بہت زیادہ تعظیم کرنی ۱۶۹ چوتھی رسم زیادتی مہر کی اور بیجا خرچ کرنا ۱۷۵ پانچوین رسم رانڈ کو نکاح سے باز رکھنا ۱۸۲ چھٹی رسم نوحہ اور ماتم کی ۱۹۷ ساتوین رسم زینت بہت کرنی ۱۹۶

نوٹ اوپر لکھے ہوئے مین پہلا وجود اس قرب و شرک کے مثل سارے مخلوقات کے نہ علم رکھتے ہین نہ قدرت مگر جتنا خدا نے بتادیا یا قدرت دی ہے اور مثل ہمارے اللہ کی ذات وصفات پر ایمان رکھتے ہین اللہ کی صفات واجبہ مین یا عبادت مین کسی بندہ خاص کو مثل کرنا یا رسول اشریک کرنا کفر ہے کیونکہ فرشتے اعمال لکھنے پر مقرر ہین اور بندے کو جگہ ملاک سے حفظ کرتے ہین اور طرف خیر کے بلاتے ہین اور اندیشہ خیر دلمین ڈالتے ہین ہر ایک کے ایک جگہ معلوم مقرر ہے ملائکہ کا اثر مشاہد خواطر مین یہ ہے کہ خیر مین انس و رغبت ہو اور شیاطین کا اثر یہ ہے کہ وحشت و قلق خاطر اور رغبت شر مین پیدا ہو فرشتے اللہ کی نافرمانی نہین کرتے جو حکم ہوتا ہے وہی کرتے ہین شیاطین دل مین ابن آدم کے شر ڈالتے ہین اور جن کیطرح رگون مین دوڑتے پھرتے ہین اور اور وسوسہ انگیز ہوتے ہین ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا انما یدعو احزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر انکار وجود ملائکہ و شیاطین کا کفر صریح ہے ابلیس جن تھا ملائکہ مین سے اور جن شیاطین نار سے پیدا ہوئے ہین اور آدمی مٹی سے ع قرآن پاک اللہ کا کلام ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسکو انوار اہم حدیث صحیح مین اطلاق حرف و صوت کا اور سیر آیا ہے اور سکو کلام نفسی کہنا بے دلیل ہے مقروء متلو محفوظ مکتوب مسموع ہے وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء یہ حقیقت ہے وحی کی ع اسماء و صفات خدا مین الحاد کرنا جائز نہین ہے یہ سب توفیق ہین اطلاق انکا موقوف ہے

شرع پر کسی نام وصفت مین کم وبیش نکرے اور اپنی طرف سے کوئی نام وصفت مقرر نکرے اگرچہ بمعنی اوسکے اچھے
ہون اور تبدیل محل اطلاق واستعمال سے یہی ہے کہ قصر سور در پر کرے ہر اسم وصفت کو جن کا قرن کو پہنچے معاد جسمانی
حق ہے اجساد کا حشر ہوگا روح بدن مین ڈالی جائیگی جو ابدان اس جگہہ بشر عاد عرفا مین یہی ابدان وہان ہونگے
گو طویل یا قصیر ہون کافر کا دانت برابر کوہ احد کے ہوگا اور جنت والون کے بدن نہایت لطیف ونازک
جُرد مُرد ہونگے سبکا جوان پہر پورا ہوجاتا ہے اجزا اوسکے گو ہزار بار بدل جائین مگر وہ وہی بچا ہوتا ہے
جو پہلے تہا ع جزا کا ملنا حساب کا ہونا پل صراط پر سے گذرنا نامہ اعمال کا ملنا اعمال کا ترازو مین تلنا یہ سب
حق ہے جنت و دوزخ اسدم موجود ہین اور باقی رہینگے مع اپنے لوگون کے خالداً مخلداً انمین کسیکو فنا نہوگی
نہ نار کو نہ جنت کو کسی نص مین صراحت انکی جگہہ کی نہین آئی اگرچہ جنت نکو اوپر آسمان کے اور دوزخ کو نیچے
زمین کے بتاتے ہین بلکہ جہان اللہ نے چاہا وہان یہ دونون موجود ہین ہمکو اللہ کی مخلوق کا احاطہ نہین ہے
وجود جنت ونار و معاد جسمانی کا انجیل و توریت سے بہی ثابت ہے وللہ الحمد ع کوئی مسلمان صاحب کبیرہ
ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا مگر اس شرط سے کہ شرک خفی وجلی سے بچگیا ہوگا اللہ نے فرمایا ہے ان تجتنبوا
کبائر ماتنھون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم یعنی نماز پنجگانہ وغیرہ حسنات سے کفارۂ صغائر سیئات کا ہوتا
رہتا ہے اگر اللہ چاہے ان الحسنات یذھبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین عفو کردیتا کبائر
کا جبکہ بطور استحلال نہوا ہو جائز ہے اور استحلال کفر ہے اللہ کے افعال دنیا وآخرت مین دو وجہ پر
ہوتے ہین ایک موافق اوس سنت اللہ کے جو درمیان عباد وخلق کے جاری ہے دوسرے
بطور خرق عادات سو جو صاحب کبیرہ بلا توبہ مرگیا ہے اوسکو عفو کرنا باب خرق عوائد سے ہوگا
جو نصوص ہادی الرای مین متعارض ہوتے ہین وجہ تطبیق کی اونمین یہی ہے جو کہی گئی ع
شفاعت حق ہے بواسطہ موحد صاحب کبیرہ کے ہوگی نہ واسطے مومن مشرک کے جیسے گور پرست
پیر پرست امام پرست وغیرہم یہ شفاعت چہ معنی ہے بڑی شفاعت یہ ہوگی کہ فیصلہ وحکم
اخیر دلوایا جاوے اور طول وقوف سے رہائی ملے یہ خاص ساتہہ حضرت کے ہے سب
پیغمبرون کے پاس پہر کر حضرت سے سائل ہونگے حضرت حامی پہرینگے دوسری شفاعت
یہ ہوگی کہ ایک قوم کو بغیر حساب کے جنت مین داخل کرائینگے تیسرے یہ ہوگی کہ ایک
قوم مستحق نار ہوگی وہ نار مین نجائیگی چوتھے یہ ہوگی کہ جو موحد آگ مین گئے ہین وہ آگ سے باہر نکالے

اوسی گنہگار کو ہوگا جسنے سچی زبان و سچے دل سی لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی ہے اور انواع
شرک و کفر و بدع کفرہ سی بچا رہا ہے اور جسنے ہمراہ ایمان کے شرک کیا ہی قولاً یا فعلاً یا حالاً یا عقیدۃً اوسکی
شفاعت نہو گی اللہ نے فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن
یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا منجملہ شرک خفی کے ریا و تصور شیخ و ربط القلب بالشیخ و استغاثہ
بغیر اللہ و استعانت بغیر اللہ و نحو ہا ہی ع عذاب و تنعیم قبر و سوال منکر و نکیر و ضغطۂ قبر حق ہے دلائل سمعیہ اہین
تقلید سی ثابت ہے النار یعرضون علیہا غدوا و عشیا حق مین قبر کے ہے اور فرمایا ولنذیقنہم من
العذاب الادنی دون العذاب الاکبر مراد ادنی و اکبر سے عذاب قبر و آخرت ہی اور حدیث مین آیا ہی
القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار اور حضرت و سلف صالحین کا استعاذہ کرنا عذاب
قبر سے مشہور و مستفیض ہے فرمایا اگر کوئی ضغطۂ قبر سے نجات پاتا تو سعد بن معاذ پاتا جسکے لئے رحمن کا
عرش ہل گیا زمین مردے کو پکڑ کر دبوچتی ہے اسکو ضغطہ کہتے ہین لیکن موحد مومن کے ساتھہ یہ ضغطہ مثل
معانقۂ مادر کے ساتھہ ولد کے ہوتا ہے و للہ الحمد اسی طرح قبر مین اعادہ روح کا حق ہی مومن کہتا ہے
ربی اللہ و دینی الاسلام و نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور کافر کہتا ہی ھاہ ھاہ لا ادری
اسکی اصل صحیحین مین ہے بعد موت کے ہر روح کو اپنی جسد سے ایک طرح کا اتصال ہوتا ہے جسکے
سبب سے روح مع تن راحت یا نعمت مین رہتے ہین اور ارواح شہدا زیر عرش یا در جنت مین چرتی پھرتی ہین
ع اللہ تعالی کا رسولون کو طرف خلق کے بھیجنا اور بندونکو تکلیف امر و نہی کی دینا زبان انبیا و رسل پر
حق و صدق ہی انکا کام یہ ہی کہ جس کام کے بندے دنیا و دین مین محتاج ہین اوسکو بیان کردین خوشی
ستائین اور ڈرائین اللہ کے رسول اور لوگون سے کئی امور مین ممتاز ہوتے ہین وہ امور اونکے غیر مین ہرگز
اجتماع پائے نہین جاتے وہ امور دلیل ہوتے ہین اونکے نبی ہونے پر ایک معجزات خارق عادات دوسری سلامت
فطرت و کمال اخلاق حسنہ و غیر ذالک ع ساری انبیا کفر خفی اور اصرار علی الکفر سے معصوم ہین اللہ اونکی عصمت
تین طرح پر کرتا ہی ایک یہ کہ اونکو سلامت فطرت و کمال اعتدال اخلاق پر پیدا کرتا ہی وہ معاصی مین رغبت نہین
کرتے بلکہ گناہون سے بسبب اصل فطرت متنفر ہوتے ہین دوسرے یہ کہ اونکو یہ وحی آتی ہی کہ معاصی پر
عقاب اور طاعات پر ثواب ہوگا یہ وحی اونکو معاصی سے باز رکھتی ہے تیسرے یہ کہ اللہ درمیان
اونکے اور معاصی کے حائل ہوجاتا ہے کوئی لطیفہ غیبیہ پیدا کردیتا ہی جسکے سبب سے وہ گناہ کرنے سے

تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض قطعی ہی اور فرمایا لقد فضلنا بعض النبیین علی بعض ان بسبب حکم تفضیلی امر نسبی ہے متقد معتمد یہ ہی کہ افضل خلق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین بعض نے اسپر دعوی اجماع کا کیا ہے اول انبیا آدم علیہ السلام ہین اور آخر انبیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور پانچ نبی اولوالعزم ہین نوح و ابراہیم و موسی و عیسی و محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایمان لانے مین تعداد انبیا پر لحاظ نکرے اسلئے کہ اللہ نے فرمایا ہے منهم من قصصنا علیك ومنهم من لم نقصص علیك یہ حدیث کہ ایک لاکھہ بادو لاکھہ چوبیس ہزار نبی تھے ضعیف ہی بدیع کرامات اولیا رحق ہے اولیا وہ مومنین ہین جو اللہ تعالی اور اوسکی صفتون کی شناخت رکھتے ہین اپنے ایمان مین محسن یعنی مخلص ہین اللہ تعالی کرامات سے جس شخص کا چاہتا ہے اکرام کرتا ہے اور ساتھہ اپنی رحمت کے جسکو چاہتا ہے مخص فرماتا ہے ولی کی کرامت درحقیقت نبی کا معجزہ ہے کہ اسکے ہاتھہ پر صادر فرمایا ہے ولی وہی ہوتا ہے جو اپنی دیانت مین محقق ہو دیانت یہ ہے کہ زبان و دل سے رسالت رسول کا اقرار کرے اوامر و نواہے مین مطیع رسول متبع سنن ہو یہانتک کہ اگر اپنے نفس کے لئے دعوی استقلال کا کریگا اور متبع نہوگا تو وہ ولی نہین ہے اور اگر ہے تو ولی شیطان کا ہے نہ ولی رحمن کا اور اوسکی کرامت استدراج و نیرنگ و شعبدہ ہے اولیا اور لوگون سے کسی بات مین امور معاش سے ممتاز نہین ہوتے ہین نہ لباس مین نہ طعام مین نہ نکاح مین نہ سواری مین نہ مکان مین نہ حرفہ مین نہ صنعت مین بلکہ سارے اصناف امت اسلام مین پائے جاتے ہین جبکہ اہل بدع ظاہرہ و اصحاب فجور نہون یہ ولایت اہل قرآن و اہل علم و اہل جہاد و سیف و قلم سب مین ہوتی ہی اور اولیا تجار و صناع و زراع و سوار و پیادہ سب مین پائے جاتے ہین سلف اہل دین و علم کو فرار کہتے تھے انمین علما و عباد سب داخل تھے پھر نام صوفی و فقیر کا نکلا سو یہ عرف حادث ہی ان جملہ اصناف مین جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہے وہی نزدیک اللہ کے بڑا نیز گوار ہی پس اب وہ شخص تقوی مین برابر ہین تو اللہ کے نزدیک بھی درجے مین برابر ہونگے یہ ولایت کچھہ پیری مریدی پر موقوف نہین ہے بلکہ اسکے لئے تقوی طہارت درکار ہے اولیا پر واجب ہے کہ کتاب و سنت پر چلین ہر بدعت سے بچین ورنہ ولایت مین نقصان ہی انمین کوئی معصوم نہین ہوتا ہے کہ جو کچھہ وہ کہے یا کرے بغیر اعتبار کتاب و سنت کے اوسکی پیروی کیجاے اس عقیدے پر سارے اولیا کا اتفاق ہی اور جسنے خلاف اسکے کہا وہ اللہ کا ولی نہین ہی بلکہ

وحدیث رٹا کرتا ہی ع ہم عشرۂ مبشرہ کے لئے اور واسطے فاطمہ وخدیجہ وعائشہ وحسن وحسین کے گواہی جنت وخیر کی دیتے ہین اسلئے کہ احادیث صحیحہ مین انکو جنتی فرمایا ہے اور صحابہ اہل بیت کی توقیر وتعظیم کرتے ہین اور عظیم محل اونکا اسلام مین پہچانتے ہین اسیطرح اہل بدر واہل بیعۃ الرضوان کو جنتی کہتے ہین اہل بدر تین سو تیرہ آدمی تہے انکے سوا کسی ولی اللہ کے لئے گواہی جنت کی نہین دیسکتے ہین اگرچہ اوسکے حق مین گمان صلاح کا رکہتے ہین ع اہل سنت قائل ہین اس بات کے کہ افضل صحابہ خلفاء اربعہ ہین پہر بقیہ عشرۂ مبشرہ پہر اہل بدر پہر باقی اہل احد پہر اہل بیعۃ الرضوان پہر باقی صحابہ غرضکہ سابقین اولین منجملہ انصار ومہاجرین کے اپنے غیر سے افضل ہین رہی اولاد صحابہ سو بعد صحابہ کے کسی کو فضل نہین ہے مگر علم وتقوی سے صحیح یہ ہے کہ فضل ابناء صحابہ کا ترتیب فضل اباء پر ہے مگر اولاد فاطمہ کہ یہ اولاد خلفاء پر فاضل ہین بسبب قرب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فهم العترة الطاهرة والذرية الطيبة لیکن اگر متبع سنت ہون اور مبتدع نہون ورنہ مصداق اس آیت کے ہونگے انه ليس من اهلك انه عمل غير صالح فاطمہ سے فرمایا تہا اعملی فانی لا اغنی عنك من الله شيئا ع ابوبکر رضی اللہ عنہ امام برحق ہین بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر عمر پہر عثمان پہر علی رضی اللہ عنہم پہر خلافت تمام ہوگئی اور بادشاہی گزندہ آگئے صدیق رضی اللہ عنہ دو برس تین مہینے خلیفہ رہے اور عمر ساڑہے دس برس اور عثمان بارہ برس اور علی چار برس نو مہینے اور حسن علیہ السلام چھ مہینے شہادت علی رض کی شروع سنہ ساٹہ پر ہوئی وفات حضرت سے اسلئے معاویہ رضی اللہ عنہ اور جو لوگ بعد اونکے ہوئے وہ ملوک وامراء ہے نہ خلفاء ع ابوبکر رضی اللہ عنہ بعد حضرت کے افضل مردم ہین مراد اس افضلیت من حیث الوجوہ نہین ہے کہ نسب وشجاعت وقوت وعلم ونحو ہا کو بہی شامل وعام ہو بلکہ بمعنی نفع عظیم کے اسلام مین ہی سو یہ بات ابوبکر وعمر مین بسبب اورون کے زیادہ تر تہی اسلئے تقدیم علی کی شیخین پر مطلقا خلاف مختار جمہور ہے ابوبکر وعمر وزیر وامیر تہے حضرت کے باعتبار رحمت بالبغہ کے اشاعت حق مین کیونکہ حضرت دو حیثیتین رکہتے تہے ایک حیثیت اللہ سے اخذ کرنیکی تہی دوسری حیثیت خلق کو دینے کی سو شیخین کو اعطاء خلق اور تالیف مردم وجمع مردم وتدبیر حرب مین ید طولی تہا اس اعتبار سے گویا وہ دو وزیر نبوت تہے ع ہم اپنی زبانکو ذکر صحابہ سے روکتے ہین مگر ساتہہ خیر کے کیونکہ وہ ہمارے امام ومپشوا ہین دین مین اللہ نے قرآن مین اونپر ثنا کی ہے اللہ سے زیادہ کون

کفر سے صادر نہوگی تب تک ہم حکم کفر کا نہ لگائینگے جیسے نفی صانع قدیر علیم مختار یا عبادت غیر اللہ یا
انکار معاد یا انکار نبی یا انکار سائر ضروریات دین ومہمات شرع مبین اور جو سوا اسکے ہوگا اوسکا
قائل مبتدع ہمنہ کافر اجماع امر بمعروف ونہی عن المنکر واجب ہے اور ایک ستون استوار ہے دین کا اور
ہر شخص پر واجب ہے احاد است لیکن اس شرط سے کہ فتنہ برپا نہو کیونکہ جب نہی منکر سے اور زیادہ منکر کا
واقع ہونا لازم آتے تو پھر انکار کرنا اوسپر جائز نہین ہے جیسے انکار کرنا ملوک وروٴسا وامرا پر خروج
کرکے کہ یہ جرمے ہر شر کے صحابہ نے حضرت سے اذن چاہا تھا کہ ہم اون امرا سے قتال کرین جو نماز
دیر سے پڑہتے ہین فرمایا نہین جب تک نماز پڑہی جائین تب تک تم مت لڑو اور کہا کہ جب تم اپنے امیر سے
کوئی امر مکروہ دیکھو تو صبر کرو اور اوسکی طاعت سے ہاتھہ نہ کھینچو حضرت مکے مین اکبر منکرات کا ملاحظہ کرتے
تھے اور تغییر نکر سکتے بلکہ جب مکہ فتح ہوکر دار الاسلام ہوگیا اور چاہا کہ خانہ کعبہ کو قواعد سے پر کردین
لیکن خوف فتنے سے یہ کام نکیا غرضکہ جب یہ گمان ہوکہ امر ونہی مقبول ہوگا تب اوسکو بجالائے ورنہ سکوت
اولی اور صموت اجلی ہے حافظ ابن القیم نے کہا ہے انکار منکر کے چار درجے ہین ایک یہ کہ منکر دور ہوکر
اوسکی جگہہ معروف آئے دوسرے یہ کہ انکار کرسکے گو منکر بالکل دور نہو تیسرے یہ کہ وہ منکر دور ہو
مگر اوسکی جگہہ ویسا ہی منکر آجائے چوتھے یہ کہ اوس سے بدتر منکر آئے سو دو درجہ اول مشروع ہین
اور تیسرا درجہ محل اجتہاد ہے اور چوتھا حرام مثلا اگر اہل فسق وفجور کو دیکھے کہ شطرنج کھیلتے ہین اور جانے کہ
وہ لوگ میرے انکار سے شطرنج بازی چھوڑکر تیر اندازی وہسپ دوانی مین مشغول ہونگے تو انکار نہیک ہے
اور اگر شراب کے زمانہ مین پہنچ جانیکا ڈر ہو تو پھر اوسپر انکار کرنا کچھہ ضرور نہین ہے اسیطرح اگر ایک قوم لہو ولعب
یا سماع مکا وتصدیہ مین مشغول ہو اور جانے کہ انکار کرنیسے طرف طاعت خدا کے آجائیگی تو نہی کرے
ورنہ بصورت منتقل ہونیکے طرف امر منکر تر کے اوسکو ترک کردی یا اگر ایک شخص کتب مجون مین مشغول ہے
اور انکار کرنے سے یہ ڈر ہے کہ وہ اس قصہ کہانی کو چھوڑکر مطالعہ مین کتب بدعات وضلالات کے مشغول
ہوجائیگا تو ایسی جگہہ ترک نہی بہتر ہے زمانہ تتار مین گذر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح کا ایک قوم پر
ہوا تہا جو شراب نوشی کررہے تہے بعض ہمراہیان نے اونپر انکار کیا شیخ نے کہا انکو مست چہوڑدو شراب
اسی لئے حرام ہوئی ہے کہ ذکر خدا ونماز سے روکتی ہے اور اونکو یہ شراب قتل نفوس سے باز رکہیگی ہے
یہ اگر شراب پینگے تو اہی مسلمانون کو قتل کرنا شروع کرینگے اور اونکی ذریت کو قید کرینگے اور اونکے

یہ اوسکا عدل ہے اور جسکو ہدایت دی یہ اوسکا فضل ہے ع ایمان کہتے ہین دل سے سچا ماننے اور
زبان سے سچا کہنے اور جوارح سے عمل کرنے کو یہ طاعت سے گھٹتا ہے عصیان سے گھٹتا ہی زبان کی تصدیق وقت
ضرورت کے ساقط بھی ہو جاتی ہی جسکے دل نے تصدیق کی اور زبان سے اقرار نکیا وہ نزدیک اللہ کے مومن ہے
گو احکام دنیا مین مومن نہوا ور جسنے زبان سے اقرار کیا اور دل سے تصدیق نہ کی جیسے منافق وہ بالعکس
اسکے ہی ع ایمان و اسلام ایک ہی اسلئے کہ یہ نہین ہو سکتا کہ مومن ہو مسلم نہو یا مسلم ہو مومن نہو اسلام
نام ہی انقیاد کا یعنی عمل کرنے کا اور ایمان عام ہی تصدیق قلب وغیرہ کا اور احسان نام ہی اخلاص باطن کا
حدیث جبریل مین جو تفرقہ آیا ہے وہی معتمد علیہ ہے ع ایمان ہمراہ خواب و غفلت و بیہوشی و موت کے باقی رہتا ہے
اگرچہ یہ حال ضداد معرفت و تصدیق ہے اہل سمرقند نے کہا ایمان مخلوق ہی اہل بخارا نے کہا کہ مخلوق
نہین ہی لیکن اسپر سب کا اتفاق ہی کہ افعال عباد سب کے سب مخلوق ہین امام احمد و جماعۂ اہل حدیث نے
کہا کہ ایمان غیر مخلوق ہی بحث زیادت و نقصان ایمان کے راجع طرف نزاع لفظی کے ہوتی ہے ع بندے
کے سارے افعال اختیاریہ مخلوق خدا ہین اللہ کی عادت یون ہی جاری ہے کہ جب بندہ ارادہ کسی کام کا کرتا ہے
تو اللہ اوس فعل کو ایجاد فرما دیتا ہے اسی صورت و قدرت کی بنیاد پر بندے کو کاسب کہتے ہین اور اوسپر
مدح و ذم و ثواب و عقاب مترتب ہوتا ہے انکار کرنا فرق کا درمیان حرکت جماد و حرکت انسان کے
کفر و خلاف شرع و خلاف بداہت عقل ہے اور غیر اللہ کو خالق کسی شی کا اعتقاد کرنا کفر ہے ولہذا حضرت
نے قدریہ کو مجوس اس امت کا فرمایا ہی بندے کو اپنے افعال اختیاریہ مین کچھہ اختیار نہین ہی اوسکی مثال
ایسی ہی جیسے ایک آدمی چاہے کہ پتھر پھینکے اگر وہ قادر حکیم ہوتا تو اندر پتھر کے اختیار حرکت کا بھی پیدا
کر دیتا ع گناہ کبیرہ آدمی کو ایمان سے باہر نہین کرتا ہے جسطرح کہ معتزلہ نے کہا ہے اسلئے کہ تصدیق
باقی ہے اور نہ کفر مین داخل کرتا ہے جسطرح کہ خوارج کہتے ہین بلکہ وہ مومن عاصی مسلم فاسق ظالم نفس ہے
ع کفار ہمیشہ نار مین معذب رہین گے اور مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین جائینگے تو جلد یا دیر مین باہر نکلینگے
پھر دار جنت مین رہینگے ع متابعت مقصود ہے حضرت پر آپ کی خبر پر ایمان لاے عمل کرے جس سے
نہی فرمائی ہے اوس سے باز رہے اور جس شخص کا قول یا فعل حضرت کے قول و فعل سے بال برابر خلاف ہو
اوسکو رد کرے تقلید شرکی ہی یا حرام بحسب لغت و نیت و مرام ع حرام رزق ہی ہر شخص دنیا مین اپنا رزق
پورا کرتا ہے اور کوئی رزق کسی غیر کا نہین کہا سکتا مگر رزق حرام پر عذاب اور حلال پر حساب اور شبہہ پر عتاب

بہتر ہے ومن زاد زاد الله فی حسناته رہی افضلیت سو باختلاف احوال مصلین مختلف ہی جو لوگ متحمل طول قیام ہون وہ دس رکعت مع تین رکعت وتر کے پڑہین جسطرح کہ حضرت پڑہتے تہے رمضان وغیر رمضان مین کہ یہ افضل ہے اور اگر متحمل نہو تو ۲۰ رکعت افضل ہین اکثر مسلمین کا عمل اسی پر ہے یہ حد وسط ہے درمیان دس وچالیس کے اور اگر ۴۰ یا زیادہ پڑہے تو بہی جائز ہے ہان یہ گمان کہ قیام رمضان مین حضرت سے کوئی عدد موقت آیا ہے کہ اوسپر کم وبیشی نہین ہونا چاہئے خطا ہے ع نماز پیچہے ہر مومن نیک وبد وفاجر وصالح کے جائز ہے تارک اس نماز کا نزدیک اکثر علما کے بدعتی ہے ابن مسعود وغیرہ نے پیچہے ولید بن عقبہ کے نماز پڑہی تہی حالانکہ وہ شراب پیتا تہا ان سلف نے پیچہے متبدع کے نماز پڑہنا مکروہ کہا ہے اسی طرح ہر بد وفاجر پر نماز جنازہ کی پڑہے مگر جسکو شرع نے خاص کر دیا ہے جیسے قاتل یعنی خائن غنیمت وقاتل نفس وکافر وشہید اور پڑہنا نماز کا قبر وغائب پر درست ہے ع مسلمانون کا اسپر اجماع ہے کہ کوئی ولی درجہ نبی کو نہین پہونچتا یہ قول بعض صوفیہ کا کہ ولایت افضل ہے نبوت سے مردود ہے اسی طرح یہ قول کہ خاتم اولیا افضل اولیا ہے ع ولی کا معصوم ہونا شرط نہین ہے بلکہ اوس سے خطا وغلط ہوتا ہے اور بعض علم شریعت اوسپر مخفی رہتے ہین اور بعض امور دین مشتبہ ہوجاتے ہین اور ہو سکتا ہے کہ وہ بعض خوارق کو کرامات سمجہے اور وہ شیطان کیطرف سے ہون تاکہ شیطان اوسکا درجہ گہٹادے ع الہام وکشف منام کوئی حجت اسلام نہین ہے نہ اسسے کوئی حکم شرع فوت ہوتا ہے کشف اولیا مین اکثر خطا ہوتی ہے اور جو الہام ومنام خلاف حدیث ہو وہ مردود ہے اسپر سارے سلف وخلف کا اجماع ہے حجت قاطعہ یہی حضرت کا قول ہے اور احتمال کذب ونسیان کا روایت مین ضعیف ہے ع بندہ جب تک عاقل بالغ ہے امر ونہی لوس سے ساقط نہین ہوتا ہے اسلئے کہ خطا ت تکالیف عام ہین اور مجتہدین کا اسپر اجماع ہے واعبد ربك حتی یأتیك الیقین الله سے مایوس یا مامون ہونا دونون کفر ہین اول بدلیل انه لا ییأس من روح الله الا القوم الکافرون اور دوم بدلیل فکانوا من مکر الله الا القوم الخاسرون مومن کا ایمان درمیان خوف ورجا کے ہوتا ہے نری رجا مذہب مرجیہ ہے اور نرا خوف مشرب خوارج ہے اہل سنت راجی وخائف ہین اور یہی حق وصدق ہے ع تصدیق کاہن کی خبر غیب مین کرنا کفر ہے لقوله تعالے

و یاجوج ماجوج و نزول عیسی و طلوع آفتاب طرف سے مغرب کے وغیرہ آیات صغری و فتن کبری ہیں ع
اور تہنا بعد مرنے کے دن قیامت کو اور نفخۂ اولی و ثانیہ واسطے مارنے جلانے کے اور پھٹنا آسمانوں
اور بکھر جانا تاروں کا اور ٹوٹ پہاڑوں کا اور ویران ہونا زمین کا اور پیدا ہونا جہان کا بعد عدم کے
اور انواع عذاب و نعیم نار و جنت کا ہونا اور حور و قصور کا ملنا اور دوزخ میں مار و کژدم و سلاسل
و اطواق و اغلال و حمیم و زقوم و غسلین کا ہونا سب حق ہے ع رسل بشر افضل ہیں رسل ملائکہ سے
اور رسل ملائکہ فضل ہیں عامۂ بشر سے باجماع بلکہ بالضرورۃ اور عامۂ بشر افضل ہیں عامۂ ملائکہ کے
ع معراج رسول خدا کی بیداری میں اسی بدن کے ساتھ آسمان دنیا تک پھر جہاں تک کہ اللہ نے چاہا
حق ہے یہ بات حدیث صحیح و مشہور سے متواتراً بطریق متعددہ ثابت ہے منکر اسکا بدعتی گمراہ ہے اور
جانا مسجد حرام سے قدس تک قطعی ہے اور قرآن سے ثابت انکار اسکا کفر ہے اور عروج زمین سے
آسمان تک بنص مستفیض ثابت ہے منکر اسکا مبتدع ہے اور آسمان سے جنت و عرش تک جانا
باخبار آحاد ثابت ہے خبر آحاد حجت ہوتی ہے اور مافوق عرش تک جانا مختلف فیہ ہے یہی
مقام ہے قاب قوسین او ادنی کا سارے صحابہ و تابعین و علما و فقہا و محدثین و مفسرین اسکے
قائل ہیں کہ یہ اسرا مع جسد شریف بیقظہ میں ہوا تہا ع رویت رب میں شب معراج کو اختلاف
ہے کہ سر کے آنکھ سے دیکھا یا دل کی آنکھ سے ہر طرف ایک جماعت سلف گئی ہے بہر حال
دیکھنا راجح ہے کسی طرح پر ہو یہ دیکھنا دنیا میں نہ تہا بلکہ بالائے سموٰت علی تہا ع محققین کے نزدیک
معدوم شی نہیں ہے مراد شی سے امر ثابت متحقق ہے یہ بات کہ معدوم کا نام شے نہیں ہے
بحث لغوی ہے ع اہل سنت کا اجماع ہے کہ رویت خدا کی عین بصر سے دنیا و آخرت میں عقلا
جائز ہے اور عینی میں سمعا و نقلا ثابت لیکن دنیا میں کوئی شخص خدا کو اس آنکھ سے نہیں
دیکھ سکتا ہے ہاں خواب میں دیکھنا ممکن ہے بغیر کیفیت یہ ایک طرح کا مشاہدہ بالقلب ہے ع روح
محدث ہی اور یہ بات دین اسلام سے بالضرورۃ معلوم ہے سارے صحابہ و تابعین اسی پر گذرے ہیں اور
اہل علم نے اسپر اجماع نقل کیا ہے بدن مرجاتا ہے مگر روح نہیں مرتی اور سکو نعیم یا عذاب بعد مفارقت
جسد کے ہوتا ہے ع دنیا میں کافر کو نعمت دیجاتی ہے الدنیا سجن المومنین وجنۃ الکافر
لیکن یہ نعمت دنیویہ واسطے اوسکے نقمت آخرت ہوگی ع شناخت اللہ تعالی کی اور بجا لانا اوسکی

ہوتا ہے کوئی عصر مجتہد مجدد سے خالی نہین ہوتا حدیث مین آیا ہے لاتزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لایخذلهم من خالفهم حتی یأتی امر الله مراد اس گروہ سے جماعت اہل حدیث و قرآن ہے یہی لوگ تحریف غالین تاویل جاہلین انتحال مبطلین کو دور کرتی رہتی ہین انسے احیاء سنت مردہ و اماتت بدعت محدثہ ہوتی ہے یہ کام علما کا ہے نہ عباد کا عابد کو مجدد کہنا قول محدث ہے حدیث مین مجدد عالم کو کہا ہے ع ایک جماعت اہل علم نے کہا ہے کہ تقلید کرنا مسائل شرعیہ فرعیہ مین جائز نہین ہے یہی مذہب ہے امام مالک و جمہور علما کا یہ لوگ تقلید کو باطل اجتہاد کو واجب کہتے ہین ابن حزم نے بھی تقلید پر اجماع نقل کیا ہے اور چارون مجتہدین نے تقلید سے منع فرمایا ہے بہرحال اگر منع عن التقلید اجماع نہو تو مذہب جمہور تو ضرور یہی ہے اور حکایت اجماع عدم جواز تقلید پر مؤید اس مذہب کی ہے اور مجتہد اپنی رائے پر اوسوقت عمل کرسکتا ہے کہ دلیل موجود ہو اور غیر کو اوسکے اجتہاد پر چلنا روا نہین ہے فهذان الاجماعان یجتثان التقلید من اصل والله الحمد قرآن مین جابجا اللہ نے ذم مقلدین ورسم فرمائی ہے ع عامی پر التزام مذہب معین کا ہر واقعی مین واجب ہے یا نہین یہ دو قول ہین ہر طرف ایک جماعت گئی ہے راجح یہ ہے کہ نہین ہے ابن برہان و نووی اسی طرف گئے ہین اور یہی حق ہے ع مقلد کا ایمان جسکے پاس دلیل نہین ہے صحیح ہے بعض فقہا نے اسپر اجماع نقل کیا ہے اور یہی حق ہے بہت سے صحابہ نے ایمان جملی پر اکتفا کیا تھا حضرت نے اونکو تکلیف معرفت دلیل کی نہین دی ع اجماع نفس الامر مین ممکن ہے لیکن وجود اوسکا ستر فقہا نے جس جگہہ خلاف نہین پایا اوسکو اجماع کہدیا یہ اونکی سہل انگاری ہے ولہذا امام احمد وغیرہ ایک جماعت اہل علم و دین و تحقیق نے وجود اجماع کا انکار کیا ہے بہرحال مستند اجماع کا کتاب و سنت ہوتا ہے اور معتبر اجماع مجتہدین امت کا ہے نہ عامۂ امت کا پھر اگر ایک مجتہد نے بھی خلاف کیا تو اجماع نرہا ع قیاس جلی عالم مجتہد کا معتبر ہے نہ ہر قائس کا وہ بھی جبکہ مصادم دلیلی کتاب و سنت نہو اور رائے مجرد سے منزہ ہو کیونکہ قیاس کرنا کام مجتہد کا ہے نہ ہر عامی و عالم کا دخل رائے کا شریعت مین تحریف ہوتا ہے اور قضا رمین مکرمت ہے ع علم عبارت ہے تین چیز سے آیت محکمہ سنت قائمہ فریضۂ عادلہ اسکے سوا جو کچھ ہے وہ فضول و بے سود ہے حجة الله البالغه مین کہا ہے هذا ضبط وتحدید

اختلاف علما و مشائخ کا ہوتا ہے

اولی العلم جن سے امر دین کے ہوتا ہے

اسی طرح جس مسئلے مین فقہا اہل رائے کا اختلاف ہوتا ہے وہان حق

فرقون کا ایمان جسکے پاس دلیل نہین ہے صحیح ہے بعض فقہا نے اسپر اجماع نقل کیا ہے

اور یہی حق ہے بہت سے صحابہ نے ایمان جملی پر اکتفا کیا تھا حضرت نے اونکو تکلیف معرفت

دلیل کی نہین دی ع اجماع نفس الامر مین ممکن ہے لیکن وجود اوسکا ستر فقہا نے جس جگہہ خلاف نہین

پایا اوسکو اجماع کہدیا یہ اونکی سہل انگاری ہے ولہذا امام احمد وغیرہ ایک جماعت اہل علم و دین و تحقیق

نے وجود اجماع کا انکار کیا ہے بہرحال مستند اجماع کا کتاب و سنت ہوتا ہے اور معتبر اجماع مجتہدین امت

کا ہے نہ عامۂ امت کا پھر اگر ایک مجتہد نے بھی خلاف کیا تو اجماع نرہا ع قیاس جلی عالم مجتہد کا

معتبر ہے نہ ہر قائس کا وہ بھی جبکہ مصادم دلیلی کتاب و سنت نہو اور رائے مجرد سے منزہ

ہو کیونکہ قیاس کرنا کام مجتہد کا ہے نہ ہر عامی و عالم کا دخل رائے کا شریعت مین تحریف ہوتا ہے

اور قضا رمین مکرمت ہے ع علم عبارت ہے تین چیز سے آیت محکمہ سنت قائمہ فریضۂ عادلہ

اسکے سوا جو کچھ ہے وہ فضول و بے سود ہے حجة الله البالغه مین کہا ہے هذا ضبط وتحدید

صدقات سے مغلب مین مختلفین کو مقہور رکھے راہزن کو سزا دے جمعہ و جماعات و اعیاد کو قائم کرے قطع منازعات و فصل خصومات کیا کرے شہادات کو بابت حقوق کے سنے لاوارث لڑکی لڑکون کو بیاہے غنائم کو تقسیم کرے و نحوہا امام کا قائم کرنا واجب ہے یہ وجوب خلق پر سمعاً ثابت ہے صحابہ نے نصب امام کو اہم مہمات سمجھا تہا یہانتک کہ حضرت کے دفن پر بہی مقدم کیا تہا حدیث ابن عمر مین۔ رفعاً آیا ہے من مات بغیر امام مات میتة جاهلية رواہ مسلم یعنی اگر باوجود امام کے بغیر بیعت کئے مریگا تو اوسکا بہی حکم ہے اور اگر زمانہ امام سے خالی ہے تو امید ہے کہ اسطرح نہو ع امام مرد آزاد ذکر عاقل بالغ ہو نہ عورت و صبی و مجنون اور اپنی قوت رای و رویہ و معونت باس و شوکت سے سیاست کرے تنفیذ احکام و حفظ حدود اسلام و انصاف مظلوم پر ظالم سے قادر ہو بہادر صاحب رائے و سمع و بصر و نطق ہو قریش ہو سوا قریش کے اور کسی کی امامت و خلافت باختیار اہل حل و عقد صحیح نہین ہے یہ اور بات ہے کہ کوئی زور بازو اور تلوار سے حاکم بن بیٹھے کہ اوسوقت اوسکی اطاعت واجب ہوتی ہے اگرچہ قریشی نہو اسلیے کہ اوسکی برخاست کرنے مین مفسدہ منصب مصلحت کے زیادہ ہوگا ع انعقاد خلافت کا بیعت اہل حل و عقد سے ہوتا ہے یعنی جس شخص کو اوس ملک کے علما و شرفا و امرا لشکر اور معززین شہر امام بنا دین وہ امام ہو جاتا ہے خلافت ابوبکر اسیطرح پر ہوئی تہی یا خلیفہ وصیت کر جاے کہ بعد میرے فلان شخص امام ہو جسطرح کہ عمر کے لئے ابوبکر کہہ گئے تہے یا مشورے پر چہوڑ جاے جسطرح کہ عمر نے کیا تہا خلافت عثمان کی اسی طرح پر ہوئی تہی بلکہ علی کی بہی اپنی اولاد کو ولیعہد کرنا خصوصاً باوجود عدم لیاقت کے بدعت ہے جسطرح کہ معاویہ نے یزید کے لئے بیعت ولایت عہدی تہی کیونکہ خلافت و امامت ارث نہین ہے بلکہ موقوف لیاقت و رضاے اہل حل و عقد پر ہے ع خلیفہ جب انکار کسی ضروری کا ضروریات دین سے کرکے کافر ہو جاے تو اوسکے ساتہہ قتال کرنا حلال ہے بلکہ واجب لیکن جور و فسق سے معزول نہین ہوتا ہے مگر امام شافعی کے نزدیک امام فسق و جور سے معزول ہو جاتا ہے قول اول راجح ہے ع جب ایک شخص خلیفہ ہو چکا تو اب اگر دوسرا اوس سے نزاع کرے تو وہ واجب القتل ہے مسلمانون کو چاہیے کہ خلیفہ کے مددگار ہو کر اوس باغی کو سزا دین یہانتک کہ وہ باز آئے لیکن مدبر و اسیر کو قتل نکرین اور ذمی کو ہلاک نکرین اور نہ اونکا مال

زمانہ مشہود لہ بالخیر کہے ہے حضرت نے علماء حدیث کی تعدیل فرمائی ہے یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ یہ لوگ اصحاب معنوی حضرت رسالت ہین وللہ الحمد ع فضل بعض قرون کا بعض پر ہر فضیلت کی جہت سے ممکن نہین ہے بدلیل مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ رواہ الترمذی بلکہ اس طرح پر ہے کہ جمہور قرن اول جمہور قرن ثانی سے افضل ہے کیونکہ قرن اول مین بعض فاسق ومنافق بھی تھے جیسے حجاج ویزید وختار اور قرن مابعد مین بڑے بڑے علماء صلحاء ہوے جیسے حفاظ حدیث وشیخ الاسلام ابن تیمیہ وشیخ عبدالقادر جیلانی وشوکانی رحمہم اللہ تعالیٰ ع ہر بدعت علی الاطلاق ضلالت ہے بموجب حدیث صحیح کل بدعۃ ضلالۃ بتقسیم بدعت کی طرف حسنہ وسیئہ وکوہما کے محض بے دلیل ہے کتاب وسنت سے اوسکا راءکہ تک معہوم ومشموم نہین ہوتا شیخ عبدالحق دہلوی حنفی نے کیا خوب فرمایا ہے کہ اعتصام بسنت اگرچہ قلیل ہو بہتر ہے احداث بدعت سے اگرچہ حسنہ ہو کر کیونکہ اتباع سنت سے نور پیدا ہوتا ہے اور بدعت سے ظلمت آتی ہے مثلاً رعایت آداب خلاء واستنجاء بروجہ سنت بہتر ہے بنسبت رعایت آداب مذکور کا ترک افضل تک پہونچاتا ہے یہانتک کہ مرتبۂ فسادت قلب کو پہونچ جاتا ہے جسکو رین وطبع وختم کہتے ہین انتہی اسی کے قریب ملا علی قاری نے مرقات مین کہا ہے وللہ الحمد تفہیمات مین فرمایا ہے کہ بدعت تین طرح پر ہے ایک وہ جسپر حضرت نے حث کیا مگر بلا عزم اوسکو دانتون سے پکڑے جیسے تراویح کہ یہ بدعت حسنہ ہے دوسرے اختیار کرنا عادات مباحہ کا جو سلف مین معہود نہتی یہ آسان کام ہے تیسرے وہ جسمین ترک کرنا کسی سنت کا یا تحریف مشروع کی لازم آتی ہے یہ ضلالت ہے انتہی قسم اول درحقیقت سنت حکمیہ ہے اوسکو بدعت کہنا لغۃً ہے نہ اصطلاحاً ہاں بندے کو حکم ہے کہ ہمیشہ سامنے اللہ کے توبہ کرے لقولہ تعالیٰ توبوا الی اللہ جمیعاً ایھا المؤمنون صحیح بخاری مین آیا ہے کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز ستر بار سے زیادہ توبہ کیا کرتے تھے جسکو یہ گمان ہے کہ اصرار گناہ پر مضر نہین ہوتا ہے وہ گمراہ مخالف کتاب وسنت واجماع سلف امت وائمہ ملت ہے من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اور جسنے یہ خیال کیا کہ قدر حجت ہے واسطے اہل ذنوب کے وہ مشرک ہے اللہ نے

اب وہ مقبول غیر مردود ہوگئی قطعاً بغیر کسی شک و شبہہ کے بحکم نص قرآن وھو الذی یقبل التوبۃ
عن عبادہ اور کسی کو یہ بات کہنا درست نہین ہے کہ قبول کرنا توبہ صحیحہ کا اللہ کی مشیت مین ہے
کہ یہ جہل محض ہے اور اوسکے قائل پر خوف کفر کا ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے وعدہ قبول توبہ
کا قطعاً بلا شک و شبہہ فرمایا ہے اور وہ صادق الوعد ہے اوسکے وعدے مین خلاف
نہین ہوتا اور جو تائب قبول توبہ صحیحہ مین شک کرتا ہے وہ اس اعتقاد کے سبب سے سخت
گنہگار ہے بلکہ یہ گناہ اوسکا اوس اگلے گناہ سے بھی بڑہ کر ہے غزالی رح نے کہا ہے جب
شروط توبہ کے جمع ہو جاتے ہین تو وہ ضرور ہی قبول ہوتی ہے مالا بد منہ مین کہا ہے جسنے
اخلاص کے ساتھہ توبہ کی اوسکا گناہ بسبب وعدۂ الٰہی مغفور ہوتا ہے انتہے الحاصل جو شخص
یہ بات چاہے کہ وہ نزدیک جمیع طوائف اسلام کے مسلمان رہے اوسکو لازم ہے کہ سارے
گناہون سے کیا چھوٹے اور کیا بڑے تائب ہو خواہ وہ گناہ متعلق اعمال ظاہرہ ہون یا اخلاق
باطنہ پہر حفظ اپنے نفس کا وقوع سے ارتداد مین سارے اقوال و افعال و احوال مین کرے
کیونکہ ارتداد مبطل اعمال اور موجب سوء خاتمہ رجال اور باعث خسران حال و مال ہوتا ہے
اور اگر اللہ نے اوسپر ارتداد کو مقدر کیا ہے اور صدور ردت کا اوس سے ہوا تو وہ فی الفور
تائب ہو اور عزم عدم عود کا کرے تاکہ سعادت واپس آئے ع اہل علم کا اختلاف ہے کہ فرقہ
ناجیہ کون سا فرقہ ہے لہر فرقہ اپکو ناجی خیال کرتا ہے اس جگہ بتفسیر منوبی سب اقوام پر مقدم
ہے اذا جاء نھر اللہ بطل نھر معقل حضرت نے حدیث شریف مین خود اس فرقے کو معین
فرما دیا ہے اب کسی کے بیان کی حاجت نہین ہے وہ تفسیر نبوت یہ ہے کہ ما انا علیہ واصحابی
رواہ اہل السنن کتب سنت مطہرہ مین سارے اقوال و افعال و احوال و سیر حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور اصحاب حضرت کے ضبط ہین یہانتک کہ کیفیت اکل و شرب و خواب و بیداری و نشست
و برخاست یہی بہر عبادات و معاملات کا کیا ذکر ہے یہ ضبط اس طرح پر ہے کہ گویا ہم اسدم اونکو
برتاؤ کو آنکھہ سے دیکھہ رہے ہین پہر جسکو اللہ تعالی نے سمجھہ دی ہے اوسپر حال اوسکے نفس کا مخفی نہین ہے
وہ ادنی توجہ سے معلوم کر سکتا ہے کہ متبع سنن و آثار ہے یا نہین اگر ہے تو یقیناً فرقۂ ناجیہ مین
داخل ہے والا فلا بہر حال ہر گروہ دیگر کا بھی اوسپر مخفی نہین رہ سکتا ہے کہ مبتدع ہے یا متبع

حدیث جسکو دعوی باتباع کا ہے اور آپ کو
متقدی سمجھتا ہے اوسکے اقوال
اقوال اوسکی تضعیف بالکلیہ ہے اسکے
ہین یہ بات کچھہ مشکل نہین ہے اسکے
جو حال حضرت و صحابہ کا ہے وہ
بظاہر ہے اقتباس مع کا ساتھہ ہو
سکے نہین ہو سکتے ہے صورت ظنی
الثبوت اور صورت یقینی
من الفتن اور صورت الذین یصلون
ما فعلہ والناس من سنتی اور صورت

علامت کا بیان من امتی طائفۃ من
لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین
حتی یاتی امر اللہ تعالی اس
وہ کسی فرقہ کا نہین ہے
فرقہ ناجیہ کون سا فرقہ ہے
باعتقادہ و اعمالہ و احوالہ
من القائل کما فی الحدیث
فرقہ ناجیہ جو قول و فعل مین
ہے کوئی ہو نہین ہو سکتا
من کہا ہے فرقہ ناجیہ وہ ہے
جس

وعمل مین موافق ظاہر کتاب وسنت وطریقہ جمہور صحابہ وتابعین کے ہے اگرچہ درمیان اوسکے
کسی امر غیر منصوص مین کچھہ خلاف ہو اور غیر ناجیہ ہر وہ فرقہ ہے جسنے کوئی عقیدہ خلاف عقیدۂ
سلف یا کوئی عمل خلاف اونکے اعمال کے اختیار کیا ہے واللہ اعلم انتہی آپ مین کہتا ہون
هذه عقيدتي بل عقيدة جميع اهل السنة والجماعة ادين الله تعالى بها واعتمد في
الدين عليها ظاهرا اقرارا باللسان وباطنا تصديقا بالجنان فان كل ذلك مما ورد
به الآيات والاخبار وشهدت به النصوص والآثار فمن اعتقد جميع ذلك كان من اهل
الحق وعصابة السنة وفاز من اهل الضلالة وحزب البدعة نسأل الله
تعالى كمال اليقين وحسن الثبات في الدين لنا ولجميع المسلمين والحمد لله اولا واخرا

نقل خط جناب مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب در جواب خط جناب ملا بغدادی صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده من تفرد بالقدم قبل كل شئ ما سواه مسبوق بالعدم لا شريك له في الخلق والتدبير ولا اختيار لاحد
تعریف کرتے ہین ہم اوس ذات کی کہ اکیلا ہے ہمیشگی مین پس ہر شے سوا اوسکے حادث ہے نہین ساجھی اوسکا کوئی پیدا کرنے اور تدبیر مین اور نہین اختیار کسیکو
في ملكه من النقير والقطمير حتى لا يشفع الا بنياء الا بعد اذنه ولا نجاة لاحد الا بلطفه ومنه ونصلي على افضل
اوسکی ملک مین چھلکے اور تل بھر کا یہانتک کہ شفاعت کرینگے نبی بن پوچھے اور نہین چھٹکارا کسیکو بے اوسکے لطف اور احسان کے اور درود بھیجتے ہین ہم اوپر افضل
البرايا شفيع الامم الذي لولاه ما اخرجت الدنيا من العدم والذي علمنا براهين التوحيه والاسلام واخرجنا من
خلقت شفیع امتونکے کہ جو نہوتے وہ نہوتی دنیا اور دیدیا اوسکو کہا نہین ہمکو دلیلین توحید کی اور اسلام کی اور نکالا ہمکو
ظلمات الاشراك وعبادة الاصنام وعلى اله واصحابه وعلى ناصريه ومحبه اما بعد فمحض التحية والسلام ذات من
اندھیرون شرک کے سے اور بت پرستی سو تو کی سی اور اوسکی اولاد اور اصحاب اوسکے کے اوپر اور دوست اوسکے کے اوپر اما بعد پس یہ عاجز محمد اسمٰعیل پسر عفر
ترقى على مدارج الاسلام مسلالة السيد المحبوب الجيلاني السيد عبد الله البغدادي العالم الربانی لا يخفى عليكم اني لما رايت علوم
کرچہ گیا درجون اسلام پر خلاصہ حضرت محبوب جیلانی کے سید عبد اللہ بغدادی عالم ربانی پوشیدہ نرہے تمپر کہ جب دیکھا عام
مصلي الجهد قد انهمكوا بجهلهم في الاشراك والبدعات وتمسكوا بالشبهات الواهيات ويصلون بعبدون القبور ويطلبون منها
مسلمانون نے بہت تکلیف کو کہ وہ صاحب گمراہی جہل سے ہم شرکون اور بدعتیون کے اور پکڑے شبہ واہیات اور شروع کیا پوجنا قبرون کا اور مرادین مانگنی اوسکی

واما کان حقا داخلا فی العقیدۃ لکنہ نوع من سوء الادب لا بدلہ من سند ودلیل لان الصنم بضم فکیف یذکر مع بیت

اگرچہ سچ ہے عقیدہ کی بات ہو لیکن ایک قسم کی بے ادبی ہے چاہئے کوئی دلیل اور سند کیونکہ بت ناپاک ہیں پس کیسے مذکور ہوں ساتھ نبی کے

الطاہرین صلعم اقول وباللہ التوفیق ھذہ العبارۃ قد وقعت فی سوال المسوال العوام حیث یقولون الاستعانۃ

صلے اللہ علیہ وسلم کہتا ہوں میں اور ساتھ اللہ کے توفیق ہے یہ عبارت اگلی میری کتاب میں تھی جہلا نے اور سوال علم کو کیونکہ کہتے ہیں عوام عدد چاہئے

والعبادۃ والسجدۃ انما ھی ممنوعۃ للاصنام لا للانبیاء الکرام ولا لاولیاء العظام فقلت الاستعانۃ الحقیقۃ لا تجوز عند العقل

اور پوجنا اور سجدہ کرنا سوا اسکے نہیں کہ بتوں کو حرام ہے نہ انبیاؤں پر نہ گذرے اور اولیاؤں عظمت والوں کو پس کہا ہم نے یہ پوری نہیں عقل میں آتی

الا من الذی لہ اختیار فی تدبیر العالم وقد ثبت من نصوص القطعیۃ القرآنیۃ ان الاختیار لغیر اللہ فلیس للانبیاء

مگر اوس سے کہ ہو اوسکا اختیار دنیا کے کاموں میں اور ثابت ہے قرآن شریف کی آیتوں سے کہ نہیں کسیکو اختیار سوا اللہ کے پس نہیں نبیوں

ولا لاولیاء فی ھذا الامر الخاص ای استحقاق السجدۃ وانزال الحاجۃ واعطاء الاولاد علی الاصنام وجمیع الناس ترجیح اما قرب

اور ولیوں کو اس امر میں یعنے قابلیت سجدہ اور برلانے حاجتوں اور اولاد کے بتوں پر اور سب لوگوں کے کوئی زیادتی اوپر نزدیکی

الانبیاء عند اللہ تعالی وکمالاتھم وفضائلھا التی لا یصل احد من اولیاء امتھا الی غیرھم فمسلم وھو امر اخر لا داخل فی الربوبیۃ ولا الالوھیۃ

نبیوں کی اللہ سے اور انکے کمال اور فضیلتیں کہ نہیں پہونچ سکتا اوس درجہ کو سوا اون کی پس مسلم ہے اور یہ دوسری بات ہے نہیں دخل اوسکو

التحی والعجب العجب من جنابکم انکم اقررتم ان ھذا الامر حق داخل فی العقیدۃ ثم قلتم انہ سوء الادب لیت شعری اذا کان ثابتا

البتہ ساتھ ہے تم سے کہ تم خود اقرار کرتے اوسکا سچ ہونے کا اور عقیدہ میں داخل ہونیکا اوپر کہتے ہو کہ بے ادبی ہے کاش میں جانتا کہ سچ کی بات ہے جو کہ ثابت ہو

وبالدلیل داخلا فی العقیدۃ کیف یتصور انہ سوء ادب فکلامکم ھذا یشیر الی اجتماع الضدین والسند اطلب الکلام ثابت

اور دلیل سے داخل عقیدہ میں کیونکر سمجھی جاوے بے ادبی پس گفتگو تمہاری اشارہ کرتی ہے اجتماع ضدین پر اور دلیل مانگی جاتی ہے کہ جو دلیل سے

بالدلیل وھذا الامر ثابت اجمالا فی القرآن فما الجرم فی تفصیل الاجمال ومعذلک فقد قال اللہ تعالی لنبیہ فی القرآن قل انما انا بشر مثلکم

ثابت ہوا اور یہ امر ثابت ہوا اجمالاً قرآن شریف میں پس کیا گناہ ہے اجمال کی تفصیل میں اور باوجود اسکے پس تحقیق فرمایا اللہ تعالے نے اپنے نبی سے قرآن میں کہ تو کہہ اے محمد کہ سوا

یوحی الی انما الھکم الہ واحد ولا یخفی ان المخاطبین بقولہ انما انا بشر مثلکم ھم المشرکون فکیف مثل اللہ تعالی فی البشریۃ نبیہ

اسکے نہیں کہ میرا معبود اللہ ہے اکیلا اور شبہ نہیں ہے کہ مخاطب اسکے قول انما انا بشر مثلکم کے مشرک ہیں سو کیسے مثل اللہ تعالے کی آدمی ہونے میں اپنے نبی کے

بالمشرکین الذین نبذت بنجاستھم فی القرآن حیث قال اللہ تعالی انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام والاصنام من

مشرکوں کے کہ ثابت ہے ناپاکی انکی قرآن میں جہاں فرمایا اللہ تعالے نے سوا اسکے نہیں کہ مشرک ناپاک ہیں پس نہ جائیں مسجد حرام میں اور بت اوس

حیث انھا احجار وجمادات لا نجاسۃ فیھا ولا یلزم ان یکون کل حجر نجسا انما النجاسۃ فیھا بسبب المشرکین الذین

جہت سے کہ وہ پتھر اور جمادات ہیں کچھ ناپاکی نہیں اونمیں اور اگر یہ نہیں تو لازم آویگا کہ ہوں کل پتھر ناپاک سوائے اسکے نہیں کہ ناپاکی انمیں بسبب مشرکین کے ہے

لانه یقول تارة انا عبد المحبوب السبحانی وتارة یقول ان عبد القادر هو الرزاق
کیونکہ کبھی کہتا ہے کہ بندہ ہون محبوب سبحانی کا اور کبھی کہتا ہے عبد القادر ہی رازق ہے
معاذ الله من هذاه الكلمات الكفرية التي لا يجوزها الجهلاء فضلا عن العلماء
پناہ ہے اللہ کی ان کلمات کفر سے کہ نہین گوارا رکھتے اوسکو جہلا نہ کہ علماء
فالمسئول من جنابكم ان لا تصدقوا كلامه في امري لانه رجل سامري هداه الله
پس امید آپسے یہ ہے کہ نہ سچ سمجھو اوسکے بات میرے امر مین تحقیق وہ آدمی سامری ہے بلکہ اوسکو اللہ
الصراط المستقيم وثبتنا وايا كم على دينه القويم وصلى الله على سيدنا ومولانا وشفيعنا
اپنی راہ سیدہی اور ثابت رکھے ہمکو اور تمکو اپنے دین مضبوط پر اور رحمت بھیجے اللہ اوپر سردار ہمارے اور مخدوم اور شفیع ہمارے
محمد المصطفى وعلى آله الهداة واصحابه بدر الدجى فقط ثم هذا المكتوب حين كنت
محمد کے کہ چنی ہوئے ہے اور اوپر اولاد اوسکی کے کہ آفتاب ہین ہدایت کی اور اوسکے یار روشن کرکہ چاند ہی تمام ہوا یہ خط جبکہ تہا مین
نزيلا في الكانفور سنة الف ومائتين واربعين الى السيد البغدادي حين وسوسه الجهال فبعد
کانپور مین سنہ بارہ سو چالیس مین طرف سید بغدادی کے کہ جسوقت بہکایا اوسکو جہال نے پس بعد
قراءته كتابي هذا جاءني معتذرا وقال لقد صدقت فيما الفت في رسالتك وما قلت فيك كان
پڑہنے اس خط کے میرے آئے مجکو عذر کرتے ہوئے اور کہا تونے سچ لکہا جو لکہا اپنی کتاب مین اور جو کہا میرے کہا
من عدم درايته كلامك كان كلامك في رسالتك كان هنديا وانا رجل عربي لا افهم
بسبب نہ پوچہنے کلام آپکے کہ اسواسطے کہ زبان رسالہ کی ہندی تہی اور مین تہا عربی نہین سمجہتا
الهندي والرجل الفنجابي قد افتري عليك واغلط في الترجمة كثيرا فلا تغضب تمت
ہندی کو اور پنجابی نے بہتان باندہا اوپر تیرے اور غلط ترجمہ کیا غصہ مت ہو۔ فقط

واضح ہو کہ یہ خط بلاریب مولانا محمد اسماعیل صاحب کا ہی کیفیت اسکی اسطرح پر ہے کہ سید بغدادی صاحب نے مولانا
مغفور کو کانپور مین خط لکہکر بہیجا پہر جواب اسکا مولانا مرحوم نے کانپور سے بغدادی صاحب کی طرف دہلی مین روانہ کیا بغدادی صاحب نے
اوس خط کو مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم کو سنایا مدرسہ مین۔ کیونکہ بغدادی صاحب مدرسہ مین
مولانا محمد یعقوب صاحب کے رہتے تہے اوسوقت دو تین شخص حاضرین مجلس نے اوس خط کی نقل کرلی
تہی بعد مولوی نصیر الدین صاحب و مولوی محبوب علی صاحب نے بہی اوس خط کی نقل کرلی تہی بعد ازان
اس عاجز نے بہی مولوی نصیر الدین صاحب مرحوم کے خط سے نقل کرلیا تہا الراقم العاجز محمد نذیر حسین

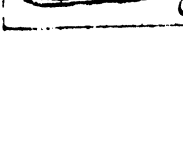

اطلاع چونکہ مضمون ذیل رسالہ کا حق تالیف مصنفین نے بحق مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم کے مدرسہ دہلی مین
العبد محمد نذیر حسین عفی عنہ

اشتہار تقویۃ الایمان

طالبان توحید دقیقہ رس کو مژدہ اور شایقان سنت نبوی علیہ التحیہ والثنا کو بشارت ہو کہ بفضل حکیم علی الاطلاق وبکرم منعم خلاق پہران ایام مسرت التزام مین جس نسخے تقویۃ الایمان کو متعدد نسخ مطبوعہ کلکتہ و دہلی وقلمی وغیرہ بدقت تمام بہم پہونچاکر اور اہل علم سے صحت کامل وآیات کریمہ وحدیث شریفہ پر اعراب صحیحہ دلواکر مطبع فاروقی دہلی سنہ ۱۳۱۹ ہجریہ مین آب انطباع سے شاداب کیا تہا جسکو تشنگان توحید نے ہاتہون ہاتہ خرید لیا تہا پس حقسبحانہ تعالی نے میری سعی مشکور فرمائی اور مقبول خلایق کیا تو بار بار زیور طبع سے آراستہ ہوتا رہا اور ہزارہا کی نوبت پہونچی یہانتک کہ کسی مطبع کا چہپا ہوا نسخہ اہل خواہش نے کسی مول کو بہی نہین لیا اب اسکی پہر نظر ثانی کرواکے مع راہ سنت وحارق الاشرار اور دو تضمین برغزل مولوی حرم علیہ صاحب قدس سرہ مسمی بہ تازیانہ ودوم بدرہ کہ اہل شرک وبدعت کے حق مین ہر مصرع اسکا تازیانہ ودرہ ہے اور اہل توحید کا ہتیار۔ اور تیسرا مسمی بہ عقیدۃ السنی کہ ۹۸ عقائد اہل سنت والجماعت کہ حصر ایمان کا انہین عقائد صحیحہ پر ہے اور یہ عقائد تمام تاریکی وکدورت وشرک وعقائد باطلہ کو اپنے انوار وضیا سے صاف وپاک کرکے قلب کو منور کرتے ہین۔ اور باغواے بعض مفسدین پنجاب کے مولوی عبد اللہ صاحب بغدادی نے کانپور سے خطا عربی حضرت محمد اسمعیل صاحب شہید کیخدمت مین بہیجکر تقویۃ الایمان کے بعض مضمون مین اعتراض وشبہات کیا جسکا جواب مولانا ممدوح نے بنفس نفیس خود بزبان عربی دیا تہا چنانچہ وہ جواب مولانا موصوف کا بڑی دقت و جستجو سے بہم پہونچاکر مع ترجمہ طبع کراکر شائع کیا اسکی خوبی وتعریف دیکہنے سے تعلق رکہتی ہے اور جو قبل اسکے راہ سنت اور مطبوعین طبع ہوئی ہے اوسمین کمی بیشی ہوگئی تہی اب وہ راہ سنت مولف صاحب کے صاحبزادے نے اس مطبع مین اصل نسخہ سے طبع کرائی تہی یہ وہی نسخہ حاشیہ پر لکہا گیا ہے۔ یہ کتاب ہم نے نہایت کوشش واہتمام سے چہپوائی ہے شایقین اس مجموعہ عقائد صحیحہ کو جواہر وگوہر بے بہا دیکر خریدین بلکہ نقد جان سے لین جب بہی صفت ہے۔ متفرق نسخہ کے خریدار کو ۱۰ اور زائد کے خریدار بذریعہ کارڈ جواب دریافت فرمائین فقط

المشتہر

میر محمد معظم وصیان محمد مالک مطبع فاروقی دہلی فقط

فہرست کتب بلا محصول موجودہ دکان نذیر حسین کتب فروش دہلی بازار دریبہ کلاں

کتب حدیث

صحیح البخاری مع شرح فتح الباری عربی از پارہ اول تا پانزدہم تیار	
بقیہ زیر طبع قیمت فی پارہ	۱۰/
مقدمہ فتح الباری فاروقی	۱۰/
مسلم شریف مع نووی انصاری	۱۰/
مشکوۃ شریف مطبع انصاری	۱۰/
نسائی شریف نظامی	۱۰/
ابن ماجہ مطبع فاروقی	۱۰/
دارمی شریف	۱۰/
نیل الاوطار چھاپہ مصر	۱۰/
ترمذی شریف مجتبائی دہلی	۱۰/
بخاری شریف چھاپہ پیر محمد مع حاشیہ کانپور	۱۰/
بلوغ المرام عربی	۱۰/
فضل الباری ترجمہ اردو بخاری پارہ	۱۰/
اول تا چہارم تیار بقیہ زیر طبع قیمت فی پارہ	۱۰/
مسلم شریف مترجم اردو	۱۰/
ابوداؤد مترجم اردو	۱۰/
ترمذی شریف مترجم اردو	۱۰/
موطا امام مالک مترجم اردو	۱۰/
نسائی مترجم اردو	۱۰/
بلوغ المرام مترجم اردو	۱۰/
البلاغ المبین اردو	۱۰/
تنویر العینین مترجم	۱۰/
تقویۃ الایمان	۱۰/
انصاف مع ترجمہ اردو	۱۰/
سعیار الحق	۱۰/
شرح نخبۃ الفکر	۱۰/
تسہیل القرآن	۱۰/
الظفر المبین	۱۰/
سفر السعادت اردو	۱۰/
نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ اردو	۱۰/
شرح معانی الآثار طحاوی	۱۰/
ملا حسن کاغذ گلابی	۱۰/
عقاید الاسلام	۱۰/
تہذیب النسوان	۱۰/
سر چشمہ رحمت تصوف	۱۰/
دلایل الخیرات مع ارشاد مرشد	۱۰/
فیصلۃ العلیم	۱۰/
الکلام المبین در جہر امین	۱۰/
قصیدہ عظمی فارسی	۱۰/
جزء القراۃ معہ ترجمہ اردو الہام الباری	۱۰/
جزء رفع الیدین معہ تحفۃ الاخیار	۱۰/
جواہر صدیہ	۱۰/
بستان ابو اللیث مترجم	۱۰/
گیارہ سوالات کے جوابات	۱۰/
الرحیق المختوم	۱۰/
مختصر شرح قصاید در رجاج اردو	۱۰/
بحوث شی التہذیب	۱۰/
بحر زخار رد انتصار	۱۰/
حجۃ اللہ البالغہ	۱۰/
سراج السالکین	۱۰/
تصنیفات قدیم و جدید جناب مولوی نذیر احمد خانصاحب	۱۰/
مراۃ العروس مترجم شدہ مع حواشی	۱۰/
دیگر رجوکہ مطبع انصاری دہلی میں طبع ہوئی ہے صفحہ ۴۰ کا غذ دلائی	۱۰/
چھاپہ عمدہ قیمت	۱۰/
تنبیہ النقش زیر طبع مطبع انصاری	۱۰/
توبۃ النصوح ترجمہ شدہ زیر طبع	۱۰/
ابن الوقت	۱۰/
محصنات یعنی فسانہ مبتلا	۱۰/
نظر ثانی شدہ مصنف صاحب	۱۰/
منتخب حکایات اردو	۱۰/
موعظہ حسنہ	۱۰/
چند پند	۱۰/
مبادی الحکمت	۱۰/
رسم الخط	۱۰/
صرف صغیر	۱۰/
مائینگ فی الصرف	۱۰/
اتمام حجۃ	۱۰/
مجموعہ لیکچر زیر طبع	۱۰/

تصنیفات مولوی الطاف حسین صاحب حالی

مسدس حالی	۱۰/
حیات سعدی	۱۰/
شکوہ ہند	۱۰/
حقوق اولاد	۱۰/
مناجات بیوہ	۱۰/

تصنیفات جناب حکیم محمد اعظم خان صاحب لمخاطب بنائم جہان

اکسیر اعظم ہر چہار جلد	۱۰/
قرابادین اعظم	۱۰/
رکن اعظم	۱۰/
نیر اعظم	۱۰/
رموز اعظم ہر دو جلد کاغذ سفید	۱۰/
جلد اول مین امراض سر سے معدہ	
تک اور جلد دوم مین امراض کبد سے پائنتک اور انکی لئی استعمال	
ادویہ کا طریقہ اور ہر مرض کی تشخیص و معالجہ کا بیان کیا گیا ہے	
اور فصل کے آخیر عجیب و غریب حکایات درج ہین جنکے دیکھنے غور کرنے سے	
بلا مدد اُستاد مطلب مین باسانی	
نگاہ اور دوا کے کم و بیش کرنے مین	
دستگاہ کامل حاصل ہو سکتی ہے	
علاوہ اس فہرست کے جملہ قسم	
کی کتابین بھی ملسکتی ہین۔	
قرآن شریف و عمایل و حدیث	
عربی فارسی اُردو و نگری وغیرہ	
فرمایش قیمت آنے پر روانہ ہو	
گی یا ویلیو پی ایبل مال روانہ کیا	
جائیگا قرض کسیکو نہ بھیجا جائیگا	
خط ٹکٹ کا آنا چاہئیں بلا	
ٹکٹ کا واپس کیا جائیگا	

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں فی یوم دو آنہ جرمانہ ہوگا۔